U64413 16-12-07

Title - SHIREH B.A. FARSI COURSE 1908.

Creator - Sayyed Mohd. Ali Naami; Sayyed Mehmood Ali Grami

Publisher - Matba Qasmi (Meerut).

Date - 1907.

Pages - 40+40+8+22+74+22+10+20+18+28+24+6

Subjects - Farsi Shayari - Shireh; Farsi Adab - Intikhab; Farsi Adab - Nisaab.

A Useful Key

To

The B. A. Persian Course for 1908

BY

The famous auther Sayed Mohammad Ali Esqr.

Maulvi Alim, Maulvi Fazil and Munshi Fazil

etc. etc.

Arabic Professor of the Jumna

MISSION COLLEGE,

ALLAHABAD

AND

Abul Maqsud Maulvi Sayed Mahmud Ali Sahib

GIRAMI

HEAD MAULVI A. V. SCHOOL, MEERUT CANTT,

Published by HAFIZ SAYED HAMID ALI.

I have seen some portions of the Urdu translation of the Persian Course prescribed for the B. A. Examination of the Allahabad University, by Maulvi Sayad Mohammed Ali Nami and his brother Maulvi Sayed Mahmood Girami, and can confident'y say that the translation reflects great credit on the commentators, and will certainly prove very useful to the students.

MEERUT
28th February 1907.

M. YAQUB ALI B. A.
Professor of Arabic & Persian,
MEERUT COLLEGE

Price R. 1—8

شرح بی اے فارسی کورس ۱۹۰۸ء

مجوزہ الہ آباد یونیورسٹی

(مصنفہ)

پروفیسر السنہ مشرقیہ جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نامی
مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی فاضل وغیرہ پروفیسر عربی
جمنا مشن کالج الہ آباد

و جناب ابو المقصود مولوی سید محمود علی صاحب گرامی ہیڈ مولوی کنٹونمنٹ
اسکول صدر میرٹھ مولفین شروحات پسندیدہ و مصنفین تصانیف عدیدہ

جسکو

اُمیدوار رحمت لم یزلی عاجز حافظ سید حامد علی نے

مطبع قاسمی میرٹھ سے چھپوا کر شایع کیا

کتبہ امیر احمد میرٹھی رکابی ادلیری طبع ساز

قیمت فی جلد ۸؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

مائدہ سروری

شرح ظہوری

حل لغات (فقرۂ اول) سُرود - راگ - سرایان - گانیوالے - سرود سرائے - راگ گانیوالے
عشرتکدہ - خانۂ عیش ونشاط - یہ لفظ مقلوب الاضافت ہے یعنی کدہ عشرت - قال - گفتار - چونکہ علمار
ظاہر مین صرف قال ہوتا ہے اسلئے اُنکو اہلِ قال کہتے ہین - سرود سرایانِ عشرت کدۂ قال - مراد علمار
تابعانِ شریعت - اہلِ ظاہر علمار - نورس - نیا پھل - پکا پھل - سرابُستان - وہ باغچہ جو گھر مین بنائین
حال - وہ باطنی کیفیت جو فقیرون کے دلپر پیدا ہوتی ہے - اور چونکہ اِنکا حال اصل حقیقت کے موافق
ہوتا ہے اِسلئے انکو اہل حال کہتے ہین - کام - تالو - کارِ کام وزبان ساختن - لذت یاب ہونا -
صانعے - بیائے توصیفی - عذب البیان - شیرینکلام - خوش گفتار - چاشنی - مراد لذّت ومزہ -
شکّرین - میٹھے - نے - بالنسلی - نائے کا مخفف -

معنی = کلام کی بزم نشاط کے گیت گانے والے یعنی علمار ظاہر جنہون نے حال کے خانہ باغ
کے پکے پھل سے لذت حاصل کی ہے ایسے کاریگر کی تعریف کے شہد سے شیرین کلام ہین جس نے
میٹھے مزیدار راگون کی چاشنی (مزہ) بانسری کے رگ اور پٹھے مین دوڑائی یعنی پیدا کی ہے -

مطلب = یعنی علمار ظاہر جنکو علمِ باطن کی بھی لذت حاصل ہے وہ ایسے خدا کی تعریف کرتے
ہین جسنے بانسری مین جو کہ ایک سوکھی لکڑی ہے مزیدار راگ پیدا کئے ہین -

خلاصہ = یہ کہ اہل ظاہر اور اہلِ باطن سب اُسکی تعریف مین محو ہین -

صنائع = سُرود - سرایان - حال - نے - مین صنعت براعت الاستہلال - قال - حال مین
صنعت تضاد - کار - کام مین صنعت ایہام - کیونکہ کار کے معنی کام کے بھی ہین جیسے کارروائی -
سُرود - سرایان مین صنعت اشتقاق - سرود - بستان مین صنعت تحلیل - کیونکہ رود ایک باجہ کا نام ہے

لفظ بستان مین تان کا لفظ بھی لطف سے خالی نہین۔

(فقرۂ دوم) خوش نفس۔ گویّا۔ شیرین کلام۔ شاعر۔ صوفی۔ جو اپنے نفس کو یادِ الٰہی مین صرف کرتے ہین۔ نشاط۔ خوشی۔ سرود کے ایک پردہ کا نام۔ بسط۔ بچھانا۔ صوفیونکا ایک مقام جہان اُن کے دلپر انوارِ معرفت سے کشادگی پیدا ہوتی ہے جسکی ضد قبض ہے۔ بساط۔ فرش۔ بچھونا۔ انبساط۔ خوشی۔ زُلال۔ میٹھا نتھرا ہوا پانی۔ رَطب۔ تر۔ لسان۔ زبان۔ رطب اللسان۔ خوش بیان۔ فصیح زبان۔ تر زبان۔ ترانہ تر۔ مزیدار کلام۔ شاخسار۔ مین لفظ سر مفید کثرت بعض کے نزدیک لفظ سار بمعنی سر یعنی سرِ شاخ ہے۔ صوت۔ آواز۔ صدا۔ آوازِ بازگشت۔

معنی۔ خوشی کے باغ کے شیرین کلام شاعر یا صوفی جو خوشی کے بچھونے کے بچھانے مین مشغول ہین یعنی ہر وقت اپنی خوش کلامی یا یادِ الٰہی مین مست ہین وہ ایسے خالق کی حمد کے آبِ زلال سے تر زبان اور خوش بیان ہین جس نے مزیدار کلام یا راگون کے پھول صوت و صدا کی ٹہنیون پر اگائے ہین۔

مطلب یہ کہ وہ اہلِ حال جو عشقِ الٰہی کے چمنِ نشاط مین مقامِ بسط یعنی قربِ الٰہی تک پہونچکر مست و مسرور ہین وہ اِس بات پر خدا کی تعریف مین محو ہین کہ اُس نے آوازین پیدا کر کے اُن مین طرح طرح کے راگ پیدا کئے۔

صنائع۔ بسط۔ بساط۔ انبساط مین صنعتِ اشتقاق۔

نکتہ۔ پہلے فقرہ مین صانع دوسرے مین خالق اِس وجہ سے کہا کہ رنگ کی رگ و پے مین چاشنی کا دوڑانا متعلق بصنعت ہے اور پھولون کا اُگانا متعلق بخالقیت۔

(فقرۂ سوم) محمل۔ ہودہ۔ کجاوہ۔ محامل جمع۔ حجاز۔ موسیقی کے ایک پردہ کا نام۔ عرب کا ایک خطہ جس مین مکّہ۔ مدینہ وغیرہ واقع ہین۔ حجازی مین (ی) نسبت کی ہے یعنی وہ لوگ جو اُسکی راہ کے قصد کرنے والے ہین۔ بصدائے مین (ب) بمعنی از۔ تال۔ ہ۔ باجہ۔ تالی۔ راگ۔ ہندیان ہندوستانی۔ یعنی حجازیون کے مخالف۔ زنگلہ۔ گھونگرو جو کجاوہ کے گرد اُسکی آرایش کیلئے باندھتے ہین اور نیز اِسلئے کہ اونٹ حُدی گانے کے وقت اُسکی آواز پر مست ہو کر چلتا ہے۔ زنگلہ بستن کے معنی سفر کے لئے بن ٹھنکر تیار ہونا۔

معنی۔ اُسکے حجازیون یعنی راہِ خدا مین چلنے والون کے شوق کا کجاوہ ہندیون یعنی مخالفونکی تال کی آواز سے بھی (اُسکی راہ مین) چلنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

مطلب۔ یہ کہ طالبانِ خدا غلبۂ شوق کے باعث ہر چیز مین اُسکا جلوہ دیکھتے ہین۔

صنائع - حجاز - صدا - تالی - زنگلہ مین صنعت مراعات النظیر -
(فقرہ چہارم) زخم جگر - کلیجے کا گھاؤ - مراد وہ تڑپ جو غلبۂ شوق سے دلمین پیدا ہوتی ہے - عراق
فارس مین و عرب مین دو شہر ہین - سرود کے ایک پردے اور موسیقی کے ایک مقام کا نام عراقیان
عراق والے - مراد عاشقان خدا جیسے حجازیان - طنبور - ایک باجہ کا نام جو تونبڑہ سے بنتا ہے -
نمک تار طنبور سے اُسکے نغمونکی تاثیر مراد ہے اور یہ بھی مراد ہے کہ طنبور کے تارونکی صفائی کے لیے
اُنپر نمک ملا کرتے ہین - ترکان - ترکستان کے رہنے والے - یہان ہندیون کی طرح راہِ خدا کے
مخالف مراد ہین - طنبورِ ترکان - ترکون کا طنبور - کیونکہ ترک طنبور خوب بجاتے ہین شکر خند مسکرانا
شکر خندِ زخم - زخم کا پھٹ جانا اور بڑہ جانا -
معنی = اور اُسکے عراق والون یعنی عاشقون کے کلیجے کا گھاؤ ترکون یعنی مخالفان راہِ خدا کے
طنبور کے تار کی تاثیر سے کھل رہا ہے -
مطلب = یہ کہ طالبانِ صادق کا عشق مخالفین کے مسلک و طریق سے بھی ترقی پاتا ہے کیونکہ
وہ ہر چیز مین اُسکا جلوہ دیکھتے ہین اور ہر طرح اپنے زخم جگر کو بڑہاتے ہین -
(فقرہ پنجم) جلاجل - جھانجین - جلاجلِ اوراق مین اضافت تشبیہی - ہوا - یعنی باد و خواہش محبت
معنی = درختون کے پتے جو جھانجونکی مانند ہین اُسکی ہوا یعنی محبت مین گتکین اُڑا رہے ہین -
مطلب = یہ کہ پتون مین بھی اُسی کی ہوا بھری ہوئی ہے - (لفظ ہوا مین صنعت ایہام ہے)
(فقرہ ششم) بلبلان - جھنجھنگ - کیونکہ ہونٹون مین لیکر بجاتے ہین - منقار - چونچ - مناقیر جمع -
نوا - شکر - نغمہ خیز - راگ نکلنے کی جگہہ - لفظ خیز مضاف بمعنی ظرفیت -
معنی = اور بلبلونکی چونچ جو جھنجھنگ کی مانند ہے اُسکے شکر مین نغمہ خیز ہے یعنی اُسکی چونچ سے شکر کے
بہت نغمے نکلتے ہین -

مثنوی

(۱) درین بستان سرا - مراد دنیا - غلغل - پرندون کا شور و غوغا - شہرت - گلبن - گلاب کا درخت -
معنی اول = اس بستان سرا یعنی دنیا مین خدا نے اپنی شہرت کا غلغلہ ڈالا ہے - کہ جسکی قدرت
سے سخن تو گلبن اور نغمہ بلبل ہو گیا ہے -
معنی دوم = اس غلغلہ ڈالی ہوئی بستانسرا یعنی دنیا مین کلام تو گلاب کا درخت ہے اور نغمہ اُسکا
مشتاق و محتاج ہے -

مطلب = یہ کہ کوئی مقام اُسکے نام اور یاد سے خالی نہین ہے ٭
زہین برات گلِ عارض غزل سرایم و بس ۔ کہ عندلیبِ تو از ہر طرف ہزار انشد
تشریح = معنیٔ دوم کی بنا پر مصرعۂ اولی مین ”افگندہ غلغل“ بستان سرا کی صفت یا حال ہی۔
(۲) مطرب ۔ گانے والا ۔ بزم محفل ۔ نفس ۔ دم ۔ سانس ۔ دلکش ۔ گانے والہ کا بازو ۔ آواز ملانے والا ۔ معنی = اُس نے زبان کو محفل دھن کا مطرب بنایا ہے ۔ سانس کو سازِ سخن کا بازو بنایا
مطلب = یہ کہ دھن کو زبان سے رونق دی اور سانس سے سخن کی مدد کی ۔
تشریح = بزم دھن اس رعایت سے کہا کہ جیسے محفل مین چارون طرف آدمی بیٹھتے ہین ایسے ہی زبان مُنہ کے درمیان بولتی ہے اور جیسے مطرب کی بغیر مجمع کے بےقدری ہے ایسے ہی زبان کی بے دانتون کے بےلطفی ہے ۔ اور نفس کے لئے دلکش کا استعارہ نہایت ہی لطیف ہے ۔
(۳) ضبط ۔ حفاظت ۔ ارغنون ۔ ارغن ۔ ارگن ۔ معنی = وہ اپنے بھیدون کی ضبط یعنی ترتیب کی طرف متوجہ ہوا ۔ اسلئے اُس نے تنِ خلق کو آرگن یعنی مظہرِ اسرار بنایا ۔ معنی دوم = وہ نغمہائے اسرار کی حفاظت و نگہبانی مین مشغول ہوا یعنی اُنکی حفاظت کی ۔ اور اسلئے تنِ خلق کے صندوق کو آرگن بنایا یعنی اُسمین نغمہائے اسرار پوشیدہ کئے جنکو بغیر واقفکار یعنی عارف خدا کے کوئی نہین جان سکتا ۔
(۴) رُباب ۔ ایک باجہ کا نام جسکے اوپر کھال منڈھی ہوتی ہے ۔ آز ۔ بیانیہ ۔ مغزِ راز ۔ خلاصۂ راز ۔ شد رش کی شین تن کا مضاف الیہ یعنی برتنِ او ۔
معنی = رباب چونکہ بھید کا خلاصہ ظاہر کرنے لگا ۔ اِسلئے خوف کے مارے اُسکے تن پر کا پوست خشک ہوگیا ہے ٭ ستاند زبان از رقیبانِ راز ۔ کہ تا رازِ سلطان نگویند باز
(۵) داغ بمعنی عشق ۔ کسی را مین را اضافی یعنی از شاخ کسے معنی = اُسکے عشق کا پھول اُس شخص کی شاخ (امید) سے اُگا ٭ جسکی ہڈیان بانسری کی طرح بالکل سوراخ دار ہوگئین ۔ صفحہ ۲
مطلب = یہ کہ جس نے اُسکے طلب و شوق مین ریاضت و محنت اور نفس کشی کی اُسی کو خدا کی محبت حاصل ہوئی ۔ ہے بسانِ شمع جسنے دل جلا تیری دو رہ مین ٭ تو اُسنے منزلِ مقصود کو زیر قدم پایا ۔
(۶) نفس در نغمہ افگند بمعنی صاحبِ نغمہ شد ۔ کاہش ۔ گھٹانا ۔ سراپا ۔ وجود ۔ بالکل ۔ گُندن ۔ معنی = نے کی طرح وہی شخص (معرفت کا) نغمے والا بنا ۔ جسنے عجز و انکسار سے اپنے آپ کو بالکل بھر لیا ۔ مطلب = یہ کہ جیسے نے کاہش کے سبب نغمون سے معمور ہے ایسے ہی جب تک

کوئی شخص اُسکے عشق مین کاہش نہین اُٹھاتا مرتبۂ معرفت نہین پاتا (کاہش و آگندن مین صنعت تضاد)

(۷) چنگ - ایک باجہ کا نام جسکی پیٹھ جھکی ہوتی ہے **معنی** = جب اُسکے درد مین چنگ اپنی پشت کو جھکاتا ہے یعنی تکلیف اُٹھاتا ہے - تب خلقت کے دل نالے کے تار ہاتھ مین لیکر اُسکی طرف دوڑتے ہین **مطلب** = یہ کہ جو شخص عشق آلہی مین تکلیف اُٹھاتا ہے منجانب اللہ اُسکی مدد ہوتی ہے -

(۸) پوست دریدن - ظاہر کرنا **معنی** = پُر اور خالی دونون دوست کے راگ سے پُر ہین - دف کو دیکھ کہ وہ کسطرح یہ بات ظاہر کرتا ہے (اس شعر مین صنعت حسن تعلیل ہے یعنی پہلے مصرعہ مین یہ دعوی ہے کہ پُر اور خالی سب اُسکے نغمے سے پُر ہین - پھر دوسرے مصرعہ مین خالی کے پُر ہونے کی دلیل دف سے دیتا ہے کہ وہ باوجود خالی ہونے کے نغمون سے پُر ہے)

نثر (فقرۂ اول) درود - رحمت - باساز و برگ - بہت سامان و کثرت کے ساتھ - قانون قاعدہ - ایک ساز کا نام - زخمہ - جس سے ستار بجاتے ہین - پُر صدا - مشہور - **معنی** = بہت کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت نازل ہو اُستون کے سرفراز کرنے والے (حضرت محمدؐ) پر کہ دین کا ساز (قاعدہ) اُنکی ہدایت کی مضراب سے بج رہا ہے یعنی مشہور ہے -

صنائع = درود مین سے رود اور اُستان مین سے تان کا لفظ بقاعدۂ تحلیل نہایت پُر لطف ہے - ساز - نوازندہ - قانون - مضراب - صدا مین صنعت مراعات النظیر ہے -

(فقرۂ دوم) صلوٰۃ - رحمت خدا - شعبہ - شاخ - نغمہ - صلوٰۃ پُر شعبہ و آوازہ - مراد رحمت کاملہ - پُر آوازہ - بلند - مشہور - آل - اولاد - اصحاب - دوست - ضراعت - گریہ و زاری نغمہ زا - ترقی پذیر **معنی** = خدا کی کامل رحمت ہو اُسکی اولاد اور دوستون پر کہ اُن کے گریہ و زاری کی مدد سے اُسکی شفاعت کا ساز ترقی پذیر ہے **مطلب** = یعنی آپکی اُمت کے لئے آپکی اولاد اور اصحاب کی دعائین شفاعت کی زیادتی کا باعث ہین -

(رباعی) رسل - رسول کی جمع - رسول وہ نبی جو صاحب کتاب و صاحب دین جدید ہو - نبی عام ہے طفیل - وسیلہ - نغمہ ور - بجنے والا - چار حد - دنیا شعبگی - شاخ ہونا - مراد تابع و اُمتی ہونا کیونکہ شاخ اصل کی تابع ہوتی ہے - دوازدہ مقام - مراد بارہ امام - یعنی حضرت علیؑ - حضرت امام حسنؑ - حضرت امام حسینؑ - حضرت امام زین العابدینؑ - حضرت امام محمد باقرؑ - حضرت امام

جعفر صادق - حضرت امام موسیٰ کاظم - حضرت امام علی موسیٰ رضا - حضرت امام محمد تقی - حضرت امام نقی - حضرت امام حسن عسکری - حضرت امام مہدی - **معنی** - حضرت محمد صاحب پیغمبرون کے بادشاہ جو تمام مخلوقات کے لئے عزت کا باعث ہین ہستی کا قانون اُن کے وسیلہ سے بج رہا ہے - جو شخص اُن کے بارہ امامون کے مراتب سے خبردار ہے - اُس نے دنیا مین آپ کے مطیع و اُمتی ہونے کا اقرار کیا ہے - **مطلب** - یہ کہ تمام موجودات اور ہستی کا وجود آپ ہی کے وسیلہ سے ہوا ہے اور آپ سب سے افضل و اشرف ہین - شعر ہذا مین اِس مشہور حدیث کی طرف تلمیح ہے (لولاک لما خلقت الافلاک) یعنی اے محمد اگر مین تجکو پیدا نہ کرتا تو آسمانون کو بھی پیدا نہ کرتا - شعر دوم کا مطلب یہ کہ جو شخص آپکی اولاد کی محبت سے خالی ہو وہ آپکا اُمتی نہین -

(**نثر**) اَمّا بعد - یہ کلمہ حمد و نعت کے بعد لاتے ہین اور اسکو صنعت قطع الکلام کہتے ہین - مژدہ - خوشخبری - مژدہ کے بعد لفظِ باد محذوف ہے - شنیدن - قوتِ سامعہ - یا شنیدن کا مضاف الیہ سامع محذوف یعنی شنیدنِ سامع را - سخن - یہان مدح و تعریف مراد ہے - طارم چھت - خیم - خیمہ کی جمع - کیوان - زحل - سنیچر - ہمم - ہمت کی جمع - مریخ - منگل - اِسکو جلّادِ فلک بھی کہتے ہین - نغم - نغمہ کی جمع - عطارد - اسکو دبیر فلک کہتے ہین - خدم - خادم - کی جمع - خلیل - حضرت ابراہیم پیغمبر کا لقب - نوال - سخاوت اور مہمان نوازی - داؤد - ایک پیغمبر صاحب کا اسم شریف - جنکو خدا نے خوش آوازی کا معجزہ عطا فرمایا تھا - الحان - آوازین - سلیمان - حضرت داؤد کے صاحبزادے جو انسانون - جنون - دیوون - پریون کے بادشاہ تھے اور ہوا آپکی مطیع تھی - مکان - مرتبہ - **معنی** - اِسکے بعد قوتِ سامعہ کو ایسے شہنشاہ کی تعریف کے کلام کی خوشخبری ہو جو سخنور یعنی ناظم و ناثر ہے - نکتہ پرور یعنی باریک بات سمجھنے والا ہے - نغمہ پرداز - نغمہ کا ایجاد کرنے والا یا نغمہ مین مشغول رہنے والا ہے - ترانہ ساز - گانے کا درست کرنے والا ہے - عرش طارم یعنی اُسکی چھت یا اُسکا گھر عرش کی مانند ہے - اُسکے خیمے آسمان کی مانند ہین - زحل کی سی ہمتون والا ہے یعنی جیسے زحل بلند ہے ویسے ہی اُسکی ہمتین بلند ہین - مریخ حشم یعنی جلّادِ فلک کا سا لشکر رکھنے والا ہے کہ جسکا ہر ایک سپاہی قتلِ مخالفین مین مریخ کی مانند ہے - خورشید کے سے جھنڈے والا ہے یعنی جیسے آفتاب بلند ہو کر ستارون کے لشکر کو شکست دیتا ہے ایسے ہی بادشاہ کا جھنڈا بھی دشمنون کو شکست دیتا ہے - برجیس شیم - مشتری کی سی عادتین رکھنے والا یعنی جیسے برجیس سعد اکبر ہے ویسے ہی اُسکی عادتین بھی مبارک ہین - ناہید نغم - زہرہ کے سے راگون والا ہے

یعنی اُسکے راگ فرشتون کے فریفتہ کرنے والے ہین - عطارِ درقم ۔منشئ فلک کی طرح لکھنے والا ہے یعنی بڑا بےنظیر منشی ہے - قمر خدم - چاند جیسے نوکرون والا ہے یعنی اُسکا ہر ایک نوکر چاند کی مانند ہے - خلیل نوال ۔حضرت ابراہیمؑ کی طرح سخی اور مہمان نواز ہے - داؤد الحان ۔یعنی حضرت داؤدؑ کی سی آواز رکھنے والا ہے سلیمان کے سے مرتبہ والا ہے کہ پریون تک بھی اُسکی مطیع ہین - انصاف کا بڑہانے والا ۔ظلم کا گھٹانے والا - ابراہیم عادل شاہ ۔خلد اللہ ملکہ ۔ اللہ اُسکے ملک کو ہمیشہ رکھے - وسلطانہٗ - اور اُسکے غلبہ و بادشاہت کو - وافاض علی العالمین - اور اللہ پاک عالم والون پر اُسکی بخشش اور اُسکے احسان کا فیض پہنچائے -

مثنوی (شعر اوّل) رخش ۔سُرخ سفید رنگ کا گھوڑا - اسپ رستم کا نام بھی رخش اسی وجہ سے تھا

معنی = حکومت سے جہان کا رکھنے والا - غلبہ سے جہان کا لینے والا - سخاوت سے جہان کا بخشنے والا - عظمت کے لحاظ سے آسمان کا سا مرتبہ رکھتا ہے - بلندی کے لحاظ سے اُسکا تخت آسمان کی مانند ہے اُسکا گھوڑا آسمان کی طرح تیز رفتار ہے (جہاندار ۔جہانگیر مین صنعت حسن تکرار)

(۲) کف ۔ہتیلی - دم ۔تیزی - دہار ۔جُرأت - دلیری ۔فطرت - دانائی - ذہانت -

معنی = وہ ہمت کی ہتیلی اور بہادری کی تلوار کی دہار ہے عقلمندی کا مغز اور دانائی کا خلاصہ ہے

مطلب = یہ کہ ہمت - جرأت - ہوشمندی - فطرت - سب صفات اُسکی ذات پر موقوف ہین کہ اُسکے بغیر نہ ہمت کا کام ہوسکتا ہے نہ جُرأت کا - نہ ہوشمندی نہ فطرت کا - کیونکہ ہمت کے کام کف یعنی ہتیلی یا ہاتھ پر موقوف ہین - تلوار کی دہار پر - ہوشمندی اور فطرت کے دماغ پر -

(۳) مُباہی - فخر کرنے والا - قبلہ گاہی مین ی مصدری یا متکلمی - (اس شعر مین مصرعۂ اولی کے تین نسخے ہین) ہر ایک معنی کے لکھتا ہون - خلیل کعبۂ دل زو مباہی - خلیل و کعبۂ دل زو مباہی

معنی = ممدوح ایسا ہے کہ خود کعبۂ دل کا خلیل اُسپر فخر کرتا ہے - اِسلئے اُسپر قبلہ گاہ ہونیکی تعریف صادق آتی ہے - **معنی دوم** = ابراہیم شاہ اگرچہ خلیل ہے مگر دل کا کعبہ اُسپر فخر کرتا ہے - حالانکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے کعبہ سے فخر کیا تھا - **مطلب** = یہ کہ دلون کو ممدوح کی طرف ایسی ہی توجّہ ہے جیسے لوگون کو کعبہ کی طرف -

صفحہ ۳

(۴) تارک ۔سر - افسر ۔تاج - کہ دارد مین کاف کدامیہ مفید استفہام انکاری - **معنی** = تاج کے واسطے ایسا سر جیسا کہ ممدوح کا ہے کون رکھتا ہے یعنی کوئی نہین رکھتا - اور ایسی شہنشاہی اُسکے سوا کون رکھتا ہے یعنی کوئی بھی نہین - مطلب یہ کہ وہ ہر امر مین سب سے برتر و بالا ہے -

(۵) عیشستان۔ عیش کی جگہ۔ رزم۔ جنگ۔ حُسام۔ تلوار عیشستان اور رنگین کے بعد لفظ است محذوف ہے۔ معنی = اگر محفل نشاط ہے تو وہ اُسکے جام سے عیشستان ہے اور اگر لڑائی ہے تو وہ اُسکی تلوار سے رنگین ہے۔ مطلب = یہ کہ بزم و رزم کا لطف ممدوح کی بزم و رزم کے سوا کہین بھی نہین۔

(۶) زعدلش گوئے۔ اِسکے بھی دو نسخے ہین۔ اوّل گوے بمعنی امر یعنی ذکر کر۔ دوسرا گوئے بمعنی گیند یعنی عدل کا مضاف۔ مین دونون کا حسن و قبح ظاہر کرونگا۔ معنی اول = اے مخاطب تو اُس کے عدل کا ذکر کر۔ اورونکا عدل کیا ہے یعنی کچھ بھی نہین۔ معنیٔ دوم = اُسکے عدل سے اورون کے عدل کی گیند کیا ہے یعنی بحقیقت۔ معنی سوم = اے مخاطب تو انصاف کر کہ اُسکے عدل کے مقابل اورون کے عدل کو کیا نسبت ہے۔ کیونکہ عادل کا لقب اُسپر (ابراہیم شاہ پر) ناز کرتا ہے نوشیروان بیچارہ کون ہے۔ مطلب = اگرچہ نوشیروان کا لقب عادل تھا لیکن اب یہ لقب ناز کرتا ہے کہ مجکو ایسا صاحب لقب نصیب ہوا کہ نوشیروان کی اُسکے سامنے کچھ بھی حقیقت نہین۔

(۷) تفاوُت۔ فرق بمعنی حقیقت۔ صلیت بمعنی معنی کے لحاظ سے۔ اسمین بھی کئی پہلو ہین معنیٔ اوّل = اُسکے عدل اور نوشیروان کے عدل کے درمیان حقیقت مین کفر اور دین کا فرق ثابت ہوا یعنی نوشیروان کافر تھا اور ممدوح مسلمان۔ معنی دوم = اُسکے عدل کا میان یعنی آدہا حصہ نوشیروان کے (کامل) عدل کے مقابل حقیقت مین کفر و دین کا فرق رکھتا ہے یعنی نوشیروان کا کامل عدل اُسکی برابر نہین۔ نکتہ = ناظرین عاجز کے معنون پر بھی غور فرمائین۔ اُسکے اور نوشیروان کے عدل کے درمیان۔ کفر و دین کا فرق معنی کے لحاظ سے ہے (وہ معنی یہ کہ ممدوح کا عدل بوجہ مسلمان ہونے کے تعدیل و اعتدال سے مشتق ہے اور نوشیروان کا عدل بوجہ کافر ہونے کے عُدول بمعنی گمراہی سے مشتق ہے) پس لفظ معنی سے اسی باریکی کیطرف اشارہ ہے۔

(۸) بیداری۔ ہوشیاری۔ خبرداری۔ مراد انتظام و بندوبست۔ ایمن۔ بےخوف۔ نالش۔ فریاد۔ دوسرا نسخہ۔ مالش۔ بمعنی پائمالی ہے۔ آسبا لش چشم کا مضاف الیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور چشم کی صفت بھی۔ گرد۔ فعل۔ خواب اسکا فاعل۔ بالش مفعول۔ بالش۔ تکیہ۔ مسند۔ بعض کے نزدیک گرد بالش (گرد بالش) ہے جسکے معنی گل تکیہ کے ہین معنی اوّل = ممدوح کی ہوشیاری کے سبب رعایا کا خواب فریاد سے بےخوف ہے۔ یعنی سب بےکھٹکے سوتے ہین۔ کیونکہ خواب نے اُسکے

پاسبان کی آنکھ پر تکیہ لگایا ہے یعنی بھروسہ کیا ہے۔ معنی دوم = یا اُسکی پاسبان (محافظ) آنکھ کے سبب رعایا کے خواب نے مسند لگائی ہے یعنی باطمینانِ چشم حفاظت کنندۂ او خواب رعایا مسند گسترده است۔ معنی سوم = چونکہ بادشاہ خود بیدار رہتا ہے اسلیئے خواب چوکیدارون اور رعایا کی نالش سے بیخوف ہے۔ کیونکہ بادشاہ نے پاسبانونکی آنکھ مین خواب کے لئے مسند لگادی ہے۔ مطلب یہ کہ اُسکی ہوشیاری کے سبب چوکیدار تک بھی پڑے آرام سے سوتے ہین کوئی کھٹکا نہین ہوتا۔ یعنی خواب بسبب ہوشیاری بادشاہ از نالش پاسبانان بیخوف ست۔ چراکہ بادشاہ بچشمِ پاسبان بالش او کرده است۔ معنی چہارم = ممدوح کے انتظام و بندوبست کے سبب رعایا اور پاسبانونکا خواب فریاد سے بیخوف ہے۔ بلکہ اُسکی پاسبان آنکھ کے بھروسہ پر گردبالش یعنی گول تکیئے لگائے آرام کر رہا ہے۔ معنی پنجم = اُسکی بیداری کے سبب خواب نالش سے یعنی پامالی اور تھکن سے بیخوف ہے۔ کیونکہ بادشاہ نے پاسبان کی آنکھ مین اُسکے لئے مسند لگائی ہے۔

(۹) پیکر۔ جسم۔ دوپیکر۔ دوٹکڑے۔ برج جوزا کا نام بھی دوپیکر ہے کیونکہ اُسکی شکل دو جوڑوان بچونکی مانند ہے۔ فرق۔ سر۔ مغفر۔ خود۔ لوہے کی ٹوپی۔ معنی = اُسکی تلوار سے دشمنون کا جسم دوٹکڑے ہوجاتا ہے یا اُسکی تلوار اُن کے بدن مین اس تیزی اور پھرتی سے جاتی ہے کہ اُسکے دوٹکڑے جدا نہین ہوتے بلکہ دوپیکر کی طرح جوڑوان رہتے ہین۔ اُسکے گرز سے دشمنون کے سینے اُن کے سرون کیلیئے خود بنجاتے ہین یعنی اُسکا گرز اس زور سے لگتا ہے کہ دشمنون کے سر اُن کے سینون مین گھس جاتے ہین۔

(۱۰) سمند۔ وہ گھوڑا جسکا رنگ زرد اور دُم سیاہ ہو۔ یہان مطلق بمعنی اسپ۔ سپند۔ کالا دانہ۔ نخ۔ ریشم کا تار۔ مجذوب۔ کھنچا ہوا۔ وہ فقیر جو خدا کی محبت مین بیہوش ہو۔ معنی = کالے دانہ کی بجائے معشوقون کے تل اُسکے گھوڑے کی نظر بد اُتارنے کے کام مین لائے جاتے ہین۔ اُسکی کمند کے لئے نخ کی بجائے مجذوب کی رگ جو خدا کی پسندیده ہین استعمال کیجاتی ہین۔

(۱۱) حلقہ درگوش۔ غلام۔ یکے از نیزه داران یعنی کمتر از نیزه داران۔ معنی = ماہِ نو اُسکی رکاب کا غلام ہے۔ آفتاب اُسکے ادنی نیزه بردارون مین سے ہے۔ (ایک نسخہ آفتاب کی بجائے قباب کا ہے یعنی ہلال اُسکی درگاہ کا ادنی غلام ہے) مطلب یہ کہ ممدوح ایسا بلند مرتبہ عالیشان ہے کہ چاند سورج اُسکے ادنی غلام ہین۔

(۱۲) سنان - نیزہ کی نوک - تیر - علم ساختن - اُٹھانا - ظاہر کرنا - تسبیح ساز - مالا بنانے والا - مُہرۂ پشت - ریڑھ کی ہڈی کے ٹکڑے - معنی = اُسکا نیزہ جب دشمنون کے لئے اُنگلی اُٹھاتا ہے تو اُن کے فقراتِ پشت کی مالا بناتا ہے یعنی اُنکو تسبیح کے دانون کی طرح بیندہ دیتا ہے -

(۱۳) روئے راہ گرفتن - راستہ روکنا - صرصر - آندھی - معنی = جسطرف وہ اپنی فوج کو لیکر حملہ کرتا ہے تو اُسکی گرد آندھی کا راستہ روک لیتی ہے - مطلب = یہ کہ اُسکا لشکر اس تیزی سے جاتا ہے کہ اُسکی گرد جو پیچھے رہ جاتی ہے وہ آندھی کو کبھی آگے نہین بڑھنے دیتی - مطلب دوم لڑائی مین جب فوج کی طرف تیز ہوا چلتی ہے اُسکو شکست ہوتی ہے مگر ممدوح کے لشکر کی گرد ایسی ہے کہ آندھی کو کبھی نہین آنے دیتی اسلیئے اُسکو فتح و نصرت ہی حاصل ہوتی ہے -

(۱۴) رُخ برافروختن - غضب و غصّہ کرنا - نگہ و چشم سوختن - اندھا کر دینا - معنی = اگر ممدوح آسمان پر غضب و غصّہ کرے - تو سورج اور چاند کی آنکھ مین اُنکی نگاہ کو جلا دے یعنی اُسکے جلال و غضب سے وہ اندھے ہو جائین - یا یہ کہ چشم مہر و ماہ مین اُسکے خوف سے نگاہ خود جلجائے - (صورت اول مین سوزد فعل متعدی ہے اور بادشاہ فاعل نگہ مفعول - دوم مین سوزد فعل لازم - نگاہ فاعل)

(۱۵) جود - بخشش - لُجّہ - گہرا دریا - ہمزہ مفید وحدت - نفحہ - خوشبو - ہمزہ مفید وحدت - معنی = دریا مین اُسکی بخشش کا ایک قطرہ سمایا ہے - غنچہ مین اُسکی خوش خلاقی کی تھوڑی سی خوشبو داخل ہوئی ہے - مطلب = دریا سے جسقدر فیض حاصل ہوتے ہین وہ سب اُسی کی ادنیٰ بخشش کی وجہ سے ہین غنچہ مین یہ مہک اور خوشبو اُسی کی خوش اخلاقی کے ذرا سے اثر سے پیدا ہوئی ہے - خلاصہ یہ کہ وہ بڑا فیاض اور خوش اخلاق ہے - مطلب = سمندر اُسکی بخشش کے مقابل ایک قطرہ ہے - غنچہ اُسکے باغ اخلاق کے مقابل ذرا سی مہک کی مانند ہے (ایک نسخہ اسطرح بھی ہے سہ ز جودش بحرہا در قطرہ گنجید - یعنی اُسکی بخشش کے ایک قطرہ مین بہت سے دریا پوشیدہ ہین)

(۱۶) فراست - دانائی - معنی اوّل = جو باتین اُس نے کبھی نہین سُنین وہ اُسکی سنی ہوئی باتون کی مانند ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اُسکو مجسم فراست پیدا کیا ہے (آفریدہ کا فاعل خدا) معنی دوم = اُس نے نہ سنی ہوئی باتین یعنی خدا کے پوشیدہ بھید سُنے ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فراست کو اُس نے پیدا کیا ہے (آفریدہ کا فاعل ممدوح)

(۱۷) اثر - نشان - یہان بمعنی قبولیت - رام - مطیع - دام - جال - معنی = اُسکی دعا اگر

تاثیر کی مطیع نہو۔ تو اثر دم سے اس طرح بھاگ جائے جیسے جال سے وحشی جانور۔ مطلب = جو دعائیں وہ مانگتا ہے یا لوگ اُسکے لیئے مانگتے ہین وہ سب قبول ہوتی ہین (اثر کی بجائے نفس کا بھی نسخہ ہے یعنی خلقت کے سانس کے ساتھ اگر اُسکی دعا موافق نہو۔ تو اُن کے دم سے اثر بالکل جاتا رہے) از دم رمد کی بجائے در دم رمد کا بھی ایک نسخہ اور ہے یعنی اثر ایک دم مین اور فورًا جاتا رہے۔

(۱۸) تھرے مین یا ، وحدت مفید عظمت۔ دست۔ طرز و طریقہ۔ معنی اوّل = ممدوح نے لوگونکی جانون مین اپنی محبت کا بیج اس طرح بویا ہے۔ کہ اُسکے ہر طرف دلون کے سیکڑون ڈھیر لگ رہے ہین یعنی ہر دل اُسکی محبت پر مائل ہے۔ معنی دوم = ممدوح نے جانون مین اپنی بڑی محبت کا بیج اُس ہاتھ سے بویا ہے کہ وہ ہاتھ اپنی ہر طرف دلون کے انبار رکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ جان اور دل دونون اُسکے ہاتھ پر فریفتہ ہین۔

(۱۹) تھرورزان۔ عُشّاق۔ سر آمدن۔ غالب آنا۔ عرض۔ وہ شے جو اپنے قیام مین دوسرے کی محتاج ہو جیسے سفیدی۔ سیاہی وغیرہ۔ جوہر۔ وہ جو قائم بالذات ہو جیسے کپڑا سفید سیاہ رنگ کی نسبت۔ معنی = ممدوح محبت مین تمام محبت کرنے والون پر غالب آگیا ہے۔ کیونکہ اُسکا دل جوہر اور عشق عرض ہے۔ مطلب یہ کہ عشق ممدوح کے دل سے الگ نہین ہو سکتا۔ اگر ہو تو نیست و نابود ہو جاوے۔

صفحہ۴

(۲۰) وہ صرف عشق ہی کا پشت و پناہ نہین ہے۔ بلکہ وہ حسن کے لیئے بھی قبلۂ حاجات ہے۔ مطلب = یہ کہ ممدوح ایسا کامل حسین ہے کہ خود حسن بھی اُسکے جمال سے ترقی و شہرت کا اُمیدوار ہے

(۲۱) تتار۔ تاتار کا مخفف۔ ایک ملک کا نام جو مشک کے لیئے مشہور ہے۔ معنی = دماغ اُسکے بالون کے تار سے تتار کی طرح مشک خیز بنگیا ہے۔ نظر اُسکے چہرہ کے باغ سے بہار کی طرح تر و تازہ ہو رہی ہے (دوسرے مصرعہ مین نظر کی بجائے لفظ را کا بھی نسخہ ہے یعنی نگاہ کے لیئے اُسکے چہرہ کا باغ بہار کی طرح تر و تازگی کا باعث ہے۔

(۲۲) تارش بر تین بینی خود۔ کزان رو۔ کہ اُس طریقہ سے یا اُسکے چہرہ سے۔ معنی = سورج ہر طرف اپنی کرنون کا ایک جال لگاتا ہے۔ کہ اس طریقہ سے یا اُسکے مُنہ سے ایک ذراسی جھلک حاصل کرلے۔

(۲۳) پیشگاہ۔ وہ جگہ جو صدر مجلس کے سامنے ہوتی ہے جہان نوکر چاکر کھڑے ہوتے ہین۔

آئینہ دار - خادم معنی = ادب ممدوح کی پیشگاہ مین ایک پیشکار کی مانند ہے - حیا اُسکی پیشانی کے آئینہ دار خادم ہے - (پیشانی کو بوجہ چمک کے جو آئینہ سے تشبیہ دیتے ہین اور حیا کا تعلق جو پیشانی سے ہوتا ہے اُسکا لطف فقرہ مین خوب ادا کیا ہے)

(۲۴) عقل دست بالا - بلند مرتبہ عقل معنی = اُسکے مرتبہ کے محل کے دیکھنے کے وقت بلند مرتبہ عقل کا سر پشت پر ہوتا ہے مطلب یہ کہ عقل باوجود سر بلندی کے اُسکے کمال رفعت معلوم کرنے سے عاجز ہے - اور یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی بہت بلند چیز دیکھتے ہین تو سر پشت پر ہو جاتا ہے -

(۲۵) مفتون - فریفتہ - عاشق - ہوا ایش کی بجائے دعا ایش کا نسخہ بھی ہے - معنی = تمام خلقت اُسکی محبت کی فریفتہ ہے - مین سب کی جان فدائی کا ذمہ دار ہون کہ کسیکو جان کا نقصان نہوگا بلکہ فائدہ پہنچے گا -

(۲۶) احتیاجی کی ی مفید قلت ہے - آرواج دادن - عزت دینا معنی = خدا نے اُسکو خلقت کا ذرا سا بھی حاجتمند نہین بنایا - وہ ہمکو ہمارے ہی فائدہ کے لیے عزت دیتا ہے مطلب یہ کہ اگر وہ کسیکو نوکر رکھتا ہے تو محض اُسکی عزت افزائی کے لئے رکھتا ہے - وہ امور سلطنت مین کسی کا محتاج نہین ہے -

(۲۷) کانہا مین را علامت اضافت یعنی حاصل صد بحر و کان - معنی = وہ سیکڑون دریا اور کھانون کے محاصل عطا کر دیتا ہے لیکن ایک دل کو ہاتھ سے نہین چھوڑتا یعنی سب کی دلداری کرتا ہے کسی کا دلکا دکھانا اُسکو گوارا نہین -

(۲۸) انداز - طریقہ - نثار - نچھاور کرنا - عالم جان کی بجائے گوہر جان کا بھی نسخہ ہے - جو نثار کرنے کی رعایت سے بہت مناسب ہے - کنار - گود - معنی = ایسے شخص کو اُسپر نچھاور کرنے کا طریقہ زیبا ہے - کہ جسکی گود مین جان کا ایک جہان ہو یعنی بید جانین رکھتا ہو - ایک جان قربان کرنا زیبا نہین

(نثر) افلاطون - ارسطو کا اُستاد - ارگن باجہ کا موجد - فطرت - طبیعت کی تیزی - ذہانت دارائی - بادشاہی - ہم - یکدیگر - می بالند - بڑھتے ہین یا فخر کرتے ہین معنی = ممدوح کیا اچھا سکندر ہے افلاطون کے سے ذہن والا - کہ حکمت اور حکومت دونون اُسکی ذات سے ایک دوسرے کی پناہ مین ترقی پاتے ہین - یا اُسکی ذات سے فخر کرتے ہین مطلب یہ کہ اُسکا کوئی کام ریاست و ذہانت سے خالی نہین اور اُسکی امداد کے باعث دانائی بادشاہی کی پناہ [illegible]

بادشاہی دانائی کی پناہ مین ترقی پاتے ہین۔

(فقرۂ دوم) جبذا۔ کلمۂ تحسین و آفرین۔ پرویز۔ نوشیروان کے پوتے کا نام جو چپلی کا شکار بہت کھیلا کرتا تھا اسی لیئے اسکا یہ نام پڑ گیا کیونکہ پرویز کے معنی چپلی کے ہین۔ باربد۔ خسرو پرویز کے یہان ایک مشہور گویّا تھا۔ باربد ترانہ خسرو کی صفت ہے کہ اُسکے ترانے باربد کی مانند تھے۔ گوش مالیدن سزا دینا۔ می مالند کے فاعل مردمان یا قضا و قدر۔ اگر مالد بصیغۂ واحد کہین تو فاعل سر انگشت ہوگی اور سر انگشت با موحدہ کے ساتھ نہوگا معنی = کیا اچھا پرویز باربد کے سے ترانے والا ہے کہ اُسکے مسرت افزا نغمون کی مدد سے لوگ یا قضا و قدر محنت و غم کا کان ملتے ہین یا اُسکے مسرت افزا نغمون کی سر انگشت محنت و غم کو سزا دیتی ہے۔

(فقرۂ ۳) شمیم۔ خوشبو۔ سونگنا۔ سمن چمبلی معنی = اُسکے خلق کی خوشبو سے چمبلی کے گریبان و دامن مین بہت ہی نافے بھر رہے ہین۔

(فقرۂ ۴) خندہ زیر لب پنہا بودن۔ ہنسنے کے لیئے آمادہ ہونا معنی = اُسکے لطف کی نسیم سے غنچہ مسکرانے یعنی کھلنے کے لیئے تیار ہے

(فقرۂ ۵) توفیق۔ مدد۔ زمزمہ۔ نغمہ چہچہا۔ نطق۔ گویائی۔ را۔ بدل اضافت یعنی دم نطق۔ نوازش تقریر بفک اضافت معنی = اُسکی تعریف کے نغمہ کی مدد سے نطق کا دم نوازش تقریر ہے یعنی مہربانی کی تقریر والا ہے دوم = را معنی برائے۔ دم بمعنی دعویٰ مضاف۔ نوازش تقریر مضاف الیہ معنی = نطق کو ممدوح کی ثنا کی مدد سے تقریر کے نوازنے کا دعویٰ ہے۔

(فقرۂ ۶) توفیر۔ نفع جو کسی چیز کے ٹھیکہ سے حاصل ہو۔ اجارہ۔ ٹھیکہ۔ اجابت۔ قبولیت معنی اُسکی دعا کے ٹھیکہ کے نفع مین سیپی کا دستِ قبولیت گوہر تاثیر سے پُر ہے۔ مطلب یہ کہ سیپی جب اُسکی دعا کیلیئے ہاتھ کھولتی ہے تب اُسکو موتی ملتا ہے۔ ورنہ نہین۔

(فقرۂ ۷) قضا۔ حکمِ خدا جو فورًا واقع ہوتا ہے۔ امضا۔ جاری کرنا۔ یہان نشان و دستخط۔ نافذ جاری ہونے والا۔ معنی = حکمِ قضا کے لیئے اُسکے حکمِ نافذ کی نشانی ضروری ہے۔ مطلب یہ کہ ممدوح کے نشان بغیر حکمِ قضا بھی جاری نہین ہوسکتا باوجودیکہ اُس مین ذرا ڈھیل نہین ہوتی۔

(فقرۂ ۸) نسخۂ تقدیر۔ مراد لوحِ محفوظ۔ قدر۔ بلغ۔ نشانِ تصحیح۔ وہ نشان جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب یہانتک صحیح ہے۔ صائب۔ درست معنی = تقدیر کی کتاب کے لیئے اُسکی درست تدبیر کا نشان لازمی ہے ورنہ وہ جاری نہین ہوسکتی۔

(فقرہ ۹) شمال - اوتر کی ہوا یہان مراد باد بہار معنی = دوستی کے باغ کی ہوا کو دلکی کلی کھلانے کی تاکید ہے مطلب - ممدوح کی تاکید ہے کہ اہل عرفان کے دل ہمیشہ کیلیے رہین -

(فقرہ ۱۰) صرصر - آندھی - نفاق - دوروئی - دشمنی - تہدید - تاکید - دہمکی - غبار خاطر نشانیدن - ستانا - آزردہ کرنا معنی - کوچہ دشمنی کی آندھی کو دلون کے ستانے کی تاکید ہے کہ وہ کسی دل کو نہ ستائے کیونکہ لفظ تہدید اسی مطلب پر دلالت کرتا ہے -

صفحہ ۵

(فقرہ ۱۱) بدعہد - بیوفا - شحنہ - کوتوال - ہم سوگند - متفق معنی = بدعہدون کے قتل مین اجل کا جلاد یعنی موت اُسکے غضب کے کوتوال کے ساتھ موافق ہے مطلب = یہ کہ اجل نے اسکے غضب سے سوگند کھائی ہے کہ مین کبھی بدعہدی نہ کرونگی یعنی تیرے حکم سے باہر نہونگی -

(فقرہ ۱۲) عشرت خوشدلی معنی = اُسکی محبت کے کارخانہ مین عمر کا تاگا ہمیشگی کے عیش کے ساتھ ملا ہوا ہے مطلب = یہ کہ ممدوح کے دوست جاودانی عیش کے ساتھ ہمیشگی کی زندگی بسر کرتے ہین - (۱۲) اُسکی عدالت کے قانون کا نغمہ ملک نوازنے والا یعنی رعایا کا پالنے والا (نغمہ - قانون - نواز مین ایہام تناسب)

(فقرہ ۱۳) کانون - آتشدان بھٹی - سیاست - حکومت - سزا دینا معنی - اُسکی سیاست کے آتشدان کا شعلہ ظلم گداز ہے مطلب = یہ کہ اُسکے انتظام و بندوبست اور سزا دینے کے باعث ظلم نیست و نابود ہو جاتا ہے - (مذکورہ بالا فقرہ مین صنعت ترصیع ہے)

(فقرہ ۱۴) سطوت - حملہ - زور پنجہ شکستن - مغلوب کرنا - پنجہ پھیر دینا معنی = اُسکا حملہ شیر کے پنجہ مین زور کا توڑ دینے والا ہے یعنی سطوت او در پنجہ شیر زور شکن یعنی شکنندۂ زور ست -

(فقرہ ۱۵) درخون فگندن - قتل کرنا معنی = اُسکی جنگ موت کو خون مین ڈالنے والی ہے یعنی رزمش درخون فگنندۂ اجل ست مطلب یہ کہ موت سے اگرچہ کوئی جنگ نہین کرسکتا مگر ممدوح کی جنگ ایسی ہے کہ وہ اُسکو بھی خون مین نہلا دیتی ہے -

(فقرہ ۱۶) رم - بھاگنا - رمیدن کا حاصل مصدر - رم زُبا - وحشت و رمیدگی کی دور کرنے والی - معنی = اُسکی الفت آہو کی وحشت و رمیدگی دور کرنے والی ہے یعنی الفتش رُبایندۂ رم آہو ست

(فقرہ ۱۷) جم جمشید کا مخفف - ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جسکا جام جہان نما مشہور ہے یہ لفظ جب شراب و جام وغیرہ مناسبات کے ساتھ بولا جاتا ہے تو جمشید شاہ ایران مراد ہوتا ہے اور جب نگین و خاتم - دیو پری وغیرہ مناسبات کے ساتھ تو حضرت سلیمان علیہ السلام جب آئینہ - سد وغیرہ

کے ساتھہ تو سکندر۔ معنی = اُسکی محفل جمشید کو جام عیش عطا کرتی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ عیش و عشرت مین جمشید سے اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ وہ بھی اُسکا محتاج ہے۔

فائدہ۔ فقرہ سطوتش سے جام بزم پیما تک کی اصل اسطرح ہے (سطوتش کہ زور و پنجۂ شیر می شکند چنان جنگ آوریست کہ اجل را در خون افگند و لطفش کہ رم از طبع آہو می رباید چنان حریف بزم ست کہ جم را جام عیش عطا میکند)

(فقرہ ۱۸) آب۔ تلوار کی دھار۔ معنی = اُسکی تلوار کی دھار زندگی کے کھلیان کے لئے آگ کی مانند ہے۔ مطلب یہ کہ جسپر وہ تلوار چلاتا ہے وہ کسی طرح نہین بچ سکتا (آب آتش مین صنعت تضاد)

(فقرہ ۱۹) سفیر۔ قاصد۔ معنی = اُسکے تیر کی ہوا مرگ مفاجات کا قاصد ہے۔ کہ جسکو ہوا بھی لگ گئی وہ بھی فنا ہوگیا۔ بعض نسخون مین سفیر کی جگہہ صفیر چڑیا کی آواز کے معنی مین ہے مگر پہلا نسخہ ہے۔

(فقرہ ۲۰) رایت۔ جھنڈا۔ سرو بن۔ سرو کا درخت۔ معنی = اُسکا جھنڈا فتح و ظفر کے باغ کا سرو ہے یعنی جسطرح باغ کو سرو سے زینت ہے ایسے ہی فتح و ظفر کی زینت اُسکے جھنڈے سے ہے۔

(فقرہ ۲۱) اُسکا خنجر فتح کے دریا کی مچھلی ہے یعنی جیسے دریا مین مچھلی تیرتی ہے ایسے ہی دریائے فتح مین اُسکا خنجر تیرتا ہے۔ خنجر کی تشبیہ مچھلی کے ساتھہ نہایت پُرلطف ہے۔

(فقرہ ۲۲) معاضدت۔ امداد و اعانت۔ معنی = کوشش کی کمر اُسکی عنایت کی امداد سے مضبوط ہے۔ مطلب یہ کہ جو لوگ کسی کام مین کوشش کرتے ہین بادشاہ اپنی قدردانی سے اُنکی ہمت اور زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔

(فقرہ ۲۳) مومیائی ایک دوا کا نام جو چوٹ کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ دوا ایک موضع مین جسکا نام (پائی) ہے ایک چشمہ سے نکلتی ہے اسلئے موم یائی نام ہوا۔ بعض کہتے ہین موم آئین کا مخفف ہے۔ تربیت۔ پالنا۔ معنی = شکستہ ہنر یعنی ہنر کی بے رواجی اُسکی تربیت کی مومیائی سے درست ہوگئی۔ مطلب یہ کہ ہنر کی بے رواجی اور کساد بازاری جاتی رہی۔

(فقرہ ۲۴) موتی اُسکی نگاہ مین اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے جیسا کہ جنگل مین ریتا۔ اُسکا وعدہ وفا کے ساتھہ اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے جسقدر کہ موج دریا سے۔

(فقرہ ۲۵) استعارہ۔ یہان بمعنی تشبیہ دینا۔ معنی = اُسکی ہتھیلی کے ساتھہ تشبیہ دینے سے ابر کو دُرفشانی حاصل ہوئی۔ مطلب یہ کہ ممدوح بڑا فیّاض ہے۔

(فقرہ ۲۶) درخشانی۔ چمک۔ روشنی۔ معنی = اُسکے دل روشن کرنے والے رخسار کی تشبیہ کے

سبب آفتاب کو چمک دمک حاصل ہوئی مطلب یہ کہ اُسکا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے ۔
(فقرۂ ۲۷) بار بمعنی مقابل سنگینی ۔ وزن ۔ بھاری پن ۔ حلم ۔ بُردباری ۔ سبکی ۔ ہلکا پن ۔ کاہ ۔ گھاس
معنی = اُسکی بُردباری کے وزن کے مقابل پہاڑ کی گرانی ایک سوکھی گھاس کی مانند ہے مطلب
یہ کہ ممدوح بڑا باوقار اور بھاری بھرکم آدمی ہے ۔
(فقرۂ ۲۸) علو ۔ بلندی ۔ سدرہ ۔ ساتوین آسمان پر ایک درخت ہے جس سے آگے حضرت جبرئیل بھی
نہین جا سکتے ۔ معنی = اُسکے مرتبہ کی بلندی کے مقابل سدرۃ المنتہیٰ کی بلندی ایک پست گیاہ کی مانند
ہے ۔ مطلب یہ کہ اُسکے مرتبہ کی بلندی کو حضرت جبرئیل بھی نہین معلوم کر سکتے ۔
(فقرۂ ۲۹) انداز ۔ یہان بمعنی قصد و ارادہ ۔ سر بزیر پا کشیدن ۔ عاجز اور شرمندہ ہونا ۔ معنی = سخن
باوجود اس بلندی کے کہ آسمان کی چھت کی پستی کے باعث بہت ہی جھک گیا اور ٹیڑھا میڑھا ہو گیا ۔
لیکن اُسکے تعریف کے محل کی چوکھٹ چومنے کے ارادہ مین حیران اور شرمندہ ہو رہا ہے مطلب یہ کہ
سخن کا مرتبہ اگرچہ آسمان سے بھی بلند ہے لیکن وہ ممدوح کے محلِ مدح کی چوکھٹ تک بھی نہین پہنچ سکتا ۔
نکتہ = ملا ظہوری نے اس فقرہ مین ایک عجیب کمال یہ دکھایا ہے کہ سخن کا سر یعنی حرف (س) آستان
بوس کے پاؤن یعنی اخیر مین واقع ہوا ہے ۔
(فقرۂ ۳۰) حصر ۔ گھیر لینا ۔ احاطہ کرنا ۔ کیل ۔ پیمانہ ۔ پیمودن آب دریا بمشت و شمردن ریگ صحرا بانگشت مراد
لغو اور فضول و بیفائدہ کام کرنے سے ہے ۔ معنی = اُسکی بزرگی کا گننا اور کمالات کا احاطہ کرنا دریا کے پانی
کو پیمانہ سے ناپنا اور جنگل کے ریت کو اُنگلی کے پوروُن سے گننا ہے مطلب یہ کہ ممدوح کے فضل و کمال
بے تعداد اور بے شمار ہین اُنکی معلوم یا بیان کرنے کی کوشش کرنا ایک فضول اور بیہودہ کام ہے ۔
فائدہ = ظہوری نے مذکورۂ بالا فقرہ مین چونکہ یہ بات بیان کر دی ہے کہ ممدوح کے تمام فضائل و کمالات
کا بیان امکان سے خارج ہے اسواسطے اب آیندہ فقرات مین اُسکے عہد سلطنت اور زمانہ کا ذکر شروع کرتا ہے ۔
(فقرۂ ۳۱) عطیہ بخشش ۔ عظمیٰ ۔ بڑی ۔ ادراک ۔ پانا ۔ حاصل کرنا ۔ مفخر ۔ مستسعد ۔ سعادت پانے والا ۔
معنی = اہلِ زمانہ پر اس بڑی بخشش کا شکر کہ اُسکے ابد پیوند زمانہ کے پانے سے معزز اور سعادتمند ہین
واجب اور ضروری ہے ۔
(فقرۂ ۳۲) عرصہ ۔ میدان ۔ آراستہ پیراستہ مین یہ فرق ہے کہ آراستہ وہ چیز جسمین بڑھا کر اُسکو سجایا گیا ہو
پیراستہ وہ چیز جسمین سے گھٹا کر اُسکو سجایا گیا ہو جیسے کسی درخت کو پتے ٹہنیان وغیرہ چھانٹ کر ۔ صلا وہ
آواز جو کھانے کے لئے دیجاتی ہے ۔ ذوق ۔ مزہ ۔ حضور ۔ حاضر شدن ۔ یہان بمعنی حضوری ۔ مائدہ دستر خوان

معنی = خصوصاً (اس عطیہ کا شکر) ملک دکن کے باشندون پر (واجب ولازم ہے) کہ ہر طرف ایک مجلس اور ہر کونہ مین ایک محفل آراستہ پیراستہ کرکے دائمی صلا کے سبب لذتِ حضوری کے خوان اور عیش و سرور کے دسترخوان پر بیٹھے ہین مطلب یہ کہ اہل دکن پر جو بادشاہ کے صلائے دوام کے سبب حضوری کی لذت اور سرور دائمی حاصل کرتے ہین اس نعمت کا شکر کرنا زیادہ لازم ہے۔

(فقرۂ ۳۳) بنوازش مین ب سببیّہ ہے یا بمعنی برائے۔ دائرہ۔ پہلا معنی دف دوسرا معنی سرکل۔ اصول قواعد نغمہ و سرود۔ تال۔ گت۔ چیزیرا از پوست بدرچیدن۔ مراد اُس چیز کا خلاصہ لے لینا اور اُسکو ظاہر کردینا بدرچیدہ کا فاعل یا تو خود ممدوح ہے یا زمانہ۔ معنی = ممدوح فوزمانہ کو بلند کرنے کے لیے ایسے دفا کی لذت کا مغز جو کہ تال سُر۔ تان گت کا مرکب ہے پوست مین سے چن لیا ہے مطلب یہ کہ ممدوح سے پہلے اگرچہ دائرہ نوازی سے عیش و نشاط حاصل ہوتا تھا لیکن اب ممدوح نے روزگار کے خوش کرنے کے لیئے اُسکا مغز یعنی خلاصہ نکال لیا ہے (دائرہ کی رعایت سے پوست کے لفظ مین ایہام تناسب)

(فقرۂ ۳۴) قانون۔ یہان ایک باجہ مراد ہے جس مین بہت ہی تار ہوتے ہین۔ اسی لیئے اسکو مسطر کتاب نغمات کہا ہے۔ رقم کشیدن۔ لکھنا معنی = ممدوح نے ایسے قانون کے تارون سے جو کہ نغمون کی کتاب کا مسطر ہے عیش کی تحریر احوال کے صفحات پر لکھدی ہے مطلب یہ کہ ممدوح کی قانون نوازی سے زمانہ بہت ہی خوش حال ہے۔

(فقرۂ ۳۵) معنی = طنبور ہوش کا شکار کرنے کے لیئے تار کی کمند کندھے پر لیئے ہوئے ہے مطلب یہ کہ طنبور اس امر پر مستعد ہے کہ سامعین کو اپنے نغمون سے بیخود بنا کر اُن کے ہوش کو شکار کرلے۔

(فقرۂ ۳۶) نَے۔ بانسری۔ اِحیا۔ زندہ کرنا۔ سُور۔ جشن و خوشی۔ صُور۔ نرسنگا جو بروز حشر مخلوق زندہ کرنے کے لیئے حضرت اسرافیلؑ بجائینگے۔ اسکو نفخۂ اولیٰ کہتے ہین یہان یہی مراد ہے معنی = بانسری جشن و خوشی کے زندہ کرنے کے لیئے صور پھونکنے مین تیار ہے مطلب یہ کہ جیسے نفخۂ اولیٰ مین سب زندہ ہوجائینگے ایسے ہی ممدوح کے زمانہ مین نَے کی آواز سے جشن و خوشی زندہ ہوتی ہین۔
(سور صور مین تجنیس مضارع)

(فقرۂ ۳۷) کَیل۔ پیمانہ۔ کاسہ۔ پیالہ۔ کمانچہ۔ ایک باجہ کا نام۔ کاسۂ کمانچہ۔ کمانچہ کی مضراب کمان کی شکل کی ہوتی ہے اُسکے سر پر ایک چھوٹی سی کٹوری لگی ہوتی ہے اسیکو کاسۂ کمانچہ کہتے ہین۔ معنی = کمانچہ کے کاسے کے پیمانہ یعنی نغمات سے قوت سامعہ کا کان نغمہ کا انبار بنگیا ہے مطلب یہ کہ قوت سامعہ کاسۂ کمانچہ کے نغمات سے ہر وقت معمور و مسرور رہتی ہے۔

(فقرۂ ۳۸) ترانہ ہائے خزانگی - ایسے ترانے جو خزانہ مین رکھنے کے قابل ہون یعنی قابل قدر ترانے - یہان ممدوح کے ایجاد کردہ ترانے مراد ہین - جنتر - بین کی طرح کا ایک باجہ - معنی = ملک ہند کے گانے بجانے والے اُسکے قابل قدر ترانون کے لیے جنتر و بین کی ترازو ہاتھ مین لئے ہوئے (حیران) ہین - مطلب یہ کہ اہلِ ہند اگرچہ جنتر و بین کے موجد اور ترانہ سازی مین بے مثل ہین لیکن ممدوح کی نغمہ پردازی و ترانہ سازی کے مقابل سب عاجز و حیران ہین -

(فقرۂ ۳۹) وَرع - پرہیزگاری - وَرع پیشگان - عابد و زاہد - خُم - شراب کا مٹکا - مندل - مٹکے کی شکل کا ڈھول یعنی مردنگ - شرابِ خُمِ مندل - مراد نغمہ و سرود - معنی = خدا شناس پرہیزگار لوگ خُمِ مندل کی شراب یعنی اُسکے نغمون سے بہت ہی مست و بیخود ہو رہے ہین مطلب یہ کہ ممدوح کے زمانہ مین ترانہ پردازی کے فیض سے کوئی بھی محروم نہین -

(فقرۂ ۴۰) پاکوبی - ٹھمکا یعنی پیر کی وہ گت جو ناچتے وقت ہوتی ہے - دستک زنی - تالی بجانا - معنی اصول کے ٹھمکے اور تال کے تالی بجانے کے سبب رنج و غم کا سر پامال ہے - مطلب یہ کہ ممدوح کے زمانہ مین عیش و عشرت کی زیادتی سے کہین بھی رنج و غم کا نام نہین -

(فقرۂ ۴۱) نقش - تحریر - ایک راگ کا نام جسکو (ٹپہ) کہتے ہین - نورس - ممدوح کی کتاب کا نام جو علم موسیقی کے متعلق لکھی تھی - فضا - میدان - معنی = کتاب نورس کی تحریر کے نغمون سے اِس پرانے جہان کا میدان عیش و خوشی سے معمور ہے (بقاعدہ تحلیل نورس کے نو اور کہن مین صنعت تقابل)

ابیات - ا = بہرام - یزجرد کا بیٹا بہرام گور جسکا زمانہ زُہرہ کے دور مین واقع ہوا تھا جسکی وجہ سے اُسکے زمانہ مین گانے بجانے کا بہت چرچا تھا یہانتک کہ چھ ہزار مشہور مشہور گانے بجانے والے اُسکے دربار مین حاضر رہتے تھے - معنی = چونکہ زمانہ بہت ہی نغمہ انگیزی مین مصروف ہے اسلئے بہرام گور بھی اگر قبر مین ناچنے لگے تو کچھ تعجب نہین (بہرام کی خصوصیت یہان دو وجہ سے کی ہے - ایک تو یہ کہ وہ اس فن کا کامل و ماہر تھا - دوم اب وہ مُردہ ہے اور مُردہ کا رقص کرنا بہت ہی عجیب امر ہے -

(۲) تذرو - چکور - ترنُّم - گیت - گانا - معنی = نغمہ کی چکور نے ہونٹون پر اپنا آشیانہ بنالیا ہے - گلے نے تالو اور مُنہ مین گھر بنالیا ہے - مطلب یہ کہ لوگون کے مُنہ اور ہونٹون پر ہر وقت کوئی نہ کوئی گیت راگ ضرور رہتا ہے -

(۳) بشہرے - بین سی توصیفی - آہنگ - ارادہ - کوک - الاپ - معنی = لوگون کے دلون کا مرغ ایسے شہر کی طرف پرواز کرتا ہے کہ آہنگ یعنی نغمہ اُسکے در و دیوار سے پیدا ہوتا ہے -

فائدہ - ممدوح ظہوری نے ایک شہر آباد کیا تھا جسکا نام نورس پور تھا اس شعر مین اُسی کی تعریف ہے -

(۴) امتزاج - آمیزش - موسیقار - ایک باجہ کا نام ہے - بعض کے نزدیک ایک پرند کا نام جسکی چونچ مین بہت سوراخ ہوتے ہین اور اُن مین سے قسم قسم کے راگ نکلتے ہین اور موسیقی اسی سے نکالا ہے مرغ را بال مین را اضافی یعنی (بال مرغ) **معنی** نغمہ کی آمیزش سے ہوا کی یہ کیفیت ہے کہ چڑیون کے پرون کو موسیقار بنائی ہے - **مطلب** یہ کہ چڑیون کے پرون مین سے بھی قسم قسم کے راگ نکلتے ہین -

(۵) لوگون کی زبانین نغمہ سے مست ہو رہی ہین اور سانس لگاتار یا ہاتھ سے ہاتھ ملاکر ناچ رہے ہین -

(۶) بنورس مین اگر ب سببیہ لین تو کتاب نورس مراد ہوگی اور اگر ظرفیہ لین تو شہر نورس پور - **معنی** - نغمہ پرداز شہر یار نے کتاب نورس کے سبب یا شہر نورس پور مین خاموشی کو بھی گویا کر دیا ہے **مطلب** یہ کہ خاموشی بھی ہر وقت نغمہ و سرود مین مصروف رہتی ہے -

(۷) اکسیر - کیمیا - سور - خوشی - بیجاپور - ابراہیم شاہ کا پائے تخت - **معنی** - اگر عیش و خوشی کی کیمیا بنانا چاہین تو بیجاپور کی خاک سے بنا سکتے ہین -

صفحہ ۷

(**نثر**) (فقرۂ اول) جہانبانی - جہان کی حفاظت کرنا - بادشاہی - گیتی ستانی - دنیا کا لینا - سلطنت حزم - مضبوطی - آیت - نشان - قرآن شریف کا ہر ایک فقرہ - تشریف - خلعت - قامت - قد - کما ینبغی - جیسا کہ چاہیے - قیام - قائم ہونا - اقدام - پیشقدمی کرنا - **معنی** - اگر ممدوح بادشاہی کے طریقون اور سلطنت کے اصولون اور میدان جنگ و محفل عیش کی درستی - سچے ارادہ اور مضبوطی کی رعایت مین کہ اسکی شان مین ایک آیت ہے اور اُسکے قد پر ایک خلعت ہے کما حقہ قیام اور پیشقدمی کرے تو کچھ تعجب نہین - **مطلب** یہ کہ امور مذکورہ بالا تو بادشاہون کے لیئے ضروری ہین میرے ممدوح مین تو اِن سے بھی زیادہ کمالات ہین -

(فقرۂ ۲) ساز - مراد فن موسیقی - خط - مراد خوشنویسی - تصویر - مصوری - ذوفنون - صاحب - عصر - زمانہ - قرن - صدی - مثل - مشق - بے قرینگی - بیجد مشق - مثیل - بننے کی مشق - جد - کوشش - بڑا نے جد و جہد - شستن - بہت سعی و کوشش کرنا - منشور - بادشاہی فرمان - کلاہ گوشہ شکستن - بانکی ٹوپی رکھنا - شیخی جتانا - غرور کرنا - **معنی** - تعجب یہ ہے کہ ہر فن جیسے موسیقی - خوشنویسی - مصوری ہین کہ زمانہ کے ہنرمند لوگون نے برسون بیحد مشق یا بے مثل بننے کی مشق کے ساتھ بہت کوشش کی اور ہنر کا فرمان درست کر کے یعنی سرٹیفکٹ لیکر اظہار فخر کرتے اور اتراتے ہین ممدوح نے ذرا سی توجہ اور تھوڑی ہی مدت مین عزت و شہرت کا جھنڈا بلند کیا اور خلقت کی زبانون مین اپنی تعریف کے لیئے کوئی بات باقی نہین رکھی -

نکتہ = فقرہ مین اگر سخن کے معنی اعتراض کے لیئے جائین تو یہ مطلب ہوگا کہ ممدوح کے کمال مین کسیکو اعتراض باقی نہ رہا۔ مطلب = یہ کہ ممدوح نے وہ امور بھی جو بادشاہت کے لیئے ضروری ولازمی نہین اس طرح حاصل کر لیئے کہ سب پر فائق اور غالب ہو گیا۔

(فقرہ ۳) بیان واقع۔ نفس الامر کا بیان۔ سچا بیان۔ معنی = اُسکو ہنر پیدا کرنے والا شہنشاہ کہنا سچا بیان ہے۔ مطلب یہ کہ وہ صرف صاحب ہنر ہی نہین بلکہ اُسکو ہنر کا پیدا کرنے والا کہنا بھی ایک سچی بات ہے۔

(فقرہ ۴) مہارت مشق۔ صنائع صنعت کی جمع۔ دلیل۔ ثبوت۔ صانع۔ کاریگر۔ مراد خدا۔ معنی = اور صنعتون مین اُسکی مشق خدا کی قدرت کا ثبوت ہے۔ مطلب یہ کہ جن صنعتون مین اُس نے مشق بہم پہنچائی ہے اُنکو دیکھکر خدا یاد آتا ہے۔

(فقرہ ۵) خردہ کار۔ باریک کام کرنے والا۔ قلمبند۔ دفتری جو قلم بنا کر دے۔ نقش پردازی تحریر مصوری معنی = باریک کام کرنے والی عقل اُسکی تحریر کے لیئے قلم بنا کر دینے والی (دفتری) ہے۔ معنی یا باریک کام کرنے والی عقل اُسکی نقش پردازی یعنی مصوری کے لیئے بجائے بالون کے اُسکے قلم مین بندھی ہوئی ہے کیونکہ قلمبند اُس شخص کو بھی کہتے ہین جو مصور کو بالون کا قلم بنا کر دیتا ہے پس مطلب یہ کہ وہ بجائے بالون کے خود اُسکے قلم مین بندھی ہوئی ہے (خُرد و خُردہ مین صنعت تجنیس زائد)

(فقرہ ۶) رنگ آمیز۔ لطیف و نفیس۔ کامل۔ صدفدار۔ وہ خادم جو مصور کے لیئے سیپیون مین رنگ گھولے معنی اوّل = کامل عقل اُسکی مصوری کے لیئے صدفداری کی خدمت کرتی ہے۔ معنی دوم = یہ کہ اگر رنگ آمیز عقل کی صفت نہ قرار دین بلکہ صدفدار کا مضاف تو یہ لطف ہوگا کہ عقل اُسکی مصوری کے صدفدار خادم کی رنگ آمیز ہے یعنی اُسکے خادم کی خادم ہے۔

(فقرہ ۷) جلا۔ روشن کرنا۔ چمکانا۔ کور سواد۔ کند ذہن۔ جاہل۔ میل۔ سلائی۔ سرمہ سائی۔ سرمہ لگانا معنی = کند ذہنون کی آنکھون کے روشن کرنے کے لیئے قلم کی سلائی سے سرمہ لگانے مین مصروف ہے۔ مطلب یہ کہ وہ جو کچھ تحریر کرتا ہے اُسکے دیکھنے سے جاہلون کی آنکھین بھی روشن ہوتی ہین یعنی وہ بھی ذہین ہو جاتے ہین (کور۔ سواد۔ میل۔ سرمہ مین تناسب لفظی)

(فقرہ ۸) نبض گیری نبض دیکھنے کے سبب (بائے سببیہ) بعلاج۔ علاج کے واسطے۔ علیل نہاد اہل دائم المرض معنی = طنبورے کے تار کی نبض دیکھنے کے سبب دائم المرض بیمارون کے علاج کے لیئے مسیحائی مین مشغول ہے۔ مطلب یہ کہ اُسکے طنبورہ بجانے کے سبب ہمیشہ کے مریضونکو بھی شفا حاصل ہوتی ہے (علاج۔ علیل۔ مسیحا مین تناسب لفظی)

(فقرہ ۹) خطِ بندگی - غلامی کا خط - خط - تحریر - سبزہ خطِ رخسار - معنی = اُسکے خط کا خطِ غلامی حسینون کے چہرہ کی بغل مین ہے - مطلب یہ کہ معشوقون کے خطِ رخسار کو جو آرائش حاصل ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ اُسنے ممدوح کے خط کی غلامی اختیار کی ہے اور یہ انکے چہرہ کا خط اُس غلامی کی سند و سرٹیفکٹ ہے -

(فقرہ ۱۰) تاردان - تار رکھنے کا صندوق - طرّہ - زلف - پیشانی کے بال - کلغی - مرغولہ گھونگروالے بال - معنی = اور اُسکے ساز کا تاردان پیچیدہ مویون کی زلف کے کندھے پر ہے - مطلب یہ کہ مرغولہ مویون کے طرّہ کو اس وجہ سے آرائش ہے کہ اُس نے ممدوح کے ساز کے تاردان کی اطاعت اختیار کی ہے نتیجہ یہ کہ ممدوح کے ساز کے تار معشوقون کی زلفون سے بھی بڑھے چڑھے ہین -

(فقرہ ۱۱) توقیع - شاہی فرمان کا نشان - شمامہ - خوشبو - عنبر شمامہ - خامہ کی صفت - سر بخطِ فرمان نہادن - اطاعت کرنا - معنی = اُسکے عنبر جیسی خوشبو رکھنے والے قلم کے شاہی نشان کے مقابل عطارد کو سوائے اطاعت کے بیکے کوئی علاج نہین ہے - مطلب یہ کہ عطارد باوجودیکہ منشیٔ فلک ہے مگر ممدوح کے قلم کا مرتبہ اُس سے بھی بہت بلند ہے کہ جب وہ قلم شاہی سے فرمان پر نشان بناتا ہے تو عطارد بھی اُسی کی اطاعت کرتا ہے -

(فقرہ ۱۲) مشاہدہ - دیکھنا - شاہد - گواہ - معشوق - زُہرہ - ستارہ جس سے نغمہ و سرود کا تعلق ہے - زہرہ پتّہ - طاقت - از پردہ بدر افتادن - پردہ سے باہر نکل آنا - ذلیل و رسوا ہونا - بے تال و سُر گانا گانا معنی = اُسکے پردہ ساز معشوق کے دیکھنے کے سبب زُہرہ کو پردہ سے باہر نکل آنے کے سوا کوئی مجال نہین - مطلب یہ کہ ممدوح کے پردہ ساز شاہد بھی یہ مرتبہ رکھتے ہین کہ زہرہ کو اُنکے نغمون کے شوق مین پردۂ فلک سے باہر نکلنے کے سوا کوئی چارہ نہین - یا یہ کہ زہرہ اُسکے پردہ ساز شاہد کے مقابل ذلیل و رسوا ہو جاتی ہے - یا یہ کہ زہرہ بھی ممدوح کے پردہ ساز شاہد کے مقابل بے تال سُر گیت گانے لگتی ہے - یا یہ کہ زہرہ اُسکے پردہ ساز کے دیکھنے سے بیخود اور مست ہو جاتی ہے -

(فقرہ ۱۳) قلمش ماشطۂ صفحۂ دھر - رقمش منتسخ چہرۂ مہر - ماشطہ - مشاطہ منتسخ - نسخہ لیا گیا - رد کیا گیا - منتسیخ - نسخہ لینے والا - معنی = اُسکا قلم صفحۂ دہر (کی دُلہن کی) مشّاطہ ہے - اُسکی تحریر چہرۂ مہر کی نسخہ لی گئی ہوئی ہے یعنی چہرۂ مہر کے لئے اُس سے نسخہ لیا گیا ہے - مطلب یہ کہ چہرۂ مہر مین ممدوح کی تحریر سے آب و تاب حاصل کی گئی ہے - یا یہ کہ اُسکی تحریر چہرۂ آفتاب سے نسخہ لینے والی ہے یعنی اُسکی مانند ہے (مگر معنی اُولیٰ اَولیٰ)

فائدہ = فقرات نمبر ۱۳ نثر مرجز ہین نظم نہین - نثر مرجز وہ جسکے فقرات ہموزن ہون مسجع نہون -

جیسے عزیزا صرفِ اوقات بے ذکر واہبِ کارساز و خروجِ انفاس جز ذکرِ قادرِ کردگار خسر کمالست۔
مثنوی شعر اوّل = سرمہ پرور۔ اسم مفعول یعنی پرودۂ سرمہ۔ روشن۔ دیدن۔ بینائی۔ قوتِ باصرہ شنیدن
قوتِ سامعہ۔ گوش شنیدن۔ مضاف و مضاف الیہ۔ معنی = اُسکے خط کے دیکھنے سے بینائی کی آنکھ
روشن ہے۔ اُسکے باجہ سے قوت سامعہ کے کان مین حلقہ (اطاعت) ہے۔ (ایک نسخہ مین سرمہ پرور
کی بجائے سرمہ بر۔ اور ور کی بجائے در ہے یعنی درچشم۔ جسکا نثر یون ہے کہ دیدن یعنی قوت باصرہ
از خطِ او درچشم سرمہ برست۔ معنی = قوتِ باصرہ اُسکے خط سے آنکھون مین سرمہ لگانیوالی ہے۔
(۲) فر۔ شان و شوکت۔ پیوند۔ جوڑ۔ ناہید۔ زہرہ۔ معنی = سورج اُسکے تاج کی شان و شوکت کی قسم
کھاتا ہے۔ زہرہ اُسکے ساز کے تار کا جوڑ ہے مطلب یہ کہ ممدوح کے تاج کی شان و شوکت سورج سے بھی
زیادہ ہے اور زہرہ اُسکے ساز کے تارِ شکستہ کا جوڑ ہے یا زہرہ کا اُسکے تار سے تعلق ہے۔
(۳) انشا۔ مضمون نگاری عبارت نویسی۔ معنی = جب وہ انشا پردازی کے لیے قلم اُٹھاتا ہے تو عطارد
ایک بوند کی مانند اُسکی دوات مین ٹپکتا ہے مطلب یہ کہ عطارد اُسکی انشا پردازی کو دیکھکر عرق خجالت
مین غرق ہوجاتا ہے۔ یا عطارد اُسکی دوات مین بجائے پانی کے کام آتا ہے کہ روانگی اور زود نویسی کا
فائدہ ہو۔
(۴) عروس۔ دلہن۔ نگار۔ معشوق۔ وہ نقش جو حسین اپنے ہاتھون پر مہندی سے بناتے ہین معنی =
لیکن اُسکا خط عروسِ صفحہ کے لئے مہندی کے نقوش کی مانند (باعثِ آرایش ہے) اُسکی انشا پردازی
کے حروف اگرچہ ہر اک بجائے خود ایک معشوق ہے۔ (مصرعۂ ثانی نگار ہست کی بجائے بکار ہست کا
بھی نسخہ ہے یعنی اُسکے حروف اگرچہ ہر ایک بجائے خود ایک ایک کام مین مشغول ہین یعنی فصاحت و بلاغت
کے لحاظ سے اپنے اپنے موقع پر فائدہ دے رہے ہین لیکن اُسکا خط عروس صفحہ کے لئے باعثِ آرایش ہے
(۵) نقط۔ نقطہ کی جمع۔ دانہ چیدن۔ دانہ بکھیرنا۔ چیدہ ست کا فاعل (الفاظ محذوف) نگہ گیرے۔ بڑا
نگاہ کا پکڑنے والا۔ (ی اسمین تعظیم کے لئے) کہ دیدہ ست مین کاف کدامیہ۔ معنی = الفاظ نے اُسکے
حرفون پر نقطون کے دانے بکھیر رکھے ہین۔ ایسا بڑا نگاہ پکڑنے والا جال کسی نے بھی نہین دیکھا۔
مطلب یہ کہ ممدوح کی تحریر ایسی نظر فریب ہے کہ دیکھنے والے کی نگاہ اُسپر سے اُٹھتی نہین کیونکہ اُسکے
نقطے طائرِ نگاہ کے لئے گویا جال کی مانند ہین۔
(۶) کمر بستن۔ آمادہ ہونا۔ صورتگری۔ مصوری۔ معنی = جب وہ مصوری کے فن کے لئے آمادہ ہوا۔
تو اُس نے حور و پری کی زلف کا قلم بنایا۔ مطلب یہ کہ جبکہ مو قلم مین جانورون کی دمون کے بالون کی

صفحہ ۸

بجائے حور و پری کی زلفون کے بال ہین۔ اُسکی تصویر نہایت ہی لطیف و نفیس ہو سکتی ہے۔ معنی = ممدوح جب تصویر بنانے کے لئے آمادہ ہوا۔ تو حور و پری کی زلفین کٹ گئین یعنی اُسکی تصویر کے مقابل اُن کے حسن و جمال کے کچھ بھی حقیقت نرہی وہ بہت ہی شرمندہ ہوئین۔

(۷) برنگے مین رنگ بمعنی طرز و روش۔ چہرہ آرا۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی آرایندہ چہرۂ تصویریست یا آرایندہ چہرۂ خود ست نقش سادہ۔ تصویر کا خاکہ۔ رو نما۔ منہ دکھائی۔ معنی = وہ نقاشی سے اس طرح تصویر کا چہرہ آراستہ کرنے والا ہے۔ یا وہ نقاشی سے اس طرح اپنا چہرہ آراستہ کرتا ہے یعنی اپنا کمال ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُسکا سادہ نقش بھی منہ دکھائی مین ملک چین مانگتا ہے۔ (چین کی خصوصیت اِس وجہ سے ہے کہ وہان کی مصوری و نقاشی مشہور ہے) مطلب یہ کہ مصوری مین بھی ممدوح کی برابر کوئی نہین۔

(۸) پرداز۔ بدال مُہملہ۔ باریک لکیرین جو تصویر کے گرد کھینچتے ہین۔ یہان بمعنی درست کرنا چمکانا۔ معنی = اگر وہ بلبل کی تصویر کھینچے تو اُسکی آواز سُن لو یعنی وہ فوراً ہی بولنے لگتی ہے اور سُنو کہ وہ اُس آواز کی بھی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ مطلب یہ کہ آواز کی تصویر کھینچنا جو غیر مبصر ہے کمال ہی اعجاز کی بات ہے۔

(۹) اُسکے بنائے ہوئے پرند کی تصویر صفحہ کے اوپر آرام نہ لے۔ اگر وہ اُسکے پاؤن مین اپنی محبت کا جال نہ ڈالے۔ مطلب یہ کہ اُسکا طائر تصویر بنتے ہی تیز پرواز ہو جاتا ہے اُسکے دام الفت مین گرفتاری کے سبب اُوڑنا پسند نہین کرتا۔

(۱۰) خوردادہ۔ فارسی مین فصل بہار کا ایک مہینہ جو تقریباً اساڑہ کے مطابق ہے۔ معنی = بہار کی فصل اُسکے باغ کے گلچینون مین سے ہے۔ اُسکے بنائے ہوئے غنچے ہوا کی ذراسی حرکت سے کھلجاتے ہین۔ یا یہ ہوا مین غنچون کے کھلانیکی تاثیر اُسی کے باغ کی گلچینی سے ہے۔ مطلب یہ کہ فصل بہار جس مین طرح طرح کے پھول کھلتے ہین وہ بھی اُسکے بنائے ہوئے باغ تصویر کی فیضیاب ہے اور اُسی کے فیض سے ہوا مین یہ تاثیر ہے کہ وہ ذراسی حرکت سے غنچونکو کھلا دیتی ہے۔

(۱۱) صورت بستہ تصویر۔ نپرداخت۔ اوّل بمعنی آراستہ و درست نکرد۔ دوم بمعنی مشغول نشد و توجہ نکرد۔ مانی۔ روم کے ایک مشہور مصوّر کا نام جو مصوری کو اپنا معجزہ قرار دیکر نبوت کا مدعی ہوا تھا۔ معنی = اُسکی مانند کسی نے معنی کی تصویر نہین بنائی لیکن (با اینہمہ) وہ مانی کی طرح مدعی نبوت نہین ہوا۔ مطلب یہ کہ معنی اگرچہ غیر مرئی ہین لیکن اُس نے اُنکی بھی تصویر کھینچدی اور کمال استغنا کے باعث مانی کی طرح نبوت کا دعوی نہین کیا۔

(۱۲) ہنر گو یعنی ہنر را بگو یا ہنر را این مژدہ برسان۔ بانبار۔ جمع کر۔ انباردن کا امر۔ بیفشار۔ نچوڑ۔ معنی

ہنر سے کہدے کہ خوب قہقہے لگا اور غم کے آنسوؤن کو پلکون سے پوچھ ڈال ۔مطلب یہ کہ ممدوح ہنر اور اہل ہنر کا قدردان ہے اِسلئے اب کسیکو رنج و غم نہین کرنا چاہیئے ۔

(۱۳) عزیزی ۔بزرگی ۔سر آمدن ۔ختم ہونا ۔معنی = صاحب ہنر سے کہدے کہ عزت سے زندگی بسر کرے کیونکہ اب بے تمیزی و بیقدری کا زمانہ ختم ہوگیا ۔

(نثر) (فقرہ اوّل) تا غایت ۔اسوقت تک ۔مضائقہ ۔سختی ۔تنگی ۔تلافی ۔عوض ۔بدلہ ۔معنی = ابتک زمانہ نے جو کچھ کم ہنری مین سختی کی تھی اُسکے زیادہ بخشنے والے کرم نے اُسکے بدل کے لئے ہاتھ کھولدیا ہے ۔مطلب یہ کہ زمانہ ابتک یہ چاہتا تھا کہ لوگ بے ہنر رہین اور یہ جہان سے ناپید ہوجائے لیکن ممدوح کے کرم نے اُسکی تلافی کی کہ لوگ بے فکر ہوکر تحصیل ہنر مین مشغول ہوئے (کم زیادہ مین صنعت تقابل)

(فقرہ ۲) پیرایہ ۔بیائے معروف زیور ۔آرایش ۔التفات ۔توجہ ۔معنی = اہل ہنر کی آرزو اُسکی توجہ کے زیور سے حصول کی معشوق ہے ۔مطلب یہ کہ پہلے تو اہل ہنر کی تمنا حصول کی عاشق و طالب تھی مگر اب خود حصول مدعا اُنکی تمنا کو تلاش کرتا ہے ۔

(فقرہ ۳) اہل استعداد ۔اہل علم ۔یکتا ۔بے ۔وبگلزارے مین بار ۔مساوات بمعنی برابر ۔قبول ۔پسند ۔مقبول ۔معنی = اور وہ اہل استعداد کی طرف سے ایک نکتہ کو ایک کتاب کی برابر اور ایک پھول کو ایک باغ کی برابر پسند کرتا ہے ۔مطلب یہ کہ ممدوح ایسا قدردان و ہنر پرور ہے کہ اہل ہنر کی ذرا ذراسی چیزونکی بھی بہت قدر کرتا اور صلہ دیکر اُن کا دل بڑہاتا ہے ۔

(فقرہ ۴) خار راہ ہنر خلیدن ۔اُس محنت اور تکلیف سے مراد ہے جو حصول کمال ہنر مین اُٹھانی پڑتی ہے کہ خلیدہ مین کاف کدامیہ ۔باغ باغ ۔بسیار ۔معنی = راہ ہنر کا کانٹا کسکے پاؤن مین چبھا کہ اُسکی بخشش کی شگفتگی (توجہ) سے اُس نے بیحد گل مراد نہ توڑے ہون ۔مطلب یہ کہ جس نے تحصیل ہنر مین تکلیف اُٹھائی ممدوح کی قدردانی سے اُسکی مراد پوری ہوئی (خار ۔گل ۔باغ ۔شگفتگی مین تناسب لفظی)

(فقرہ ۵) کسب ۔حاصل کرنا ۔رافت ۔مہربانی ۔شکر شکر ۔بسیار ۔معنی = کسب کمال کی تلخی مشقت کسنے چکھی کہ اُسکی مہربانی کی چاشنی کے سبب بہت شکر سے مُنہ اور زبان میٹھا نہ کیا ہو ۔مطلب یہ کہ حصول کمال مین جس نے تکلیف اُٹھائی ممدوح کی مہربانی سے اُسی کو آرام ملا ۔(تلخی ۔چاشنی ۔شکر ۔شکر مین تناسب)

(فقرہ ۶) معنی = کسی چیز مین ہنر کی خوبی پوشیدہ نہین ہوتی کہ اُسکی تمیز نے کھلم کھلا اُس سے

عشق نہ اختیار کرلیا ہو۔ مطلب یہ کہ جس چیز مین ذراسی بھی خوبی ہوتی ہے ممدوح اُسکو معلوم کرکے نہایت قدردانی کرتا ہے۔

صفحہ ۹

(فقرہ ۷) تحریک ۔ حرکت ۔ موجہ ۔ لہر ۔ ہنجار ۔ طرز و روش ۔ ہنجار سے مین یائے تنکیر ۔ تحریر ۔ بیز ۔ لکیرین پیدا کرنے والا ۔ گرم نفس ۔ مستعد ۔ تر زبان ۔ فصیح ۔ خوش بیان ۔ معنی = اگر ہوا کی حرکت سے پانی کی لہر کسی طرح کی لکیرین پیدا کرے یا کچھ آواز نکالے یا آگ کے شعلہ سے کوئی دھوان پیچیدہ اُٹھے تو ممدوح (اپنے کمال موسیقی کے سبب) اِس یعنی مرغولۂ دخان کی آواز کی تعریف مین مستعد ہے (اور کمال مصوری کے باعث) اُس یعنی پانی کی تحریر کی خوبی بیان کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ فن موسیقی اور مصوری مین ممدوح کو وہ کمال ہے کہ اگر اتفاقیہ بھی کسی چیز مین سے کوئی بات فنون مذکورہ کے موافق دیکھ لے تو فوراً اُسکو پہچانکر اُسکی تعریف کردیتا ہے۔

(فقرہ ۸) عادلیت ۔ عادل ہونا ۔ سبحان اللہ ۔ پاک ہے خدا ۔ کلمہ تعجب و تعظیم ۔ فن سخن ۔ شاعری ۔ چہا ۔ بالف کثرت بطور استفہام یعنی کسقدر زیادہ ۔ معنی = اگرچہ عادل ہونے کے سبب اُس نے اقسام ہنر کی داد دی یعنی اُنکا حق ادا کیا اور کرتا ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ وہ شاعری مین کسقدر مشغول ہوا اور ہوتا ہے مطلب یہ کہ اگر اُس نے اقسام ہنر اور اہل ہنر کی حق شناسی کی تو کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ عادل بادشاہون کے لیئے عدالت کا مقتضا ہے مگر تعجب یہ ہے کہ اُس نے فن سخن مین بھی اعلیٰ درجہ کا کمال بہم پہنچایا ہے۔

(فقرہ ۹) درمیان نہادہ ۔ انتخاب کردہ ۔ نقاد ۔ پرکھنے والا ۔ معنی = جو چیز اُسکے پرکھنے والے ذہن کی انتخاب کردہ و پسندیدہ نہین ہے وہ قبولیت کے زیور سے الگ ہے (اس فقرہ کی اصل یون ہے چیزیکہ پسندیدۂ ذہن نقادش نیست اورا کسے قبول نمی کند)

(فقرہ ۱۰) وقاد ۔ روشن ۔ سُبکی ۔ ہلکاپن ۔ بیقدری ۔ معنی = اور جو کچھ اُسکی روشن طبیعت کا جانچا ہوا نہین ہے وہ بیقدری کے سبب دلون کو ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ مطلب یہ کہ جس کلام کو وہ پسند نہین کرتا اُسکو کوئی پسند نہین کرتا ۔ (سُبکی ۔ گران مین صنعت طباق)

(فقرہ ۱۱) بالغ کلامان ۔ فصیح و بلیغ لوگ ۔ مدرسۂ سخن ۔ شاعری ۔ معنی = مدرسۂ سخن کے فصیح و بلیغ لوگ اُسکی زباندانی کے طفل مکتب یعنی ابجد خوان ہین۔

(فقرہ ۱۲) نکتہ دانیش کی جگہہ نکتہ رانیش کا بھی ایک نسخہ ہے ۔ نکتہ رانی کے معنی تقریر اور باریک بات بیان کرنا ۔ معنی = میدان بیان کے شہسوار یعنی بڑے بڑے فاضل اُسکی نکتہ رانی کے میدان کے پیادہ ہین

(فقرہ ۱۳) منبع - چشمہ - معنی = اُسکی تفصیل کے وقت قطرہ اتھاہ سمندر کا چشمہ ہے مطلب یہ کہ اگر وہ ایک قطرہ کی تفصیل کرتا ہے تو اُسکو دریائے بیکران بنا دیتا ہے -

(فقرہ ۱۴) اجمال مختصر بیان کرنا - معنی = اُسکے اجمال کے وقت چمکنے والا سورج جائے غروب کا ایک ذرہ ہے - مطلب یہ کہ ممدوح انشا پردازی مین ایسا کامل ہے کہ جسطرح وہ کسی مختصر مضمون کو طویل اور طویل کو مختصر کرتا ہے اُس سے زیادہ کوئی نہین کر سکتا -

(فقرہ ۱۵) آوازہ - شہرت - طومار - دفتر - مکتوب - آویزہ - لٹکن - بُندا - معنی = اُسکی بلاغت کے مکتوب کی شہرت خوش بیانی کے کان کا بُندا ہے - مطلب یہ کہ ممدوح کی بلاغت سے فصاحت کو زیب و زینت ہے - (آویزہ - آویز مین صنعت اشتقاق)

(فقرہ ۱۶) شور - شہرت - ملاحت - نمکینی - معنی = اُسکی تقریر کی شیرینی کا شور نمکینی کے دسترخوان کی لذت ہے -

(فقرہ ۱۷) ایہام - گول بات کہنا جسکے کئی معنی نکل سکین - معنی = اُسکے ابہام نویس قلم کا ایک نقطہ بھیدون کے خزانے کی مُہر ہے - مطلب یہ کہ ممدوح کے ایک ایک نقطہ مین ایسے ہزارون مضامین عالی پوشیدہ ہین کہ جنکا سمجھنا دشوار ہے -

(فقرہ ۱۸) شعشعہ - سورج کی چمک اور روشنی - توضیح - واضح کرنا - معنی = اُسکے بیانِ واضح کی چمک اظہار کے آئینہ کی صیقل ہے - مطلب یہ کہ اُسکے بیان سے خود اظہار کو بھی وضاحت حاصل ہوتی ہے -

(فقرہ ۲۰) رسا - پہنچنے والا - مراد فکر رسا - معنی = معنی کے شکار کی گردن اُسکے فکر رسا کی کمند مین پھنسی ہوئی ہے

(فقرہ ۲۱) معنی = جانو نکی اُمید کی آنکھ اُسکی خوشخبری کے ہونٹو نکی حرکت پر لگ رہی ہے - مطلب یہ کہ اُمیدو نکا پورا ہونا اُسکے مژدہ آلود ہونٹو نکی جنبش پر موقوف ہے -

(فقرہ ۲۲) تملیک - مالک بنانا - معنی = دلون کے مالک بنانے کی سند اُسکے اشارہ کی ابرو کے ہاتھ مین ہے - مطلب یہ کہ جسکی طرف وہ اشارہ کرتا ہے وہ دلون کو مسخر کر لیتا ہے (ایک نسخہ مین تملیک کی بجائے تملک - معنی مالک ہوتا ہے - اِس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ ممدوح جسکی طرف دیکھتا ہے وہ اپنا دل اُسکے سپرد کر دیتا ہے)

(فقرہ ۲۳) نثرہ - چاند کی آٹھوین منزل کا نام اور وہ بُرج اسد مین دو ستارے ہین - شعریٰ - ایک روشن ستارہ جو اخیر جاڑون مین شام نکلتا ہے - فرع - شاخ - اصل - جڑ - معنی = اُسکا نثر ستارۂ نثرہ کی طرح بلند ہے اور اُسکا نظم شعریٰ ستارہ کا سا رتبہ رکھتا ہے جن مین کا ہر ایک حرف ایک باب کی برابر ہے اور ہر ایک شاخ

ایک اصل کی برابر۔ مطلب یہ کہ اُسکے نظم و نثر کے ایک ایک حرف مین فصل کی برابر مضامین و معانی درج
ہین فصل کا لو کیا ذکر (نثر۔ نثرہ۔ شعر۔ شعری مین صنعت اشتقاق)

مثنوی (شعر اول) صاحب۔ بیا ر تنکیر ہونا چاہئے۔ شکوہ۔ شان و شوکت۔ معنی = سخن کے لیے
غم کا ایک پہاڑ تھا۔ کیونکہ کوئی شان و شوکت والا اُسکا مالک نہین تھا۔ مطلب یہ کہ سخن کو اِس بات کا
غم تھا کہ کوئی میری قدر و منزلت کرنے والا نہین ہے۔

(۲) عاری۔ برہنہ۔ خالی۔ معنی = سخن زیب و زیور سے خالی ایک دُلہن کی مانند تھا۔ اور اپنے پست
نصیبہ کی وجہ سے شرمندہ تھا۔ مطلب یہ کہ جیسے دُلہن کی زیب و زینت زیور سے ہے ایسے ہی سخن
کی زینت قدر دان سخنور سے ہے پس وہ اسلیئے شرمندہ تھا کو کوئی قدر دان سخنور نہ تھا۔

(۳) اب آسمان اُسکے قدم چومتا ہے اور بالکل دلہن کی گردن اور کان کی طرح آراستہ پیراستہ ہو گیا ہے۔
مطلب یہ کہ اب ممدوح کی قدر دانی سے سخن کا مرتبہ آسمان سے بھی بلند ہو گیا اور زیب و زینت مین
دلہن کے گوش و گردن کی طرح سج گیا۔

(۴) لآلی۔ لولو کی جمع۔ موتی۔ حقہ۔ ڈبہ۔ (لآلی حقہ مین اضافت مقلوب یعنی حقہ لآلی) پروین۔ چند
چھوٹے چھوٹے ستارون کا نام جنکو ثریا کہتے ہین معنی = چونکہ شاہِ والا کا خیال بہت ہی بلند ہے اسلیئے
دفع نظر بد کے لیئے حقہ پروین کے موتی کالے دانے بنگئے ہین۔

(۵) سخن ساز۔ بات کہنے والا۔ شاعر۔ ناز بر ناز۔ بہت ناز۔ معنی = زمانہ کے اُستاد اُسکی شاگردی کا
اقرار کرتے ہین۔ یا زمانہ کے اُستاد اُسکی شاگردی سے سخنگو بنگئے۔ نزاکت کو اُسکی طبیعت سے بہت ہی ناز ہے۔

(۶) حلاوت۔ شیرینی۔ چاشنی گیر۔ مزہ چکھنے والا۔ مُوظّف۔ وظیفہ خوار۔ معنی = حلاوت اُسکے بیان
کی صرف چاشنی چکھنے والی ہے۔ اور شیرینی اُسکی زبان کی وظیفہ خوار ہے۔

(۷) حنظل۔ اندرائن کا پھل جو بہت کڑوا ہوتا ہے۔ تل۔ ٹیلہ۔ ڈھیر۔ گوشہا۔ گوش اور گوشہ کی جمع۔
معنی = وہ حنظل کے ہر حرف کو ایسا شیرین بنا دیتا ہے کہ کانون مین شیرینی کے ڈھیر لگ جاتے
ہین مطلب یہ کہ ممدوح نہایت ہی شیرین زبان اور خوش بیان ہے کہ جسکی خوبی سے حنظل کا ذکر بھی
شیرین معلوم ہوتا ہے ورنہ جس ذائقہ کا ذکر کیا جاتا ہے اُسکا اثر زبان پر پیدا ہو جاتا ہے۔ (گوشہا مین
صنعت ذو معنیین کہ گوش اور گوشہ دونون کے معنی نکلتے ہین)

(۸) سنگینی۔ متانت۔ معنی = ممدوح لفظ کاہ کو اس متانت کے ساتھ بیان کر سکتا ہے کہ پہاڑ رشک
وحسد کے باعث فریاد کرنے لگے۔ یا بادشاہ کے پاس فریاد کرنے کے لیئے آئے۔

صفحہ ۱

(۹) درج - داخل کرنا - تخرج - تخرج - معنی = وہ گل کا لفظ اپنی گفتگو مین داخل نہین کرتا جب تک اُسمین سو رنگ و بو تخرج نہین کرلیتا - مطلب یہ کہ اُسکو لوازمات و مناسبات کا ایسا خیال ہے کہ جب تک لفظ گل کو سو قسم کے رنگ و بو عطا نہین کرلیتا اپنے کلام مین داخل نہین کرتا -

(۱۰) شوق - مراد عشق الٰہی یا شوق سخن - بعض نسخون مین سوق بمعنی روانگی کلام - سر دادن چھوڑنا بعض نسخ مین سر کی جگہہ صدر ہے - مطلب یہ کہ ممدوح جب شائقانہ کلام کہتا ہے تو ایسا کہ اُسکے ایک حرف سے ایک کتاب کا سا اثر پیدا ہوتا ہے نتیجہ یہ کہ وہ مناسبات شوق مین کوئی حرف نہین چھوڑتا -

(۱۱) بحرف آوردن - گویا بنا دینا - مُنہ سے بلوا دینا - متانت مضبوطی - آلہ - ذریعہ - اوزار - معنی اُسکی ترکیب نے ثنا کو گویا کردیا - متانت اِس بُنیاد کی آلہ بنگئی مطلب یہ کہ ممدوح اپنے کلام کی ایسی عُمدہ ترکیب دیتا ہے کہ ثنا خود اُسکی ثنا مین گویا ہوگئی اور متانت خود اُسکی بنا ترکیب کا آلہ بنگئی - (بعض نے ترکیب سے ممدوح کے وجود کی ترکیب مراد لی ہے یعنی اُسکے وجود نے ثنا کو گویا کردیا - بعض نسخون مین ثنا کی جگہہ بُنان بمعنی سر انگشت اور بنا کی جگہہ بیان ہے یعنی اُسکے کلام کی ترکیب نے سر انگشت کو جو بیان اور تحریر کے وقت متحرک ہوتی ہین گویا کردیا ہے کہ وہ بھی مُنہ سے بولنے لگین - اور متانت خود بیان کی مضبوطی کا ذریعہ ہوگئی -

(۱۲) حفظ - نگہبانی - زبانی یاد کرنا - بجائے خویش بنشست - اپنی لائق جگہہ پر درست ہوگیا - بیفکر ہوکر بیٹھ رہا - معنی - سخن نے اپنے مرتبہ کی حفاظت سے رہائی پائی - ممدوح کی ترتیب کے سبب اپنی لائق جگہہ پر درست ہوگیا یا اُسکی ترتیب کے اعتماد سے بیفکر ہوکر بیٹھ گیا - مطلب یہ کہ ممدوح نے اپنے حسن ترتیب سے کلام کو چست اور درست کردیا اب اُسکو کوئی سہم نہین رہا -

بر و سے ممدوح مراد ہے کیونکہ او ذی روح کے لئے آتا ہے اگر کتاب مراد ہوتی تو بر آن آسکتا تھا -

دگر - بار دیگر - معنی = اگر عیب بین ممدوح پر ذرا بھی چشم عیب بین کھولے - تو اُسکے فیض اور کمال کے سبب عیب چین سے بجز ہنر بینی کے سوا اور کچھہ نہو سکے یعنی اُسمین بجائے عیب بینی کی ہنر بینی کی صفت پیدا ہوجائے

نثر (فقرہ اول) فرہنگ - دانائی - ادب - تسوید - سیاہ کرنا - مراد لکھنا - سامعہ - سُننے کی طاقت ناطقہ - بولنے کی قوت معنی = اور اُن تمام حقوق مین سے جو صاحبانِ عقل و دانش اور اہلِ نغمہ سرود پر ثابت و واجب کئے ہین ایک یہ ہے کہ وہ کتاب نورس کی ترتیب و تحریر مین مشغول ہوا اور سامعہ و ناطقہ کو اُسکے پڑھنے اور سُننے سے سربلند بنایا - مطلب یہ کہ ممدوح نے کتاب نورس کی ترتیب و تسوید اہل سخن کے فائدہ کے لئے کی ہے -

فائدہ = اِس فقرہ مین صنعت لف نشر غیر مرتب اور نغمہ کی مناسبت سے نواختہ مین صنعت توریہ و ایہام ہے کیونکہ نواختن کے معنی سرفراز کردن و سازنوازی دونون آئے ہین -

(فقرہ ۲) التزام - کسی کام کو اپنے اوپر لازم کر لینا - طراوت - تازگی - نوی منسوب بہ نو یعنی تجدید اور تازگی نقش - راگ کی ایک قسم جسکو ٹپہ کہتے ہین - اشعار دُر نثار - وہ اشعار جنپر موتی قربان کیے جائین - دُرر دُر کی جمع - حلقہ کوفتن - کنڈی کھٹکھٹانا - معنی = ممدوح نے اِس امر کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ جسطرح معانی کی تازگی نے الفاظ کو طراوت بخشی ہے اسی طرح اُن گیتون کے راگون کی تازگی جو ان موتی نچھاور کرنیکے لایق شعرون سے متعلق کی گئی ہے دلون کے دروازون پر تاثیر کی کنڈی کھٹکھٹائی مطلب = یہ کہ کتاب نورس مین ممدوح نے جسطرح معانی کی تازگی سے الفاظ کو طراوت بخشی ہے اسطرح اِس امر کا بھی التزام کیا ہے کہ اُسکے نغمون کی تازگی جو کتاب نورس کے شعرون سے متعلق کی گئی ہے لوگون کے دلون پر تاثیر پیدا کرے - خلاصہ یہ کہ ممدوح نے جو اشعار جس راگ کے لئے مخصوص کر دئے ہین وہ اسی لئے کہ اُنکی تاثیر زائد ہو کیونکہ جو اشعار جس بحر اور جس طرز پر ہوتے ہین اگر اُنکو دوسری طرز پر گایا جائے تو وہ لطف نہین رہتا -

(فقرہ ۳) گویندگان - گانے والے - زوایا - گوشے - زاویہ کی جمع - رویدکا فاعل نوی نغمات - معنی اور وہ نوی نغمات گانے والون کے سانس کی ہوا سے سنئے اور اُورانے غمون کی گرد سُننے والونکی طبیعت کے کونون سے جھاڑ دے - مطلب یہ کہ وہ سُنے نغمے گانے والون کے دم مین وہ تاثیر پیدا کر دین کہ سُننے والون کو خوشی حاصل ہو -

رباعی (شعر اول) نشاط آباد - وہ مقام جو نشاط سے آباد ہو - معنی = جہان شاہِ دکن کی وجہ سے خوشی کا گھر بنگیا ہے یعنی خوشی سے معمور ہے غم کی خاک اُسکے نغمے کے پانی سے برباد ہے - مطلب ظاہر (خاک - آب - باد - مین صنعت تضاد و تقابل)

(شعر ۲) آنکس کہ از وے نو شدہ یعنی جو شخص ممدوح کا نیا شاگرد بنا - طرز استاد ست - بترکیب مقلوب یعنی استادِ طرز است - معنی = کامل گوئیے ممدوح کے پُورانے شاگرد ہین - جو شخص کہ اُسکا نیا شاگرد بنا ہے - وہ طرز کا اُستاد ہے - مطلب یہ کہ جو ارباب ترانہ اُسکے پُورانے شاگرد ہین اُنکا کامل ہونا کچھہ تعجب کی بات نہین تعجب یہ ہے کہ جو شخص نیا شاگرد بنا وہ کسی طرز کا اُستاد ہو گیا -

اِس کتاب کے نورس نام رکھنے کی وجہ یہ ہے۔

(فقرۂ اوّل) نورس۔ مرکب ہے عدد ۹۔ اور رس سے۔ لفظ رس کے تین معنی ہین سابہی اتفاق تعارف ارواح جو روز ازل مین ہو چکا ہے کسی چیز کے دیکھنے کا شوق۔ غرض رس کے معنی ہندی مین حصول لذت اور کیفیت کے ہین جسکے مورد کی نو حالتین منحصر کی ہین اور یہ تقسیم یوگ سنیاس یعنی علم تصوف کی بنا پر کی ہے چنانچہ (سانت رس) اُس قوت کو کہتے ہین جو یاد خدا سے حاصل ہوتی ہے۔ معنی اہل ہند نو شہرۂ مجتمع کو نورس کہتے ہین یعنی اہل ہند نے اپنے علم تصوف کے موافق رس یعنی حصول لذت کو نو قسمون مین تقسیم کیا ہے جسکو نورس کہتے ہین پس وجہ تسمیہ یہ ہی ہے کہ اس مین جملہ کیفیات اور لذات ہین اور چونکہ کتاب نورس ہندی مین ہے اسلئے مصنف نے پہلے ہندی ہی وجہ تسمیہ بیان کی۔

(فقرۂ ۲) اہل فارس اگر کتاب نورس کو فضل وکمال کے نہال (پودہ) کا نورس یعنی میوۂ نورسیدہ کہین تو بجا اور درست ہے۔

(فقرۂ ۳) نورسیدہ۔ نیا پہنچا ہوا معنی۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ۔ بے عیب معشوق یعنی کتاب نورس پردۂ غیب سے نئی پہنچی ہے یعنی تازہ تصنیف ہے نورس کہین تب بھی درست ہے۔

مصرعہ = مسمّی۔ نام کردہ شدہ۔ ذات شئے مراد کتاب نورس۔ معنی = مسمّٰی یعنی کتاب نورس کا اندازہ اِس نام سے کرلے مطلب = یہ کہ جس کتاب کے نام مین یہ یہ خوبیان اور باریکیان ہین تو خیال کرنا چاہیے کہ وہ کتاب کیسی لطیف و نفیس ہوگی۔

(فقرۂ ۴) فضا۔ میدان۔ سواد۔ سیاہی۔ بلکہ اور ذہن۔ بیاض۔ سفیدی۔ یہان کتاب نورس کے مین سطور کی سپیدی مراد ہے معنی = بینائی کا میدان اُسکے صفحون سے باغ بہار ہے۔ اور پڑھنے کا ملکہ اُسکے مین سطور کی سپیدی سے روشن ہے مطلب = چونکہ مصنف نے فقرۂ اولی مین کتاب نورس کو نہالِ فضل وکمال کا میوہ قرار دیا ہے اِسلئے اِس فقرہ مین گلشن اور باغ کے لوازمات بیان کئے ہین کہ نورس کے صفحون مین اسقدر بہار ہے کہ اُسکے دیکھنے سے بینائی باغ و بہار ہوگئی ہے اور اُسکے بین السطور مین اسقدر سفیدی ہے کہ اُسکے پڑھنے سے سوادِ خواندن روشن ہوگیا ہے۔ (سواد و بیاض مین صنعت تقابل)

(فقرۂ ۵) چمنے و تجلے مین بالتعظیم معنی = کتاب نورس کا ہر صفحہ ایک بڑا چمن ہے اور ہر سطر ایک بڑا [illegible]

(فقرۂ ۶) بار۔ پھل۔ غش۔ نخالص یعنی پھل دار معنی = دلپسند لفظ اُسکے پتّے ہین الطیف [illegible]

مطلب = چونکہ فقرۂ بالا مین کتاب نورس کی سطر کو نخل قرار دیا ہے اسلیئے الفاظ کو اُسکے پتے اور معانی کو اُسکا پھل بیان کیا ہے۔

(فقرۂ ۷) معنی = خوش بیانی کی بلبل نزاکت تحریر کے پھول پر چہک رہی ہے۔ مطلب یہ کہ کلام کی فصاحت اُسکی تحریر سے ظاہر ہو رہی ہے۔

(فقرۂ ۸) عبارات روان = سلیس عبارت جو بسہولیت پڑھی جا سکین۔ دَرزنجیر۔ گرفتار۔ معنی = دیکھنے والونکی نگاہ سلیس عبارتون کی تازگی کی موج مین گرفتار ہے۔ مطلب یہ کہ دیکھتے ہی اُسیر فریفتہ ہو جاتی ہے کمال اشتیاق کے باعث وہان سے اُٹھتی نہین (موج۔ روان۔ رطوبت مین تناسب لفظی)

(فقرۂ ۹) سُنبل۔ بالچھڑ۔ سُنبل حرف۔ مراد سواد خط۔ شکیب۔ صبر۔ معنی = کتاب نورس کے حروف کا سنبل بے صبر عاشقون کی آہ سے بنایا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ جیسے عاشقونکی آہ مسلسل اور پیچدار ہوتی ہے ایسے ہی اُسکے حرفون کی کشش اور دائرے وغیرہ ہین۔

(فقرۂ ۱۰) معنی = اُسکے نقطہ کا بنفشہ معشونکے تل سے بنایا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ کتاب نورس کا نقطہ نقطہ معشوقون کے تل کی طرح دلفریب و دلپسند ہے۔

(فقرۂ ۱۱) رَشح۔ پھوار۔ نہر سطر۔ مراد مابین السطور۔ معنی = کلمات کی طراوت کی پھوار سے بین السطور آب حیات سے معمور ہے۔

(فقرۂ ۱۲) خضرؑ۔ ایک پیغمبر صاحب کا اسم شریف کہ جہان اُن کا پائے مبارک پڑتا ہے وہان سبزہ اُگ آتا ہے کیونکہ خضر کے معنی سبزہ کے ہین۔ تشنہ لب۔ آرزومند مشتاق۔ آدا بمعنی اندازِ کلام۔ معنی = حضرت خضر کتاب نورس کے انداز کلام کی سیرابی کے تشنہ لب یعنی مشتاق ہین۔

(فقرۂ ۱۳) مسیحا حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مُردہ بمعنی عاشق۔ معنی = حضرت عیسیٰ جو مردونکو زندہ کیا کرتے تھے اُسکی ہوا کی جان بخشی کے عاشق ہین۔ مطلب مصنف نے اس فقرہ مین کتاب نورس کو باغ قرار دیا ہے اور اُسکے پڑھنے مین جو سانس نکلتا ہے اُسکو اس باغ کی ہوا مین ظاہر ہے کہ باغ کی ہوا جان بخشی کا اثر رکھتی ہے۔

(فقرۂ ۱۴) نکتہ برجستہ۔ لطیف بات۔ غنچہ سربستہ۔ بند کلی۔ معنی = اُسکے لطیف نکتے بند کلیونکی مانند ہین۔ مطلب یہ کہ جسطرح غنچون مین خوشبو بند ہوتی ہے اسی طرح اُسکے الفاظ لطائف و ظرائف سے پُر ہین۔ (اس فقرہ مین صنعت ترصیع ہے)

(فقرۂ ۱۵) شقائقی۔ بیائے معروف۔ لالہ کا پھول۔ معنی = کتابِ نورس کی رنگینیٔ عبارت لالہ کا

کام کرتی ہے یعنی لالہ کے رنگ کی طرح دل کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۱۶) اسکی عبارت کی شگفتگی شیرینی سے پُر بار یعنی بھرپور ہے (شیرینی کی جگہ نسرینی کا بھی ایک نسخہ ہے یعنی اسکی شگفتگی نسرین کا کام کرتی ہے۔

مثنوی (شعر اوّل) غازہ۔ گلگونہ۔ اُبٹن مَل۔ شراب۔ **معنی** پھول نورس کی رنگینی سے گلگونہ چاہتا ہے شراب اسکی تازگی سے اپنی شادابی چاہتی ہے **مطلب** یہ کہ پھول اپنا جوبن نکھارنے کیلئے اسکی رنگینی کو اپنے چہرہ کا گلگونہ بنانا چاہتا ہے۔

(۲) کہ فردوس میں کاف ضرابیہ۔ فردوس۔ باغ بہشت۔ یہ لفظ (پردوست) کا معرّب ہے۔ برین۔ بلند۔ رضوان ہم برین ست یعنی رضوان بھی اسی بات کا اقرار کرتا ہے یا اسی کا داروغہ ہے۔ رضوان۔ داروغہ بہشت کا نام مراد ممدوح رضا۔ خوشنودی **معنی** = اس کتاب کو نورس مت کہہ بلکہ یہ فردوس برین ہے۔ صرف خلقت ہی یہ نہیں کہتی بلکہ رضوان بھی یہی کہتا ہے (کہ ہاں یہ فردوس ہے) خلق کی جگہ خلد کا نسخہ بھی ہے یعنی یہ کتاب صرف خلد ہی نہیں بلکہ رضوان بھی اسی پر مقرر ہے (یا یہ کہ خلد کے لفظی معنی ہمیشگی۔ رضوان کے لفظی معنی خوشنودی لیں تو یہ معنی ہونگے کہ جو شخص اس فردوس میں آئے اسکے لئے فقط ہمیشگی ہی نہیں بلکہ خوشنودی بھی ہے) (برین۔ برین میں صنعت تجنیس تام)

(۳) خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب جنکو نمرود نے بہت بڑی آگ میں ڈالدیا تھا اور وہ خدا کے حکم سے آپ پر باغ بہار بنگئی تھی۔ گلنار۔ انار کا پھول **معنی** = اس طرح کا باغ وہ شخص بنا سکتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح آگ میں سے پھول توڑ سکے یعنی جو انکا سا معجزہ رکھتا ہو۔

(۴) نورس۔ نام کتاب یا نقش کی صفت۔ **معنی** = دادرس اور سخن رس بادشاہ کے سبب سے نفسوں کی فریاد کے لئے نقش نورس پہنچا **مطلب** = یہ کہ اس سے پہلے سالس کی کچھ قدر نہ تھی یونہی فضول جاتا تھا لیکن اب نقش نورس کے سبب اسکی قدر بڑھ گئی کہ وہ نغمہ و سرود میں کام آتا ہے۔

(۵) طبع بفرمان۔ یعنی محکوم فرمان الٰہی **معنی** = ممدوح نے حکم الٰہی اور فرمان الٰہی کے محکوم طبیعت سے سخن کو جسم بنایا اور نغمہ کو اسکی جان بنایا۔

(۶) راہ بستن۔ آنے سے روکنا۔ بست لازم و متعدی دونوں ہو سکتا ہے نقش بستن۔ لکھنا بیل بوٹے بنانا۔ بلند آوازگی شہرت **معنی** = ممدوح نے کیا اچھا نقش بلند آوازگی میں باندھا ہے کہ اس نقش نے تازگی پر پژمردگی کا راستہ بند کردیا **معنی** = ممدوح کے نقش (کتاب نورس) کی شہرت اسقدر بلند و مشہور ہوئی کہ تازگی پر پژمردگی کا راستہ بند ہوگیا یعنی اب پژمردگی آہی نہیں سکتی بالکل نیست و نابود ہوگئی۔

(۷) پرتوی و انوی۔ یائے وحدت و مصدری دونوں طرح جائز **معنی** = بادشاہ یا کتاب نورس نے آفتاب

درخشان کو بھی روشنی بخشی۔ تازگی کو عجب تازگی کا خلعت بخشا۔

(۸) پاس۔ حفظ و نگہبانی۔ ایوان۔ محل معنی = سخن اپنی شان و شوکت کا لحاظ رکھتا تھا۔ کہ بادشاہ کے محل مین اُس نے جگہہ ٹھیرائی۔

(۹) داستان درلب کشیدن۔ داستان بیان کرنا۔ انگشت برلب زدن۔ کسی سے بولنے کی خواہش کرنا اور بولنے پر آمادہ کرنا۔ ورق را ین را اضافی یعنی اگر برلب ورق انگشت زنند معنی = اگر ورق کے کنارہ پر انگلی لگائین تو اُسکا ہر صفحہ سو داستان بیان کرنے لگے۔

(۱۰) کتاب نورس کی سطرین آواز کے دہاگے سے بنی ہین۔ اُسکے ورق ساز کے پردون سے تیار ہوئے ہین مطلب یہ کہ اُسمین بالکل نغمہ و سرود کا مذکور ہے۔

(۱۱) ہم پشت۔ مددگار۔ انگشت نہادن۔ اعتراض کرنا معنی = ورقون مین اُسکے حروف باہم مددگار ہین تاکہ کوئی شخص اُسکے حرف پر اعتراض نہ کر سکے۔

(۱۲) خوش بمعنی بسیار۔ فارغ البال۔ بیفکر معنی = تازگی سے کہدو کہ وہ خوب بیفکری سے بڑھتی رہے کیونکہ نورس نے کہنگی کو برباد کر دیا ہے۔

(۱۳) مصون محفوظ۔ فضول۔ مراد فضول گو آدمی معنی = خدا تعالی کتاب نورس کو قبولیت کا لباس عطا فرمائے۔ اور ہر بیہودہ گو کے اعتراض سے محفوظ رکھے۔

نثر (فقرہ اول) آز انجا۔ اسوجہ سے۔ چونکہ۔ عواطف مہربانیان۔ عاطفت کی جمع۔ مراحم۔ مہربانیان مرحمت کی جمع۔ اہل عراق۔ اہل فارس۔ ذوق۔ مزہ۔ نسخہ۔ کتاب نورس۔ عجم۔ فارس۔ سیر عجم اتفاق افتد فارسی مین ترجمہ کیا جائے۔ نوروزی۔ بیائے مصدری و تعظیمی ہر دو طرح جایز۔ نوروز۔ فصل بہار کا پہلا دن جس مین پارسی لوگ اپنی عید مناتے ہین۔ مجازاً بمعنی جشن و نشاط معنی = چونکہ خسروانہ مہربانیان اور شاہانہ عنایتین ہر ایک دور و نزدیک کے حال پر شامل ہین اسلئے ممدوح نے اہل فارس کو بھی اس کتاب کی لذت سے محروم نچاہا اور خواہش کی کہ اس کتاب کا فارسی مین ترجمہ کیا جائے تاکہ اُسکے معانی سمجھنے سے ہر روز نوروز کا لطف حاصل ہو۔ (الفاظ نوروز۔ عراق۔ خراسان مناسب موسیقی ہین کیونکہ عراق و خراسان مقام موسیقی اور پردہ ساز کا نام ہے اور نوروز ایک خاص قسم کی الاپ کا نام)

(فقرہ ۲) واجب الاذعان۔ جسپر یقین کرنا اور جسکی اطاعت کرنا لازم ہو۔ اذعان کے معنی یقین اور اطاعت کے ہین۔ عز۔ عزت۔ سریر۔ تخت۔ خلافت۔ سلطنت۔ مصیر۔ جائے بازگشت۔ محک کسوٹی۔ مجمل مختصر۔ مفصل تفصیل کیا گیا معنی = ایسے حکم نے جسکی اطاعت لازم ہے صادر ہونیکی عزت حاصل کی کہ عرش

نظیر خلافت مصیر تخت کے پایہ کے پاس کھڑے ہونے والے یعنی ملازمین و حاضرین دربار اپنی اپنی معلومات
و لیاقت کے نقد کو امتحان کی کسوٹی پر کس کر یعنی اپنی لیاقت کا اندازہ کر کے کتاب نورس کی ایسی شرح
جسکے لفظ تھوڑے اور معنی بہت ہوں تیار کرین۔

(فقرہ ۳) قیود - قید کی جمع - مبنی - بنا کیا گیا - منبی - خبر دینے والا - مصطلحات مقرر کی ہوئی باتین -
معنی - اور اسکی بعض قیدین (شرایط) اصطلاحات پر مقرر کر کے تحریر کرین - مطلب یہ کہ نورس مین
جو بعض باتین ہندی زبان سے مخصوص و مقید ہین اُن کے لئے اصطلاحات مقرر کرین تاکہ ترجمہ کو
طوالت نہو (یہان شرح اور حاشیہ لکھنے والون نے کئی نسخے لکھکر طرح طرح کے معنی کئے ہین -

(فقرہ ۴) تلاش - جستجو - امتیاز - عزت - مراد فوقیت - موشگافی - بال کی کھال نکالنا - چھان بین کرنا
عرض - پیش کرنا - تصرف - دخل دینا - حق ادا - مراد حق ادائے سخن - عدیم السہو - وہ شخص جس سے بھول
چوک نہو - گزلک - چھری - حک - چھیلنا - دور کرنا - خوی - بوزن مے بمعنی پسینہ - معنی - باوجود اس
بات کے کہ فوقیت کی جستجو سے بال کی کھال نکالنے مین بہت دقت عمل مین آئی لیکن شرح کے
پیش ہونے کے وقت لفظون کے تغیر اور عبارتون کے ادل بدل ہونے اور معقول دخل دینے
اور ادائے سخن کے بجالانے کے سبب ایسے نہ بھولنے والے لوگون نے کہ جنکی مضمون نگاری کا صفحہ
کبھی چھیلنے کی چھری اور اصلاح کے قلم سے واقف نہوا تھا اپنی شرح کی سطر سطر اور صفحہ صفحہ شرم کے پسینہ سے
دھو ڈالا - مطلب یہ کہ ہر شخص نے دوسرے پر فوقیت چاہنے کی غرض سے بہت کوشش کی مگر جب
اُنکی شرحین بادشاہ کے حضور مین پیش ہوئین تو اُس نے الفاظ مضمون مطلب کے لحاظ سے اُن مین
جو کچھہ تغیر و تبدل کئے اور اصلاح دی اُسکو دیکھکر سب شرمندہ ہو گئے اور سبکو اپنی غلطی معلوم ہو گئی -

(فقرہ ۵) مشابہ - مثل مانند - معنی - اور جو کچھہ اُنھون نے بادشاہ کی معجز بیان زبان سے سنا اُسکو لکھکر
اپنے آپکو اس شرح نویسی مین اپنے قلم کی مانند تحریر کا آلہ تصور کیا (اگر نوشتہ کو خود کی طرف مضاف کرین
یعنی نوشتۂ خود را کہین تو یہ معنی ہونگے کہ اپنے نوشتہ کو اس شرح نویسی مین ممدوح کے مضامین کی تحریر
کا ذریعہ سمجھا) مطلب یہ کہ شرح بھی گویا ممدوح ہی نے لکھی ہے کیونکہ جو کچھہ اُس نے بتایا لوگون نے
اُسی کے موافق لکھا -

(فقرہ ۶) انشراح - کشادگی - معنی - خلاصہ یہ کہ متن کی مضبوطی بھی اُسی کی ہمہ دانی سے ہے اور شرح کی
کشادگی بھی اُسی کی شگفتہ بیانی کے سبب سے (غرض جو کچھہ ہے ممدوح ہی ممدوح ہے) - (انشراح اور شرح
مین صنعت اشتقاق)

(قطعہ) کو بمعنی کجا۔ اور گفتن کا امر یعنی گو بھی ہو سکتا ہے۔ زانو تہ کردن۔ شاگرد بننا معنی = خواہ عراق کے رہنے والے ہوں خواہ خراسان کے سب ممدوح سے ادب سیکھنے والے اور نکتے حاصل کرنے والے ہیں۔ افلاطون کہاں ہے کہ باوجود تمام عقل کے میرے ممدوح کے سامنے سبق پڑھنے کیلئے زانو تہ کرے۔ یعنی اُسکا شاگرد بنے۔

نثر (فقرۂ اوّل) نفس نفیس۔ عمدہ ذات معنی۔ اور یہ بات کہ آپنے بذات خود دیباچہ کی تحریر پر توجہ نہیں کی اسمیں بہت سے فائدے اور غرضیں منظور و ملحوظ ہیں (جو آگے بیان ہوتی ہیں)

(فقرۂ ۲) آرے۔ ہان۔ کلمہ ایجاب۔ گزند۔ صدمہ۔ عین الکمال۔ نظر بد۔ عقد لآلی۔ موتیونکا ہار۔ شاہوار مراد قیمتی۔ خزف۔ ٹھیکری۔ ناچار۔ جس سے چارہ نہو یعنی ضروری۔ معنی = ہان نظر بد کا صدمہ دور کرنے کے لئے قیمتی موتیون کے ہار کے ساتھ کنکریونکا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ نظر بد کے صدمہ سے محفوظ رہے۔ مطلب یہ کہ ممدوح کی کتاب موتیون کے ہار کی مانند ہے اور اور لوگون کے دیباچہ کنکریونکی مانند

(فقرۂ ۳) خار و خس۔ کوڑا کرکٹ۔ درکار۔ ضروری معنی = اور باغ و بوستان کے جانفزا میدان کے لئے کوڑا کرکٹ ضروری ہے۔

(فقرۂ ۴) جنب۔ پہلو۔ برابر۔ قیر۔ تارکول۔ مراد سیاہ رنگ معنی = کافور کو سیاہ رنگ کی برابر رکھنا اور اندرائن کے بعد مٹھائی کھانا دانائی کی بات ہے۔ مطلب یہ کہ جیسے بُری چیز کے بعد اچھی چیز کے دکھانے اور بدمزہ شئے کے بعد عمدہ چیز کھلانے سے زیادہ لطف حاصل ہوتا ہے۔ ایسے ہی دیباچہ کے بعد ممدوح کی کتاب لورس کے دیکھنے سے لوگونکو بہت لطف حاصل ہوگا۔

(فقرۂ ۵) ترقیم۔ لکھنا معنی = اور حقیقت میں دیباچہ کا لکھنا بھی اُن تعلیمون کے فیض سے ہے جو بارہا فرمایا ہے کہ صاحب سخن کو چاہئے کہ پہلے کلام کی نشست و برخاست پر غور کرلے۔ کیونکہ اکثر عبارتین ایسی ہوتی ہین کہ اُن مین کوئی لفظ گھٹاتے بڑھاتے نہین لیکن معنی لفظون کے ذرا آگے پیچھے کردینے سے ایک اور ہی سربلندی کے ساتھ لفظ کی کرسی پر بیٹھ جاتے ہین یعنی جلد سمجھ مین آجاتے ہین۔

(فقرۂ ۶) برچیدن۔ اُٹھانا۔ دور کرنا۔ دُرشت۔ سخت معنی = اور سخن کے راستہ سے سخت لفظون کی ٹھیکریان دور کرنے کے لئے حکم دیا ہے تاکہ اسپ بیان کے پاؤن مین کوئی صدمہ نہ پہنچے مطلب یہ کہ ممدوح نے ثقیل الفاظ کے استعمال سے منع کیا ہے۔

(فقرۂ ۷) تاریکی و باریکیٔ الفاظ۔ وہ الفاظ کہ جنکے معنی واضح اور روشن نہون۔ نہی۔ ممانعت۔ استماع سُننا۔ معنی = اور ایسے مبہم و دقیق الفاظ کے لانے سے کہ جنکے معنے عقل مین نہ آسکین منع کیا

ہے اور ممدوح سے اس قسم کی باتین اکثر سُنی ہین (فقرہ بالا مین امر کا لفظ اور اس فقرہ مین نہی کا لفظ نہایت مناسب واقع ہوا ہے)

(فقرہ ۸) بالائش - صاف کرنا - مستفیدان - فائدہ چاہنے والے - شاگرد - معنی = اُسکے ذہن کی صفائی سے اُسکے شاگردونکی طبیعت کو صفائی حاصل ہے -

(فقرہ ۹) اور اُسکی شاگردی کا حلقہ اہل انصاف کے لئے باعث فخر و زینت ہے -

(فقرہ ۱۰) ہم کا لفظ یہان حصر کے واسطے ہے - معنی = خلاصہ یہ کہ اگر بہار کو کوئی پھول تحفہ دیا جائے تو وہ بہار ہی کا ہے اور اگر دریا پر کوئی موتی نثار کیا جائے تو وہ دریا ہی کا ہے - مطلب یہ کہ ممدوح کے شاگرد جو کتاب نورس کا دیباچہ یا کوئی اور چیز اُسکو پیش کرتے ہین وہ سب اُسی کے فیض اور اثر سے ہے اسپر کوئی احسان نہین -

(بیت) پہنا - چوڑائی - رشحے - بیائے وحدت - ایک قطرہ - معنی = اے مخاطب ممدوح کے کمالات عقل کی چوڑائی دیکھ - غور کر کہ دریا اُسکے سامنے ایک بُوند سے بھی کم ہے - معنی دوم = در کمالات اے خرد پہنا بہین کے موافق یہ معنی ہونگے کہ اے عقل ممدوح کے کمالات کی وسعت دیکھ کہ اُنکی چوڑائی کے مقابل دریا ایک قطرہ کی برابر ہے (پہنا کی بجائے تنہا کا نسخہ بھی ہے یعنی ممدوح کو کمالات خرد [illegible])

(فقرہ ۱۱) صفت - خصلت - خاصہ - وہ بات جو کسی اور مین نہ پائی جائے - حریف - ہم پیشہ - درخور - لایق - کیفیت - حالت - نُقل - میوہ مٹھائی جو شراب کے بعد کھاوین - معنی = چونکہ بے نیازی کی صفت خدائے تعالےٰ کے لئے خاص ہے اِسلئے خدا کے سائے (ممدوح) کو بھی کوئی نیاز و احتیاج نہین ہے - اگر ہے تو اُنہی ہم مشربون کی کہ اپنی حالت اور اپنے مذاق کے موافق اُنکو سخن کی شراب اور نغمہ کا نُقل مرحمت کرے اور اُنکی عقلون کے موافق طرح طرح سے ہمکلام ہو -

(فقرہ ۱۲) چمن طبع - وہ شخص جسکی طبیعت چمن کی طرح ہو - مراد رنگین طبیعت - نازک فہم - رنگ فہمیدن - سمجھنے کی خوشی - معنی = اُس نازک فہم کا ذوق بہت اچھا ہے کہ ممدوح کے نکات رنگین کے سمجھنے سے اپنے چہرہ پر خوشی ظاہر کر سکے - مطلب یہ کہ ممدوح کے کلام کا سمجھنا چونکہ بہت مشکل ہے اسلئے جو [illegible] مذاق اُسکو سمجھ لے وہ بڑا لایق فایق ہے -

(فقرہ ۱۳) سبکروح - تیز عقل - ذکی الطبع - اہتزاز - ہلنا - مجازاً خوشی - معنی = اور اُس تیز عقل کا [illegible] بہت اچھا ہے کہ اُسکا مرغ دل خوشی کے بازو سے ممدوح کے نازک نغمون کی شاخون پر بیٹھ سکے یعنی اُنکو سمجھ سکے -

(فقرہ ۱۴) چہ - کثرت کا - قائل - بولنے والا - سامع - سُننے والا - کوتاہ دریافت - کم فہم - ساختن - موافقت کرنا معنی - بلند سخن متکلم کو کم فہم سامع کے ساتھ موافقت کرنا اور بلند مرتبہ کلام کو مجبوراً اپنے مرتبہ سے گرا دینا بہت ہی مشکل بات ہے -

(فقرہ ۱۴) مشتری - خریدار - تنگ مایہ - مفلس - دست بہ بیع دادن - خریدنے پر راضی ہو جانا - دمِ قلم - نوکِ قلم - مبصر - دیکھنے والا - کند نظر - کم سمجھ - معنی - بلند سخن قائل کی حالت جوہر فروش اور نقاش کی مانند ہے کہ ایک تو یعنی جوہری بیش قیمت موتی کو توڑنے میں دل سخت کرلے تاکہ مفلس گاہک خریدنے پر راضی ہو جائے اور دوسرا یعنی نقاش اپنے لکھنے والے قلم کی نوک کو تیزی سے خالی کر دے تاکہ کم نظر دیکھنے والا اُسکو دیکھکر خوش ہو سکے (یہ فقرہ مبتدائے محذوف یعنی حال قائل بلند سخن کی خبر ہے)

(فقرہ ۱۵) اوہام - وہم کی جمع - بہشت آئین - بہشت کی مانند - آئین بستن - سجانا - سنوارنا - عقل مصوّر و روح مجسم - مراد ذات ممدوح کہ سراپا عقل اور ہمہ تن روح ہے (مصوّر واو کے زبر سے) کلام معجز نظام - وہ کلام کہ جسکا مثل ممکن نہو - مقولہ - قول - جنس - قسم - معنی - چونکہ خاص و عام کی طبیعتوں کے صفحے خامۂ اوہام کی مشق کے نیچے ہیں یعنی لوگوں کی طبیعتوں پر وہم غالب ہے اسلئے جن لوگوں نے کہ ممدوح کی بہشت نظیر مجلس کے دیکھنے سے نگاہ اور سماع کو آراستہ نہیں کیا اور اُس مجلس کو چشم و گوش کی عید نوروز نہیں جانا اور ہمہ تن عقل سراپا روح ممدوح کو نہیں دیکھا اور اُسکے بے نظیر کلام کے موتی گوش ہوش کے ڈبے میں نہیں رکھے یعنی اُسکے کلام سے فیضیاب نہیں ہوئے وہ گمان کرینگے کہ میری یہ تعریف بھی اور تعریف کرنے والوں کی قسم سے ہے جو اپنے ممدوح کی مدح میں مبالغہ کرتے ہیں اور اُن کے قطرہ کو دریا کا سوت اور ذرّہ کو آفتاب کا مطلع جانتے ہیں یعنی ذرا سے ہنر کو بہت بڑا کر بیان کرتے ہیں -

(فقرہ ۱۶) مقال - گفتگو - ظہوری - اول بیائے معروف - مصنف کتاب کا تخلص - ظہورے - بیائے تعظیم - مظنّہ - گمان - معنی - اگرچہ میرے کلام کی سچائی خوب ظاہر ہے لیکن اِس گمان کے دور کرنے کے لئے میں قسم بھی کھاتا ہوں (ظہوری - ظہورے میں صنعت تجنیس مطرف)

(فقرہ ۱۷) بنگارندہ - میں بائے قسمیہ - ریحان - خوشبودار سبزہ - مُشک - مراد بال - نسرین - سیوتی - مراد چہرۂ معشوق - برات - حصہ - مفتاح - کنجی - مدّ - درازی - بدیع رقم - نادر لکھنے والا - شدّ - آواز کا بلند کرنا - ٹیپ - معنی - میں ایسے لکھنے والے کی قسم کھاتا ہوں جس نے معشوقوں کے سبزۂ خط سے مشک کو نسرین پر حصہ دیا یعنی اُنکے حسین رخسار پر سیاہ خط پیدا

کیا۔ اور ایسے نوازش کرنے والے کی قسم کھاتا ہون جس نے نغمہ کی کنجی سے مہربانی کا دروازہ سُننے والون کے مُنہ پر کھولا کہ اُسکے دفتر توصیف کی مد کو کسی نادر و نایاب لکھنے والے کا قلم نہین لکھہ سکتا۔ اور اُسکی تعریف کے قانون کی ٹیپ کسی خجستہ دم کے سالس مین نہین سما سکتی۔

(فقرہ ۱۸) ہمگنان ہمگین کی جمع۔ جملہ سب۔ مُساعدت۔ مدد کرنا۔ فراخور۔ لایق معنی = سب کو نصیب کی مدد سے ممدوح کی بساط بوسی کی نیکبختی نصیب ہوجیو تاکہ اپنے اپنے ذہن اور سمجھہ کے موافق نصیبہ ور اور خوش ہوکر اصلی کیفیت اور میرے قول کی سچّائی سے آگاہ ہون۔

(فقرہ ۱۹) اِطناب۔ دراز کرنا۔ بات کا بڑہانا معنی = اِس دعا کے موقعہ پر یاد آیا کہ سخن کی درازی ادب کے خلاف ہے۔ مطلب = چونکہ دعا ختم سخن پر ہوتی ہے اِسلئے بےادبی ہونے کے خیال سے مین نے کلام کو ختم کرنا مناسب جانا ورنہ ممدوح کے اوصاف جو کچھہ بیان ہوئے ہین وہ مشتے از خروارے و اندکے از بسیار ہین۔

(فقرہ ۲۰) نوازش اثر۔ دم کی صفت یعنی وہ دم کہ جسکا اثر نوازش ہے۔ آہتمام ہمت باندہنا۔ توجہ کرنا۔ معنی = اِسلئے میرے نوازش اثر دم نے دعائے اختتام کے زمزمہ کی طرف توجہ واجب اور لازم جانی۔

فقرات دعائیہ

(فقرہ اوّل) دمیدن۔ طلوع ہونا۔ مہب۔ ہوا کے چلنے کی جگہہ۔ مجازاً باغ۔ خدا گانی مین یاے متکلم یعنی میرا آقا معنی = جب تک سورج کے طنبور کے کاسے کرنون کے تار چمکتے ہین میرے آقا کی مجلس کے باغ سے نغمہ کی نسیم چلتی رہیو۔ مطلب = یہ کہ جب تک دنیا قایم ہے ممدوح کے مجلس مین یہہی رنگ رلیان اور چہل پہل رہے۔

(فقرہ ۲) اور جب تک سخن کے باجہ پر سانس کا تار زبان کی مضراب سے بجتا ہے اُسکی بادشاہی کی تعریف کا گیت اہلِ جہان کی زبان و دہن کا خزانہ ہوجیو۔

(قطعہ) چنگ۔ پنجہ۔ باجہ۔ قانون قاعدہ۔ باجہ کا نام۔ لفظ پرداز۔ اہل زبان معنی ساز۔ شاعر۔ باز۔ جانور شکاری۔ آہنگ۔ ارادہ۔ راگ۔ ایک باجہ کا نام۔ وفق۔ موافق۔ معنی = اہلِ زبان شاعر محفل سخن مین جب تک لفظ چنگ اور قانون کے دو معنی لاتے رہین

اُسکے بازاقبال کا پنجہ ملک کے شکار سے رنگین رہے۔ اُسکے عیش کے باجہ کا تار ٹوٹنے سے امن مین رہے۔ قانونِ جہان کا نغمہ اُسکے تعریف کے راگ یا ارادہ پر رہے۔ دنیا کا رسم وقانون اُسکے مدعا کے موافق رہے۔

(مصرعہ) اجابت۔ قبولیت۔ منت۔ احسان۔ معنی۔ اِن دعاؤن سے قبولیت کے اوپر بہت احسان ہون۔ مطلب یہ کہ مذکورہ دعاؤن کا جو ممدوح کے لئے کی گئی ہین اجابت کو احسانمند ہونا چاہیئے ✤

معذرت

چونکہ نیازمند کے اکثر بزرگ جناب اُستادی ومولائی مولوی امام بخش صاحب صہبائی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ رکھتے تھے اِسلئے بیشتر کتب درسیہ مین نیازمند کا سلسلہ جناب مرحوم تک راجع و منتقل ہوتا ہے۔ چنانچہ کتاب ظہوری کے مطالب جو خاکسار کو اپنے خاندان سے حاصل ہوئے وہ اُسی اُستادِ اجل فاضلِ بے بدل کا فیض واثر ہے۔ عاجز کی اِس خاندانی شہرت اور خود اس ذرہ بیمقدار کی ناچیز لیاقت کی نسبت جو ریمارک اور ریویو جناب شمس العلما مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہ اِس امر کے لئے کافی شاہد و مؤید ہے۔

پس مدعا یہ کہ جن احباب نے کتاب مذکور کو اس ناچیز سے بالاستیعاب پڑھا تھا اسوقت مُصر ہوئے کہ وہ جملہ مطالب ومعانی اور نکات ونسخہ جات جو وقتاً فوقتاً ہمنے تیری زبان سے سُنے ہین سب شرح ہذا مین درج کر دے کہ ہمیشہ کے لئے مفید اور یادگار کا ذریعہ ہون۔ لیکن افسوس کہ بندہ اُن کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا کیونکہ فقیر پُرتقصیر نے زیادہ تر خیال طلباہی کی ضروریات کا ملحوظ رکھا اور کثرت معانی واختلاف نسخہ جات کی طوالت کو پسند نہین کیا۔ لہذا اُمید ہے کہ اگر خادم سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو فضلائے کرام اور علمائے عالیمقام اپنے لطف وکرم سے معاف یا مطلع فرما کر ممنونِ منت بنائین اور طلبار نیک فرجام اپنی ضروریات کے موافق اِس سے فائدہ اُٹھا کر دعائے خیر سے یاد فرمائین ؎ غرض نقشیست کز ما یاد ماند — کہ عالم را نمی بینم بقائے

فروری ۱۹۰۶ء

اصول افسری
شرح
آئین اکبری

نمبر شمار	حرف اشارہ	تفصیل حروف رموز اختلاف نسخہ جات و نسخ منقول عنہ متعلق کتاب آئین اکبری
۱	ک	کتاب قلمی کرنیل ہیملٹن صاحب کہ نسخۂ کہنہ بود و بنائے اعتبار اصل از دست۔
۲	ف	کتاب قلمی سید فخر الدین لاہوری۔
۳	ا	کتاب قلمی کاغذ چرمی ملکیت ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔
۴	ض	کتاب قلمی از کتبخانۂ نواب ضیاء الدین خان صاحب رئیس لوہارو۔ (دہلی)
۵	د	کتاب مطبوعۂ سنگ حکیم سید احمد صاحب۔
۶	و	کتاب قلمی حافظ احمد حسین صاحب سہارنپوری۔
۷	ع	کتاب قلمی ملکیت فورٹ ولیم کالج۔
۸	(۲) و (۳)	اشارہ بہ سہ کتاب ملکیت ایشیاٹک سوسائٹی کہ منجملہ آنہا یک کتاب محض ناقص و دو کتاب غیر مکمل بود۔ پس برائے اہمال ہندسۂ (۲) و (۳) بقلم آمدہ۔
۹	گ	ترجمہ جناب گلاڈون صاحب۔
۱۰	ش	اشارہ بہ کتاب قلمی راجہ شیو پرشاد صاحب سی۔ ایس۔ آئی۔ تحریر [illegible]

——— ❊ ———

خزانہ کو آباد کرنیکا قاعدہ

لغات

ژرف - گہری - تاریک -
گزین - چنا ہوا -
معموری - آبادی - سرسبزی -
تیمارداری - پوچھ گچھ کرنا - علاج -
ناگزران - وہ چیز جس کے بغیر گزارہ نہ ہو سکے
ناگزیر - ضروری - لازمی -
وارستگان - آزاد لوگ -
تجرد - علیحدہ رہنا -
خواستہ - مال و دولت -
پژوہش - تلاش - کھوج -
تعلقیان - تعلق رکھنے والے -
نقیض - ضد - خلاف - نقائض جمع -
سخن سرائی - باتیں کہنا - کلام -
کفایت - مقصود و مطلوب -
سطوت - غلبہ - دبدبہ -
سگالش - تدبیر و خیال -
خطاب - بولنا چالنا -
مایہ - دولت - لیاقت -

کاردانی - تجربہ کاری -
لختے - کچھ - کسیقدر -
بوم - زمین - جہاں کھیتی ہو - جگہہ مقام -
منش - طبیعت -
رسائی - عقل کی پہنچ - سمجھہ -
خالصہ - خاص شاہی ملک و جاگیر -
جدگزین - کوشش کرنیوالے -
جد - معنی کوشش -
بتکچی - داروغہ - منشی -
کشاورزپروری - کسانون کی پرورش و امداد
برزگر - بیج بونے والے - زمیندار -
نوشتہ بمہر - مہر لگی ہوئی رسید -
سنجیدہ - معقول -
شخص - جسم - ذات -
کوتاہ دست - کفایت شعار -
حزم - عقل - ہوشیاری -
حزم آرائی - عقل کی زینت -
گنجبد - محافظ - خزانچی -
سعادت سگال - نیکبختی کا خیال رکھنے والا -

آوارہ نویسی - دفتر حساب نویسی
کج گرائے - ٹیڑھے چلنے والے - نافرمان
تیاق - چوکی پہرہ -
تیاق داری - تحویلداری -
مرصع - جڑاؤ چیزین -
طفیلی - ضمناً - مختصر طور پر - ذریعہ
چندے - تھوڑی مدت -
ہنگامہ - بھیڑ بھاڑ -
تعلق - مراد تعلق کیجگہ یعنی دنیا -
چہارسوئے دنیا - مراد بازار داد وستد و قرض -
گرمی - رونق -

مستمند - حاجتمند -
عشرت - خوشی -
دام - روپیہ کا چالیسوان حصہ یعنی چالیس دام ایک روپیہ کی برابر پس ایک کروڑ دام کے ڈہائی لاکھ ہوئے -
پلاسین - ٹاٹ کا -
گرانمند - بھاری - زیادہ -
برخے - کچھہ -
عاطفت - مہربانی -
نیرنگی - طلسم -
بمانا و - مین الف دعائیہ - قایم و زندہ رہے -

ترجمہ - ہوشیار دل اور گہری نگاہ والا (آدمی) سمجھتا ہے کہ خدا کی سب سے عمدہ عبادت اور خداوندگی سب سے اچھی بندگی زمانہ کی پریشانی کا انتظام کرنا (یعنی اسکو دفع کرنا) اور دنیا والون کی پریشانی کا جمع کرنا (اُن کی پریشانی دور کرکے اُن سب کو ایک جگہہ جمع کر دینا) ہے اور وہ (یعنی انتظام وغیرہ) زمین کی آبادی اور مکانات کے معمور ہونے اور سلطنت کیلیے کوشش کرنے والون کے سامان اور فوج کی نیک اعمالی پر بندھا ہوا ہے (موقوف ہے) اور وہ (آبادی و سامان وغیرہ) عمدہ خیالات (رکھنے) اور رعایا کی پوچھہ پچھہ کرنے (یعنی غمخواری) اور عمدہ مال کے جمع کرنے اور عقل کے حکم کے مطابق خرچ کرنے پر موقوف ہے -

شہر اور جنگل کے رہنے والون کی ضرورتین اسی (انتظام مال وغیرہ) سے پوری ہوتی ہین اور دونون گروہ کی درستی اُسی سے کامل ہوتی ہے - غور سے دیکھنے والے منصف (بادشاہون) کیلیے اس (شایستگی وغیرہ) کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اُس (دنیاداری و جمع و خرچ مال کے انتظام) کا جمع کرنا لازمی اور وہی طریقہ جو کہ علیحدگی اختیار کرنے والے آزاد لوگون (مثل فقرا و زہاد) کے لیے مال کے جمع کرنے اور ضرورت سے زیادہ کی تلاش میں لوگ بُرا سمجھتے ہین شہر مین بندھے ہوئے تعلق والون کے دل پر اسکی ضد (یعنی مال کا جمع کرنا اور ضرورت سے زیادہ کی تلاش رکھنا) لازم ہونے کا مضمون رکھتا ہے - (یعنی اُنکے دل پر یہ امر نقش ہے کہ ضرورت سے زیادہ تلاش کرنا لازمی ہے)

یہ گفتگو ظاہر کو دیکھنے والے کم بین لوگون کی ہے ورنہ اصلیت مین تو دونون (دنیادار اور تجرد پیشہ عابد لوگ) زمانہ کی ضروریات کے لئے دوڑ دہوپ مین ہین یعنی کوشش کر رہے ہین -

صفحہ ۲ - آسودہ دل والے مفلس لوگ کھانے اور پہننے مین سے صرف اتنا حصہ لیتے ہین جو کہ خداوندی معرفت کی تلاش کی طاقت بخشے (یعنی اتنا طعام ولباس چاہتے ہین جس کے ذریعہ سے آسودہ دل ہو کر خداوندی عبادت کرین اور "پراگندہ روزی پراگندہ دل" نہ ہین) اور گرمی جاڑے کیلئے پناہ ہوجائے -

اور دوسرے دنیاداروں کا مقصود خزانہ کو بھرنا - اور دبدبہ کا سامان جمع کرنا اور آور تکلفات کی باتین ہوتی ہین - اور اسی خیال سے جسوقت کہ دنیا کے بادشاہ (اکبر) نے نقاب اُٹھاکر (مستعد ہوکر) مشکلات کے بندوبست مین کچھ توجہ فرمائی تو اعتماد خان خواجہ سرا کو بات چیت کے لائق سمجھکر دل کا بھید اُس سے ظاہر کیا - اور اسکی تجربکاری کے ذریعہ سے کچھ پاکیزہ خیالات (ضمیر - دل سے بطریق مجاز مرسل خیال مراد ہے) فعل کے مرتبہ مین آئے (یعنی بادشاہ آسایش رعایا وانتظام کا جو کچھ خیال رکھتا تھا وہ اب اعتماد خان کی کارگذاری سے پورا ہونے لگا -)

اور اس کے بعد سہج سہج (انتظام وآسودگی رعایا مین) زیادتی ہوتی گئی اور عمدہ سامان پیدا ہونے لگا ہر قسم کی زمین کے خراج مین تحقیق ہوئی - اور عمدہ طبیعت والے تجربہ کار لوگون کی شناسائی کی وجہ سے اچھا انجام ہوا -

اور اُس ہوشیاری کے ساتھ جو دوست دشمن مین فرق نہین کرتی یعنی انصاف کرتی ہے (یا اُس ہوشیاری کے ساتھ جسکو ہر ایک دوست دشمن پہچان لے) خاص شاہی ملک کے لائق اور جاگیرین علیحدہ ہوگئین (یعنی خاص شاہی زمینون اور جاگیرون کو علحدہ وممتاز کردیا تاکہ رعایا کو تکلیف نہ ہو اور سب کا انتظام جدا جدا ہوجائے) اور کوشش کرنے والے ایماندار خزانچیون کو ایک ایک کروڑ روپیہ سپرد کیا - اور ایک سیر چشم (خرچ کے موقعون پر تنگی نہ کرنے والا) داروغہ ساتھ کردیا - اور ہر ایک کے لئے ایک نیک طبیعت والا خزانچی مقرر ہوا - اور شناسا دل ہونے یعنی خوب اچھی طرح سے واقف ہونے اور کسانون کی پرورش کرنے کے لئے حکم دیا کہ زمینداروں سے زر خالص یعنی غیر مسکوک زر نہ لیا کرین - اور جو کچھ لین مہر لگا کر اسکی رسید دیدیا کرین - بادشاہ نے اس عمدہ طریقہ سے نادانی کا زنگ (لوگون کی) طبیعتون پر سے چھڑا دیا اور رعیت نے قسم قسم کے ظلمون سے آرام پالیا - اور مال (دولت زیادہ ہونے لگا - اور سلطنت کا جسم ہٹہنے لگا (ترقی ہونے لگی) - اور جب مال کا محکمہ بالکل صاف ہوگیا تو ایک کوشش کرنیوالا کفایت شعار اور سیر چشم آدمی سب کی خزینہ داری (کل خزانچیون کی سرداری) پر منتخب کیا -

اور ایک محرر اور داروغہ بھی بڑھایا۔

صفحہ ۴۳۔ ہر ایک بات مین عقلمندی سے کام لیا۔ اور کام سکھانے کے لیے نہایت عمدہ قاعدے مقرر کئے۔ جب کسی زمین (جگہہ شہر) کے خزانچی کے پاس دو لاکھ جمع ہوجایئن تو بلند دربار (عدالت) مین لاکر اُس (ہیڈ خزانچی) کے سپرد کردین۔ اور مال کی کیفیت کی کتاب (کہ کہان کہان سے جمع ہوا ہی) ہمراہ ہو۔ اور نذرانون کے جمع کرنے کے لیے علیحدہ ایک خزانچی انتخاب کیا۔ لاوارث مال کا ایک محافظ مقرر ہوا۔ اور جو کچھہ نذرانہ کے طور پر لایئن ایک تجربہ کار کی حفاظت مین رکھا۔ اور تولادان اور خیرات کے روپیون کو ایک عمدہ خیال والے شخص کے سپرد کردیا۔ اور قسم قسم کے خرچون کے لیے عمدہ قاعدے مقرر ہوئے۔ اور سچے کام کرنے والے محافظ اور لایق داروغہ اور عمدہ قلم والے (خوشنویس محاسب) منشی علیحدہ مقرر ہوگئے (ورنہ پہلے ایک شخص کو کئی کام کرنے پڑتے تھے) سال بھر کا خرچ جمع کرنے والے خزانچی سے لیکر خرچ کرنے والے خزانچی کے سپرد کردیا جائے اور وہ عمدہ قانون پر عمل درآمد کرے۔ یا اُنکو خوشخطی اور صفائی کے ساتھہ درج کرے۔ دفتر حساب نویسی کا لکھنا پڑھنا آسانی کی بلندی پر آگیا (بہت آسان ہوگیا) اور سلطنت کے باغ نے سرسبزی پائی۔ تھوڑی سی مدت مین خزانے بھر گئے اور فوجین بڑھ گیئن اور نافرمان سرکشون نے حکم قبول کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔

ایران اور توران مین خزانچی ایک ہی ہوتا ہے۔ اسلئے حساب کرنے مین (محاسبون کو) بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مال کی کثرت اور کام کی زیادتی کی وجہ سے جمع کیئے مال کی حفاظت کے لیئے بارہ خزانچی مقرر ہوگئے ہین۔ نو ہر قسم کی نقدیون کے لیئے اور تین جواہرات اور سونا اور جڑاؤ چیزین جمع کرتے ہین۔ خزانون کی تعداد اس سے زیادہ ہے کہ ضمناً بیان کیجائے (یعنی مختصر طور پر اُنکو بیان کرنا مشکل ہے) ہر تھوڑی مدت کے بعد لیاقت پہچاننے اور کام کے عوض دینے کے سبب (لوگون پر) مہربانی اور ملامت کیجاتی ہے (یعنی اچھون کو انعام دیا جاتا ہے اور برون کو تنبیہہ کیجاتی ہے) اور دنیا کی بھیڑ بھاڑ مین ایک رونق پیدا ہوجاتی ہے۔

صفحہ ۴۴۔ اور ہر ایک کارخانہ کے لیئے ایک خزانچی علیحدہ مقرر ہوگیا ہے اُن سب کا شمار سو کے قریب پہنچتا ہے۔ عقلمند ہوشیار لوگ ہر روز ہر موسم اور ہر سال لین دین کے معاملون کو ظہور کی بلندی پر لاتے ہین (ظاہر کرتے ہین) اور دنیا کے چوک (یعنی داد و ستد کے بازار) مین رونق پھیل جاتی ہے۔

اور بادشاہ کے بلند حکم کے موافق سچے سعادتمند لوگوین سے ایک شخص زر سرخ و سپید (اشرفیان و روپیہ) ہمیشہ دربار مین موجود رکھتا ہے۔ بہت سے خواہش والے حاجتمند انتظار کی تکلیف بغیر خوشی سے کامیاب

ہوتے ہین - اور ایک کروڑ نقد (ڈھائی لاکھ روپیہ) محل کے صحن مین بھی موجود رہتا ہے ہر ایک ہزار کو ٹاٹ کی ایک تھیلی مین ڈالتے ہین اور اُسکو ـــــــ (توڑا) کہتے ہین اور اُن کے ڈھیر کو خزانہ (کہتے ہین) اور نیز (بادشاہ کی) خزانہ خالی کرنیوالی بلند ہمت - ایک بڑی رقم خاص لوگون کے حوالہ کرتی ہے تاکہ وقت اور بے وقت موجود رہے - اور کچھہ تھیلیون مین بھر کے موجود رکھتے ہین اور اسلیئے زبان عام مین اُسکو خرچ بھلہ (خرچ کیسہ) کہتے ہین - یہ سب دنیا کے مالک (اکبر) کی مہربانیون کی نیرنگی (جلوہ) ہے اور لوگون کی قسم قسم کی پوچھہ گچھہ (پرورش) خدا کرے ہزار سال تک قایم رہے -

خوش نصیبی کے محلونکے قاعدے

لغات

گیہان - خلقت - دنیا -

طراز آفرین - خلقت کی رونق - مراد عورت -

پیکر - تصویر - صورت -

پردگیان - پردہ مین رہنے والی عورتین -

طبیعت - خواہش نفس -

فروغ - روشنی -

گزین - عمدہ چنی ہوئی -

آشوبگاہ - پریشانی کی جگہہ -

رستنی - نباتات - جڑی بوٹی -

جمادی - کانی چیزین مثل تانبا - خمول - گمنامی -

ہیچ - ذلیل - حقیقت -

شگفت - تعجب - اچنبا -

ژرف - گہرا -

ہنجار - قاعدہ - انتظام -

خیال پرستی - وہمی باتون کو دل مین جگہہ دینا -

ستُرگ - بڑی -

جوق - گروہ - جماعت -

اشراف - بلندی - سرداری -

مُشرف - محاسب - ماہیانہ - تنخواہ -

تحویلی - منشی - داروغہ -

برآت - بادشاہی فرمان - چک کہ جس کے ذریعہ روپیہ وصول کرنے کی ضرورت پڑتی ہے -

برآت - نرود مطلب یہ کہ چک نہین ملتا بلکہ نقد ملجاتا ہے -

علوفہ - چارہ - غذا - عفت منش - پاکیزگی کی طبیعت والی -

شیوا زبان - میٹھی باتون والی - زود یاب - جلد سمجھنے والی - اخلاص گزین - سچے خدمتگزار -

دیدبانی - حفاظت - تیاق - چوکیداری - کشاک - پاسبانی - عفائف - جمع عفیفہ - پاک عورتین -

کورنش - آداب تسلیمات -

شایستگی - لیاقت - عمدگی -

ترجمہ - دنیا کو آراستہ کرنے والے تخت نشین (اکبر) کو آبادی کے خیال سے دنیا کی رونق (یعنی عورتون کی) خواہش پیدا ہوتی ہے (عورتون کو ترقی نسل و آبادی کی وجہ سے پسند کرتا ہے)

اور کام عمدگی کیطرف مائل ہوتا ہے (اچھائی سے پورا ہوتا ہے)

عالم صورت (دنیا) حقیقت کا مقام بنجاتی ہے - اور ظاہر حقیقت کا چہرہ کھولدیتا ہے (ظاہری دنیا مین حقیقت ظاہر ہونے لگتی ہے)

صفحہ ۵ - اسی وجہ سے پردہ والی عورتون کی زیادتی جو کہ بڑے بڑے عقلمندونکو نفسانی خواہش کے تاریک مقام مین لیجاتی ہے - دنیا کے بادشاہ (اکبر) مین عقل کی روشنی زیادہ کر کے دنیا کی پستی سے آزادی کی بلندی پر لاتی ہے - اور معقول طریقے سے مکانات آباد ہوئے اور خاندانون نے انتظام پایا - ہندوستان اور اور ولایتون کے بڑے بڑے لوگون سے خواہش کی اور اس اتفاق کے تعلق سے دنیا کی پریشانی کے مقام نے آسایش پائی - اور جسطرح کہ عقلمندی کی روشنی سے باہر کی خدمت والون کو گمنامی کی خاک سے اٹھا کر اونچا مرتبہ عنایت کرتا ہے - اسیطرح انجام بینی سے اندر کے چاکرونکا ہر ایک کے درجہ کے موافق رتبہ بلند کرتا ہے - بیوقوف آدمی یون سمجھتا ہے کہ خاک مین ملے ہوئے سونے کا جوہر چمکتا ہے (یعنی لیاقت اسمین پہلے سے تھی بادشاہ نے اسکو گمنامی کی خاک سے نکالا) (ماحصل سب نسخون کا ایک ہے) اور باریک نگاہ والا سمجھتا ہے کہ یہ ایک اکسیر بنانا اور کیمیاگری ہے (یعنی اسمین کچھ قدر و قابلیت نہ تھی صرف بادشاہ کی عنایت سے ہی وہ لایق بنجاتا اور آگے چلکر اسکی دلیل بیان کرتا ہے) جبکہ جڑی بوٹی ٹھوس چیزون کو بدل دیتی ہے اور تانبا اور لوہا اور سونا اور رانگ اور سیسہ چاندی بنجاتا ہے تو اگر بڑا آدمی ذلیل و نالایق لوگون کو لایق آدمی بنادے تو کیا تعجب ہے

بیت - عقلمند لوگون نے یہ کیا اچھی مثال بیان کی ہے - کہ بڑے لوگون کی نگاہ نصیب کی اکسیر ہے - (جسطرح اکسیر سے تانبا اور لوہا سونا بنجاتا ہے اسیطرح جنپر بڑون کی نگاہ پڑی وہ بھی خوش اقبال ہوجاتا ہے) تمام بندوبست کی پونجی (یعنی باعث و اصلیت بادشاہ کی) عقلمندی - ہر ایک کا مرتبہ پہچاننا سب کی قدر کرنا اور کام کو دوست رکھنا ہے - وہ غصہ کی حالت مین بھی قاعدہ کیطرف دوڑتا ہے اور محبت کی زیادتی کے ساتھ اندازہ کرتا ہے (یعنی محبت کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے) اور سُنی ہوئی باتون کو دوربینی سے تولتا ہے اور وہ پرستی سے الگ رہتا ہے لامحض وہمی باتون پر اعتبار نہین کرتا، لوگون کی اطاعت (وعاجزی) کو بڑی نعمت خیال کرتا ہے - اور دنیاوی شراب اُسکے جوہر عقل کو کچھ نقصان نہین پہنچاتی -

صفحہ ۶ - اور ایک بڑا قلعہ بھی تیار کرایا ہے اور اسمین دل کی خوش کرنے والی منزلون مین آرام فرماتا ہے - اور

اور پردہ والیون مین سے ہرایک کے لئے جو کہ پانچہزار سے زیادہ ہین علیحدہ علیحدہ محل مقرر کرتا ہے۔
اور گروہ گروہ بناکر اُن سب عورتون کو مناسب خدمتون مین مصروف رکھتا ہے۔ اور ہر گروہ کی حفاظت
اور داروغگی کے لئے پاکدامن نوکرنیون کو مقرر کرتا ہے۔ اور پاکیزگی کی عادت والی نیک ذات عورتون
مین سے ایک کو سرداری دیتا ہے۔ ماہر کے مطابق گھرون کا کاروبار آباد ہوتا ہے۔ اور ہرایک کی لیاقت
کے موافق اسکی روزی بڑہاتا ہے۔ اگرچہ اسکی بخشش کا اندازہ قلم مین سما نہین سکتا (لکھا نہین جا سکتا)
لیکن ہرایک بزرگ بیگم کی ماہواری تنخواہ ایکہزار چہ سو دس روپیہ سے لیکر ستائیس تک ہے۔ اور درگاہ
کے بعض نوکرون کو اکیاون سے بیس تک اور بعضون کو چالیس سے دو تک (ملتا ہے) اور دربار خاص
پر ایک ہوشیار خدمت ادا کرنیوالا محاسب مقرر فرمایا ہے جو اندر کے لین دین کے حساب کا دفتر قائم رکھتا ہے
اور نقدی اور جنس لکھتا رہتا ہے۔ اور اس گروہ (بیگمات و چاکران اندرونی) کو جو کچھ خواہش ہوتی ہے
ماہواری تنخواہ کے اندازہ کے موافق (یعنی جتنی تنخواہ ہوتی ہے اسکے اندر اندر۔ زائد روپیہ نہین ملسکتا)
تحویلدارون سے طلب کرتے ہین (کہ اتنے اتنے روپیہ کی ضرورت ہے)۔ اسکی ایک یادداشت دربار
کے محاسب کے پاس جاتی ہے اور وہ محاسب اسکو دیکھکر باہر کے خزانچی کے سپرد کردیتا ہے اور اس طلب
مین زیادہ دیر نہین ہوتی یا شاہی فرمان کی ضرورت نہین پڑتی۔ یا چک نہین ملتا۔ یعنی نقد ملجاتا ہے۔ اور وہ خزانچی
سال بھر کا بجٹ بناکر اجمالی طور پر کیفیت (یعنی رسید و تنخواہ دارون کا قبض الوصول) لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ سلطنت
کے وزیرون کی مُہر سے نشان کردیا جاتا ہے یعنی اُنکی مہر لگتی ہے۔ اور پھر بادشاہ کے خاص سکہ سے جو
اسی کام کے لئے علیحدہ کیا ہے جاری ہوجاتا ہے۔ اور اسی سند کے ذریعہ سے خزانچیون کا افسر روپیہ
باہر کے سید تحویلدار کو جنرل اکونٹنٹ کے دیدیتا ہے۔ اور وہ تحویلدار اُس خزانچی کے لکھے ہوئے کے مطابق
اندرونی حصہ کے حوالہ دارون کو دیدیتا ہے۔
صفحہ ۷ — وہان سے (اسکے بعد وہ نقد) اندر کے خدمت قبول کرنے والے (نوکر چاکر و بیگمات) کے
ساتھ خصوصیت پاتا ہے (یعنی اُنکو ملتا ہے) اور رائج روپیہ کیساتھ روزینہ تنخواہ مین حساب کرلیا جاتا ہے
شبستان اقبال یعنی محلات کے چارون طرف اندر کیجانب سے پرہیزگار واقفکار عورتین حفاظت کرتی ہین
خاصکر (محلسرا) پر پرہیزگاری کی طبیعتون والی فصیح زبان زودفہم (خادم عورتین) حاضر رہتی ہین۔ اور
دروازہ کے باہر نیکبختی کا خیال رکھنے والے خواجہ سرا لوگ خدمت کا انتظار کرتے ہین۔ اور مناسب فاصلہ پر
خالص دل سے خدمت کرنے والے راجپوت حفاظت کے لئے بیٹھتے ہین۔ اور اُسکے بعد سچائی کے
طریقہ والے مستعد پردہ دار (ڈیوڑھی بان) لوگ پاسبانی بجالاتے ہین اور باہر کیطرف سے چارون سمت

امیر اور احدی اور باقی فوج اپنے اپنے درجہ کے موافق چوکیداری کرتے ہین۔

جسوقت کہ بیگمات اور امیرون کی بیویان اور پاک عورتین یہ چاہتی ہین کہ تسلیمات بجا لانے کی نیکبختی سے خصوصیت کی بڑائی حاصل کرین تو اول اندر کے نوکرون کو (اسکی) اطلاع ہوتی ہے اور عمدگی کے ساتھ جواب پاتی ہین اور اپنی لکھی ہوئی عرضی دربار کے پیشکارون کے پاس بھیجتی ہین جتنی خادم اس مین ہوتی ہین (جتنی عورتین ملاقات کرنی چاہتی ہون) سب اندر چلی جاتی ہین (اور محلات کے اندر بادشاہ سے ملتی ہین) اور بعض خاص عورتین وغیرہ ایک ماہ تک (بادشاہ کے ساتھ رہنے) کی اجازت پاتی ہین اور دنیا کا مالک (اکبر) باوجود سچی طبیعت والے محافظون کے اپنی باریک بینی کو نہین چھوڑتا اور تجربہ کاری سے کام کرتا ہے۔

لشکر کے اُترنے کے قاعدے

لغات

جنود۔ لشکرہا۔ جند کی جمع۔

صوب۔ طرف۔ اصواب جمع۔

یورش۔ حملہ کرنا۔ کوچ کرنا۔ (ت)

رکاب۔ مراد سواری۔ مرکب جمع۔

اعتصام۔ چنگل مارنا۔ مضبوط پکڑنا۔

نُصرت اعتصام۔ رکاب کی صفت ہے یعنی ایسی رکاب کہ فتح جسکو مضبوط پکڑتی ہے یعنی فتح اسکی خادمہ ہے۔

ناحیت۔ (نحی) طرف۔ نواح جمع۔

فروغ۔ روشنی۔ بینش۔ دانائی

گزین۔ پسندیدہ شبستان اقبال۔ شاہی محلات

عقب۔ پیچھے۔ اعقاب جمع۔

کشک دار۔ محافظ۔ کشک (ت) چوکی پہرہ

قُول۔ (ت) لشکر۔ درمیان کی فوج۔

راستانہ۔ دائین طرف۔

بیوتات۔ گھر۔ بیت کی جمع الجمع یعنی بیوت کی جمع مراد ڈیرے تنبو وغیرہ۔ سوداگر پیشہ وغیرہ کے گھر

چہار سو۔ چوک بازار۔ بڑی سڑکین۔

یورت۔ ت۔ بضم اول وواؤ معدولہ۔ رہنے کی جگہ۔ گھر۔ یہ لفظ کورس مین ب کے ساتھ غلط ہے۔

قلبگاہ۔ درمیانی فوج جسمین بادشاہ ہوتا ہے

عشرت۔ خوشی۔

ترجمہ۔ دنیا کا بادشاہ (اکبر) اگرچہ لشکرون کے جمع کرنے کے لیئے بہت کم حکم دیتا ہے (لیکن پھر بھی) ہر طرف کے بہت سے فتحمند لشکر جسطرف کہ چڑھائی ہوتی ہے فتح کی مددگار رکاب یا فتح کو مضبوط پکڑنے والی

رکاب (سواری) کے ساتھ ہوتے ہین - بلکہ ہر طرف کے بہت سے لشکر جو کامون پر مقرر ہین ساتھ چلنے کی اجازت نہین پاتے۔ آدمیون کے ہجوم اور فوج کی کثرت سے بہت دن گزر جاتے ہین (اکثر ایسا ہوتا ہے) کہ ایک سپاہی دوسرے کا گھر نہین پاتا۔ غیر آدمی کا تو کیا ذکر ہے - دنیا کے مالک (اکبر) نے عقلمندی کی روشنی سے ایک پسندیدہ طریقہ ایجاد کیا اور لوگون کے تمام گروہون نے آرام پایا۔ تھوڑی سی دلکو خوش کرنے والی (عمدہ و فراخ) زمین ہین کہ جسکی لمبائی ایک ہزار پانسو تیس گز ہوتی ہے جس طرح کہ لکھا جا چکا شاہی محلات اور مکانات اور نقارخانون کا انتظام ہوتا ہے اس کے بعد داہین باہین اور پیچھے تین سو گز زمین کھلی چھوڑ دیتے ہین - پہرہ دار کے سوا وہان کوئی گزر نہین سکتا - اور اسی (کیمپ) مین شاہی کیمپ سے سو گز کے فاصلہ پر مریم مکانی سے مرتبہ والی (اکبر کی والدہ) اور گلبدن بیگم اور اور باقی پاکیزہ ذات والی بیگمات اور شاہزادہ دانیال قیام کرتے ہین اور داہنی طرف شاہزادہ سلطان سلیم (جہانگیر) اترتے ہین اور باہین طرف شاہزادہ شاہ مراد - اسکے بعد تھوڑے سے فاصلہ پر اور بڑے تنبو پڑتے ہین اور اسکے بعد تیس گز چھوڑ کر ہر ایک گوشہ (سمت) مین عمدہ سڑکین یا چوراہے آراستہ ہوتے ہین - اور ہر ایک طرف ہر ایک کے رتبہ اور اندازہ کے موافق امیرون کے مکانات مقرر ہوتے ہین - پاسبان ہفتہ و جمعہ و جمعرات کے دن درمیانی حصہ کے اور اتوار اور پیر سے داہنے ہاتھ کے اور منگل و بدھ سے باہین ہاتھ کے بہروا خوشی کی دولت جمع کرتے ہین (آرام کرتے ہین اور یہ دن ان کی چھٹی کے ہوتے ہین)

بادشاہی مہر کے قاعدے

لغات

منشور - حکم - پروانہ -

ہر سہ رکن سلطنت - بادشاہی کے تینون ستون سے رعایا کے امرا و غربا و متوسط الحال لوگ مراد ہین یا مالی و ملکی و فوجی محکمہ جات والے -

روائی - جاری ہونا - ناگزیر - ضروری -

عنفوان - شروع - ابتدا -

اورنگ - تخت - نیاگان - دادا پردادا -

صاحبقران - امیر تیمور کا لقب -

رقاع - ایک قسم کا خط جو صرف لکیرون سے بنتا ہے

قدسی اسم - پاک نام - اکبر کا نام -

نستعلیق - فارسی کا عمدہ خط -

کار دادخواہی - مقدمات -

تمکین - عزت و مرتبہ - ایک مہر کن کا نام -

فرمان الہی - بادشاہ وغیرہ کے احکام -

شبستانی کاربا - محلات سے تعلق رکھنے والی باتین - ختام - مہر لگانا - ختم کرنا - خاتمہ -
پرستار - خادم - ملازم -
جنت آشیانے - ہمایون کا لقب -
اسطرلاب - ستارون کی بلندی ناپنے کا ایک آلہ
مسطر - بھی علم ریاضی کا ایک آلہ ہے -
شگرف - عمدہ - نادر - بتکدہ مکان - گھر -
تخت نشین - مراد مقصود ہروی -

تنگنائے - تنگ گلی -
عیار - پرکھنا - پہچاننا - جانچنا -
باستانی - پچھلے -
ارج - قیمت -
دیدہ کار گرد - یعنی دیدن کارگر دگی -
تعلیق - نستعلیق کا مخفف ہے -
دید - دیکھنا - بھالنا - غور -

ترجمہ - بادشاہت کے تینون رکن (تینون درجون کے لوگ یا مالی ملکی فوجی تینون محکمون کے) احکام و فرامین اسی شاہی مہر سے جاری ہوتے ہین - بلکہ معاملون مین ہر گروہ کے لئے ضروری ہے (اکثر اہل معاملہ کو مُہر کی ضرورت ہوتی ہے) تخت نشینی کے شروع مین مولانا مقصود مُہرکن نے کاریگری کی اور ایک فولادی پتھر کے اوپر بادشاہ کا بزرگ نام اور اور بلند مرتبہ باپ داداؤن کے نام تیمور تک خط رقاع مین لکھے - اور اس کے بعد تنہا پاکیزہ نام خط نستعلیق مین روشن کیا - (لکھا) لور انصاف چاہنے کے کام مقدمات کے لئے (صرف انصاف کی خواہش سے) محراب کی شکل پر انتظام کیا اور پاک نام کے چارون طرف یہ بیت کھُدی بلیت - سچائی خدا کی رضامندی کا سبب ہے - مین نے سیدھے راستہ سے کسیکو (راستہ) بھولتے نہین دیکھا - یعنی گمراہ ہوتے اور نقصان اُٹھاتے نہین دیکھا اور نگین کابلی نے جنکا ذکر اوپر آتا ہے) دوسری مُہر بالکل نئے طریقہ سے بنائی (بہت عمدہ کھودی) اس کے بعد مولنا علی احمد دہلوی نے دو جادوگریان کین (دو مہرین کھودین) - ایک چھوٹی گول (مُہر کھودی) جسکو لفظ اوزوک سے تعبیر کرتے ہین (بولتے ہین) اور جاگیر وغیرہ کی ثبتی (قایم رکھنے کے احکام اسی سے معتبر ہوتے ہین - اور ایک بڑی (مُہر کھودی) اُسمین بڑے درجہ والے باپ داداؤن کا نام بھی لکھا - اور وہ دنیا کے بادشاہون (کی خط وکتابت) کے لئے مقرر ہوئی - اور وہ آجکل دونون کامون کی رونق بڑھاتی ہے (یعنی ثبتی فرمانون اور شاہی مراسلت دونون مین کام آتی ہے) اور آور حکمون کے لئے ایک چوکھنٹی مہر ہے اُسپر اللہ اکبر جل جلالہٗ (اللہ بہت بڑا ہے اسکی عظمت بہت بلند ہے) کا نقش کھدا ہے - اور محلات شاہی کے کامون کے لئے ایک خاص مُہر نامزد ہوگئی ہے - اور فرمانون پر مُہر لگانے یا خاتمہ کے لئے ایک علیحدہ مُہر بنائی ہے باقی اور کئی طریقہ سے کھودی گئی ہین -

(یعنی مختلف اشکال کی اور مہرین لکھی گئی ہین)

مولنا مقصود ہروی ہمایون کے نوکرون مین سے تھا اور خط رقاع اور نستعلیق عمدہ لکھتا تھا۔ اس نے کئی اسطرلاب اور مسطر ایسے بنائے تھے کہ کاردیدگان یعنی بڑے بڑے استادون مشاقون یا تجربہ کارون کو تعجب مین ڈالدیا اور بادشاہی توجہ سے عجیب کاریگری پائی اور یکتا (بے مثل استاد) ہونے کی رونق حاصل کی۔

تمکین کابلی نے اپنے گھر پرہی تعلیم و تربیت پائی اور اس ہنر کو اس درجہ پر پہنچایا کہ پہلا (یعنی مقصود ہروی) حسد کی گلی مین داخل ہوا (مقصود ہروی اسپر رشک کرنے لگا)، اور خط نستعلیق کو تو اس سے بھی بڑھا دیا۔

میر دوست کابلی عقیق کو خط رقاع و نستعلیق سے آراستہ کیا کرتا تھا (عقیق پر یہ ہر دو خط کھودا کرتا تھا) اگرچہ وہ اُن (اوپر کے مذکورہ کاتبون) تک نہین پہنچا یعنی اُنکی برابر نہین۔ لیکن اسکا خط رقاع نستعلیق سے عمدہ تھا۔ اور خطوط کے پرکھنے و جانچنے مین نہایت ٹھیک مہارت رکھتا تھا۔

مولنا ابراہیم۔ لعل پر نقش و نگار کرنے مین اپنے بھائی یزد کے رہنے والے شرف (نام) کا شاگرد ہے۔ لیکن پچھلے استادون سے کام گزار دیا (سبقت لیگیا) اُسکے خط رقاع و نستعلیق کو استادون کے کارنامہ (صنعت و کاریگری یا تذکرہ) سے جدا نہین کر سکتے۔ شاہی بیش قیمت لعل۔ لعل جلالی (اللہ اکبر جل جلالہ) کے نقش سے اُسکی زینت دیئے ہوئے ہین (کھودے ہوئے ہین)

مولنا علی احمد دہلوی۔ فولاد کو اُسکے برابر کسی نے نہین بیچا یا خط کے پہچاننے والے لوگ اسکو اس کاریگری مین زمانے کے بے مانند (اُستادون مین) سمجھتے ہین۔ اور اسکی تحریرات (کے دیکھنے اور اُنکی نقل کرنے) سے اُستادی حاصل کرتے ہین۔ نستعلیق کے سوا سب خطون کو بھی بلند مرتبہ پر پہنچایا لیکن نستعلیق کو تو بہت ہی دل لبھانے والا لکھتا ہے۔ اُس نے اس پیشہ کو اپنے باپ شیخ حسین سے سیکھا۔ اور مولنا مقصود کے کئے ہوئے کام (تحریرات) کے دیکھنے سے کشایش (رونق) پائی اور سب سے سبقت لیگیا۔

تاج کے مالک (اکبر) کے شب و روز گزارنیکے قاعدے

افسر۔ تاج۔ خدیو۔ الٰہ، خدا۔
افسر خدیو۔ تاج کا مالک۔ بادشاہ۔ باضافتِ مقلوب

سہ آبادی۔ جیسا کہ پچھلے بیان مین گزرا یا تو مالی ملکی۔ فوجی۔ یا امرا۔

غرباء - درمیانی درجے کے لوگ -
مایہ ور - دولتمند - کہ و مہ - چھوٹا بڑا -
کام روا - مقصدور - دیدہ بانی - حفاظت و پاسبانی -
طراز - نقش - آرایش -
انباز - شریک - باہم انباز - ایک دوسرے سے ملے جلے
صفوتکدہ - پاک جگہ
ادارہ نویسی - مختلف واقعات کا لکھنا - واقعہ نگاری
نفس - سانس - انفاس جمع -
سترگ - بڑا - پژوہش - تلاش -
دوریاب - سمجھدار - عقلمند -
بو - بود کا مخفف - ہوشیار - امید کہ - ممکن کہ -
سپری - ختم ہونا - گزرنا -
سرہ - خالص - سچے دل والا -
رہنما - راستہ بتانیوالے علما فضلا -
اورنگ نشین اقبال سے مراد اکبر -
کار از سر گرفتند - نئے سرے سے کام شروع کیا -
گام - قدم - طلب - مراد تلاش فقرار -
دریافت صحبت - ملاقات - طائفہ - گروہ - طوائف جمع
شکوہ - دبدبہ - شان و شوکت -
افسانۂ خواب - وہ قصے جنکے سننے سے نیند آئے
فسانہ سرائی - قصہ گوئی -
وفور - زیادتی - ریاضت - محنت -
صوری - ظاہری - معنوی - باطنی عبادت -
نیایش - عاجزی - پیغارہ - طعنہ - ملامت -
ہمگی - تمام وقت - کیش - مذہب و ملت -

یتاق - حفاظت - نگہبانی -
ناگزیر - ضروری - بسیج - ارادہ -
خیر بسیجی - بھلے کام کا قصد رکھنا -
نیروئے گزارش - قوت بیان -
محاسبہ - جانچنا - حساب کرنا -
بہروزی - مقصدوری -
عنفوان - شروع - مایہ دہ روشنیہا - آفتاب
سراسیمگی - پریشانی - حیرانی -
رو بفراز نہند - چڑھنا شروع ہوتا ہے -
شوریدہ طبعان - نادان لوگ - جاہل
نور الانوار - آفتاب -
تاوان - الزام - قصور -
منعم - انعام دینے والا مراد خدا -
سریر - تخت - اسرہ جمع -
افضال - بزرگیاں - بڑائیاں -
نیر اعظم - بڑا روشن ستارہ - آفتاب -
تقلید - پیروی کرنا - ہنگامۂ تقلید - دنیا -
برطرازد - دور کرتا ہے - دل تنگی - دلکا تنگ کرنا
مستلذات - لذتیں - باستانی - گذشتہ -
شیوا - فصیح و شیرین -
نورسان معنی - مراد حسین لوگ - بچے -
برنا - جوان - سعادت سگال - نیکنیت -
آہنج یا آہنگ - طریقہ - قاعدہ - نالے - گلی -
سال و مہ گزاران - مورخ لوگ
مجملہا - مطالب و معانی -

خنیاگر۔ ناچنے گانے والا۔
بوم۔ سرزمین۔ ولایت۔
اُنس۔ محبت۔ شناوری۔ تیرنا۔
بازرگان۔ سوداگر لوگ۔

کشاورز۔ کسان۔ دہقان۔
کالبد۔ جسم۔
فرہنگ نامہ۔ عقلمندی کی کتاب مراد تاریخ یا روزنامچہ۔

ترجمہ۔ آبادی کے تینون حصّے (اُس بادشاہ) سے دولتمند بنتے ہین اور ہر ایک چھوٹے بڑے کا مقصود پورا ہوتا ہے دل کی حفاظت اور خیال کی نگہبانی ہمیشگی کا نقش اور دائمی نشان رکھتی ہے (یعنی وہ بُرے خیالات سے ہمیشہ اپنے دل کو بچاتا ہے) اور ہزارون ملے جُلے کام دل کے پاکیزہ مقام مین کوئی غبار پیدا نہین کرتے (یعنی وہ ہزارون مختلف کامون سے ذرا نہین گھبراتا) ہمیشہ کی آگاہی اور دنیا کی نئی نئی باتون کی مختلف تحریرون پر پریشانی کی گرد نہین بیٹھتی (یعنی وہ باوجودیکہ دنیا کی نئی نئی باتون اور ہر معاملہ و ہر محکمہ کی مختلف تحریرون کی ہمیشہ خبر رکھتا ہے لیکن کبھی پریشان نہین ہوتا) اس فقرہ مین آمادہ نویسی نیرنگی کیطرف مضاف ہے اور نیرنگی نقش کیطرف۔)

خدا کی رضامندی کی تلاش ہر وقت بڑھتی رہتی ہے۔ باریک نگاہی اور دور اندیشی لمحہ لمحہ زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ باوجود اپنی دلی ہوشیاری اور بڑی پہچان کے دور اندیش عقلمند و تجربہ کارون کی تلاش رکھتا ہے (باوجودیکہ خود بڑا عقلمند ہے اپنی عقل پر بھروسہ نہین کرتا)
اور اپنے ہر روز زیادہ ہونیوالے حسن پر بہت کم نظر ڈالتا ہے۔ ہر ایک چھوٹی بڑی بات کو غور سے سُنتا ہے (اس اُمید پر) یا شاید کوئی دل لُبھانیوالی بات یا کوئی پسندیدہ کام عقلمندی کا چراغ روشن کرے باوجودیکہ مدّتین گذرین اور برسون ختم ہوئے کوئی لایق آدمی ہاتھ نہین لگا۔ اور انصاف کی طرف توجہ کرنے والے رہنماؤن نے اقبال کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ کا حال دیکھکر اپنے فضل و کمال کا دفتر دھو ڈالا اور نئے سرے سے کام شروع کیا۔ (یعنی وہ بھی بادشاہ کے پیرو اور مرید ہوگئے) لیکن وہ بڑی ہمت والا اُسی پہلی مستعدی کے ساتھ تلاش کے قدمون کو گھس رہا ہے (راہ تلاش مین تیز قدم ہے) اور اس گروہ کی صحبت حاصل کرنے کے خیال مین ہی خوش رہتا ہے (کہ کبھی کوئی لائق آدمی ضرور ملجائیگا۔) اور باوجود ہزارون ظاہری شان و شوکت اور غفلت کی (لانے والی) باتون کی خواہش اور غصہ کو عقل کے بادشاہ کی اطاعت سے باہر نکلنے کی طاقت نہین ہے (یعنی اکبر اپنی غضب و شہوت ہر دو کو قبضۂ عقل مین رکھتا ہے اُنکی خواہش کے مطابق کام کرنے کا تو کیا ذکر ہے) اور قصہ خوانی کہ دنیا کے لوگ جسکو نیند کا ذریعہ بناتے ہین وہ ہوشیاری کا وسیلہ بناتا ہے

اور خدا کو تلاش کرنے اور انصاف کی جستجو کی زیادتی کے سبب ظاہری اور باطنی محنت (عبادت)
روح اور جسم کی بندگی مین ضروری سمجھتا ہے یعنی جسمانی اور روحانی ہر دو عبادت کرتا ہے اُن عبادتون
اور عاجزیون کیطرف بھی جو کہ زمانہ کے ظاہری لوگون کی طعنہ کی زبان بند کرنیوالی ہین متوجہ ہوتا ہے
لیکن تمام وقت اُن پسندیدہ عادتون کی تلاش مین گزرتا ہے جنکی تلاش مین عقلمند لوگ یکتائی رکھتے
ہین (جنکی تلاش مین رہنے کیوجہ سے یکتائی پاتے ہین) اور کوئی مذہب و ملت اسپر طعنہ کی زبان
نہین کھولتا (یعنی کوئی اسکو برا نہین بتلاتا۔ کیونکہ وہ کسی مذہب کے خلاف کوئی بات نہین کرتا)
وقت کا خیال رکھ کے پاکیزہ سانسون کی نگہبانی کرتا ہے (تاکہ کوئی سانس کسی فضول کام مین نہ
گزر جائے)
اور زمانہ کی ضروریات کو ہاتھ سے نہین دیتا ہے۔ بھلائی کا خیال رکھنے کی روشنی سے اُس کی
عادتین عبادت کے درجہ پر پہنچ گئی ہین۔ اور عبادتین قوت بیان سے بھی گزر گئیین (یعنی کوئی ان کے
تفصیلی حالات بیان ہی نہین کر سکتا) ذراسی دیر بھی روح کے حساب سے (کہ اس نے کیا کیا خیالات
پیدا کئے) اور ایسے مانند خدا کے سامنے عاجزی کرنے سے غافل نہین ہوتا ہے خاصکر صبح کو جو کہ فہمندی
کا شروع اور روشنی پھیلنے کی ابتدا ہے اور دوپہر کو جبکہ دنیا کو روشن کرنے والی سورج کی روشنی
جہان کو گھیر لیتی ہے۔ اور لوگون کی قسم قسم کی خوشی کا سامان جمع ہوتا ہے۔ اور شام کو جبکہ روشنیون
کی دولت دینے والا دنیا والے لوگون کی آنکھون سے چھپ جاتا ہے اور روشنی کو دوست رکھنے والے
لوگون مین پریشانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آدھی رات کو جبکہ وہ کائنات کی مجلس کا روشن کرنے والا
(سورج) بلندی کیطرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اندھیری رات کے غم کے مارے ہوؤن کو خوشدل ہوجانے
کی خوشخبری پہنچاتا ہے۔ یہ تمام نیرنگی (حالتونکا تبدّل و تغیّر) خداوندی بزرگی کا خیال اور دنیا کو پیدا
کرنیوالے خدا کی بندگی ہے۔
اگر چمگادڑ کی سی طبیعت والے بیوقوف لوگ اس کے بھید تک نہ پہنچین تو الزام کس پر ہے
اور نقصان کس کس کے لئے (استفہام اقراری۔ یعنی انہی نہ سمجھنے والونپر ہے) اور یہ ہر شخص جانتا ہے
کہ انعام دینے والے کی شکر گزاری اور تعریف بیان کرنا ضروری ہے) اس تمام نوردن کے نور
(آفتاب) کے فیض پہنچانے کا شکر (کوئی) کس قوت سے بجا لاسکتا ہے۔ اور اسکی تمنون کہان کر سکتا
ہے خاصکر بڑی شان والے بادشاہ لوگ۔ کیونکہ تمام عقلمندون کے نزدیک وہ آسمانی تخت کا
بادشاہ (آفتاب) اس گروہ کی پرورش مین ایک خاص نظر و خیال رکھتا ہے۔ اور دنیا کے بادشاہ کو

آگ کی تعظیم اور چراغ کی بڑائی کا خیال رکھنے مین یہی بات منظر ہوتی ہے۔ بادشاہ اسکی (آگ کی) بزرگیون کے عجائبات کا ذکر کرتا ہے یا آفتاب سے اسکے فیض پانے کا بیان کرتا ہے۔ یا ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی کام کرنے کی بھیڑ بھاڑ (یعنی دنیا) کے بیوقوفون کی ٹیڑھی چال کا حال کہتا ہے۔ اوران لوگون کے آفتاب پرستی اور آتش پرستی کے خیال کو چھوڑکر قہقہہ لگاتا ہے۔ یعنی لوگ جو اکبر کی نسبت آفتاب پرستی اور آتش پرستی کا خیال کرتے ہین وہ اُنپر ہنستا ہے۔

تنبیہہ۔ نیرنگئی افضال اور بر نویسد سے لبہر خندہ گردد تک افعال کا فاعل ابوالفضل بھی ہوسکتا ہے اور بادشاہ کا محبت سے بھرا ہوا دل کسی کی جان کو ستانے اور دل کے رنجیدہ کرنے سے راضی نہین ہوتا اور ہمیشہ جانین بخشتا ہے اور دلون پر مہربانی کرتا ہے۔ اور گوشت کی غذا سے پرہیز کرتا ہے اور مہینون گزرجاتے ہین کہ ہاتھ نہین لگاتا۔ اور ایسے دلون کی پیاری چیز کی قدر اُسکے صاف دل کے نزدیک ذرا بھی نہین ہوتی۔ اُسکی بلند طبیعت ظاہری لذتون کیطرف بہت ہی بے توجہ ہے۔ رات اور دن مین ایک بار سے زیادہ (کھانا) نہین کھاتا۔ اور تمام زمانہ وقت کی ضروری باتون اور کام کی لایق چیزون سے آباد ہوتا ہے۔ تھوڑی سی رات اور کچھ دن کو اُس خواب سے جو جاگنے سے بھی غالب (بہتر و مفید) ہے خود کو آرام دیتا ہے اور رات کو جاگتے رہنا زندہ دل بادشاہ کی پاکیزہ عادتون مین سے ہے۔ اکثر خاص تنہائی کے مقام مین فصیح زبان والے عقلمند لوگ اور پاک دل والے صوفی لوگ جمع ہوتے ہین۔ اور ہر ایک اپنے مرتبہ سر جھکا کر دل کو پسند آنیوالی گفتگو شروع کرتا ہے اور بادشاہ اس سے آگاہی حاصل کرکے پرکھنا اختیار کرتا ہے (جانچتا ہے) اور پچھلے زمانہ کے قاعدے ظاہر ہوتے ہین اور نئے نئے پچھلے قاعدون کے نئے نئے معانی پیدا ہوتے ہین) نیکبختی کا خیال رکھنے والے جوان (بادشاہ کی) تعریف اور (اپنی) عاجزی بیان کرتے ہین اور خوش نصیبی اور خوشی سے دل کا مطلب پاتے ہین۔ اور انصاف کیطرف توجہ کرنے والے بوڑھے لوگ غم کی گلی سے باہر نکلتے ہین اور تعلیم کے رسم و طریقہ کو از سر نو شروع کرتے ہین) اور اسی پاک جگہہ مین ہشیار دماغ والے مورخ لوگ جو کتابات کے چہرہ کو کمی و زیادتی سے میل نہین ڈالتے (تاریخی واقعات بے کم و بیش ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہین) جمع ہوتے ہین اور عقلمندی بڑھانے والی پہلی داستانین بیان کرتے ہین۔ بڑی عقل والا بادشاہ عجیب باریکیان نکالتا ہے اور پسندیدہ مطالب بیان کرتا ہے۔ اور اکثر اوقات مالی اور ملکی عرضیان پیش ہوتی ہین۔ اور وہ ہر ایک کام کی ضرورت و مناسبت کا اندازہ رکھ لیتا ہے۔ اور جب رات کا ایک حصہ رہتا ہے تو ہر ملک کے ناچنے گانے والے

جمع ہوتے ہین۔ باجے۔ آواز تعریف۔ عقلمندی کو آراستہ کرتے ہین اور جب چار گھڑی بجاتی ہین خاموشی اختیار کرکے محبت کے خلوتخانہ مین ظاہر کو باطن کا ہمرنگ بنا دیتا ہے (یعنی ظاہر و باطن سب یکسان ہوجاتے ہین اور وہ سو جاتا ہے) اور حقیقت کے دریا مین تیرتا ہے ساتون ولایتون کے لائق لوگ سپاہیون اور سوداگرون اور پیشہ والون مین سے قسم قسم کے فقیر لوگ رات کے اخیر حصہ مین آکر بزرگ دیدار کے انتظار مین بیٹھتے ہین اور جب تھوڑا سا دن گزر جاتا ہے تو کورنش (سلام) سے کامیاب ہوتے ہین جسطرح کہ بیان کیا جائیگا۔ پھر (بادشاہ) اسکے بعد دولت خانہ کے منتظرون کو خوشی سے بھر دیتے ہین۔ اور بہت سے دین اور دنیا کے کام بنتے ہین اس کے بعد تھوڑی دیر خاص تنہائی کے مقام مین آرام کرتے ہین۔ دنیا کے آقا کی پسندیدہ عادتین اس سے زیادہ ہین کہ وہ گویائی کے قالب مین آسکین (یعنی کوئی بیان نہین کرسکتا) یا زبان بیٹھے ہوئے قلم کو بیان کرنے کی طاقت ہو۔ تاریخ کی کتابین (اسکی عادات کے) ہم پلہ نہین ہوسکتین (بیان نہین کرسکتین)

حضوری یا دیدار کے قاعدے

لغات

بار۔ دربار۔ دیدار
ضمان۔ ذمہ دار۔ ضامن
حوادث۔ حادثہ کی جمع۔ مصائب۔ واقعات
آبیاری۔ سینچنا۔ پانی دینا
آمال۔ امل کی جمع۔ امیدین۔
پیدائی۔ ظاہر ہونا۔ سامنے آنا۔
نیایش۔ بندگی۔ فراز۔ بلندی۔
تعلق گاہ۔ مراد دنیا۔ تعلق گاہ تعلق گھٹانیوالے
تجرد جاہ۔ علیحدگی کے درجے والے۔ مراد دنیا کے چھوڑنے والے فقراء و عُبّاد
شادروان۔ پردہ۔ بستر شاہانہ۔

چاؤش۔ نقیب۔ چوکیدار۔
قدوم۔ آنا۔ ہمایون۔ مبارک۔
صَلا۔ بلاوا۔ منظر۔ جھروکہ۔
تفضل۔ بزرگی۔ بڑائی۔
نواوہا۔ پوتے۔ نواسے۔
نژاد۔ نسل۔ نوا۔ آواز۔ بلندی۔
تبار۔ خاندان۔
نادرہ کار۔ عجیب کام کرنے والے۔
تیکچیان۔ منشی لوگ۔
سوانح۔ واقعات۔ حالات
خنیاگران۔ ناچنے گانے والے۔
نیرو۔ طاقت۔

ترجمہ۔ یہ ایک دنیا کو سنوارنے والا طرز اور تینون آبادیون کا ضامن ہے (یعنی سب کی بہتری کا ذمہ دار ہے) اور زمانہ کے حادثون کے لئے پناہ ہے۔ اور اسی آبیاری سے بادشاہی محلات کا باغ (سلطنت) ہرا بھرا اور سرسبز ہوتا ہے اور (لوگون کی) امیدون کی کھیتی پھل لاتی ہے اقبال کے تخت کا روشن کرنیوالا اکثر دن رات مین دو دفعہ (دیدار دکھلانے کے لئے) ظاہر ہوکر بیٹھتا ہے اور لوگ گروہ گروہ دل اور آنکھون کی روشنی (دیدار بادشاہ) حاصل کرتے ہین۔ جب صبح کی بندگی پوری کرلیتا ہے تو دنیا دار منتظر لوگون اور گوشہ نشین (فقراء) آرزومند کو پردہ کے باہر سے دیدار سے کامیاب کرتا ہے۔ اور سب چھوٹے بڑے نقیبون کی ہٹو بچو۔ (سننے بغیر) اس دولت تک پہنچتے ہین (حاصل کرتے ہین) اور رائج زبان یعنی ہندی مین اسکو درشن کہتے ہین (دال پر زبر رے ساکن۔ شین کا زبر اور نون ساکن) اور کبھی (اسیوقت) اور کام بھی انتظام پاتے ہین۔ دوسرے جبکہ اقبال کے دولت خانہ مین مبارک آنا (تشریف لانا) دبدبہ والا سایہ ڈالتا ہے (جب بادشاہ محل مین آتا ہے) اور اکثر دن کے ایک پہر گذرنے پر بھی ہوتی ہے اور کبھی کبھی دن کے ختم ہوتے اور شام کے وقت کامیابی (زیارت) کا بلاوا دیتے ہین۔ اور کبھی اس جھروکہ کیطرف جسکو وہ کھولتا ہے لوگون کا مقصد پورا کرنے کو بیٹھتا ہے اور کھلی ہوئی پیشانی اور ہنس مکھ چہرہ سے انصاف کرنے کی گدی پر جلوہ فرماتا ہے۔ اور طبعی خواہشون اور خداوندی ناراضی کے واسطہ کے) بغیر انصاف اور بزرگی کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ ہمیشہ سلطنت کے کام کرنیوالے قسم قسم کے مطلب اور طرح طرح کی خواہشون کو پاکیزہ عرض کے مقام مین پہنچاتے ہین (بیان کرتے ہین) اور ہر ایک مناسب جواب کے ساتھ ہدایت پاتا ہے۔ اور خدا کی عبادت کی زیادتی اور زمانہ کا مزاج پہچاننے کی وجہ سے پہلے بادشاہون کے برخلاف ذرون کے وجود کو کل (خدا) کا دکھلانے والا آئینہ سمجھکر اسباب سے بھی جسکو ظاہر کے دیکھنے والے حقیر سمجھتے اور بہت کم خیال کرتے ہین ہاتھ نہین اٹھاتا (دست بردار) (یعنی منصف ہونے کی وجہ سے ذراسی باتون کی بھی خوب چھان بین اور انصاف کرتا ہے) اور دنیا کے آرام کو اپنی راحت سمجھکر (خلقت کے کام مین) تھکن یا رنجیدگی کو خود تک راستہ نہین دیتا (اپنے پاس آنے نہین دیتا)

اور دیدار کے شروع کے وقت نقارہ کی آوازہ بلند ہوتی ہے اور خداوندی شکر کا غل ہوتا ہے اور لوگون کے تمام درجے اطلاع پاتے ہین بڑے خاندان والے شاہزادے اور مبارک نسل والے پوتے نواسے اور بڑے بڑے امیر اور اور لوگ جن کے لئے (محل مین حاضر ہونے کی) اجازت ہے

سلام کی دولت سے سربلندی پاتے ہین - اور ہر ایک اپنی جگہہ پر کھڑے ہوتے ہین بڑے خاندان
والے علما اور بڑے ہوشیار کاریگر لوگ تعریف بیان کرتے ہین - اور عقلمند دار وغہ اور باریک بین
منشی لوگ اپنی اپنی خواہشین عرض کرتے ہین - اور انصاف کی حفاظت کرنیوالے لوگ بھی واقعات
بیان کرتے ہین - دنیا کا مالک باریک بینی سے عمدہ جواب دیتا ہے اور ہر ایک کام کا بندوبست لیاقت
کے ساتھ پورا ہوتا ہے - ہوشیار و چالاک تلوار چلانے والے اور ہر سرزمین کے پہلوان حکم کے
انتظار مین چاکری کے پاؤن (چاکر) کھڑے رہتے ہین - اور ناچنے گانے والے مرد و عورت حکم ماننے
کو تیار رہتے ہین -
عجیب عجیب باتین ظاہر کرنیوالے شعبدہ باز اور خوشی زیادہ کرنے والے بازیگر تماشہ دکھانیکی اجازت
چاہتے (رہتے) ہین -
اور دنیا کا مالک - ٹھیک ارادہ - اور آزاد دل - عاجز طبیعت اور عجیب ہمت اور بلند طبیعت ہنستے
ہوئے چہرہ اور کھلی پیشانی کے ساتھ طرح طرح کے بار پائے ہوئے لوگونکی دلجوئی و فریاد رسی تک
پہنچکر عقل کی مجلس کو روشن کرتا ہے (رونق دیتا ہے) اور وہ آسمان سے تعلق رکھنے والی (ملکوتی)
پاک طاقت سے بہت سے مشکل کامون کو آسانی اور خوبی سے پورا کرتا ہے - دنیا کی پریشانی کی جگہہ
آرام کا مقام بنجاتی ہے - اور فوج و رعیت آسودگی کیطرف مائل ہوتی ہے (آرام پاتی ہے) دولت
بڑھتی ہے اور نیکبختی زیادہ ہوتی ہے -

شاہی سلام اور آداب کے قاعدے

لغات

درست یاب - اچھی سمجھ والے - عقلمند لوگ -
پراگندگی - پریشانی -
ژرف نگاہ - باریک بین - ہوشیار -
دار الملک - سلطنت کا مرکز -
فر - مرتبہ - ایزدی فر - خدا کے سے دبدبہ والا -
ستردن - دور کرنا - فرہنگ - عقل و سمجھ
رسائی - سمجھ - نیایش - عاجزی -

محسوس - حس سے معلوم کی ہوئی چیز -
اور معقول - عقل سے -
عاطفت - مہربانی -
آرامیدگی - آہستگی - سج سج -
تارک - سر - سپرد - سونپنا - حوالہ کرنا -
جنت آشیانی - ہمایون کا لقب -
طراز - عمدگی - طریقہ -
نمط - قاعدہ - راستہ -

منصب - عہدہ - پوزیشن -
تشریف - بزرگی و خلعت دینا -
پیشگاہ - سامنے - دربار جو کچھ پیش کرین -
دستمایہ - ذریعہ - سبب -
ارادت - عقیدت محبت -

بے ہمال - بے مانند - لاثانی -
انموذج - نمونہ کا سعرب -
آفتاب وجوب - ہمیشگی کا سورج ذات باریتعالی
عامہ - معمولی لوگ -
جلا - روشنی

ترجمہ - اگرچہ ظاہر کو دیکھنے والے عقلمند لوگ منصف بادشاہون کو اس عالم ظاہری (دنیا) کی پیشانیان جمع کرنے کا (ایک ذریعہ) خیال کرتے ہین لیکن روشن دل والے باریک بین لوگون کے نزدیک حقیقت کے ملک (دین وعقبی) کا انتظام بھی اس خدا وندی دبدبہ والے گروہ کے بغیر ممکن نہین - (کیونکہ جب دنیا مین منصف بادشاہ کی وجہ سے امن وامان ہوتا ہے تب ہی لوگ دین کا کام بھی اطمینان سے کر سکتے ہین ورنہ دونون کا انتظام بگڑ جاتا ہے)

اور خودبینی (اپنے آپ کو بڑا سمجھنے) کے نقش کا مٹانا - اور عاجزی کی محراب کو سنوارنا (اپنے اندر مسکینی پیدا کرنا) اسی پاکیزہ دربار مین حاصل ہوتا ہے - اسی واسطے عقلمند تخت نشین بادشاہون نے (اپنی اپنی) سمجھ کے موافق عاجزی (سلام و آداب) کے قاعدے مقرر کیے ہین - بعضون نے سر جھکانا تجویز ٹھیرایا ہے - دنیا کے مالک (اکبر) نے ہتیلی ماتھے کے اوپر رکھکر سر جھکانا قرار دیا ہے - اور اس کو روزمرہ کی زبان مین کورنش کہتے ہین - جسکا مطلب یہ ہے کہ (سلام کرنیوالے نے سر کو کہ ہر معقول و محسوس کی زندگی اسپر موقوف ہے یعنی کل اشیاء عالم اسی کے ذریعہ سے سمجھ لیتے اور حس کر لیتے ہین) عاجزی کے ہاتھ سے پکڑکر پاکیزہ مجلس پر قربان کر دیا حکم ماننے کے لئے اپنے آپ کو مستعد کر لیا - اور (بادشاہ نے) اسیطرح قاعدہ (باندھا) ہے کہ مہربانی کو قبول کرنے والے خدام سیدھے ہاتھ کی ہتیلی کو زمین پر رکھکر آہستگی سے (سہج سہج) اٹھائین اور سیدھے کھڑے ہوکر ہتیلی سر کی پیشانی پر رکھین اور اس پسندیدہ طریقہ کے ساتھ (بادشاہ کی اطاعت مین) اپنے حوالہ کر دینے یعنی عاجزی کو ظاہر کرین - اور اسکو تسلیم کہتے ہین -

فرماتے تھے کہ ایک دن دنیا کی حفاظت کرنے والے جنت کے مکان والے ہمایون نے اپنا خاص تاج (مجھے) عنایت فرمایا مین نے اسکو سر پر رکھ لیا چونکہ سلطنت کا تاج بہت بڑا تھا مین نے اسکو درست کرکے (پہنا اور پھر) مین نے سر جھکایا اور اوپر بیان کیے ہوئے طریقہ کے مطابق عمل کیا (سلام کیا) بادشاہ کو یہ نیا طریقہ پسند آیا - اور انصاف کی خواہش کے باعث کورنش اور تسلیم اسی قاعدے پر

مقرر ہوگئی - چھٹی اور نوکری اور عہدہ (ترقی) اور جاگیر (گاؤن وغیرہ) اور خلعت (ملنے) اور
ہاتھی اور گھوڑے کی بخشش کے وقت عاجزی کے ساتھ تین سلام پیش کرین - اور سخاوت و بخشش
کے باقی تمام درجون اور قسم قسم کی مہربانیون مین ایک ایک سلام بجالائین - اور ہر ایک نوکر اپنے آقا
کے ساتھ بھی اسیطرح زندگی بسر کرے اور اسکو دولت کے بڑھنیکا ذریعہ خیال کرے - عقیدتمند لوگ
(دین الہی کے مریدان سلامون کے علاوہ) عاجزی کا سجدہ زیادہ کرین - اور اسکو خداوندی سجدہ خیال
کرین - (بادشاہ) بے مانند منصف (خدا کی) قدرت کا ایک بڑھیا نمونہ اور ہمیشگی کے آفتاب (ذات
الہی) کا دنیا کو روشن کرنے والا سایہ ہے - اس بات کو دیکھکر بہت سے لوگ اس طریقہ کیطرف
مائل ہوتے ہین اور نیکبختی پر نیکبختی حاصل کرتے ہین - اور اس خیال سے کہ اندھے دل والے ٹیڑھے
چلنے والے لوگ اسکو آدمی کی بندگی کرنا سمجھ بیٹھین گے تجربہ کار بادشاہ بیوقوفون کو معاف کرکے
عام لوگون کو اس (سجدہ وغیرہ) سے باز رکھتا ہے -

اور دربار عام مین (ایسا کرنے سے حضور کے نوکرون کو عتاب ہوتا ہے (عام گمراہی کے خیال سے
بحالت دربار نوکرون تک کو اجازت سجدہ و بندگی نہین ہوتی)

اور خاص مجلس مین جب کچھ روشن طالع والے خوش نصیب لوگ جمع ہوجاتے ہین اور انکو بیٹھنے
کا حکم ملتا ہے تو وہ سب لازمی طور پر اپنی پیشانی کو شکر گزاری سے جلا (روشنی) دیتے ہین - اور خوش
نصیبی کا چہرہ روشن کرتے ہین (چمکاتے ہین) - اس حکم (خاص) اور اس ممانعت (عام) کے ذریعہ
سے جملہ خاص و عام کا مقصد پورا کرتا ہے - اور لیاقت کیساتھ خلقت کے گروہون کو تجربہ کاری سکھلاتا
ہے

روحانی ہدایت کے قاعدے

لغات

گوہر - لیاقت قابلیت - ہنر -
لتشار - تعلق - تکرار - صیغہ -
کارکیا - حاکم - افسر -
نکوہش - برائی - مذمت -
آویزش - لٹکنا - تعلق - جھگڑا -
ناتوان بینی - کمزوریون کو دیکھنا - حسد کرنا -

عیار - جانچنا - طریقہ - بنانا -
آرزر - قیمت - پہنا - وسیع - بہت چوڑی -
بوالفضول - بیوقوف -
صنم - بت - مراد معشوق (بیرحمی و سنگدلی کیوجہ سے)
سگالش - تدبیر - خیال
نشاط - خوشی - مسرت -
دریافت - سمجھ - عقلمندی -

تقلید۔ پیروی کرنا۔ پیچھے چلنا۔ بیدلیل بات ماننا۔
تار و پود۔ تانا بانا۔
یکرنگی۔ اتفاق۔ توحید۔
شناخت۔ پہچان۔ خداوندی معرفت۔
پُردل۔ ہمت والا۔ قوی و مضبوط۔
نافرجام۔ بُرے انجام والا۔
الحاد۔ دین سے علیحدہ ہوجانا۔ کفر
اتحاد۔ ایکا۔ دوستی۔
نیستی زار۔ فنا کا مقام۔ موت۔
میانجی۔ قاصد۔ درمیانی۔ واسطہ۔
امکان۔ دنیا۔ دنیا والے۔
تمکین۔ عزت۔ خیال کا یکسو ہونا۔
سوادخوان۔ عبارت پڑھنے والا۔
ناصیہ۔ پیشانی۔ نواصی جمع۔
زمزمہ۔ راگ۔ گیت۔
نیرو۔ طاقت۔ قوت۔
شگفت زار۔ تعجب کا مقام۔
پیدائی۔ ظہور۔ تفسیدہ۔ تپا ہوا۔ گرم۔
شہرستان سعادت۔ نیکبختی کا شہر۔ باضافت تشبیہی
قدسی انفاس۔ پاکیزہ سانس۔ مراد چھو منتر وغیرہ کلام
روحانی پزشک۔ باطنی علاج کرنے والے۔ یعنی
پیر و مرشد وغیرہ
چلہ۔ چالیس دن کا وظیفہ۔
سیلوڑہ۔ جینی فقیر لوگ جو منہ کی ہوا سے جانوروں
کے مرنے کے خیال سے منہ پر کپڑا باندھتے ہیں۔

ملک تعلق۔ دنیا والے لوگ۔ آبادی سے تعلق
رکھنے والے۔ ارباب تجرد کی ضد۔
کشاورز۔ کسان لوگ۔
تاجیک۔ مخلوط النسل عرب۔
نہضت۔ کوچ۔ سفر
جبین۔ ماتھا۔ پیشانی۔
نذر۔ بھینٹ۔ نذور جمع۔
چشمہ سار۔ منبع۔ سار کلمہ ظرفیت۔
پاسخ۔ جواب
سراسیمگی۔ پریشانی۔ حیرانی۔
کاسہ۔ پیالہ۔ کاسات جمع۔
سرنوشت۔ تحریر۔ عنوان۔
نوید۔ خوشخبری۔
ملتمس۔ بالفتح۔ خواہش۔ وہ بات جسکا التماس
کیا جائے۔
گسستہ امید۔ وہ لوگ جنکی امید ٹوٹ گئی ہو۔
پزشکان۔ معالج حکیم لوگ۔
میامن۔ میمنت کی جمع۔ برکات۔
مہرافروزی۔ محبت۔ طیلسان۔ اطلسی چادر
خود آرائی۔ اپنے کو بڑا سمجھنا۔
خویشتن گزینی۔ خود پسندی۔ غرور۔
پژوہش۔ علاج۔ زفان۔ زبان۔
نیستی ہست نما۔ وہ فنا اور نہ ہونا جو بظاہر کوئی
موجود شے معلوم ہو یعنی دنیا۔
شست۔ وہ اکبری مہر جو ہر ایک مرید کو دیجاتی تھی

شنگرف حالی - عجیب حال کو دیکھنا -
بایست وقت - زمانہ کی ضروری بات -
رہنمون - وہ جسکو ہدایت دیجائے - اسم مفعول -
اندرز - نصیحت - آبشخور - تالاب - حوض -
الہی فیض - باضافت مقلوب -
پزشکی - علاج کرنا - سترگ - بڑی -
مداوا - دوا کرنا - نزہت کدہ - پاکیزگی کا مقام -
کدہ کلمہ ظرفیت - درون - دل -
بسیچ - ارادہ - قصد -
سرچشمہ ہستی - موجودات کی اصل یعنی ذات باریتعالے
ارادت - محبت - عقیدت - مرید ہونا -

آش - موٹے جو کا حریرہ - کھانا -
نوال - سخاوت - فیاضی -
زاد - توشہ - سامان سفر
پیرامون - آس پاس -
ہم کاسگی - ایک پیالہ مین ملکر کھانا -
بے تکلفی - یاری دوستی -
آبستن - زن حاملہ -
نازا - اے بیوقوف اگر زہو تو بانجھ عورت جسکے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو -
نارس - مقصود تک نہ پہنچنے والی - یعنی نابالغ -

ترجمہ - جب دنیا کو سنوارنے والا عقل دینے والا خدا یہ چاہتا ہے کہ نسل انسانی کا جوہر (لیاقت و قابلیت) ظہور مین آئے - اور (انسانی) ہمت کی وسعت اور تنگی کا مرتبہ سب پر ظاہر ہو - تو وہ دو رنگی کا غبار اٹھاتا ہے (یعنی اختلاف پیدا کرتا ہے کیونکہ حقیقت مین اختلاف سے ہی انسان کا مرتبہ اور چھوٹے بڑے کا فرق معلوم ہوتا ہے - ؎

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن　　اے ذوق اس جہان کو ہے زیب اختلاف سے

اور دین و دنیا کو آراستہ کرتا ہے (یعنی دونون جہان کے معاملے درست کرتا ہے - اور ہر جگہہ کے لیے ایک افسر علیحدہ ظاہر ہوتا ہے - اور (ہر صیغہ کو ایک دوسرے کی برائی سے تعلق ہوجاتا ہے (ہر ایک اپنے اپنے صیغہ کی ترقی چاہتا ہے)

ذرا ذرا سی باتون کو دیکھنے (حسد کرنے) اور بے عقلی کا طریقہ اختیار کرنے (کی وجہہ سے) قدر دانی اور محبت بیش قیمت ہوجاتی ہے -

سنین تو کیسا دین اور کیسی دنیا وہی ایک (خداوندی) دل لبھانیوالی خوبصورتی ہزارون پردون سے چمک رہی ہے -

(قضا و قدر نے) ایک بڑی چادر پھیلا رکھی ہے اور طرح طرح کے رنگ (اسی مین سے) چمک رہے ہیں -

حقیقت مین عاشق و معشوق کا نسب ایک ہی ہے - بیوقوفون نے (فضول کسیکو صنم (یعنی معشوق) اور کسیکو) برہمن (یعنی عاشق) ٹہیرا دیا ہے -

اِس (دنیا کے) گھر مین ایک ہی چراغ ہے اور اُسی کی روشنی سے مین جہان کہین دیکھتا ہون ایک مجلس قایم کر رکھی ہے (ذات خداوندی ہی کی روشنی ہر جگہہ پھیلی ہوئی ہے - اور اُسکے سایہ مین دین و دنیا کی سب مجلسین قایم ہین) ایک شخص نفس کی ملامت اختیار کرتا ہے (نفس کشی کر کے فقرا کے زمرہ مین داخل ہوتا ہے)

اور کوئی لوگون کی حفاظت کرنا ہی اپنا فرض سمجھتا ہے (مثل بادشاہان) - اور اُسیطرح لوگون کے سینکڑون گروہ (اپنے اپنے) خیال سے اعتقاد کو درست کرتے ہین اور خواب و خیال پر خوش رہتے ہین - اور جب (ظاہری و دنیاوی) عادت و رسم (کے مرتبہ) سے گزر جاتے ہین - اور سمجھہ (علم) ترقی پاتا ہے - تو تقلید (بے سمجھے کسیکی پیروی کرنی) کا تانا بانا ٹوٹ جاتا ہے (اور انسان آزادمنش ہوجاتا ہے) اور یکرنگی (وحدت اور ہر چیز کو ایک ہی سمجھنے) کا چہرہ ظاہر ہوتا ہے (لیکن یہ سمجھہ لینا ضرور ہے) کہ عقل کی روشنی ہر گھر کو روشن نہین کرتی اور ہر ایک دل معرفت کا قبول کرنے والا نہین ہوتا ہے (یعنی ہر ایک کو یہ مرتبہ یکرنگی حاصل نہین ہوتا ہے) اور اگر کسیکو کچھہ معرفت (پہچان) حاصل ہوبھی جاتی ہے تو وہ آدمی کے سے چہرہ والے جان کو نقصان پہنچانے والے (لوگون یعنی جاہلون اور بیوقوفون) کے ڈر سے خاموشی اختیار کرتا ہے - اور اگر وہ ہمت سے کبھی گزرتا ہے تو بیوقوف سعادت کا خیال رکھنے والے (جو لوگ حقیقت مین بیوقوف ہین لیکن خود کو خدا رسیدہ و سعادت یافتہ خیال کرتے ہین) اسپر دیوانہ ہونے کا نام لگا کر (اسکی بات کو) اعتبار کی درجہ سے گرا دیتے ہین - اور یہ بد ذات بد انجام لوگ اسکو کفر و بے ایمانی سمجھکر (اس حق پرست کو نیست و نابود کر دیتے ہین (قتل کر دیتے ہین) جب کبھی لوگون کی نیکبختی (خوش نصیبی سے) حق پرستی کے سب پر شامل ہونے کا وقت پہنچتا ہے تو دنیا کے مالک یعنی بادشاہ کو اِس بلند مرتبہ پر لاتے ہین (قضا و قدر) اور باطنی جہان کی پیشوائی بھی اُسکیطرف لوٹ آتی ہے (یعنی دنیوی پیشوا تو ہوتا ہی ہے دینی بھی ہوجاتا ہے) اور کسی دنیاوی وسیلہ بغیر معرفت کا سایہ پھیلنے لگتا ہے -

اور دوئی کا نقش دل کے سامنے سے اُٹھ جاتا ہے - کبھی وہ وحدت کو کثرت کی مجلس (جلوہ اور رونق کی جگہہ دنیا) مین دیکھتا ہے - اور کبھی اسکے برخلاف خوشی حاصل کرتا ہے - یہانتک کہ وہ عزت کے تخت پر بیٹھتا ہے (یعنی اُسکے خیال مین یکسوئی پیدا ہوجاتی ہے) غم اور خوشی کے ساتھہ ایک سی ہی

نسبت سے باہر جیتا ہے (زندگی بسر کرتا ہے) جسطرح کہ ہمارے زمانہ کے بادشاہ (ولایت کے مالک
اکبر) کا حال اسکی تشریح بیان کرتا ہے ۔ اور یہ عجیب و غریب کتاب (آئین اکبری) اُسکی بابت کچھ بیان
کرتی ہے ۔ زمانہ کی پیشانی کی عبارت کے پڑھنے والے (قیافہ شناس لوگ) ابتدا ہی سے اِس
بڑھیا گوہر کو پہچانتے تھے ۔ اور بھید کے جاننے والون کے ساتھ خوشی کی باتین کیا کرتے تھے ۔
(کہ ہماری خوش نصیبی سے ایسا بادشاہ ملا ہے) اور عاقبت اندیش بادشاہ کچھ مدت تک (خود کو) بیگانون
اور بیجا ننے والون کے طریقہ پر بنا تا تھا (چھپاتا تھا) اور خود کو اس کام سے واقف نہین کرتا تھا ۔
لیکن جو بات خدا (پوری کرنا) چاہے کسکی طاقت ہے کہ اس سے علیحدہ ہو جائے ۔
شروع شروع مین وہ باتین جن سے زمانہ کے معمولی لوگ حیران رہجائین بغیر قصد کے اُس سے ظاہر
ہو جایا کرتین یہانتک کہ وہ دل کی خواہش کے بغیر زیادہ ہونے لگین ۔ اور خوب کھلم کھلا ظاہر ہو گئین
مجبوراً لوگون کی ہدایت کو خدا کی رضامندی (کا باعث) خیال کر کے رہنمائی کا دروازہ کھولا ۔ اور
تلاش کے میدان کے خشک لب دلی پیاس والون کو سیراب کرنا شروع کیا ۔ معرفت و شناسائی کی
طاقت سے کبھی تو (مرید کو) خواہش سے باز رکھنے مین اور کبھی مراد سے کامیاب کرنے مین نیکبختی کے
ملک کا ہدایت کرنے والا ہوا ۔ بہت سے راستہ کے تلاشی عقیدتمند لوگون کا بادشاہ کی عقلمندی
اور پاکیزہ سانسون (کلام) سے ایسا علاج ہو جاتا ہے (اور باطنی بیماریون سے شفا پاتے ہین)
کہ دوسرے روحانی علاج کرنے والے (پیر فقیر لوگ) چلّون مین بھی نہین کر سکتے ۔ اور بہت سے
ارباب تجرد (فقرا و زہاد مثل) سنیاسی اور سیوڑہ (ہندو فقیرون کی قسمین) اور قلندر (مسلمان
فقیرون کی ایک قسم) اور فلاسفر اور صوفی لوگ اور بہت سے دنیا والون مثل سپاہی اور سوداگر
اور پیشہ کرنے والے اور کسانون کی روز بروز معرفت کی آنکھین کھلتی ہین ۔ اور بینائی کے موتی کی
روشنی زیادہ ہوتی ہے ۔ عرب اور عجم والے (عربی و فارسی لوگ) اور چھوٹے بڑے واقف اور ناواقف
(غرضیکہ سب) پاس اور دور سے دنیا کے مالک کی نذر (مان لینے کو) مشکلات کی گرہ کھولدینے والا
سمجھتے ہین اور مراد پوری ہو جانے کے وقت مبارک دربار مین لاکر عاجزی کرتے ہین ۔ اور بہت سے
لوگ راستہ کے دور ہونے اور پاکیزہ چوکھٹ کے ہجوم (کے خیال سے) غائبانہ طور پر (نذر کو) قربان
کر کے شکر گزاری مین بیٹھتے ہین ۔ اور جب کبھی سلطنت کے انتظام اور ملک کے فتح کرنے اور شکار کی
تفریح کے لئے کوچ ہوتا ہے ۔ ایسے گاؤن اور شہر اور قصبے کم ہوتے ہین جنمین سے ہاتھون پر نیاز (نذر)
لئے ہوئے اور زبان سے تعریفین کرتے ہوئے مردون اور عورتون کے گروہ باہر نہ آتے ہون ۔

اخلاص کی پیشانی گھسکر (سجدہ کرکے) نذر کے کام بنانے کو بیان نہ کرتے ہون اور (نذریا خود بادشاہ کے) درود بھیجنے کو نہ کہتے ہون۔ بہت سے لوگ ہمیشہ کی نیکبختی اور عمدہ خیالات۔ اور پسندیدہ کام اور ظاہری قوت (صحت) اور آنکھون کی روشنی بڑھنے اور اولاد کے دیکھنے اور دوستون کے ملنے اور لمبی عمر اور دولت کی زیادتی۔ اور مرتبہ کی ترقی اور اور بہت سی آرزوؤن کی خواہش اور دعا اُس خداوندی چشمہ سے مانگتے ہین۔ اور وہ حقیقت کا جاننے والا ہر ایک کو عمدہ اور مناسب جواب دیتا ہے۔ اور دلی پریشانی کا علاج حاصل کرلیتی ہے (مراد پوری ہوجاتی ہے)۔ اور ایک دن بھی ایسا نہین گزرتا کہ بہت سے آدمی پیالون مین پانی بھر کے حضور کے سامنے نہ لاتے ہون اور سانس پھونکدینے کے خواہشمند نہ ہوتے ہون۔

وہ آسمانی حروف کا پڑھنے والا (خداوندی رموز کا جاننے والا) تقدیر کی تختی کی تحریر پڑھکر اور امید (کے پورا ہوجانے) کی خوشخبری سنکر پانی کو عاجزی کے ساتھ ہاتھ مین لیتا ہے اور دنیا کو روشن کرنے والے سورج کے سایہ مین رکھکر التماس کو قبولیت کی عزت بخشتا ہے۔ بہت سے ناامید اور مایوس بیمارون نے جنکے دوا کرنے کے قریب حضرت عیسیٰ کے سانس کی سی تاثیر والے حکیم (بڑے بڑے ہوشیار) نہین جاتے تھے۔ اس خداوندی جادو سے صحت پائی۔ اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ بھولے بھالے فقیرون مین سے ایک گونگے نے اپنے آپ کو بلند چوکھٹ پر لاڈالا اور کہنے لگا) اگر میرے اندر کچھ خدا کے ہاتھ کی رکھی ہوئی سعادت ہے (مین بادشاہ کا سچا معتقد اور مرید ہون تو میری زبان میری) نیت کی سچائی کی برکتون سے ٹھیک ہوجائے (مین بولنے لگون) ایک دن بھی نہین ختم ہوا کہ وہ مقصد سے کامیاب ہوگیا۔

جو شخص دنیا کے مالک کی خداپرستی اور خداشناسی کو ذرا بھی پہچان لیگا وہ اِن عجیب عادتون (کرامات وغیرہ) کو کچھ بعید نہ سمجھیگا (ایسے خداپرست سے کرامات وغیرہ کا ظہور کوئی تعجب کی بات نہین) اور جو کوئی بادشاہ کے سب سے محبت کرنے اور انصاف کو دوست رکھنے کو کسیقدر سمجھ لیگا وہ ان باتون کے دیکھنے سے تعجب مین نہین پڑیگا۔

بڑے حوصلہ والا بادشاہ اپنے دنیا کے سنوارنے والے جمال کو بہت کم دکھاتا ہے۔ اور جو شخص مرید ہونے کی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ قبول کرنے مین بہت دیر ہوتی ہے۔ اور بہت دفعہ موتی برسانے والی زبان پر یہ آتا ہے کہ ہین (خدا تک) پہنچنے (حصول کمال) سے پہلے رہنمائی کا دعوی کرنا کسطرح زیب دیسکتا ہے۔ اور جب کسی کی پیشانی سے سچائی کے نشان بہت ہی ظاہر ہوتے ہین اور تلاش

کی زیادتی ہر روز بڑہتی جاتی ہے (تو اسکی عرض) قبولیت پاتی ہے اور اتوار کے دن دنیا کو منور کرنیوالے سورج کی روشنی مین دل کے مطلب پر پہنچتا ہے اور باوجود اتنی تحقیقون اور مشکلون کے ہر گروہ کے ہزارون آدمی اعتقاد کی چادر کندہون پر ڈالکر مریدی کے سلسلہ مین داخل ہونے کو بہی ہر ایک سعادت کی کمند خیال کرتے ہین۔ (یہ سمجھتے ہین کہ مرید بنتے ہی سینکڑون سعادتین حاصل ہوجائین گے)

اور اس ہمیشہ کی نیکبختی حاصل کرنے کے وقت معرفت کا تلاش کرنیوالا پگڑی کو ہاتہہ مین اور سر کو بادشاہ کے پاک پاؤن پر رکھتا ہے اور زبان حال سے یون کہتا ہے کہ مین نے جاگتے ہوئے نصیبہ کی مدد اور قسمت کی ہدایت سے غرور اور تکبر کو کہ جو طرح طرح کی تکلیفون کا گھر (سبب) ہے۔ سر سے بالکل نکالکر دل کا رخ عاجزی کیطرف پہیر لیا۔

اور ہمیشہ کی زندگی۔ جان کی دوا کی تلاش مین مصروف ہوا۔ وہ خدا کی بہت بڑی مدد (یعنی اکبر بادشاہ) مہربانی کا ہاتہ بڑہا کر گرے ہوئے کو اُٹھاتا ہے اور اُسکے سر کو جگہہ پر رکھتا ہے۔ اور بے زبانی (خاموشی) کی زبان سے یون فرماتا ہے "کہ اب (ہماری) بلند ہمت (تمہاری) امداد کے لئے تیار ہوگئی ہے۔ اور اب اس ہست معلوم ہونیوالی نیستی (دنیا) سے سچی زندگی (حیاتِ روحانی) کیطرف متوجہ ہوگئی۔ اور پہر خاص مہر جسپر بڑا نام اور اللہ اکبر کا طلسم کہدا ہوا ہوتا ہے اُسکو دیدیتے ہین۔ اور اس بات کی تعلیم دیجاتی ہے۔ مصرع " پاک مہر اور (بادشاہ کی) پاک نظر کبہی غلطی نہین کرتی ہے " (جسکو مہر ملگئی اور جسپر بادشاہ کی نظر پڑ گئی وہ جملہ آفات سے محفوظ ہوجاتا ہے)۔ حقیقت کے تلاش کرنیوالے بندے دنیا کے مالک کے عجیب وغریب حالات دیکہکر وقت کی خواہش کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور قسم قسم کی عقل بڑہانے والی نصیحتین (بادشاہ کی زبان سے خاموشی کے ساتھ قبول کرتے ہین۔ اور خداوندی فیض کے تالاب سے دلی سیرابی پاتے ہین۔ عقل کی آنکہین اور علم اور زیادہ روشنی پاتے ہین۔ اور بعضون کو اُنکی طاقت کے اندازے کے موافق دل لبہانے والی باتون سے عقل کے ساتھ گرانبار احسانمند بناتے ہین۔ اور لوگون کے ہدایت پانے۔ اور بڑی بیماریون کے علاج کرنے اور سخت مرضون کے دوا کرنے کے قصے ضمناً (اس بیان کے اندر) بیان نہین کئے جاسکتے۔ اگر زمانہ نے مہلت دی اور زندگی کا کچہہ اور شمار (عمر) باقی ہے تو دل کے پاکیزہ مقام سے ایک علیحدہ دفتر ظہور کے دربار مین آئیگا (ابو الفضل کہتا ہے کہ عمر باقی ہے تو بادشاہی کرامات وغیرہ کی بابت ایک کتاب علیحدہ لکہونگا۔

ارادت کو اختیار کرنے والون (مریدون) کا قاعدہ ملاقات کے وقت بھی یہ ہے کہ ایک "اللہ اکبر" کہتا ہے اور دوسرا "جل جلالہ" (اسکی عظمت بہت زیادہ ہے) خوش الحانی سے بولتا ہے (بادشاہ کا) تمام پاکیزہ قصد یہ ہے کہ لوگ اس زندگی کے سرچشمہ (ذات الٰہی) کو بھول نہ جائین - اور خدا کے ذکر سے مطمئن دل والے اور تر زبان اور میٹھے منہ والے رہین -

اور اس ہوشیاری سے چلنے والون اور آگاہ دل والون کے پیشوا (یعنی اکبر) کے حکم سے (مرید لوگ) وہ کھانا جو کہ مرنے کے بعد کام مین لاتے ہین زندگی مین ہی پورا کر دیتے ہین (فاتحہ وغیرہ کا کھانا پینا جو مرنے کے بعد ہوتا ہے اکبری مرید زندگی مین ہی کر لیتے تھے - اور حقیقت مین بات بھی معقول ہے) - اور آخری سفر کا سامان پہلے ہی سے روانہ ہو جاتا ہے - ہر سال پیدایش کے دن ایک جلسہ کرتے ہین اور قسم قسم کی نعمتون کا دسترخوان بچھاتے ہین - اور لمبے رستہ کا توشہ تیار ہوتا ہے اور پاکیزہ قانون کے مطابق گوشت کے نہ کھانے پر بھی ہمت باندھتے ہین - اور بعضے اسوقت جبکہ سب کو منع کرتے ہین ہاتھ کو اس سے آلودہ کرتے ہین لیکن پیدایش کے زمانہ مین اسکے قریب نہین جاتے - اور نیز اپنے شکار کئے ہوئے کے پاس نہین پہنچتے اور اسکے کھانے کیطرف نہین دوڑتے - اور قصائی اور مچھلی کے شکار کرنے والون اور پرندون کے پکڑنے والون کے ساتھ ہم کاسگی (یعنے تکلفی کے ساتھ ملکر کھانا) نہین کرتے - اور حاملہ اور بڈھیا اور بانجھ (یا بیوہ) عورت اگر نابالغ ہو اور نابالغ عورت کے ساتھ ہم صحبتی نہین کرتے (اکبری مریدون کے یہ خاص احکام ہین)

مساعدت (مدد معاش) کے قاعدے

لغات	
مساعدت - مدد کرنا - شاہی ملازمون اور رؤسا کو خاص شروط پر بطور تقاوی سرکاری خزانہ سے روپیہ دینا - مدد معاش -	ماہوارہ - ہر مہینہ کی تنخواہ -
اقطاع - قطعہ کی جمع - جاگیرین - ملکین -	پژوہش - تلاش - جستجو - پانا -
ناگزیر - ضروری حاجت -	میر عرض - پیش کرنے والا افسر -
	وام - قرض - اُدھار -
	بخش - حصہ - ٹکڑا -
	دہ پانزدہ - پندرھوان حصہ - پہلا دہ صرف عدد

کی دانائی ظاہر کرنے کے لیئے ہے۔ اسیطرح
دہ ہفدہ۔ سترہوان اور
دہ بیست۔ بیسوان۔
سگالش۔ خیال۔ تدبیر۔

بدید۔ صرف۔ محض۔
دادوستد۔ بیوپار بنج۔ لینا دینا۔
سعادت۔ نیکی۔ ہدایت۔
شایستہ۔ عمدہ۔ مناسب۔

ترجمہ۔ جاگیردار (رئیسون) اور ماہواری تنخواہ لینے والے (حاکمون کو ضرور) کوئی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور معاملہ کے بارہ مین انعام کی تلاش (اور اسکے پانے کی امید) مناسب نہ تھی (یعنی جاگیر اور حاکمون کی شان کے لایق نہ تھا کہ وہ ضرورت کے وقت شاہی انعام لین) اسوجہ سے مہربان بادشاہ نے ایک خزانچی اور ایک پیشکار علیحدہ مقرر کردیا۔ قرض چاہنے والے دل کا مقصد حاصل کرتے ہین (اور دوسرون پر راز ظاہر ہونے سے) آبرو جانا (اور روپیہ ملنے مین) انتظار کا بکھیڑا سب جدا ہوگیا۔ پہلے سال تو بڑہائے بغیر (قرض بے سود۔ اصل کا اصل) شمار کیا جاتا ہے۔ دوسرے سال مین (سال ختم ہونے پر سود مین اصل کا) سولہوان حصہ بڑہاتے ہین۔ اور تیسرے مین آٹھوان حصہ اور چوتھے سال مین چوتھائی۔ اور پانچوین سے ساتوین سال تک پندرہوان حصہ۔ اور آٹھوین سے دسوین سال تک ساڑہے سترہوان حصہ۔ اور دس اور اس سے زیادہ سے بیسوان حصہ (سود مین لیتے ہین) اور اس سے زیادہ نہین ہوتا (چاہے کتنے ہی سال گذرین۔) یہ تمام تدابیر نیک معاملگی کو سکھلانے کے لیئے ہین ورنہ لوگون کا صرف لین دین (بنج بیوپار) تو زیادتی کے شمار مین نہ تھا (حد و شمار سے زیادہ تھا) سود بڑہانے والے بے انصاف لوگون (غالباً بنیون) نے اس عمدہ قانون سے نیک چلنی اختیار کی۔ اور بہت عمدہ انتظام ظاہر (پیدا) ہوگیا ہے۔

انعام کے قاعدے

لغات

آفاق۔ اُفق کی جمع۔ آسمان کے کنارے مراد دنیا
جہان۔ نیرنگی۔ درجات۔ اختلاف۔
روش۔ طریقہ۔ قاعدہ۔ وام۔ قرض۔
مستمند۔ حاجتمند۔ فقیر۔
لشکداران۔ سپاہی۔ فوجی لوگ۔

بخشی۔ منشی۔ پیشکار۔
جوق۔ گروہ۔ جماعت
بارگی۔ گھوڑا۔
خواندگان۔ وہ لوگ جنکو انعام دینے کے لئے بلایا جاتا ہے۔

ترجمہ۔ دنیا کے مالک (اکبر) نے لوگون (کے رتبون اور درجون) کا اختلاف سمجھا نکر انعام کے کئی طریقے مقرر کیئے ہین (کسیکو) ظاہر مین دیتا ہے اور (کسیکو) چپکے سے بخشتا ہے۔ قرض کہہ (کر دیتا) ہے اور پھر نہین لیتا۔ پاس اور دور کے امیر اور غریب (اسکی مہربانی و بخشش سے سب) فیض پاتے ہین ہاتھی۔ گھوڑے اور اور چیزین بھی دیتا ہے۔ اور ہر روز منشی پیشکار لوگ سپاہیون وغیرہ کو بلاتے ہین۔ اور بنائے ہوئے گروہ کو سامنے پیش کرتے ہین۔ اور (بہت سون کو) گھوڑے دئے جاتے ہین اور جب کوئی گھوڑا پاتا ہے تو ایک سال تک ان بلائے جانیوالے لوگون (کی فہرست) مین پھر نہین آتا۔

خیرات کے قاعدے

لغات	
تہیدست۔ مفلس۔ فقیر۔	خواستہ۔ مال و دولت۔
روزینہ۔ روز کا مقررہ کہانا یا وظیفہ اسیطرح ماہیانہ ہر مہینہ کا سالیانہ ہر سال کا۔	آش۔ جو کا حریرہ۔ کہانا۔ آشخانہ۔ وہ مکان جہان سے لوگون کو کھانا مفت دیا جاتا تھا۔
	ناگزیر۔ ضرور۔ کام۔ مراد۔ مقصد۔

ترجمہ۔ دنیا کا مالک (اکبر) غریب حاجتمند ونکو نقدی اور جنس (مثل غلہ وغیرہ) دیتا ہے۔ اور ظاہر اور پوشیدہ طور پر دلون کو (احسان کے ذریعہ سے) ہاتھہ مین لاتا ہے۔ بہت سے لوگون کا روزانہ وظیفہ و ماہواری تنخواہ اور سالانہ خیرات مقرر ہے اور انتظار کی تکلیف بغیر کامیاب ہوتے ہین۔ اور جو کچھہ ہر روز دربار مین پاس بیٹھنے والے لوگون کے حالات (غربت و عاجزی) بیان کرکے مال لیتے ہین وہ لکھنے مین نہین آسکتا ہے (کیونکہ دینے کا نہ کوئی وقت مقرر ہے اور نہ حساب رکھا جاتا ہے) اور جو کچھہ ہر روز ضرورت والون کو دیا جاتا ہے اور آشخانون مین سرانجام ہوتا ہے (کھانا تقسیم کرنے کے مکانات سے خرچ ہوتا ہے) اسکا بیان بہت لمبا ہے۔ اور ایک علحدہ خزانچی دربار مین موجود رہتا ہے جو مفلس نظر کے سامنے پڑجاتا ہے ضرور دل کی مراد پالیتا ہے۔

پاک تلنے کے قاعدے

لغات	
وزن۔ تُلا دان۔ جسم کے برابر کوئی چیز خیرات کرنا۔	سپند۔ کالا دانہ۔ نظر لگجائے تو اُسکے اثر کے دفعیہ کے لیئے اسکو جلاتے ہین۔

سپند افروزی - سے یہی جلانا مراد ہے۔
عین الکمال - وہ آنکھ جسمین پوری قوت نظری ہوا ور آنکھونکا برقی اثر خوب تیز ہو۔ نظر بد۔
پیکر - جسم قدسی پیکر - پاکیزہ جسم والے مراد اکبر۔
کالا - سامان - اشیاء - کپڑے۔
غرہ - پہلی تاریخ - چاندرات۔
آبان - اکتوبر سے ملتا جلتا فارسی مہینا۔
الہی - اکبری سن جو اکبر کی ولادت سے شروع ہوا
عنفوان - شروع - ابتدا۔
شمسی - سورج کے مطابق۔
کشور - ولایت - کشور خدا - باضافت
سقلوب - ولایت کا مالک یعنی بادشاہ۔
سنجتن - تولنا - تلنا۔
طلا - سونا - سیماب - پارہ۔
ابریشم - کچا ریشم - مس - تانبا۔

توتیا - سرمہ۔
مکیف - کیف پیدا کرنے والی یعنی نشہ والی بوٹیان مثل بھنگ و پوست وغیرہ۔
روغن زرد - گھی - شیر برنج - دودھ چاول۔
غلہ ہفت گونہ - سات قسم کا ناج - ست نجا۔
ریزہ - مختلف - چھوٹے چھوٹے جنگلی جانور۔
نقرہ - نقد چاندی۔
قلعی - رانگ۔
سرب - سیسہ۔
کنجد - تل - سبزی - ترکاریان۔
فرخندہ - مبارک۔
صلا - بلاوہ - دعوت۔
نبائر - نبیرہ کی جمع - پوتے پرپوتے وغیرہ۔
سعادت سرشت - نیکبختی کی طبیعت والے۔
مشرف - منشی - محاسب۔

ترجمہ - نظر بد کیلئے کالا دانہ جلا کر (اسکا اثر دور کر) نے اور مفلس حاجتمندون پر بخشش کرنیکو پاکیزہ جسم کو سال مین دو بار تولتے ہین۔ اور قسم قسم کا سامان ترازو مین رکھتے ہین۔ الہی سن کے آبان مہینہ کی پہلی تاریخ کو جبکہ ولایت کے مالک (اکبر) کا شمسی سال شروع ہوتا ہے - بارہ چیزون کے ساتھ بارہ دفعہ وزن ہوتا ہے۔ سونا - پارہ - کچا ریشم - خوشبو (عطر وغیرہ) تانبا - توتیا کی روح - نشہ دار بوٹیان - گھی - لوہا - دودھ چاول - ست نجا - نمک - آگے پیچھے ہونا قیمت پر رکھتے ہین (یعنی جو چیز زیادہ قیمتی ہوگی اُس سے اول اور پھر اسکے بعد اس سے کم قیمت سے اور اسیطرح علی الترتیب) اور پاک برسون کے شمار سے بھیڑ اور بکریان اور مرغیان جانور پالنے والے غریب لوگون کو دیدیتے ہین (تاکہ وہ پالین) اور بہت سے چھوٹے چھوٹے مختلف پرند چھوڑے جاتے ہین - دوسرے رجب مہینے کی پانچوین کو آٹھ چیزون سے علیحدہ علیحدہ تولتے ہین - چاندی - رانگ - کپڑا - سیسہ - میوہ - مٹھائی - تلونکا تیل - ترکاریان - ان دونون مبارک موقعون پر سالگرہ کے جشن کا بندوبست ہوتا ہے۔ اور

اور سخاوت و فیاضی کے لئے سب کو عام بلا دیتے ہین (تاکہ سب لوگ آکر حصہ لین) بڑے خاندان اور لیاقت والے بیٹون اور نیکبختی کی عادت والے پوتون کو ہر شمسی سال کے شروع مین ایک دفعہ تولتے ہین (تولنے کی) ابتدا دوسرے سال سے ہوتی ہے۔ پہلے ایک چیز سے۔ اسیطرح ہر سال ایک وزن زیادہ ہوتا ہے۔ بعضون کے لئے سات آٹھ مقرر ہو جاتے ہین۔ اور بارہ سے آگے نہین بڑھتے۔ اور جانور بدستور دیا جاتا ہے۔ اور اس مال (وزن) کے لئے علیحدہ ایک خزانچی اور محاسب مقرر ہے تاکہ عمدگی سے خرچ ہو۔ (اور بیجا ضائع نہو)

سیورغال یعنی عطیات کے قاعدے

لغات

عاطفت۔ مہربانی۔
تیمارداری۔ علاج۔ رضامندی۔ دلجوئی۔
نیرو۔ طاقت۔ قوت۔
گزین۔ سب سے اچھا۔ چنا ہوا۔
ایزدپرستش۔ باضافت مقلوب۔ خدا کی بندگی۔
روائی۔ رونق۔ تازگی۔
آباد اندیشہ۔ عمدہ خیال۔
پیکار۔ لڑائی۔ جنگ و جدل۔ آزرم۔ صلح۔
عنوان۔ طریقہ۔ پژوہش۔ تلاش۔ تحقیقات۔
آرزومندی۔ خواہش۔ حاجت۔
فرو میدہ۔ تعریف کے لائق پسندیدہ۔
درست اندیش۔ عمدہ تدابیر والا
تبکچی۔ منشی۔ محاسب۔ سترگ۔ بڑا۔
داد و ستد۔ لین دین۔
دوتائی۔ مضبوطی۔ قوت۔
ناہنجار۔ نامناسب۔ بیہودہ۔ نالائق۔

نزدیکان۔ پاس بیٹھنے والے امرا و وزراء۔
شگرف۔ عجیب۔ بہت بڑا۔
خالصہ۔ شاہی ملک۔ سرکاری جائداد۔
تصدیق۔ سچا بتانا۔ اقرار کرنا۔
تصحیح۔ ٹھیک کرنا صحیح ماننا۔
کم نیرو۔ کم طاقت والے۔ غریب۔
انبازی۔ شرکت۔ ساتھ ہونا۔
دستمایہ۔ ذریعہ۔ واسطہ۔
تن دہند۔ قبول کرین۔ چھانٹ لین۔
کارپردازان۔ کام کرنے والے۔ عمال۔
قریات۔ قریہ کی جمع۔ گانون۔ جاگیرین
ناتوان۔ کمزور۔ غریب۔
سعادت سگال۔ نیکبختی کا خیال رکھنے والے۔
خیرہ رو۔ برے چہرہ والے۔ بدمعاش لوگ۔
تباہ سرشت۔ بری عادت والے۔
کوتاہ۔ کم۔ چھوٹا۔ ہیچ و دو۔
پذیرائی۔ قبولیت۔ شاہی منظوری۔

ہرزہ گرائے - بیہودگی کیطرف میلان کرنیوالے
آزمند - حریص - لالچی - پارہ - رشوت -
عمامہ پیرا - خوب بناسنوارکر عمامہ باندہنے والے
درازآستین - طامع - مکار -
مغز کار - کام کی اصل حقیقت -
عزل - موقوفی - برطرفی -
تذویر - خرابی - سازش -
معجر - زنانہ دوپٹہ -
تصحیح تازہ - نئی تحقیقات -
ضمن - اندر - تحت -
فروشدہ - مردہ - مراہوا -
پس ماندگان - ورثاء مرنیوالے کے اعزا و اقربا -

دستوری - اجازت -
ایمنی - امن - بےخوفی -
سود - فائدہ - نفع -
آزوری - حرص کرنا -
کفایت اندیشی - بچانیکا خیال کرنا -
بازخواست - محصول کے طور پر کچھ مانگنا -
خیانت - بےایمانی - چوری - خلاف انصاف کرنا
راقم شگرف نامہ - اس عجیب کتاب کا لکھنے والا -
یعنی ابوالفضل - مصنف آئین اکبری -
صلاح دید - مشورہ و مصلحت -
ریاضت منشی - محنت کا عادی بنانا -
صدارت - سرداری -

ترجمہ - خداشناس بادشاہ لوگون کے (سیکڑون) گروہون کی قسم قسم کی مہربانیون سے غمخواری فرماتا ہے اور خدا کی دی ہوئی عقل کی طاقت سے اُسکو خدا کی سب سے بڑی بندگی خیال کرتا ہے - اور چار قسم کے آدمیون کو زمین اور روزینہ (ہر روز کی تنخواہ وغیرہ) سے کامیاب کرتا ہے - اور قدردانی (ومرتبہ پہچاننے) کو تازہ رونق بخشتا ہے - اوّلاً تو عمدہ خیالات سے آگاہی (علم) حاصل کرنے والے (طالب علمونکو) جوکہ سچے علمون کے حاصل کرنے کی دُھن مین رات دن مین کبھی فرق نہین کرتے (ہروقت مصروف رہتے ہین) دوسرے وہ خود کو پگھلانیوالے تکالیف اُٹھانے والے (زہاد و فقرا) جنہون نے خود کو سنوارنے والے (متکبر) نفس سے لڑائی کے لئے ہمت باندہکر دنیا والون کیطرف سے مُنہ پھیر لیا ہے - تیسرے وہ مفلس عاجز لوگ جنکو کمانے اور تلاش کرنے کی طاقت نہین ہے - چوتھے وہ صلح کو پسند کرنے والے بڑے لوگون کی اولاد جوکہ بیوقوفی سے پیشہ وری کا راستہ اختیار نہین کرتے (غالبًا یہ آرام دوست ہوگا) نقدی کو رائج زبان (یا اصطلاح) مین وظیفہ کہتے ہین - اور زمین کو ملک اور مدد معاش - اور اسی طریقہ سے کروڑون روپئے ہین اور ہر روز زیادہ ہی ہوتے جاتے ہین - چونکہ لوگون کے حال کی تحقیق اور احتیاج کا اندازہ کرنا (کہ کتنی ضرورت ہے) بہت بڑا کام ہے اسلئے ایک عمدہ خیالات والے

پسندیدہ آدمی کو جسکے کامون اور باتون کی پیشانی سے سب سے صلح کرنے اور عام مہربانی
اور ہمیشہ کوشش کے ساتھ کام کرنے کے آثار چمکتے ہون اس خدمت پر (سرافراز کرتے ہین)
اور اسکو صدر کہتے ہین۔ قاضی اور میر عدل اُسی کے متعلق رہتے ہین (ماتحتی مین رہتے ہین)
اور فراج پہچاننے اور تجربہ کاری کیوجہ سے ایک لائق محاسب اس کام کے لئے علیحدہ مقرر کردیا
جاتا ہے۔ اور وہ مددگار ہوکر لینے دینے کے معاملہ کو امداد و قوت دیتا ہے۔ اور اہل زمانہ
کی زبان اُسکو دیوان سعادت کہتی ہے۔ اور مہربان دل بادشاہ کے حکم سے دربار کے خاص
لوگ ہمیشہ (امداد و وظیفہ کے) لایق لوگون کو حضور کے سامنے لاتے ہین اور بہت سے لوگ
اس طریقہ سے دل کی مرادین پاتے ہین۔ جب اقبال کے تخت پر بیٹھنے والا (اکبر) کچھ ان کے
حالات مین تحقیق کرنے کے لئے بیٹھا تو پہلے صدر نامناسب خواہشون کے گنہگار ثابت ہوئے
پاس بیٹھنے والے امراء وزراء کی دل لبھانیوالی تقریرون (سفارشون) سے شیخ عبد النبی کو
اس بڑے کام کے لئے چُنا۔ افغانون اور چودہریون کی جائدادین خاص شاہی ملک ہوگئین۔
اور باقی لوگون کی (ملکین) اُس (شیخ عبد النبی) کی تصدیق و تصحیح پر چھوڑدین (جنکو اس نے
ٹھیک اور صحیح تسلیم کیا وہ بدستور باقی رہین اور سب ملک شاہی ہوگئین۔)
اور تھوڑی مدت کے بعد اطلاع ہوئی کہ یہ لوگ ایک جگہہ زمین نہین رکھتے ہین اور غریب لوگ جاگیردار
اور ملک شاہی کی شرکت سے رنجیدہ ہوتے ہین۔ اور بُری عادت والے (شریرون) کو بے
ایمانی کا ذریعہ ہاتھ لگجاتا ہے (اسلئے) حکم ہوا کہ ایک عمدہ جگہہ پسند کرلین (اور سب جاگیردار ایک ہی
جگہہ رہین) اور ان دونون گروہون کا چارہ (تدبیر کردین۔) عمّال نے حکم کی تعمیل کی۔ اور گانون
جدا و معین ہوگئے۔ سعادت کا خیال رکھنے والے غریبون نے آرام پایا اور بُری عادت والے
بدشکلون (کے ظلم کا) ہاتھ کوتاہ ہوگیا۔ زمانہ نے چونکہ پردہ دری کی عادت ڈال رکھی ہے اسلئے
اس صدر کے قصّے (شکایات) بھی بادشاہ کے کان تک پہنچنے شروع ہوئے۔ حکم ہوا کہ جو شخص سو
بیگہہ سے زیادہ (زمین) رکھتا ہو جبتک مبارک نظر کے سامنے (دربار شاہی مین) اسکی قبولیت
نہ پالے۔ وہ مالک اس سے ہاتھ اُٹھالے۔ (چھوڑدے) اور جب اُنھون نے اس عملی کارروائی
کی زبان سے بھی نصیحت نہین سُنی تو حکم ہوا کہ سو بیگہہ سے زیادہ زمین جسکی تفصیل موجود نہ ہو
(علیحدہ نہ ہو۔ اور مدّت کا حال معلوم نہ ہو)۔ اسکے پانچ حصّے کردین۔ تین حصّے خاص شاہی ملک
بنادین۔ لیکن ایرانی اور تورانی عورتین (اس حکم سے علیحدہ ہین)۔ اور اس اطلاع سے کہ حریص

بیہودہ لوگ پُرانی زمینین چھوڑ چھوڑکر اور جگہین لئے لیتے ہین یہ مقرر ہوا کہ جو کوئی خود پہلی جگہہ
چھوڑے (نئی مین) چوتھائی حصہ کم کرکے اسکو دین - اور جب قاضیون کی رشوت ستانی
(بادشاہ کے) دل مین اچھی طرح بیٹھ گئی (یقین ہوگیا) تو دنیا کے مالک نے خداوندی خوشنودی
کے لئے اِن عمدہ عمدہ عمامہ باندہنے والے خراب دل اور لمبی آستینون والے بیوقوفون
کی باتین بنانے پر خیال نہ کرکے اِن کے معاملہ کی تحقیقات کی - اور جو لوگ سلطان خواجہ کی
صدارت کے زمانہ مین اِس عہدہ پر پہنچے تھے (اُنکو) بحال قائم رکھکر اورون پر معزول کرنے کی
تحریر کھینچدی (موقوف کردیا) اور جب ایران اور توران کی پردہ نشین عورتون کی سازش دگر بُرا
ظاہر ہونے لگی تو سو بیگہہ سے زیادہ کے لئے نئی تحقیق کے لئے مبارک حکم ہوا - اور عضد الدولہ کی
صدارت کے زمانہ مین یہ قرار پایا کہ جسکے پاس شرکت کے ساتھ سیورغال ہو (ایک ملک مین کئی شریک
ہون) اور فرمان شاہی کے اندر تقسیم نہ لکھی ہو (کہ ہر ایک کا حصہ کتنا ہے) اور ان مین سے کوئی
ایک مر جائے - تو صدر پوچھے بغیر تقسیم کردے - اور مرے ہوئے کا حصہ باقی ماندہ ورثا کے
آنے تک شاہی مبارک نظر کے سامنے رہے (شاہی ملکون مین شامل رہے) - اور (صدر کو)
پندرہ بیگہہ تک (بے پوچھے) اپنے پاس سے دینے کی اجازت مل گئی - اور چین چان اور امن و
امان کے پیدا ہونے سے (رعایا نے) اپنی زمینون مین باغات لگاکر بہت سے فائدے حاصل کئے
سلطنت کے عامل لوگون کو یا تو حرص یا دشاہی خزانہ کے لئے بچت کے خیال نے باز خواست
پر آمادہ کیا - جہان کا مالک (اکبر) اِس اطلاع سے بہت رنجیدہ ہوا اور (محصول وغیرہ جو عاملون
نے مانگا تھا سب) بخشدیا - اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ سو بیگہہ اور اس سے کم والے بھی خیانت سے
دامن آلود (گنہگار) ہین - تو حکم دیا کہ میر صدر جہان اِس گروہ کو حضور کے سامنے لائین (پیش کرین)
اور اِس کے بعد اسطرح مقرر ہوگیا کہ صدر اس کتاب کے لکھنے والے (ابوالفضل) کے مشورہ
سے کم و بیش کردیا کرے (اختیار ہے) اور (سیورغال کا) قاعدہ یہ ہے کہ آدھی زمین زراعت
کے لئے تیار ہوتی ہے اور آدہی قابل زراعت ہوتی ہے - (جسکو وہ خود جوت کر ہموار بناکر زراعت
کرے) اور اگر ایسا نہ ہو تو چوتھا حصہ کم کرکے تنخواہ مقرر کردیتے ہین - ہر قصبہ مین بیگہہ کی آمدنی مختلف
ہوتی ہے اور ایک روپیہ سے کم کہین نہین ہوتی - دنیا کا آقا (اکبر) عقل سکھلانے اور تختی بنانے
کے لئے ہمیشہ ان کامون مین مصروف رہتا ہے - اور نیک آدمیون کو چھوٹی اور بڑی صدارت
(کے عہدون) پر مقرر کرتا ہے -

عیدین منانے کے قاعدے

لغات

جشن - خوشی کا موقعہ
آرائی - سجانا - انتظام کرنا -
روش - قاعدہ - رسم ورواج -
روائی - رواج - شائع ہونا -
فراوان - بہت
گران ارزش - بھاری قیمت -
سُور - خوشی کے مواقع -
موبد - آتش پرستون کے علما - فلاسفرس -
سمع - سُننا - کان -
ہمایون - مبارک - نیک -
پذیرش - قبولیت -
دہش - دینا - سخاوت -
ہنگامہ - مجمع - بھیڑبھاڑ - رونق -
عشرت - خوشی - لطف -
غرہ - چاندرات - پہلی تاریخ -
حمل - آسمان کے بارہ برجون مین سے ایک کا نام
جو بکری کے بچے کی شکل کا ہے -

کالا - کپڑے - سامان -
باستانیان - پچھلے گزرے ہوئے لوگ -
بساط - فرش - بچھونا -
سور - خوشی - عید -
فروردین - اپریل -
اُردے بہشت - مئی -
خورداد - جون - تیر - جولائی -
اُمرداد - اگست - شہریور - ستمبر -
مہر - اکتوبر - آبان - نومبر -
آذر - دسمبر -
دے - جنوری -
بہمن - فروری -
اسفندارند - مارچ -
ترانہ - گیت -
خنیاگران - ناچنے والے -
رود - نوازان - باجا بجانے والے -
با وادرآیند - گاتے ہین -
آوا - آواز -

ترجمہ - قدر جاننے والا بادشاہ سب سے اول پہلے زمانہ کے لوگون کی عمدہ رسمین تلاش کرتا ہے اور اُن کے رواج دینے مین بہت سی کوشش کرتا ہے بڑے لوگون کیطرف دیکھکر عمدہ شے کو گران قیمت پر لیتا ہے - دوسرے آدمیون کی پرورش مین کوشش کرتا ہے اور بخشش کے لیئے بہانہ ڈہونڈہتا ہے - اسی لیے جب جمشیدی جشن اور آتش پرستون کی عیدین مبارک کان تک پہنچین تو قبول کرلی گئین اور سخاوت کے سامان جمع ہو گئے - (آئین سے)

پہلا نوروز کا جشن ہے جبکہ دنیا کا نور دینے والا آفتاب برج حمل پر اپنا خاص سایہ ڈالتا ہے (اسمین جاتا ہے) اُنیس دن تک خوشی کا سامان جمع رہتا ہے۔ اِنہی دونون مین دو بڑی بڑی عیدین ہوتی ہین اور بہت سا مال اور قسم قسم کے کپڑے (لوگون کو خیرات مین) دئے جاتے ہین۔ فروردین مہینے (مارچ) کی پہلی اور ۱۹ وین کو شرف آفتاب کے وقت (یعنی جبکہ آفتاب کا نزول ہو) جو دن کہ مہینے کا ہمنام ہوتا تھا پچھلے لوگ اُسدن دربار کا بچھونا فراخ کرکے بچھاتے تھے اور خوشیان منایا کرتے تھے۔

اِس ملک کا بادشاہ (اکبر) بھی اسی کے مطابق کرتا ہے۔ (عیدون کے دن) اپریل کی اُنیسوین مئی کی تیسری۔ جون کی چھٹی۔ جولائی کی تیرہوین۔ اگست کی ساتوین۔ ستمبر کی چوتھی۔ اکتوبر کی سولھوین۔ نومبر کی دسوین۔ دسمبر کی نوین۔ جنوری کی آٹھوین۔ پندرہوین اور تیئسوین۔ فروری کی دوسری۔ مارچ کی پانچوین۔ ہر جشن مین ظاہری اور باطنی قسم قسم کی آرائشین ہوتی ہین اور لوگ کامیابی کے ساتھ شوق کے گیت گاتے ہین۔ اور ہر پہر کے شروع مین نقارہ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ ناچنے والے اور باجے بجانے والے آوازین بلند کرتے ہین۔ پہلی عید کی تین راتون اور دوسری کی ایک رات کو چراغون کی روشنی کرتے ہین۔ اور خوشیان بڑھ جاتی ہین اِس داستان کا کچھ حال پہلے دفتر مین بیان ہو چکا ہے۔

تعلیم کے قاعدے

لغات

کشور۔ ولایت۔
بُوم۔ سرزمین۔ ملک۔ بنجر زمین۔
نوآموز۔ پڑھنا شروع کرنیوالا۔ طالب علم۔
دبستان۔ ادب کی جگہہ۔ مکتب۔
مفردات۔ سادے۔ علیحدہ علیحدہ حروف
معجم۔ فارسی کی الف بے تے۔
چندین گونہ۔ کئی قسم کے۔
اعراب۔ زبر۔ زیر۔ پیش۔

فراوان۔ بہت سی۔
گرامی انفاس۔ بزرگ سانس۔ قیمتی عمر۔
انفاس نفس کی جمع۔
رائگان۔ بیکار۔ فضول۔
پیکر۔ جسم۔ شکل۔
دریافت۔ سمجھہ۔ عقل۔
دو سخنے۔ کچھہ کچھہ۔ تھوڑا سا۔
نیایش۔ عاجزی۔ بندگی۔
اندرز۔ نصیحت۔ بھلائی۔

سواد - سیاہی - عبارت -
آموزگار - معلم - اُستاد -
شگفت - تعجب - اچنبھا -
اخلاق - عادات درست کرنیوالا علم -
سیاق - روان کرنا -
فلاحت - زراعت کا علم -
ریاضی - علم ہندسہ وحساب -
الٰہی - فلسفہ کا علم -
مساحت - پیمایش کا علم -
ہندسہ - اعداد کا علم -
نجوم - ستارون کی حرکات اور اُن کی
تاثیرون سے متعلق علم -

تدبیر منزل - گھر کے انتظام اور بندوبست کا علم
سیاست مدن - شہرون اور ملکون کے انتظام
کا علم پولیٹیکل اکانمی -
طب - حکمت و علاج انسان کا علم -
منطق - ٹھیک خیال کرنے اور بولنے سے متعلق علم
طبیعی - سائنس - چیزونکی طبیعتین بتلانیوالا علم -
بیاکرن - علم صرف ونحو -
نیائی - دہرم شاستر یعنی ہنود کا مذہبی
قانون -
بیدانت - شاستر کا علم -
پاتنجل - ویدک فلاسفی - جو پاتنجل نام ایک
رشی کی بنائی ہوئی ہے -

ترجمہ - ہر ملک مین اور خاصکر اس آباد سرزمین مین طالب علم کو برسون مکتبون مین رکھتے ہین - اور علیحدہ علیحدہ ہجے حرفون کو کئی اعراب سے سکھلایا جاتا ہے (ہر اعراب کی تختی جدا ہوتی ہے) بہت سی کتابون مین قیمتی عمر ضائع ہی ہوتی ہے - دنیا کے مالک کے حکم سے الف بے تے ثے کے حرفون کو لکھتے ہین اور دوسرے جسمون (حروف) کو بھی اسی قاعدے سے (یعنی سب ہم شکل حرفون کو ایک جگہہ جسطرح کہ اب آجکل رائج ہے) لکھتے ہین (طالب علم) پہلے حرف کی صورت اور نام سے واقف ہوتا ہے اور دو دن سے زیادہ نہین گزرتے کہ ملے ہوئے حرفون کے نقشون (شکلون) سے آگاہی پالیتا ہے - (حروف پیوستہ باضافت) - جب ایکہفتہ تک اس سمجھنے مین قوت پاتا ہے (اچھی طرح پہچاننے لگتا ہے) اور کچھہ نظم ونثر سے واقف ہو جاتا ہے تو خدا کی تعریف اور نصیحت گزاری مین کچھہ علیحدہ لکھکر سکھلاتے ہین اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہر ایک کو وہ خود ہی پہچانے - تھوڑی سی مدد اُستاد بھی کر دیتا ہے اور کچھہ دنون ہر روز ایک مصرع یا ایک شعر ختم کرتا ہے - تھوڑی مدت مین عبارت پڑہنے مین روشنی (ترقی) پاتا ہے - اور پڑہنے والا ہر روز پانچ چیز سے آگاہی حاصل کرتا ہے - حرفونکا پہچاننا - الفاظ کی بناوٹ ہمصرع - اور بیت دکا خود پڑہنا) پچھلا پڑہا ہوا (دہرانا) اس طریقہ سے جو کچھہ وہ سال بھر مین سیکھتا مہینون بلکہ دنون مین

سیکھہ جاتا ہے دُنیا کو (دیکھکر یہ) بڑا تعجب ہوا۔ علمِ اخلاق۔ حساب۔ سیاق۔ زراعت۔ پیمایش
علمِ اعداد۔ نجوم۔ رمل۔ گھر کے انتظام کا۔ شہرون کا انتظام۔ حکمت۔ منطق۔ سائینس۔ ریاضی
فلسفہ۔ تاریخ بھی۔ درجہ بدرجہ حاصل کرتا ہے۔ اور ہندی کے علمون مین سے صرف ونحو اور
دہرم شاستر کا علم پڑہتا ہے۔ اور ہر شخص کو زمانہ کی ضروریات سے علیحدہ نہین رکھتے (سب
بتلاتے ہین) تعلیم کے اِس طریقہ سے مکتبون نے ایک اور ہی رونق پائی ہے۔ اور مدرسون
مین ایک نئی روشنی آگئی ہے۔

تحریرِ دلپذیر و نثرِ بے نظیر کہ حضرت قبلہ گاہی و اُستاذی ملاذی و معاذی
واقفِ اسرار شریعت و طریقت۔ کاشفِ رموزِ معرفت و حقیقت۔ مجدد مراسم
انوری و خاقانی رشکِ عرفی و قاآنی عالیجناب فیضمآب حضرت قبلہ حافظ
محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی قلم برداشتہ بآئینِ آئین اکبری نگاشتہ
آئینۂ سخن طرازی پیشِ اہل نظر داشتہ۔ تخمِ فصاحت بکشت زار بلاغت کاشتہ
خرمن خوشکلامی برائے خوشۂ چینیانِ سخن انباشتہ اند +

الملۃ للہ! کہ صبحِ دولتِ مسرت چہرہ افروخت و لمعۂ نور خورمی روشنی افزود۔ شگافِ خامہ مشرق
ضیا شد۔ وصفحۂ نامہ مطلع نور گردید۔ نشاطی سُترگ دست داد و عیشی شگرف روئے نمود۔ یعنی گرہ
درہم بستۂ نثر و نظم سخن سرایانِ پیشین کشایش یافت و تن مہرگان سوختۂ دقتِ کلامِ اسلاف قبائے بہا
پوشید۔ شرح کورس بی۔ اے مروجۂ ممالکِ متحدہ کہ گنجنامۂ یکتائی و کارنامۂ کار آگہی۔ دستور العمل ارکان
تحقیق و منشور الادب دیوانِ تدقیق۔ نگارخانۂ دلنشین دشوار پسندانِ نکتہ سنج و بوالعجب نامۂ فرحتِ خاطر
آگاہ دلانِ دقیقہ یاب گفتنش سزا است بیاوری ہمت و تنومندی استعدادِ سخن طرازِ معانی آفرین۔
قافلہ سالار قوافل خردمندی گنجورِ گنجینۂ والا مقامی محقق نامی حضرتِ گرامی چون گل تازہ طراوت بخش
دیدۂ نظارگیان و مشام افروزِ خوش نفسانِ مجلس کمال شد۔ احبابِ انصاف دوست بزم شادمانیہا
برافروختہ آفرینہا ساختند۔ و درماندگانِ خارزار کج فہمی و کوتہ نظری در شکنجۂ جان گزائی افتادہ و غرقۂ

خوئے خجالت گشتہ ہنگامۂ حسرت آرا استند۔ دریں زمان برگ ریز استعداد و نقش تحقیق و تشریح پاستانی نامہای نامی برروئے کار آوردن و ہچو اوراق آئین اکبری علامی را غازۂ شرح بررومالیدن ہمت ہمچنین ژرف نگاہان سخن شناس ست و پردگیان مضامین نادر اندازرا از نہانخانۂ دشوار فہمی بر فراز آسانی خرامش دادن کار شگرفان طرفہ تلاش۔ محقق باکمال در اندک زمانے وکمتر فرصتے بہ ذہن فکر تمام گہرہائے بیش بہا را بصیر فیان دیدہ ور وا نمود۔ و بہ نیروئے طبع سخن سنج و تگاپوئے خامۂ اوج خرام تفتہ دلان و تشنہ لبان جویائی مطالب را شاد کام جام مراد گردانید۔ کو رآن را چشمے و صاحب چشمان را کحلے۔ از جان رفتگان را جانے و در خلاب وقت افتادگان را ماسئے و پیران را عصائے بدست افتاد۔

الٰہی جادو رقمی شارح باکمال مدام بر چہرہ دستان چیرہ دست و خطاب نادر الکلامی ہموارہ شمسۂ پیش طاق شہرتش باد۔ بِالنُّوْنِ وَالصَّادِ وَبِالنَّبِیِّ وَ آلِہِ الْاَمْجَادِ۔

قافیہ سنجان

قافیہ سنجان = قافیہ کے تولنے جانچنے والے۔ مراد شعرا، قافیہ پیچھے چلنے والا۔ قفو سے مشتق ہے جسکے معنی پیچھے چلنے کے ہین اصطلاح مین اُن متفق الوزن مختلف المعنی الفاظ سے مراد ہے جو شعرون کے آخر مین آتے ہین جیسے (ضم۔کم، بست ہست) گذارش۔ بیان کرنا۔ ادا کرنا۔ را۔ اضافی یعنی نوبت گذارش۔ لخت۔ کچھ۔ تھوڑا۔ ی۔ مفید قلت۔ ناگزیر۔ ضروری حق گذاری مراد تاریخ نویسی۔ تابش گاہ چمکنے کی جگہہ۔ مطلع۔ خواستہ۔ مال وزر۔ اسباب۔ سپردن۔ پامال کرنا نکوہش۔ ملامت کرنا۔ ہجو کرنا۔ فرو ہیدہ۔ نیک۔ بزرگ۔ شگرف۔ نادر۔ عجیب و غریب۔ ضم۔ ملانا معجزہ۔ عاجز کرنے والا۔ وہ خرق عادت جو کسی نبی سے ظاہر ہوا اور اگر کسی ولی سے ظاہر ہو تو اُسکو کرامات کہتے ہین۔ خرمہرہ۔ کوڑی۔ برسختن۔ تولنا۔ جانچنا۔

معنی۔ بیان کا مرتبہ۔ (سلسلہ) اس تعریف کے سنوارنے والے۔ نام کے آراستہ کرنے والے (مداح) گروہ (شعرا) تک پہنچا۔ اور تھوڑا سا ان کی بابت بیان کرنا حق گوئی کے لئے ضروری جانا۔ (یعنی اگر مین ایسا نہ کرتا تو حق گوئی کے خلاف ہوتا) ان لوگون کو معنی (حقیقت) کے پوشیدہ مکان کا ایک راستہ ملا ہے اور اُن کی روشن طبیعت خدا تعالی کے فیض کا مطلع ہے۔ مگر (ان مین سے) بہت سے لوگ گوہر (سخن) کی قدر و قیمت نہین جانتے اور ذرا سے مال و زر کی طمع پر گوہر سخن کو بیچ ڈالتے ہین۔ اور دنیا کے کمینے لوگون کی تعریف مین برباد کرتے ہین۔ اور نیک آدمیون کی ہجو سے زبان کو خراب کرتے ہین۔ نہین تو لفظون کا ملانا عجیب غریب کام ہے۔ بلند معنون کے معلوم کرنے کے تو کیا ہی کہنے ہین۔ **اشعار** = جو شخص ایک کلام کو دوسرے کلام سے ملاتا ہے۔ وہ اپنے کلیجہ کے خون کی ایک بوند کم کرتا ہے (سخت تکلیف اُٹھاتا ہے)۔ جسنے ایک کلام کا دوسرے کلام سے جوڑ لگا دیا۔ یہ اگر نبی کا کام نہین تو ولی کا کام ضرور ہے (یعنی شاعر اگر نبی نہین تو ولی ضرور ہے (چنانچہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین سے شاعری جزویست از پیغمبری + جاہلانش کفر خوانند از خری + مگر یہ شرط ہے کہ شریعت کے خلاف نہ ہو) مگر یہ خیال مت کرنا کہ مین لفظونکا ظاہری تعلق بیان کرتا ہون (کیونکہ) سچ جھوٹ کے ساتھ۔ عقلمند بیوقوف کے ساتھ۔ موتی کوڑی کے ساتھ باوجود بیحد جدائی کے ظاہر مین قریب واقع ہوتے ہین۔ میرا مقصود باطنی تعلق سے ہے اور وہ سواے برابر

اور ٹھیک ٹھیک جانچنے کے ممکن نہین اور اُسکا پہچاننا بہت مشکل اور رنجیدہ ہوا کلام کہنا اُس سے
بھی زیادہ مشکل ہے۔ اسوجہ سے شہنشاہ جہان (اکبر) ان کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور ان تھوڑے سے
(بے حقیقت) خیالات کی قدر نہین کرتا۔ بیوقوف آدمی یہ سمجھتا ہے کہ بادشاہ کا دل اس قسم کی گفتگو
(شعرون) کی طرف مایل نہین ہوتا اور وہ (اکبر) اس رہگذر (شعروشاعری مین) یا اسوجہ سے ان
لوگون کی طرف طبیعت نہین لگاتا۔ باوجود اس بات کے ہزارون شاعر ہمیشہ مبارک چوکھٹ پر موجود
رہتے ہین۔ اور جو دیوان تیار کرتے اور قصّے بناتے ہین بہت زیادہ ہین۔ مین کچھ منتخب لوگون کا ذکر کرتا
ہون اور ہمیشہ کی زندگی (شہرت) دیتا ہون۔

صفحہ ۵۳۔ ارادت۔ مرید ہونا۔ اعتقاد۔ صلح کل۔ سب سے بلاتعصب ملنا۔ موحدونکا طریقہ ہے کہ ہر مذہب
کا انجام ایک سمجھکر ہر ایک مذہب کے آدمی سے صلح رکھتے ہین کیونکہ ؎ از خدا دان خلاف دشمن و دوست +
کہ دل ہر دو در تصرف اوست + گوہر۔ باطنی صفات۔ گوہرشناسی۔ مراد یہ کہ بادشاہ نے اس کی
باطنی صفتین پہچان لی تھین۔ قدردانی۔ الہام۔ جو بات دل مین خدا کیطرف سے پیدا ہو۔ مرتاض۔ ریاضت
کرنے والا۔ ریاضت کے معنی سرکش نفس کو قابو مین کرنا۔ محیط۔ احاطہ کرنے والا۔ محیط فیاض۔ خدا
تعالیٰ۔ آگہی۔ واقفیت۔ مراد علوم و فنون۔ سترگ۔ بزرگ۔ بڑا۔ تازی۔ عربی۔ سواطع۔ بلند چمکنے والا
ساطع کی جمع۔ سورۂ اخلاص۔ قرآن شریف کی ایک سورۃ کا نام جسمین خدا تعالےٰ کی توحید کا ذکر ہے
جسکو قل ہو اللہ احد کہتے ہین۔ تاریخ انجام۔ یعنی سواطع الالہام کے ختم کی تاریخ جو سورۂ قل ہو اللہ کے
اعداد نکالنے سے نکلتی ہے یعنی ایکہزار دو سو تینتیس ہ۔ یہ تاریخ میر حیدر معمائی نیشاپوری کی تصنیف ہے
جس کے صلہ مین اُس نے دس ہزار روپئے حاصل کئے تھے۔ دستمایہ۔ سرمایہ۔ سبب۔ نیاز۔ عاجزی
دلتنگی۔ تکلیف۔ غم۔ پیرایہ۔ آرایش۔ زیور۔ بنگاہ۔ مکان۔ بنجان و مان۔ بے گھر بے اسباب۔ کالا
اسباب۔ گرامی کالا۔ مراد اشعار و کلام۔ تارک۔ مانگ۔ سر۔ دست نوازش بر تارک ہمت نکشیدے
کسیکا احسان اپنے سر نہین رکھتا تھا۔ فطرت۔ پیدایش۔ طبیعت۔ انبازی۔ شرکت۔

شیخ ابوالفیض فیضی۔ ہانسکہ۔ فیاض۔ عارف۔ عابد۔ شہنشاہ اکبر کے اعتقاد کے سبب صلح کل
سے مقصد ور تھا۔ اور بادشاہ کی قدردانی کے سبب ملک الشعرائی کے خطاب کی عزت حاصل کی
اندازاً چالیس برس تک فیضی تخلص کرتا رہا۔ بعد مین خدا کے الہام سے فیاضی تخلص اختیار کیا۔ جیسا کہ
نلدمن مین کہتا ہے۔ اشعار۔ اس سے پہلے کہ سخن میرا سکہ تھا یعنی مین شعر کہتا تھا۔ تو فیضی کا لفظ
میری مہر پر کندہ تھا یعنی شعرون مین میرا تخلص فیضی ہوتا تھا۔ اب جو مین عشق کے سبب ریاضت کرنیوالا

(نفس کش عابد) ہوگیا ہون - توفیض پہنچانے والے سمندر (خدا) کی طرف سے میرا تخلص فیاضی ہے -
عمدہ عادتین اُسکی اصل یا ذات کی روشن کرنے والی ہین - قسم قسم کے علوم مین پوری طاقت رکھتا ہے -
عربی - فارسی زبان مین بہت کتابین تصنیف کی ہین - اُن سب مین سے سواطع الالہام عربی زبان مین
ایک بے نقط تفسیر ہے - جسکے خاتمہ کی تاریخ سورۂ اخلاص (یعنی قل ہو اللہ الخ کے اعداد سے نکلتی
ہے) مال وزر کی زیادتی اُس کی عاجزی کا سبب تھا - یعنی جس قدر دولتمند ہوا اُتنی ہی عاجزی اختیار
کی اور زمانہ کا رنج وغم اُسکی خوشی کا زیور (ذریعہ) یعنی وہ تکلیف کو بھی خدا کیطرف سے سمجھکر ہر حال
مین خوش رہتا تھا یا اورون کی تکلیف دور کرکے خوش ہوتا تھا - جو کاملین کی صفت ہے -
اُس کے مکان کا دروازہ اپنے - پرائے - دوست دشمن پر کھلا رہتا تھا - یعنی وہ بڑا مہمان نواز اور
فیاض تھا - اور اُس کے مکان مین بے سروسامان لوگ آرام کرتے تھے - دشوار پسندی یعنی دقیق
اور بلیغ کہنے کی وجہ سے قیمتی مال (اپنے اشعار وکلام کو) بازار مین نہ لاتا تھا - یعنی ہرکس وناکس کے
سامنے خودنمائی نہین کرتا تھا - اور کسی کے احسان کا ہاتھ اپنے حوصلہ کے سر پر نہین اُٹھاتا تھا - یعنی
کسی کا احسان مند ہونا گوارا نہین کرتا تھا - اپنے اوپر نظر نہین ڈالتا تھا - یعنی خودپسند نہین تھا - اُس
کی بلند طبیعت شعر پر نہین جھکتی تھی - یعنی وہ شعرگوئی کو ایک ادنےٰ چیز سمجھا تھا - اور خیال پرستون
(لغو شعرا) کی شرکت سے الگ تھلگ زندگی بسر کرتا تھا - یعنی اور شعرا کی طرح زندگی نہین بسر کرتا تھا -
صفحہ ۱۶۳ - پزشکی - علاج - طبابت - آہنگ - ارادہ - الاپ - طرز - تعلق - صحبت - سرگرم - مشغول
بینش - دانائی - سمجھ - قہرمان - غلبہ - حکومت قصائد - ازلی - ہمیشہ کا - ازل وہ زمانہ جس کی ابتدا نہین
ابدی - ابد وہ زمانہ جس کی انتہا نہین - (بحر منسرح مثمن مطوی موقوف یا مکسوف - یا ازلی - لیظہور - یا ابدی
بلخفا + نورک غو - قتنظر جسنک فو - قتنا -
ترجمہ صفحہ ۱۶۳ - حکمت کی کتابین غور سے دیکھا کرتا تھا اور آنکھون کی راہ سے دلکو غذا پہنچاتا تھا -
زیادہ تر دانش (فلسفہ) کی طبابت پیش نظر رکھتا اور مفلس بیمار دلکا علاج کرتا تھا (یعنی وہ اکثر کتب
حکمت کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اُسی کی تعلیم دیا کرتا تھا) اور شعر کی قسمون مین دلچسپ کلام اُس کے یادگار
ہین - اگر زمانہ نے مہلت دی اور دل محبت کی الاپ مین مشغول رہا یعنی محبت کا جوش رہا تو اُس
یکتائے زمانہ کا کچھ پاک کلام انتخاب کرون گا اور مخالفانہ غور کے ساتھ دوستون کی طرح کچھ اشعار
چھانٹونگا اِس وقت محبت کے غلبہ سے جو بھلے برے مین تمیز نہین کرسکتے تھوڑے سے اشعار لکھتا ہون -
(۱) اے ہمیشہ سے ظاہر اور اے ہمیشہ تک چھپے رہنے والے (خدا) تیرا نور نظر سے بالا اور تیرا حُسن

تعریف سے برتر ہے - **یعنی** - اے پاک پروردگار تو باعتبار آثار قدرت از ہمیشہ ظاہر ہستی و بلحاظ کمال جمال وجلال ہمیشہ پوشیدہ خواہی ماند چراکہ نظر تاب دیدار پُر انوار تو ندارد و حسن ترا ہیچکس ستودن بر نیارد -

(۲) تیرا نور بینائی کا پگھلانے والا - تیرا حُسن عقل کا زائل کرنے والا - تیرا فکر اندیشہ کا گھٹانے والا تیری حقیقت حیرت کی بڑھانے والی ہے - **مطلب** - اینکہ بینائی را آن تاب نیست کہ نور ترا ببیند و عقل را آن یارا کو کہ حُسن ترا سراید - و اندیشہ را آن توانائی کجا کہ در ذات تو فکر کند پس ہر کہ در حقیقت تو فکر میکند حیرتش افزون میشود - یعنی بینائی و دانائی و فکر و اندیشہ ہمہ از دریافت حقیقت تو عاجز و مجبور ہا ہستند -

(۳) ملت - مذہب - ملل جمع و مادہ - فتویٰ - (فتی) شرعی حکم فتاوا جمع - قدس - پاک - تفکر - سوچنا تفکرات جمع - ہدر - کسی کا قتل جائز ہونا - کسی چیز کا ضائع ہونا - ہبا - (ہ ب ا) غبار - ذلیل - ناچیز مجازاً پراگندہ - **معنی** - تیرے جاننے کے طریقہ میں پاک حکم کے سبب فکر کا قتل جائز یا اس کا خون ضائع اور عقل کی خاک برباد ہے - **مطلب** اینکہ عقل و فکر ہر دو در دانستن تو ضائع و برباد میشوند و قتل و بربادی ہر دو مباح و درست -

(۵) شحنہ - کوتوال - لطمہ - تپانچہ - لطمات جمع - سیلی ف - تُرکا - تھپڑ - قفا - (قفو) گدی - اقفیہ جمع - **معنی** - تیرے دروازہ پر غیرت کا کوتوال اندیشہ کے مُنہ پر حیرت کا تھپڑ مارتا اور گردن پر نادانی کا مُکا جماتا ہے - **مطلب** اینکہ قوت خیال را از نارسائی خود شرم پیدا میشود و بحیرانی می افتد - آخر اقرار نادانی خود میکند -

(۵) روستا - ف - گانو - **معنی** - تیرے کمال کے راستہ میں حرف اور نقطے جنگل کے ریت کی مانند ہیں - سخن (کلام) کا شہر تیرے علم کے جہان میں ایک گاؤں کی مانند ہے - **یعنی** حروف و نقاط در پیش کمال تو ہمچو ذرہ ہائے بیابان خوار و پیش علم تو کلام اہل جہان محض ناچیز و بیمقدار ست -

(۶) پاے - پانو - تاب و طاقت - سر کردن - شروع کرنا ختم کرنا - زہرہ - پتہ - طاقت - قوت - بو کردن سونگھنا **معنی** - میری مجال نہیں کہ میں اس دانا فریب راستہ کو طے کروں - اتنی قوت نہیں کہ اس عقل کی زائل کرنے والی شراب کو سونگھ سکوں **یعنی** مرا این طاقت نیست کہ در عالم علم خدا براہ کمال او روم و این شراب دانش ربا بچشم - خلاصہ اینکہ من از دریافت کمال و حقیقت و ثنا و صفت او عاجز و مجبور ہستم -

(۷) لوح - تختی - تقدیس - پاکی - رشح - پھوار - اقلیمیا - سونے چاندی کا دھوان جو گلانے وقت اٹھتا ہے کچھ دیتا ہے معنی - تیری پاکی کی تختی قلم کی پھوار (تحریر) سے پاک ہے - سونے چاندی کے جوہر کو اکسیر کی ضرورت نہین ہے - یعنی تقدیس و پاکی تو محتاج تحریر قلم و توصیف اہل قلم نیست آن بذات خود پاک و صاف و کامل است

(۸) جلال - بزرگی معنی - یہ آگے دیکھنے والی نظر - یہ رہنما عقل - تیری بزرگی کے شہر مین گلی گلی پھرنے والے بھکاری ہین - یعنی این ہر دو بجائے خود اگرچہ از بزرگترین قوی ہستند اما ہر دو پیش بزرگی تو محتاج و بر بزرگی تو شیفتہ و فریفتہ اند -

(۹) ابجد - وہ حروف جو بترتیب اعداد مرکب ہین یعنی ابجد - ہوز - حطی وغیرہ - یہان مراد الف ب ت وغیرہ - ہجا - ہجین کرنا - معنی - عقل اور سمجھ دونون کو ایک دوسرے کے ساتھ آپس مین ملانا - تیرے عشق کی الف ب ت کی پہلی ہجین ہین - یعنی - انتہا رکمال ہر دو ابتدائے عشق تست یا ہر دو را خلط ملط کردن و از ہر دو دست بردار شدن - آغاز سبق عشق تست -

(۱۰) دغل - مکر - عیب - کھوٹا - دغا - فریب - معنی - زبان جو کچھ آراستہ کرتی ہے (فصاحت و بلاغت بگھارتی ہے) وہ بالکل مکر کی باتین ہین - اور قلم جو کچھ نقش و نگار بناتا ہے وہ بالکل دھوکہ کا نقش ہے - یعنی از زبان و قلم ہر دو ثنا و وصف تو کردن ممکن نیست -

(۱۱) مبتدی - ابتدا کرنے والا - منتہی - انتہا کو پہنچنے والا - ہرزہ - بیہودہ - ژاژخا - بیہودہ بکنے والا - معنی - مبتدی اور منتہی سب تیری محبت مین سرگرم ہین - لیکن - مبتدی فضول پھرنے والے اور منتہی بیہودہ بکنے والے ہین - مطلب اینکہ در دریافت ذات و صفات تو کوشش ہر دو بے سود و بے بود است -

(۱۲) سر - خیال - سودا - عشق - جنون - مغز سوختن - پریشان ہونا - بھیجا کھولنا - تف - گرمی - حرارت - ماخولیا - مخفف - مالنخو جسکو عوام غلطی سے مالیخولیا کہتے ہین یہ ایک قسم کا جنون ہے جس سے دماغ مین فتور ہونے کے سبب قوت فکر مین فساد پیدا ہو جاتا ہے لیکن ایسا شخص کسیکو کچھ نقصان نہین پہنچاتا - معنی - کوئی دماغ تیرے عشق کے خیال سے خالی نہین ہے - اس جنون کی حرارت سے افلاطون کا بھیجا بھی پک گیا - یعنی ہمچو افلاطون عالی مرتبہ حکیم را ہم در کنہ ذات و صفات تو فساد فکر پیدا شدہ و اوہم بدرک آن عاجز و مجبور آمدہ پس دیگر را چہ یارا -

(۱۳) بے جگر - بزدل - مجازاً عاجز - غیرت - رشک - دشنہ - خنجر معنی - مجھ سا عاجز وہان کب پہنچ سکتا ہے جہان تیری غیرت اولیا کے جگر پر خنجر مارتی ہے - مطلب اینکہ ہرگاہ دوستان بہادر

شرم نارسائی وعدم دریافت حقیقت توہلاک میکند مرا چہ حوصلہ کہ درین راہ دم زنم۔ ازین رو حسب مضمون شعر آئندہ مراد میدارم۔

(۱۴) تنقیہ۔ پاک صاف کرنا۔ فطرت۔ طبیعت۔ عقل۔ مانیا۔ جنون کی وہ قسم جسمین آدمی لوگون پر حملہ کرنے اور مارنے لگتا ہے۔ معنی۔ اے میرے خدا مین چاہتا ہون کہ تیری مہربانی میرے دماغ کو پاک صاف کر دے۔ نہین تو آخر کار میری یہ دانائی میرے لیے جنون ہو جائیگی۔ یا میری طبیعت پاگل ہو جائیگی۔ مطلب اینکہ اے خدا این خیال علم و عقل کہ در کنہ تو بدماغ مین پیدا میشود این را دور کن ورنہ این روشنیٔ طبع برمی بلا خواہد شد۔ مطلب یہ کہ میرا یہ جنون ترقی کرکے زیادہ ہو جائے گا اگر تیری مدد نہ ہوئی۔ قطرب ایک قسم کا جنون جسکا مریض کسی جگہہ چین نہین لیتا سبب بہاگتا ہے۔ اصل مین قطرب

(۱۵) کیمخت۔ ناہموار کھُر دُرا دانہ دار بنایا ہوا چمڑا۔ اصل مین یہ لفظ گیوآموخت تھا کیونکہ جب گیو ترکستان کے جنگل مین چھپا تھا اُس نے گورخر کی کھال سے کیمخت بنائی تھی پھر اُس سے اورون نے سیکھ لی۔ معنی۔ تیری بزرگی کے راستہ مین ننگے پانو پھرنے والے کیلئے۔ اژدہے کے مُنہ کے سوا کیمخت کا موزہ نہین ہے یعنی ہر کہ در بزرگی تو سعی میکند در مہالک می اُفتد۔

(۱۶) نُہ فلز۔ نو دہات۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ جست۔ لوہا۔ رانگ۔ کانسی۔ پارہ۔ نیز ہر ایک کانی شے جو پگھل سکے۔ ہفت دریا۔ سات سمندر۔ یعنی دریائے اخضر جسمین سراندیپ ہے۔ دریائے عمّان جس کے غربی کنارہ پر شہر عمان آباد ہے اس لئے اس دریا کا یہ نام پڑگیا۔ دریائے قلزم یہ بھی ایک شہر کے نام پر مشہور ہے۔ دریائے بربر۔ یہ دریا ہندستان کے دریاؤن مین سے ہے۔ دریائے اقیانوس جسکو بحرِ ظلمات بھی کہتے ہین اس کے شمال و غرب مین روسیہ اور فرنگستان ہے۔ دریائے قسطنطنیہ جس کو بحر روم کہتے ہین۔ دریائے اسود۔

معنی نو دہاتین تیرے خزانہ کی ایک مٹھی بھر مٹی کی برابر ہین۔ ساتون سمندر تیرے دسترخوان کے ایک پیالہ بھر شوربہ کی برابر ہین۔ یعنی خزائن الطاف تو بیشمار و خوان نعماء تو بے کنار کہ نہ فلز و ہفت دریا پیش آن بے مقدار۔

(۱۷) طریقت۔ راہ۔ مذہب۔ حقیقت۔ فقیری۔ معنی۔ تیرے دروازہ کی زمین پر سر رکھکر اُٹھانا نہ طریقت مین جائز ہے نہ حقیقت مین درست ہے۔ یعنی لازم ہمین ست کہ پیوستہ سر خود را بر زمین در تو نہادہ باشیم و ہرگز از آن نہ برداریم۔

(۱۸) آز۔ حرص۔ غائلہ۔ آفت ناگہانی۔ مراد بیماری۔ غوائل جمع۔ جوع۔ بھوک۔ کلب۔ کتا۔ کلاب جمع

بقراط - یونان کے تمام حکیموں کا پیشوا جو علم طب کا موجد ہے کیونکہ اس سے پہلے لوگ تعویذ گنڈے وغیرہ سے علاج کیا کرتے تھے - اس نے نبض دیکھنے کے قاعدے مقرر کیئے - ہوا - پانی - زمین وغیرہ پر بہت کتابیں لکھیں سن عیسوی سے ۳۵۴ سال قبل پیدا ہوا اور ۹۵ برس کی عمر میں وفات پائی - احتما - بیمار کا پرہیز کرنا - **معنی** - میرے شکم حرص کو جوع کلب کی بیماری ہے - اور بقراط عشق نے مجھکو سب سے پرہیز کرنے کے لئے کہا ہے - **مطلب** اینکہ در عشق تو از ہمہ خواہشات نفسانی دست برداشتن و از ہمہ لذات جسمانی رو گردانیدن لازم و ضروری ست -

نمبر ۲ - ولہ - اور اسیکا - واؤ استینا فیہ جو ابتدائے کلام میں آتا ہے - ل حرف جار بمعنی واسطے ہ ضمیر واحد مذکر غائب - بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور یعنی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن -

(۱) نقد - پونجی - دل - ذات - اصل - جڑ - مراد عالم ارواح - فرع - شاخ - مراد عالم اجسام - از ہر دو مراد دین و دنیا - گوہر - اصل - ذات **معنی** - اے دین و دنیا کی پونجی میں نہیں سمجھ سکتا کہ تیری اصل کیا ہے - کیونکہ تو آسمان سے زیادہ بزرگ اور خاک سے زیادہ ناچیز ہے **مطلب** اینکہ من بدریافت حقیقت انسانی عاجز ہستم چراکہ مقصود از آفرینش کون و مکان و ما فیہا ہمین ذات شریف ست لیکن از انجملہ یکے چنان باشد یا گاہے چنان باشد کہ بلحاظ کسب فضایل از آسمان و فرشتگان ہم بگزرد و گاہے از رذائل بہ تحت الثریٰ فرو میرود ؎ آدمی زادہ طرفہ معجونیست - کز فرشتہ سرشتہ و ز حیوان -

نوٹ - اشعار مندرجہ ذیل میں علامہ فیضی نے شرف حقیقت انسانی اور ترغیب اکتساب فضائل و اجتناب رذائل کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے -

(۲) اگر تو چار عنصر کی تاریکی ہے تو رنجیدہ مت ہو - اگر تو سات ون ولایت کا آئینہ ہے تو مغرور مت ہو **یعنی** از پستی خود پست ہمت مشو سعیٔ ترقی بکن و اگر بمرتبہ بالا برسی - خود را مبین بلکہ سیر ہفت کشور بنما

(۳) بنیان - بنیاد - مستعد - تیار - نقش - لیاقت - نشان - ایک خاص راگ کا نام - نرد کے ایک خاص داؤں کا نام - علو - بلندی - سفل - پستی مخیر - اختیار دیا گیا تخییر کا اسم مفعول - **معنی** اے انسان تیری بنیاد بلندی اور پستی کی لیاقت کے لیئے تیار ہے - تجھکو اختیار دیا گیا ہے چاہے بلندی اختیار کر چاہے پستی - **مطلب** اینکہ خالق حقیقی ترا اعضا و جوارح و قوائے باطنی و ظاہری عطا فرمودہ در اصل وجود تو قابلیت ہر امر نہادہ اختیار دادہ ست نہ اینکہ مجبور محض ساختہ است کہ منافی عدل ست -

(۴) پوشیدہ چہرگان فلک - مراد فرشتے - حورین وغیرہ - ہفت پیکر مراد ہفت افلاک یا سبعہ سیارہ
معنی - آسمان مین منہ چھپانے والے (ملائک وغیرہ) تجھپر فریفتہ ہین - تو ان ساتون آسمانون کا دلفریب
معشوق ہے - لعبت - گڑیا - مجازاً معشوق - لعب جمع - مطلب اینکہ خدا تعالی ترا اشرف المخلوقات
ساختہ از حسن ظاہر و باطن چنان آراستہ کہ ساکنان عالم بالا ہم بر تو دل باختہ اند -
(۵) اعدل - بڑا عدل کرنے والا معنی - ہان اپنی ذات کو جانچ کیونکہ تو بڑی برابر تولنے والی ترازو ہے -
ہان اپنی خاک کو چھان کیونکہ تو بڑی اکسیر - یعنی بر حقیقت خود غور ے کن کہ خدا تعالے حسب مضمون -
لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم چنان باین مرتبہ اعلی رسانید چراکہ در حدیث شریف
آمدہ است من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی جس نے اپنی ذات کو پہچانا تحقیق اُس نے اپنے رب
کو پہچان لیا - (لفظ اکسیر مین ایہام تناسب)
(۶) سیارہ - سات گھومنے والے تارے - چاند سورج - زہرہ زحل - مریخ مشتری - عطارد - مشتری
خریدار معنی - تو اپنی ذات کی قیمت پہچاننے والا ہن کیونکہ آسمان - ساتون ستارون کے لئے تیرے
نور کا خریدار ہے ۵ بشر جو اس تیرہ خاکدان مین پڑا یہ اسکی فروتنی ہے + وگرنہ قندیل عرش مین بھی
اسی کے جلوہ کی روشنی ہے -
(۷) مشیر - مشورہ دینے والا - مؤتمن - امانت دار - وہم - خیال - دل کا بے قصد کسی چیز کی طرف جانا -
وسوسہ - اوہام جمع - سفیہ - بے وقوف - نادان - سفہا جمع - مفتری - بہتان لگانے والا معنی - عقل سے
سر مت پھیر کیونکہ یہ ایک امانت دار مشورہ دینے والا ہے - وہم پر دل مت لگا کیونکہ یہ ایک بہتان
لگانے والا بے وقوف ہے - یعنی کار سے خلاف شریعت مکن چراکہ ہمہ عقل محض است و بر وہم یعنی
وساوس نفس مرو چراکہ موجب ذلت دنیا و باعث وبال عقبیٰ است -
(۸) نقص - کمی - معنی تجھ کو اپنے ساتھ کیا دشمنی ہے کہ نہایت نقصان کی وجہ سے - دلکو دبلا کر کے
زبان کو پالتا ہے - یعنی حیف است کہ بلذت جسمانی گرفتار شدہ از لذات روحانی محروم ماندہ ۵ اسیر
لذتِ تن ماندہ وگرنہ ترا + چہ عیش ہست کہ در ملک جان مہیا نیست -
(۹) نفاق - دوروئی معنی - زمانہ والون کے دل تیری وجہ سے خون ہو رہے ہین یعنی سخت تکلیف
مین ہین - کیونکہ تیری باتین موم کی طرح نرم ہین اور کام نشتر کی طرح خون کرنے والے ہین -
(۱۰) حشو - بھرتی - عیب - زائد کلام جو مطلب کے درمیان واقع ہو - معنی - تو اپنی نگاہ مین آپ شرمندہ
ہو کیونکہ تو اپنا لقب تو میزان کل رکھتا ہے مگر ہے دفتر کی بھرتی یعنی - دعوی ایسکی کہ من مجموعۂ صفات

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نصلی علی رسولہ الکریم

گرامی نامہ

ترجمہ انتخاب شاہنامہ

اردشیر بابکان کا پیدا ہونا اور اُردوان کے ساتھ اسکی سرگزشت

(۱) ترجمہ = جب نو مہینے گزر گئے تو اُس خوبصورت (بابکان کی بیوی) سے چمکنے والے آفتاب کی مانند ایک بچّہ پیدا ہوا

(۲) مانندہ = مشابہ - فزایندہ - بڑہنے والا - ترجمہ = (یعنی) وہ نامور اردشیر (   ) سے مشابہ تھا اور ہونہار اردشیر = مبارک - دلپسند تھا (سب اُس بچہ کی صفت ہین اسکو صنعت تنسیق الصفات کہتے ہین) اردشیر اُسکے دادا کا نام تھا یہان یہی مطلب ہے کہ وہ اُس سے مشابہ تھا -

(۳) ترجمہ = باپ نے اُسکا نام اردشیر رکھا - تاکہ اُسکو دیکھکر خوش ہوا کرے (یہان اس شعر مین ایہام ہے)

(۴) ترجمہ = وہ آرزو اور دعا سے اسکو گود مین پالتا تھا - اسپر بہت سا زمانہ گزر گیا -

(۵) فریہ عقل - اردشیر بابکان - مین اضافت ابنی ہے یہی خواندش - مین ش مفعولی - ترجمہ = اسکو وہ تیز عقل والا آدمی (بابکان) بابکان کا بیٹا اردشیر کہا کرتا تھا -

(۶) گوہر = ذات - ترجمہ = جو کچھ ہنر (اُس زمانہ مین موجود) تھے اُسکو (استادون نے) سکھلائے ہنر نے اسکی اصل کو اور بڑہا دیا (اور عزت دیدی)

(۷) فرہنگ = عقل - سپہر = آسمان - ترجمہ = وہ عقل اور چہرہ کے دیکھنے مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہ آسمان (ستارونکی روشنی سے نہین بلکہ) اُسی سے روشن ہوتا ہے یعنی وہ بڑا عقلمند و خوبصورت تھا -

(۸) ترجمہ = پس اس جوان کی سمجھ اور عقل کی شہرت اُردوان بادشاہ تک پہنچی -

(۹) ژیان = مست - رزم - لڑائی - ترجمہ = وہ لڑائی کے وقت غصّہ ور شیر کے مانند ہے اور مجلس (عیش کی محفل) کے دن زہرہ کے مانند ہے (زہرہ کی طرح مجلس کی رونق کا باعث ہے یعنی وہ ہر طرح لایق ہے)

(۱۰) ترجمہ = پس اردوان نے مشہور پہلوان بابک کے نام ایک خط بھیجا -

(۱۲) ترجمہ = کہ ای عقلمند پاکیزہ رائے والے عمدہ بات کرنے والے صاف دل اور راستہ بنانیوالے
(۱۲) ترجمہ = مینے سنا ہے کہ تیرا بیٹا اردشیر خوش تقریر اور پسندیدہ سوار ہے (انہین دونون صفت سے موصوف ہے)
(۱۳) ترجمہ = جسوقت تو خط پڑہے اُسی وقت خوش ہوکر اُسکو ہمارے پاس بھیجدے!
(۱۴) بایست - ضروریات - ضروری سامان - یلان - پہلوان - یل کی جمع - ترجمہ = ضروریات میں اسکو بے پرواہ کرونگا اور پہلوانون مین اسکو سربلند بناؤنگا یعنی فوج کا سالار بناؤنگا -
(۱۵) ترجمہ = جب وہ ہمارے بیٹے کے ساتھ رہیگا - تو ہم یہ نہ کہینگے کہ وہ ہمارا عزیز نہین ہی -
(۱۶) ترجمہ = جب بابک نے بادشاہ کا وہ خط پڑہا - پلکون سے چہرہ پر بہت ساخون برسایا (بیٹے کی جدائی کا خیال کرکے خون کے آنسوؤن سے رویا)
(۱۷) ترجمہ = حکم دیا تو منشی اُسکے سامنے آیا اور جوان بہادر آردشیر بھی اُس کے سامنے آیا - (دبیر سے بابکان کا کوئی منشی مراد ہے اور یہان حرف عطف یعنی منشی اور آردشیر دونو نکو بلایا)
(۱۸) ترجمہ = اُس سے کہا کہ یہ اردوان کا خط پڑہ اور روشن جان (تیز عقلمندی) سے دیکھ (سوچ)
(۱۹) ترجمہ = مین بھی اسی وقت بادشاہ کو ایک خط لکھتا ہون اور ایک نیک خواہ (غلام خط پہنچانے کے لئے) بہیجتا ہون -
(۲۰) ترجمہ = (اور اس خط مین) کہونگا کہ " دل اور آنکھ کو یعنی بہادر پسندیدہ جوان کو -
(۲۱) ترجمہ = مینے بھیجدیا ہے اور اسکو نصیحت بھی دی ہے - جب وہ اُس بلند دربار مین آئے -
(۲۲) تو بھی وہی کیجیو جو بادشاہون کے مرتبہ کے لایق ہے - ایسا نہو کہ اسپر ہوا چلے (اسکو کوئی ذرا سا بھی صدمہ پہونچے)
(۲۳) بابک نے ہوا کی طرح خزانہ کا دروازہ کھولدیا - جوان کو ہر طریقہ سے خوش کیا -
(۲۴) گوپال - ایک قسم کا گرز - ستام - زین - ترجمہ = سنہری زین اور گرزا اور تلوار (غرض کسی چیز) سے اسکو اپنے بیٹے سے (دینے مین) کچھہ دریغ نہوا -
(۲۵) رہی - غلام - نوکر - ترجمہ = ریشمی کپڑے اور اشرفیان اور گھوڑے اور نوکر چاکر چین کے اور زربفت کے بادشاہی کپڑے -
(۲۶) ترجمہ = خزانچی جوان کے پاس لایا - جوان اردوان کا سلام کرنے والا تھا یعنی اُسکی خدمت مین حاضر ہوا -
(۲۷) ترجمہ = بابک نے اردشیر کے ساتھ (اردوان کے لئے) بہت سے تحفے اور اشرفیان اور

مشک و عنبر بھیجا۔
(۲۸) نیا۔ باپ دادا۔ ترجمہ = نیک قدم (سعادتمند) لڑکا باپ کے سامنے سے رئے مین اردوان کے پاس گیا۔
(۲۹) ترجمہ = جب وہ دربار کے قریب پہنچا۔ بادشاہ کو اُس اجازت مانگنے والے کی اطلاع دی۔
(۳۰) ترجمہ = اُردوان نے جوان کو بڑی محبت سے سامنے بلایا۔ اور بابک کے متعلق بہت سی باتین کین
(۳۱) ترجمہ = اُسکو تخت کے قریب بٹھلایا۔ شاہی محل مین اسکے لئے ایک جگہہ مقرر کی (برزن۔ گلی سے یہان محل مراد ہے)۔
(۳۲) ترجمہ = اردوان نے اسکے پاس ہر قسم کے کھانے اور پہننے اور بچھانے کا تمام سامان بھیجا۔
(۳۳) ترجمہ = خود وہ جوان اور (اسکے ساتھی) مشہور لوگ جس جگہہ کا بادشاہ نے حکم دیا تھا وہان آئے
(۳۴) شید۔ خورشید۔ مراد بادشاہ۔ ترجمہ = جب (کسی نوکر نے) بادشاہ کے تخت کے قریب بسی بچھائی تو وہ اسپر بیٹھ گیا۔ تمام دنیا روبیون کے چہرہ کے مانند سپید ہو گئی۔ (لوگ بہت خوش ہوئے)
(۳۵ و ۳۶) ترجمہ = آردشیر نے ایک غلام کو بلایا اور بابک پہلوان کے بھیجے ہوئے ضروری تحفے اردوان بادشاہ کے پاس بھیجے۔
(۳۷) ترجمہ = اردوان نے اُن تحفون کو دیکھکر پسند کیا۔ یہ بات جوانمرد کے لئے فائدہ مند ہوئی۔
(۳۸) ترجمہ = اردوان اُسکو بیٹے کی طرح عزیز رکھتا تھا۔ کبھی اسکو غم کی حالت مین نہین چھوڑتا تھا۔
(۳۹) ترجمہ = شراب پینے اور دسترخوان (پر کھانا کھانے) اور شکارگاہ مین بادشاہ کے ساتھ جوانمرد کے سوا کوئی اور نہین رہتا تھا۔
(۴۰) ترجمہ (اور بادشاہ بھی) اسکو اپنے پیوند (عزیز بیٹے) کی مانند رکھتا تھا۔ اُسنے اسکو اپنے بیٹے بیٹے سے جدا نہین سمجھا۔
(۴۱) ترجمہ = (اسطرح) ہوا کہ ایک دن شکارگاہ مین شکر اور بادشاہ کا بیٹا جدا ہو گئے۔
(۴۲) پور۔ بیٹا۔ ترجمہ = آردشیر بادشاہ کے ساتھ چلا جارہا تھا (کیونکہ) جوانمرد بادشاہ کو بہت دل پسند تھا۔
(۴۳) ترجمہ = اردوان بادشاہ کے چار بیٹے تھے۔ اُن مین سے ہر ایک بڑے بادشاہ کی مانند تھا۔
(۴۴) گشن۔ بسیار۔ انبوہ۔ ترجمہ = جنگل مین دور سے ایک گورخر دکھلائی دیا۔ اور اُس بھیڑ والے لشکر سے غل اُٹھا۔

(۴۵) ترجمہ = سب نے گھوڑون کی باگ اٹھائی ۔ سب نے پسینہ کے ساتھ گرد ملائی (بہت بڑی کوشش کی)
(۴۶) ترجمہ = اردشیر آگے آگے گھوڑا دوڑا رہا تھا جب قریب ہوا تو کمان مین تیر رکھا۔
(۴۷) ترجمہ = اور ایک تیر گورخر کے پیچھے (سرین) پر مارا تیر کی نوک اور پر گورخر کے اندر سے گزر گئے۔ (پار ہو گئے)
(۴۸) ترجمہ = اسی وقت اردوان بھی آگیا۔ اور اس جوان کے سامنے گرا ہوا (گورخر) دیکھا۔
(۴۹) ترجمہ = اس نے پوچھا یہ گورخر کسکے تیر سے گرا کہ اسکے ہاتھ کے ساتھ جان ملے (کلمہ تحسین۔ یعنی اسکے ہاتھ مین اور قوت وزور آئے)
(۵۰) ترجمہ = اردشیر نے بادشاہ کو اس طرح جواب دیا کہ اس گورخر کو مینے تیر سے گرایا ہے۔
(۵۱) ترجمہ = بیٹے نے کہا اسکو مینے گرایا ہے اور اسکے جوڑے یعنی مادین کی بھی تلاش مین ہون۔
(۵۲) ترجمہ = اردشیر نے یون جواب دیا کہ میدان فراخ ہے اور تیر اور گورخر بھی موجود ہین (آؤ ذرا پھر آزمائین)
(۵۳) ترجمہ = ایسے ہی نشانہ پر ایک اور گورخر مارو۔ سردارون کے سامنے جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے۔
(۵۴) اس بات پر اردوان بہت غصہ ہوا اور جوانمرد کو ذرا ڈپٹ دیا۔ (ایک گھڑکی دکھلائی)
(۵۵) ترجمہ = اور اس نے زور سے کہا کہ یہ میرا ہی قصور ہے کیونکہ پرورش کرنا میرا ہی قاعدہ اور کام ہے یعنی مینے ہی غلطی سے تجھکو پرورش کرکے آج تجھسے اپنے بیٹے کا مقابلہ کرایا۔
(۵۶) ترجمہ = تجھکو مجلس اور شکارگاہ مین فوج کے ساتھ کیون لیجانا چاہیئے تھا۔
(۵۷) ترجمہ = اسی لئے تاکہ تو میرے بیٹے سے گزر جائے (بڑھجائے) تو بلندی اختیار کرے اور سختی دکھلائے۔
(۵۸) ترجمہ = جا ہمارے عربی گھوڑون کو دیکھا کر اور وہین گھوڑون کے پاس (رہنے کے لئے) کوئی جگہ چن لے۔
(۵۹) آخوراسپ ۔ اصطبل ترجمہ = گھوڑون کے اس اصطبل پر داروغہ بنکر رہ ۔ ہر کام مین ہر ایک شخص کا مددگار بن (سب کو مدد دے)
(۶۰) ترجمہ = عربی گھوڑون کے اصطبل کا امیر و داروغہ بننے پر اردشیر کی آنکھون سے آنسو نکل آئے۔
(۶۱) ترجمہ = باپ کے پاس ایک خط لکھا۔ دل غمسے بھرا ہوا تھا اور سر تدبیرون (آئندہ خیالات) سے
(۶۲) ترجمہ = (اور لکھا) کہ مجھے اردوان سے یہ کیا پیش آیا (خدا کرے) کہ اسکا بدن دردمند ہو اور اسکی جان رنجیدہ ہو

(٦٣) ترجمہ = وہ سب باتین بتلائین کہ کہان گیا تھا اور اُردوان شاہ کسو جہ سے غصّہ ہوا۔
(٦٤) ترجمہ = جب وہ خط بابک کے پاس پہنچا اُس نے اِس بات کو کسی پر ظاہر نہین کیا۔
(٦٥) ترجمہ = اِس کام سے اُسکا دل دردوغم سے بھر گیا۔ وہ خزانہ مین سے تھوڑی سی (کچھ) اشرفیان لایا
(٦٦) ہیون۔ گھوڑا۔ اونٹ ترجمہ = اردشیر کے پاس دس ہزار بھیجین۔ ایک عمدہ گھوڑا اور ایک سوار (اسکا) مقرر کیا۔
(٦٧) زبّی۔ طرف ترجمہ = حکم دیا کہ منشی اُسکے پاس آئے۔ اردشیر کے نام ایک خط لکھا۔
(٦٨) ترجمہ = کہ اے بیوقوف نوعمر (ناتجربہ کار) جوان جب تو اُردوان کے ساتھ شکار مین گیا تھا۔
(٦٩) ترجمہ = تو اُسکے بیٹے سے آگے تو نے گھوڑا کیون دوڑایا! تو آخر خادم ہی ہے اُسکا عزیز تو نہین۔
(٧٠) ترجمہ = اُس نے بُرائی سے تیرے ساتھ دشمنی نہین کی۔ بلکہ تو نے خود ہی بیوقوفی کی عادت ڈال رکھی ہے۔
(٧١) ترجمہ = اب تو اُسکے خوش کرنے کا مقصد (کام۔ طریقہ) ڈھونڈھ۔ اُسکے حکم سے کسی طریقہ سے مت پھر!
(٧٢) ترجمہ = مین نے تجھکو کچھ اشرفیان بھیجین ہین اور خط مین مین نے تجھکو نصیحتین لکھی ہین۔
(٧٣) ترجمہ = جب تو اس دولت کو کام مین لے آئے (خرچ کر دے ...) اور مانگ لیجیو تاکہ زمانہ (اچھی طرح سے) گزر جائے۔
(٧٤) ترجمہ = مضبوط تیز گھوڑا تجربہ کار پورے ہمت دوڑتا ہوا اردشیر کے پاس پہنچا۔
(٧٥) آورند۔ مکروحیلہ۔ فرّ و شکوہ۔ ترجمہ = جب اُس نے وہ خط پڑھا خوش ہو گیا۔ اُسکا دل نیرنگی اور شرارت (دنگے یا مکروفریب) کی طرف متوجہ ہوا۔
(٧٦) ترجمہ = گھوڑون کے قریب ایک مکان لیا اور اپنے مرتبہ (حیثیت) کے موافق جگہہ اختیار نہین کی یعنی اپنے مرتبہ سے زیادہ بڑھیا مکان لیا۔
(٧٧) ترجمہ = ہر قسم کے فرش بچھائے۔ کپڑے اور کھانے (قسم قسم کے مہیا کئے)
(٧٨) ترجمہ = رات اور دن اسکا کام کھانا اور اُڑانا ہی تھا شراب اور جام اور ناچنے گانیوالے اُسکے یار تھے۔
(٧٩) ترجمہ = اُردوان کا ایک بہت اونچا محل تھا اور محل کے اندر ایک بہت خوبصورت لونڈی (رہتی تھی)
(٨٠) ترجمہ = اُس چاند سے چہرہ والی کا نام گلنار تھا۔ وہ موتیون۔ خوبصورتی اور خوشبو سے بھری ہوئی ایک معشوق تھی۔
(٨١) ترجمہ = وہ اُردوان کے پاس وزیر کے مانند تھی اور اُسکے مال پر خزانچی بھی وہ ہی تھی (اُس پر اُلفت زیادہ)

(۸۲) ترجمہ = اُسکے نزدیک وہ جان سے زیادہ پیاری تھی وہ اُسکو دیکھکر ہمیشہ خوش و خرم رہا کرتا تھا۔

اردوان کی لونڈی کا اُردشیر پر عاشق ہونا اور اُس کا لونڈی کو ساتھ لیکر فارس کی طرف بھاگنا

(۱) ترجمہ = اسی طرح (زمانہ گزرے جا رہا) تھا کہ ایک دن وہ کوٹھے پر چڑھی۔ اُس خوشی سے اُسکا دل بہت خوش ہوا یعنی اُردشیر کے یہاں کی عیش و عشرت دیکھکر بہت خوش ہوئی۔

(۲) ترجمہ = اُس نے اُردشیر کے ہنستے ہوئے چہرہ کو دیکھا وہ جوان اُس خوبصورت کے دل مین جاگزین ہو گیا (پسند آیا)

(۳) ترجمہ = وہ اسی طرح (کھڑی ہوئی) تھی کہ دن اندھیرا ہونے لگا اور رات سے نزدیک ہونے لگا (شام ہونے آئی)

(۴) ترجمہ = تو (اُس محل کے) کنگورہ پر ایک کمند باندھی اور اسپر چند گرہ لگائین اور ہاتھون کو گھستی ہوئی (پھسلاتی ہوئی)

(۵) بارہ۔ قلعہ۔ دیوار قلعہ۔ ترجمہ گستاخی کے ساتھ کوٹھے پر سے اُتری اور اپنے نیکی دینے والے (خدا) کا شکریہ ادا کیا (اچھے موقع پر شکریہ یاد آیا) یا اردشیر کے حسن دینے والا خدا کی تعریف کی۔

(۶) ترجمہ = جب وہ ناز سے ٹہلتی ہوئی موتیون اور خوشبو اور مشک و عنبر سے بھری ہوئی اردشیر کے پاس آئی۔

(۷) ترجمہ = ریشم کے تکیے سے اُسکا سر اُٹھایا جب وہ ہوشیار ہوا تو اُسکو زور سے بغل مین داب لیا (دبوچ لیا) واہ کیا کہنے ہین!

(۸) ترجمہ = جوان نے اُس خوبصورت اور اُسکے بالون اور چہرہ اور اُسکی رنگت اور خوشبو کو دیکھا۔

(۹) ترجمہ = اور اُس چاند سے پوچھا تو کہان سے پیدا ہوئی (آئی ہے) کیونکہ تو نے میرے غم سے بھرے ہوئے دل کو سجا دیا۔

(۱۰) ترجمہ = اُس نے یون جواب دیا کہ مین (تیری لونڈی) ہون۔ مین دل و جان سے تیری محبت سے پُر ہون۔

(۱۱) ترجمہ = اردوان بادشاہ کی خزانچی اور اسکے دل کا آرام - کیونکہ بادشاہ مجھسے خوش اور مگن رہتا ہی

(۱۲) ترجمہ = اگر تو اب مجھکو قبول کرلے تو مین تیری بندی ہون - مین دنیا مین تیرے ہی دیدار سے زندہ ہون -

(۱۳) ترجمہ = اگر تو چاہے تو مین تیرے پاس آیا کرونگی اور تیرے تاریک دن کو روشن بناؤنگی -
(اس شعر مین درافشان کی بجائے درخشان بناؤ!)

(۱۴) ترجمہ = جب اس ماہ پر بھی کچھ دن گزرے تو نصیحت کرنے والے (بابک پہلوان) پر شکست آئی -

(۱۵) ترجمہ = تجربہ کار ہوشیار بہادر بابک نے - اس پرانے گھر کو دوسرے کیلئے سپرد کیا (انتقال کیا)

(۱۶) جب اردوان کے پاس اسکی خبر (سناؤنی) آئی - غم سے بھر گیا اور اسکی روح تاریک ہوگئی -

(۱۷) سپہبد - سردار - سپہ سالار - ترجمہ = ہر ایک سردار نے فارس کو یاد کیا - سپہ سالار نے فارس سردار (بزرگ) بیٹے کے حوالے کیا یعنی ہر شخص نے وہانکی حکومت کی خواہش کی لیکن اردوان نے اپنے بڑے بیٹے کو وہانکا حاکم بنایا

(۱۸) ترجمہ = حکم دیا کہ نقارہ باہر نکالین لشکر کو دربار مین سے جنگل مین لیجائین (رسم تعزیت کے لئے)

(۱۹) ترجمہ = اس روشن دل اردشیر کے دل پر دنیا تاریک ہوگئی - مددگار اور پشت (باپ کے مرنے سے)

(۲۰) ترجمہ = اردوان کے لشکر سے اسکا دل اٹھ گیا - اس اطلاع کے بعد اس نے دوسری راہ اختیار کی -

(۲۱) ترجمہ = اسلئے کہ اسکے درد کی وجہ سے اسکا دل غصہ سے بھرا ہوا تھا وہ ہر طرف بھاگ جانے کا راستہ دیکھتا تھا یعنی اردوان سے جو رنج اسکے دل مین تھا اسکے باعث وہان سے جانا چاہتا تھا -

(۲۲ و ۲۳) ترجمہ = اسکے بعد یون ہوا کہ اردوان بادشاہ نے روشن دل (ہوشیار) نجومیون مین سے چند کو اپنے دربار مین بلایا اور ان سے اپنے (سلطنت کے) راستہ اور اقبال کی بابت دریافت کیا -

(۲۴) ترجمہ = اور یہ بھی (پوچھا) کہ زمانہ کی گردش اسکے بعد کسکو تعلیم دیگی (زمانہ کسکا مددگار ہوگا)

(۲۵) ترجمہ = بادشاہ نے انکو گلنار کے پاس بھیجا تاکہ وہ (بھی) ستارہ کو دیکھے -

(۲۶) ترجمہ = اس کام مین تین دن کا زمانہ گزرا - بادشاہ کا نصیبہ دیکھ لیا گیا -

(۲۷) ترجمہ = جب خزانچی - گلنار نے انکی آواز اٹھا نصیبا اور بھید کی باتین کہنا سنا -

(۲۸) ترجمہ = تین دن تک اور رات کے تین پہر گزرے تک وہ کنیز نجومیون کے ساتھ مشغول رہی -

(۲۹) ترجمہ = دل آرزو سے بھرا ہوا تھا اور ہونٹ آہون سے - انکی سب بات یاد رکھی تھی -

(۳۰) ترجمہ = چوتھے دن ہوشیار (نجومی) لوگ روانہ ہوئے تاکہ وہ بھید اردوان پر کھولین -

(۳۱) باز کے (جنتری و پترے) بغل مین لئے ہوئے لونڈی کے محل سے بادشاہ کے پاس گئے -

(۳۲) ترجمہ = اور بلند آسمان کا بھید اور اسکا انقلاب کیا اور کسطرح اور کتنا ؟ (سب مفصل) بیان کیا۔
(۳۳) ترجمہ = (انہون نے بتلایا کہ) اسکے بعد اب بہت زمانہ مین نہین (بلکہ جلدی ہی) ایک معالم سے (آدمی) سے بادشاہ کا دل پیچ و تاب کھائیگا (رنجیدہ ہوگا)
(۳۴) ترجمہ = اپنے آقا سے ایک غلام بھاگیگا کسی سپہ سالار کی نسل کا اور بہت ہی ہوشیار آدمی ہوگا۔
(۳۵) ترجمہ = اور اسکے بعد وہ ایک بلند بادشاہ بنجائیگا۔ دنیا کا منتظم اور نیک نصیبہ والا اور لوگون کو فائدہ پہنچانے والا (ہوگا)
(۳۶) ترجمہ = نیک نصیبہ والے مشہور سردار کا دل اُنکی باتون سے بہت رنجیدہ ہوا۔
(۳۷) ترجمہ = جب دنیا کا چہرہ تارکول کے مانند کالا ہوگیا۔ تو وہ لونڈی اردشیر کے پاس آئی۔
(۳۸) ترجمہ = وہ جوانمرد دریا کی طرح پریشان ہوا (اور بولا) کہ تو اُردوان سے ایک روز بھی صبر نہین کرتی۔ یعنی ہر روز اُسی کے ساتھ رہتی ہے اور اُس بغیر ایک دن صبر نہین کرسکتی۔
(۳۹) ترجمہ = کنیز نے وہ باتین جو کہ روشن دل نجومیون نے مشہور اُردوان سے کہین تھین بیان کین۔
(۴۰) ترجمہ = جب اُس نے گلنار سے اسطرح بات سُنی تو خاموشی اور صبر اختیار کیا۔
(۴۱) ترجمہ = اِس کہی ہوئی بات سے جوان آدمی کا دل اور تیز ہوگیا وہ بھاگ جانیکا راستہ ڈھونڈ نیلگا
(۴۲) ترجمہ = اِس کنیز سے کہنے لگا کہ اگر مین ایران جاؤن تو رے سے بہادرون کے شہر مین جلا جاؤنگا
(۴۳) ترجمہ = (کیا) تو یہ سوچتی ہے کہ میرے ساتھ راستہ مین چلیگی یا یہین بادشاہ کے پاس رہیگی۔
(۴۴) ترجمہ = اگر تو میرے ساتھ آئیگی دولتمند بنے گی۔ بیشک ولایت کے سر پر افسر یعنی بادشاہ ہوونگا۔
(۴۵) ترجمہ = اُس نے یون جواب دیا کہ مین فرمانبردار لونڈی ہون جب تک مین زندہ ہون تجھسے جدا نہوونگی
(۴۶) ترجمہ = وہ یہ کہتی تھی اور ہونٹ ٹھنڈے سانسون سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھون سے زرد آنسو ٹپک رہے تھے۔ (آخر پرانے رفیق بادشاہ کا کچھ تو خیال ہونا چاہیئے تھا)
(۴۷) ترجمہ = چاند سے چہرے والی سے اردشیر نے یہ کہا۔ کہ کل ضرور چلدینا چاہیئے"
(۴۸) ترجمہ = کنیز اپنی جان اور جسم کو ہتیلی پر رکھے ہوئے (جدائی اور جانے کے خیال سے ڈرتی ہوئی) اپنے محل مین آئی۔
(۴۹) ترجمہ = جب دنیا کا چہرہ سورج (کے غروب ہونے) سے زرد ہوگیا۔ اور لاجوردی رات جھکنے لگی یعنی دنیا پر تاریکی پھیلنے لگی۔
(۵۰) ترجمہ = لونڈی نے خزانون کے دروازے کھولے اور ہر ایک جوہر کو تلاش کرنا شروع کیا۔

(٥١) ترجمہ = بادشاہی یاقوت اور موتیون مین سے اور اشرفیون مین سے جتنون کی ضرورت تھی اور کام کے تھے لئیے (لے لیے)

(٥٢) ترجمہ = جہان اُسکی نشستگاہ تھی آئی۔ اور اُس مکان مین جواہرات کو قبضہ مین رکھا (چھپایا)

(٥٣) ترجمہ = اسی طرح تھی (ٹھیری رہی) یہانتک کہ پہاڑون مین سے رات آئی۔ اردوان سوگیا اور مکان گروہون سے خالی ہوگیا (سب نوکر وغیرہ چلدیے)

(٥٤) ترجمہ = وہ اُسی وقت محل مین سے تیر کی طرح (جلدی سے) نکلی۔ تمام جواہر اردشیر کے پاس لائی

(٥٥) ترجمہ = دنیا کے تلاش کرنے والے (فاتح اردشیر) کے ہاتھ مین پیالہ دیکھا۔ گھوڑون کے تمام نگہبانون کو سوتا ہوا پایا۔

(٥٦) ترجمہ = دو بیش قیمت گھوڑون کو چُنا اصطبل کے چرنے والون پر اُسی طرح (جلدی سے) زین کسا۔

(٥٧) ترجمہ = دنیا کے فاتح (اردشیر) نے جب گلنار کا چہرہ اور تمام لال (یاقوت) اور اشرفیان دیکھین۔

(٥٨) ترجمہ = تو اُسی وقت پیالہ (ہاتھ سے) سامنے رکھدیا۔ عربی گھوڑون کے سر پر لگام لگائی۔

(٥٩) ترجمہ = خفتان (چلتہ) پہن لیا اور زہر کے پانی مین بجھی ہوئی ایک تلوار ہاتھ مین لیکر خود گھوڑے پر بیٹھ گیا۔

(٦٠) بارگی۔ گھوڑا مخفف بارگیر۔ ترجمہ = اور وہ ماہ رُخ گلنار دوسرے گھوڑے پر بیٹھی اور دونون ایک دفعہ ہی چلدیے۔ (بارگی۔ یکبارگی مین صنعت تجنیس مرکب۔ دگر بارگی۔ یکبارگی۔ سیاقۃ الاعداد)

(٦١) ترجمہ = محل سے فارس کی طرف کا رُخ کیا۔ خوشدل اور راستہ تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا۔

(٦٢) ترجمہ = (اور یہان معاملہ) اسطرح تھا کہ اردوان اُس ماہرو بغیر رات دن (کبھی) روشندل (خوش) نہین رہتا تھا۔

(٦٣) دوش۔ کندھا۔ یال۔ گردن کے بال۔ مجازاً گردن۔ ترجمہ = ریشم (کے بچھونے) سے کندھے اور گردن کو نیک شگون کے طور پر گلنار کا چہرہ دیکھے بغیر نہین اُٹھاتا تھا۔

(٦٤) گاہ تخت۔ ترجمہ = جب اُسکے اُٹھنے کا وقت آیا اور ریشم (کے بچھونے) سے اُسکے تخت سجانے کا وقت ہوا۔

(٦٥) بالین۔ سرہانا۔ ترجمہ = تو وہ کنیز اُسکے سرہانے نہین آئی۔ وہ جھنجلایا اور اس کنیز کے کینہ سے (یہ خیال کرکے کہ یہ کنیز مجھسے کینہ رکھتی ہے) غصہ کرنے لگا۔

(٦٦) ترجمہ = دروازہ پر فوج ادب سے (موجود) کھڑی تھی تخت اور تاج اور محل آراستہ تھا۔

(٦٧) ترجمہ = دربار کا سردار (وزیر) دربار سے اُٹھکر آیا اور نامور بادشاہ کے پاس پہنچا۔
(٦٨) ترجمہ = اور اس سے کہا کہ گردن مروڑنے والے (بہادر پہلوان) دروازہ پر موجود ہین۔ اور ہر ایک شخص (تمام) جو کسی جگہہ ولایت کے سردار ہین (وہ بھی موجود ہین) یعنی اگر حضور کسی سے خفا ہوئے ہین تو اُسکو سزا دیجائے۔

کنیزک کے ساتھ اردشیر کے بھاگنے سے اردوان کا واقف ہونا اور اُن کے پیچھے (گرفتاری کیلئے) اُسکا دوڑنا

(١ و ٢) ترجمہ = بادشاہ نے نوکرون سے یون کہا کہ وہ جب گلنار (خدمت و محبت کے) راستہ اور قانون کا خیال نہین رکھتی ہے تو شاید اسکے دل مین سیر آگینہ (ہوا) ہوگا۔
(٣) ترجمہ = اُسی وقت بڑا منشی (ہیڈ کلرک) آیا (اور اطلاع دی) کہ کل رات اردشیر بیوقت چلا گیا ہے۔
(٤) خنگ۔ سفید گھوڑا۔ بارہ۔ تیز رفتار گھوڑا۔ ترجمہ = اور اصطبل سے سفید اور سیاہ (گھوڑے) جو بادشاہ کی مقررہ (خاص) سواری کے تھے لے گیا ہے۔
(٥) اُسی وقت بادشاہ کے دلکو یقین آگیا کہ اُسکا خزانچی (گلنار) اردشیر کے ساتھ گیا ہے۔
(٦) بور۔ سرخ گھوڑا۔ بالا۔ زین۔ بیالائے اندر پائے آورد۔ زین کے اندر پاؤن جمایا یعنی سوار ہو [illegible]
ترجمہ = اُس جنگی بہادر کا دل جگہہ سے نکل آیا (غصہ کے مارے بیتاب ہو گیا) اور فوراً [illegible]
(٧) ترجمہ = بہت سے جنگی سوار (ساتھ) لیگیا۔ تو کہے کہ اُسنے گھوڑون کو آگ کے سپرد کیا یعنی [illegible] طرح انہین غصہ مین بھڑکا کر بہت تیزی سے راستہ طے کیا۔
(٨) راستہ مین ایک مشہور جگہہ دیکھی۔ اُسمین بہت سے آدمی اور چوپائے دیکھے (بہت آباد جگہہ تھی)
(٩) شب گیر۔ پچھلی رات۔ مراد صبح۔ ہور۔ آفتاب۔ اَنْچ یا ہیچ۔ نعل۔ مراد ٹاپ۔ ستور۔ چوپایہ مراد گھوڑا
ترجمہ = اُن سے پوچھا کہ صبح کو آفتاب (نکلنے سے پہلے) کیوقت کسی شخص نے گھوڑون کے سمون کی آواز سُنی ہے۔
(١٠) ترجمہ = (کہا) دو آدمی دوڑتے ہوئے اِس راہ سے گزرے ہین ایک سفید گھوڑے پر تھا دوسرا سیاہ پر۔
(١١) ترجمہ = ایک نے کہا کہ یہان راستہ پر کو گزرے ہین۔ دو آدمی دو گھوڑون پر سوار میدان کے اندر رہی ہین
(١٢) دُم۔ پیچھے۔ غرم۔ دُنبہ۔ بھیڑ۔ پاک۔ خوبصورت۔ بارے۔ لیکن۔ ہمی۔ ہمی بود۔ پراگندہ پریشان
ترجمہ = سوارون کے پیچھے پیچھے ایک خوبصورت بھیڑ تھی۔ جو گھوڑے کے مانند خاک پر پریشان ہوتی (رہی)

چلی) جاتی تھی۔

(۱۳) ترجمہ = تو اُسوقت اردوان نے وزیر سے پوچھا۔ لیکن یہ بھیڑ کیون روانہ ہوگئی (چلی گئی)"

(۱۴) فر = دبدبہ - اقبال - پر = بازو - نشان - ترجمہ = اُس نے یون جواب دیا کہ یہ اُسکا دبدبہ (اقبال) ہے - نیک نصیبہ ہونیکی وجہ سے اُسکی بادشاہی کا پر (بازو و نشان) ہے۔

(۱۵) ترجمہ = اگر دوڑنے مین یہ بھیڑ اسکو پالیگی (اُس تک پہنچ جائیگی) تو ہمارے اوپر تمام کام دراز ہوجا[ئینگے] یعنی مشکل ہوجائینگے۔

(۱۶) ترجمہ = اردوان اُسی جگہہ اُترا (کچھہ) کھایا اور (تھوڑا سا) آرام کیا اور (جلدی سے پھر) دوڑنا شروع کیا

(۱۷) ترجمہ = (سب) آگے اردوان اور اسکا وزیر اردشیر کے پیچھے بھاگے جارہے تھے۔

(۱۸) ترجمہ = جوان (اردشیر) کنیز کے ساتھہ تیز آندھی کے مانند۔ تھوڑی دیر بھی دوڑنے سے غافل نہین ہ[وا]

(۱۹) آبگیر = تالاب - ترجمہ = اونچا آسمان جسکا مددگار ہوتا ہے اُسپر دشمن سے کچھہ صدمہ نہین پہنچتا (اُس مین ضرر نہین) ہی)

(۲۰) ترجمہ = اردشیر اس دوڑنے سے تھک گیا اور بلندی پر سے ایک تالاب دیکھا۔

(۲۱ و ۲۲) ترجمہ = دوڑنے والے جوانمرد نے کنارے سے کہا کہ اب جو ہم تھکن سے مل گئے ہین (تھک گئے ہین) اس چشمہ پر ذرا اُترنا چاہیئے اسلئے کہ گھوڑے اور آدمی (سوار دونون) بے تانے بانے (تاب و توان) ہوگئے ہین۔

(۲۳) ترجمہ = ہم ٹھہرین اور کچھہ تھوڑا سا پانی پئین اور پھر اسکے بعد آرام سے چلین۔

(۲۴) ترجمہ = جب دونون پانی کے قریب پہنچے - زردی سے دونون کے رخسارہ آفتاب کے مانند (پیلے) ہوگئے تھے۔

(۲۵) ترجمہ = اردشیر اُترنا ہی چاہتا تھا کہ اسنے تالاب پر دو جوان آدمیون کو دیکھا۔

(۲۶) ترجمہ = اُن جوانون نے جلدی سے پکار کر کہا (کہ ذرا) تیری باگ اور رکاب گھسنی چاہئین یعنی انکو ابھی اور کام مین لا کیونکہ ابھی اُترنا ٹھیک نہین۔

(۲۷) ترجمہ = (کیونکہ) جب تو اژدہے کے مُنہ اور شکار سے چھوٹ آیا ہے - تو اب پانی پینا کچھہ قیمت نہین رکھتا یعنی جب تو ہمت کر کے بھاگ نکلا ہے تو اب پانی پینے کے لئے اُتر کے گرفتار نہو۔

(۲۸) ترجمہ = ایسا نہین چاہیئے کہ تو پانی پینے کے لئے اُترے اور اپنے بدن پر تجھکو درود (فاتحہ) دینی پڑے (گرفتار ہوجائے) درود کے معنی لکڑی کاٹنے کے بھی ہین پس مطلب یہ ہوا کہ اپنے بدن کو ہلا[کت] مین نہ ڈالنا پڑے۔

(۲۹) جب اردشیر نے نصیحت دینے والے سے یہ بات سُنی۔ گلنار سے کہا یہ بات یاد کر لے (اسپر دھیان دی)
(۳۰) ترجمہ = رکاب کو بھاری کیا (پاؤن مضبوط جما کر رکھے) اور باگ کو ہلکا کر دیا (ڈھیلا چھوڑ دیا) اور چمکتے ہوئے نیزہ کو گردن کے قریب (کندھون پر لایا) رکھا۔
(۳۱) پس اندر۔ اسکے پیچھے۔ بادِ دمان۔ پھنکارنے والی ہوا۔ آندھی۔ تیرہ روان۔ اندھیری جان والا۔ پریشان۔ ترجمہ = اسکے پیچھے تیز آندھی کی طرح اردوان پریشان ہو کر برابر دوڑتا رہا۔
(۳۲) ترجمہ = جب آدھا دن گزر گیا۔ دنیا کے روشن کرنے والے (آفتاب) نے دنیا کو ناپ لیا (سفر طے کر لیا۔ سورج ڈھلگیا)
(۳۳) شارسان۔ شہر۔ قصبہ۔ جسکے چارون طرف باغات ہون۔ ترجمہ = ایک عمدہ رنگ و بُو والے۔ (خوبصورت۔ مہذّب) شہر کو دیکھا۔ اُسکے پاس (شہر مین سے) بہت سے آدمی آئے۔
(۳۴) موبد۔ آتش پرستون کا پیشوا عقلمند۔ ترجمہ = اُس ناسور (اردوان) نے اُن عقلمند شخصون سے پوچھا کہ وہ دونون سوار کب گزرے ہین؟
(۳۵) رہنما یعنی موبد نے اسکو یون جواب دیا کہ ای نیک نصیب اور پاکیزہ رائے والے بادشاہ۔
(۳۶) ترجمہ = جسوقت کہ آفتاب زرد پڑگیا اور رات نے اپنی لاجوردی (سرخی شفق کی) چادر پھیلائی۔
(۳۷) تو دو آدمی دوڑتے ہوئے اِس شہر کے قریب کو گزرے ہین۔ گرد مین بھرے ہوئے تھے اور حلق خشک تھا (پیاسے تھے)
(۳۸) نگار۔ نقش۔ بُت معشوق۔ ترجمہ = ایک سوار کے پیچھے ایک بھیڑ تھی۔ جسکے مانند محل مین کبھی کسیکو خوبصورت نہین دیکھا۔
(۳۹) کدخدا۔ صاحب خانہ۔ مراد وزیر یا اُس گاؤن کا چودھری۔ آید۔ یہان۔ جا۔ سے مراد تخت گاہ۔ مگر زاید۔ ترجمہ = وزیر نے اردوان سے یون کہا کہ اب تو یہان سے دارالسلطنت کو واپس چلنا چاہیے۔
(۴۰) ساز۔ سامان۔ دادری۔ انصاف۔ معاملہ۔ کام۔ ترجمہ = فوج تیار کر اور لڑائی کا سامان درست کر کیونکہ اب معاملہ اور ہی قسم کا ہو گیا ہے (کام کا رنگ بدل گیا ہے)
(۴۱) باد بدست بودن۔ ہوا کا ہاتھ مین آنا۔ کچھ فائدہ نہونا۔ ترجمہ = اسلئے کہ اُس (اردشیر) کا نصیبہ اسکے پیچھے بیٹھا ہے (ساتھ ہے) اِس دوڑ سے کچھ حاصل نہوگا۔
(۴۲) ترجمہ = اپنے بیٹے کے نام ایک خط لکھ اور خط مین اسکو یہ بات بھی لکھ دے (اسمین وی زائد ہی)

(۴۳) ترجمہ = شاید اُسکو اردشیر کا کچھہ پتہ ملے - ایسا نہو کہ وہ بھیڑ کا دودہ دوہے (اقبال سے فائدہ اُٹھاکر کامیاب ہو) (اردشیر - شیر مین صنعت تجنیس زائد)

(۴۴) ترجمہ = جب اردوان نے اُس سے یہ بات سنی - جان لیا کہ اب اُسکا کام اُولٹا پڑ گیا (اقبال پر زوال آچلا ہی)

(۴۵) ترجمہ = اُسی شہر مین (آرام لینے کو) اُترا اور اپنے نیکی دینے والے خدا کو یاد کرتا تھا -

اردشیر کو گرفتار کرنے کیلئے اردوان کا اپنے بیٹے بہمن کے نام خط لکھنا

(۱) ترجمہ = جب رات کے بعد دن نکلا تو صبح ہی صبح - بادشاہ نے حکم دیا کہ فوج واپس ہو!

(۲) ترجمہ = بادشاہ آیا اور اُسکا چہرہ بالسری کے رنگ کے مانند (زرد) تھا جب رات تاریک ہو گئی رَی مین پہنچا

(۳) بکار اندر آورد - کام مین لایا برتا - ترجمہ = بیٹے کے نام ایک خط لکھا کہ (اردشیر نے) کجی کو اپنے سر مین بھر لیا (کورس مین کشرے کی جگہہ کشری بھنی کجی لکھ لو)

(۴) ہمارے سرہانے سے اردشیر اسطرح چلا گیا - کہ کمان سے کوئی تیر کبھی اسطرح نہین نکلا (بہت تیزی سے نکل بھاگا)

(۵) وہ فارس کی طرف آیا ہے - پوشیدہ طور پر اسکو تلاش کر - یہ بات دنیا مین کسی سے مت کہو -

(۶) اردشیر اسکے بعد دریائے فارس پر پہنچا - خدا سے اسطرح کہا کہ ای مدد کرنے والے!

(۷) کنش - کام - کردن کا حاصل مصدر - کینہ - ترجمہ = اُس بُرے کینہ والے یا بُرے کام کرنے والے (اردوان) سے تو نے مجھکو بچوف کیا (خدا کرے) کہ اسکا جسم بھی بھلائی نہ دیکھے -

(۸) ترجمہ = (وہان اُس نے) آرام کیا اور ملاح کو سامنے بُلایا - گزرے ہوئے کام مین سے بہت سا نکالدیا (مصیبت کا اکثر زمانہ ختم کر دیا) یا ملاح سے اپنا گزرا ہوا قصہ بہت بیان کیا -

(۹) بر - جسم - سینہ - ترجمہ = عقلمند بوڑھے ملاح نے اردشیر کے قد اور جسم پر غور کیا -

(۱۰) اورند - بخت - اقبال - ترجمہ = اور معلوم کر لیا کہ وہ کے (بادشاہِ کیانی) کی نسل کے سوا اور کہین کا نہین ہے اُسکے مرتبہ اور اقبال سے خوش ہوا -

(۱۱) زورق - چھوٹی کشتی - ترجمہ = دریا مین جلدی سے اُترا - ہر طرف پانی پر کشتیان پھیلا دین -

(۱۲) صطخر یا اصطخر - خلیج فارس کے قریب ایک شہر کا نام - ترجمہ = نامدار اردشیر (کے آنے) کی اطلاع سے - اِس تالاب پر فوج جمع ہو گئی -

(۱۳) اصطخر شہر مین بابک کی نسل کا جو شخص تھا اُس نے بادشاہ (کے آنے) کی خبر پانے پر خوشی کی -

(۱۴) ترجمہ = اور باقی اور لوگ جو دارا کی نسل کے تھے ہر ایک ولایت مین صلح و مدارات سے رہتے تھے
(دارا - مدارا مین صنعت تجنیس زاید)

(۱۵) ترجمہ = جب انکو اردشیر کی اطلاع ملی - خوشی سے بوڑھے آدمیون کا دل جوان ہوگیا -

(۱۶) برنا - جوان - ترجمہ = دریا اور پہاڑون مین سے لوگ گروہا گروہ جوان کے پاس جا رہے تھے -

(۱۷) ہر شہر سے عقلمند اور تدبیر بتلانے والے فہمند (اردشیر) کے پاس جمع ہوگئے -

(۱۸) جوان اردشیر نے زبان کھولی (اور کہا) کہ اے روشن دل (عقلمند) نامدارو!

(۱۹ و ۲۰) ترجمہ = اِس نامدار مجلس مین عقلمند اور تدبیر بتانے والون مین سے کوئی ایسا نہین ہے جس نے
یہ نہ سنا ہو - کہ بُری طبیعت والے سکندر نے دنیا مین کمینہ پن سے کیا کیا -

(۲۱) ترجمہ = ہمارے باپ دادونکو سب کو قتل کیا اور ظلم سے دنیا کو قبضہ مین لایا -

(۲۲) حرز - ملک - زمین - ترجمہ = جب مین اسفندیار کی نسل کا موجود ہون (تو کیا یہ ٹھیک ہے) کہ ملک
مین اردوان بادشاہ رہے -

(۲۳) ترجمہ = یہ سزاوار ہے کہ ہم اس (کام یعنی اردوان کی بادشاہت) کو انصاف نہ کہین اور اِس
قصّہ کو ہم کوئی کبھی یاد (خیال) نہ کرین -

(۲۴) ترجمہ = جب تم اِس بات مین میرے مددگار رہو تو مین بلند تخت و تاج کسی کے لیے نہ چھوڑونگا -

(۲۵) ترجمہ = تم کیا کہتے ہو اور اسکا کیا جواب دیتے ہو (خدا کرے) کہ تم مبارک آواز سے جواب دو -

(۲۶) ترجمہ = اُس مجلس مین تلوار چلانے والے (سپاہیون) اور رائے بیان کرنے والے (عقلمندون
مین سے) جو کوئی تھا -

(۲۷) ترجمہ = جب اُس نے یہ آواز سُنی پاؤن پر (اُٹھ کے) کھڑا ہوگیا اور سب نے دلکا بھید سچ سچ کہہ دیا -

(۲۸) کہ جتنے ہم بابک کی نسل کے ہین تیرا چہرہ دیکھتے ہی ہم خوش ہوگئے ہین -

(۲۹) ترجمہ = اور باقی ہم جو ساسانی ہین کینہ لینے کے لیے ضرور کمر باندہین گے -

(۳۰) ترجمہ = ہمارا جان اور بدن جو کچھ ہے سب تیرے سامنے ہے - ہمارا دُکھ سُکھ سب تیرے دکھ سُکھ
سے ہے یعنی ہم تیرے مطیع ہین -

(۳۱) ترجمہ = ہم تیرے حکم سے پہاڑون اور دریاؤن کو کھود ڈالینگے تلوار سے تمام دریا کا پانی خون بنادینگے

(۳۲) جب اردشیر نے اس قسم کا جواب سُنا اُسکا سر زہرہ اور عطارد سے بھی بلند ہوگیا - (نیک و بلند
ستارون سے بھی خود کو زیادہ بلند سمجھنے لگا یعنی بہت ہی فخر کیا -

(۳۳) ترجمہ = اُن سرداروں کو شاباش دی دل مین کینہ (لینے) کی تدبیرین بچھائین (کرنے لگا)
(۳۴) ترجمہ = دریا کے قریب ایک شہر کی بنیاد ڈالی اور شہر کو آباد کرنا اُنکا کام ہوا۔
(۳۵) ترجمہ = ایک عقلمند نے اردشیر سے کہا کہ اے نیک نصیبہ والے دلپسند بادشاہ!
(۳۶) ترجمہ = تو چونکہ بادشاہی کا خیال کرتا ہے اسلئے چاہئے کہ پہلے فارس مین سے اُسکی جڑ کاٹ ڈالے
(۳۷) ترجمہ = پھر اُسکے بعد اردوان سے لڑائی کیجیو۔ کیونکہ نصیبہ بھی جوان ہے اور بادشاہ بھی جوان ہے
(ضرور کامیابی ہوگی)
(۳۸) آزرم = صلح - بجا و ورک - ترجمہ = کیونکہ وہ طوائف کے بادشاہون (تمھاری) بہ نسبت مال و خزانہ مین زیادہ ہے اور تو اُسی کی طرف سے مدافعت اور تکلیف دیکھیگا۔
(۳۹) ترجمہ = اگر تو نے اسکے تخت کو جگہ سے اُٹھادیا۔ تو اُسکے بعد تیرے مقابلہ مین کوئی پاؤن نہین جمائیگا
(۴۰) ترجمہ = جب بلند گردن والے (معزز) اردشیر نے یہ عمدہ اور دلپسند باتین سُنین (تو انپر عمل کیا)
(۴۱) ترجمہ = جب پہاڑ کی تلوار سے آفتاب نے سر نکالا تو اردشیر دریا کے سامنے سے صطخر مین آیا۔
(۴۲) بہمن اردوان - اضافت ابنی - ترجمہ = اردوان کے بیٹے بہمن کو خبر لگی اُسکا دل درد سے بھر گیا
اور جان تاریک ہوگئی۔
(۴۳) ترجمہ = شاہی تخت پر اُس نے کچھ دیر نہین لگائی - لڑائی کے سامان کے ساتھ فوج کو سامنے لایا۔

تباک کا اردشیر کو مدد دینا اور بہمن سے لڑنا اور فتح پانا

(۱) ابا مین الف زائد - ترجمہ = ایک مشہور (شخص) جسکا نام تباک تھا - ہتیار اور لشکر اور عمدہ رائے والا (تھا)
(۲) ترجمہ = جو کہ جہرم نام شہر پر بادشاہ تھا اور دنیا کو دیکھے ہوئے عمدہ رائے والا حاکم (تھا)
(۳) ترجمہ = اُسکے سات لایق بیٹے تھے - جب اُسکو یہ خبر (کہ اردشیر نے بہمن پر چڑہائی کی ہے) لگی تو بہمن کے سامنے (ساتھ دینے) سے چلدیا (علیحدہ ہوگیا)
(۴) ترجمہ = جہرم سے اردشیر کے پاس لشکر اور نقارہ اور گرفتار کرنے و باندھنے (کے تمام ساز و سامان) کے ساتھ آکر مل گیا (اور بہمن کو چھوڑ دیا)
(۵) ترجمہ = جب اسکی (تباک کی) آنکھ اُس سپہ سالار (اردشیر) پر پڑی تو جسطرح کہ سزاوار و مناسب تھا ویسے گھوڑے سے اُترا۔
(۶) ترجمہ = دوڑتا ہوا آیا اور اُسکے (اردشیر کے) پاؤن کو بوسہ دیا ساسانی نسل کے بادشاہون کو بہت

یاد کیا (اُنکا ذکر کیا)
(۷) ارج - قیمت - قدر - ترجمہ = فاتح (اردشیر) نے اسپر نوازش کی جلدی آجانیکی وجہ سے اسکی قدر پہچانی -
(۸) ترجمہ (اردشیر) مشہور تباک سے اندیشہ کرنے لگا اُسکا دل اِس بوڑھے سے اندیشناک ہوا اور ڈرا - کورس
مین " سے " کی جگہ از بنالو - پر اندیشہ شدنا مجواز تباک یعنی گو تباک نے آکر تعظیم وغیرہ ادا کی لیکن پھر
بھی اردشیر کے دل مین اندیشہ پیدا ہوا - مبادا کہ دھوکا دینے کے لیئے آیا ہو!
(۹) آژیر - ہوشیار - پہلے مصرع مین از زاید ہے - ترجمہ = راستہ مین بوڑھے تباک سے ہوشیار تھا کیونکہ
اسکے ساتھ دنیا کو فتح کرنے والی فوج تھی -
(۱۰) وہ بوڑھا بھی دنیا کو دیکھے ہوئے اور تجربہ کار تھا اُس نے اردشیر کا اندیشہ معلوم کرلیا -
(۱۱ و ۱۲) ترجمہ = وہ آیا اور اُستا وژند (آتش پرستونکی مذہبی کتابین) ساتھ لایا اور یون بولا کہ " بلند کام بنانے
والے خدا کی طرف سے تباک کی بے بہا (ناچیز) جان کاٹ دی جائے (ہلاک ہو) اگر میرے دل مین
پاک اور اچھے خیالات کے سوا کچھ اور ہو "
(۱۳) ترجمہ = جب مجھکو اردشیر بادشاہ کی یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ اس تالاب پر لشکر لایا ہی (چڑہائی کی ہی)
(۱۴) ترجمہ = تو مین اردوان بادشاہ سے اس طرح سیر ہو گیا جیسا کہ جوان آدمی بوڑھیا سے (تنگ آجاتا ہی)
(۱۵) ترجمہ = مجھکو نیک قدم محبت کرنے والا - غلام سمجھ - دل مین صبر کرنے والا اور بھید چھپانیوالا جان -
(۱۶) ترجمہ = جب اردشیر نے اُس سے یہ بات سنی ایک دوسرے خیال (تدبیر) کی بنیاد ڈالی -
(۱۷) ترجمہ = اُسکو باپ کی طرح سمجھنے لگا - نامداروں (سپاہیوں) کے اوپر اُسکو سردار بنادیا -
(۱۸) ترجمہ = بادشاہ کا دل اندیشہ سے آزاد ہوگیا - رام کے بیٹے آذر اور خراد (ایران کے دو مشہور پہلوان)
کی طرف گیا -
(۱۹) ترجمہ = خدا کے سامنے عاجزی کرتا تھا تاکہ وہ بھلائی کی طرف اُسکا راستہ بتانے والا ہو (بتائے)
(۲۰) ترجمہ = ہر کام مین اُسکو فتحمند بنائے اور اُسکی بزرگی کے درخت مین پھل لائے -
(۲۱) ترجمہ = وہان سے پھر پردہ سرا (خاص مکان مین) گیا رہنما کے ذریعہ سے تمام فوج اسکے سامنے
پیش آئی -
(۲۲) سوارا ور پیدلون کو گنتا تھا - دیکھا کہ سردار اور پہلوان کون کون ہے -
(۲۳) ترجمہ = جب عارض (فوج کے بخشی) نے بہادر اور خنجر مارنے والے آدمی پانچ ہزار بتلائے -
(۲۴) ترجمہ = اُس نے سب کو معلوم کرلیا اور (ہر ایک کا) نام پوچھا - اور اُس بےشمار لشکر مین سے خوشی کا غل اُٹھا -

(۲۵) ترجمہ۔ فوج کو روپیہ دیا اور سب کو آباد کیا۔ اپنے نیکی دینے والے منصف (خدا) کو یاد کیا۔

(۲۶) ترجمہ۔ جب دلاور چیتے کے مانند (خونخوار) لشکر (تیار) ہوگیا۔ اردوان کے بیٹے بہمن کی طرف لڑائی کے لیئے چلا۔

(۲۷) ترجمہ۔ جب وہ ایک دوسرے سے نزدیک ہوگئے تو لڑائی کے خریدنے والے پہلوان باہر نکلے۔

(۲۸) ترجمہ۔ فوج نے دونون طرف سے قطار جمالی۔ سب ہاتھوں مین نیزے تلوار اور برچھے (لیکر باہر آئے)

(۲۹) ترجمہ۔ جب آسمان کی چادر نیلی پڑگئی (دن خوب نکل آیا) تباک کی فوج لڑنے نکلی۔

(۳۰) جنگی شیرونکی طرح گتھ گئے (باہم لڑنے لگے) بہتی ہوئی ندی کی طرح خون بہاتے تھے۔

(۳۱) ترجمہ۔ اسی طرح (لڑتے رہے) یہانتک کہ آفتاب زرد ہوگیا۔ ہوا گرد سے بھر گئی اور زمین (کشتہ) آدمیون سے۔

(۳۲) ترجمہ۔ تارکول کے مانند ایک کالا بگولا دکھائی دیا اور فوج کے بیچ مین سے اردشیر سامنے آیا۔

(۳۳) ترجمہ۔ اردوان کا بیٹا بہمن بھاگ گیا۔ اُسکا بدن چلتے ہوئے تیر اور نیزون سے زخمی ہوگیا تھا۔

(۳۴) ترجمہ۔ (اُسکے) پیچھے پیچھے اردشیر شاہ بوق (نفیری) کی آواز اور تیرون کے مینہ کے ساتھ بھاگا جا رہا تھا۔

(۳۵) ترجمہ۔ اسی طرح صطخر شہر تک (تعاقب کیا) جسپر بہمن کو بڑا فخر تھا یعنی اسکو پسند کرتا تھا۔

(۳۶) مر۔ عدد۔ ترجمہ۔ جب دنیا مین سے (اردشیر) بادشاہ کی آواز بلند ہوئی (وہ کامیاب ہوا) تو ہر طرف سے انگنت فوج آملی۔

(۳۷) ترجمہ۔ اُسکے خزانہ کو بہت زیادہ کردیا۔ جس جگہہ بابک نے محنت سے جمع کیا تھا یعنی بابک کے محنت سے جمع کئے ہوئے خزانہ کے ساتھ اس مال کو ملاکر اُسکا خزانہ بڑھا دیا۔

(۳۸) ترجمہ۔ متفرق درہمون کو بکھیرا (سپاہ کو دیا) طاقت سے غالب ہوکر فارس سے آگے لشکر بڑھایا۔

اردشیر کی لڑائی کیلیئے اردوان کا لشکر کشی کرنا اور اردوان کا مارا جانا

(۱) ترجمہ۔ جب اردوان کو (بہمن کی شکست) کی اطلاع ملی۔ اُسکا دل خوف سے بھر گیا اور جان تاریک ہو گئی

(۲) ترجمہ۔ یون کہنے لگا کہ بلند آسمان کا یہ بھید نصیحت دینے والے (نجومی یا وزیر نے پہلے ہی) بیان کر دیا تھا

(۳) بد۔ شد۔ ہوئی ہے بخشش۔ خدا کی دین۔ تقدیر۔ ترجمہ۔ ہر ایک بات ایسی ہوئی ہے جو خیال سے بھی باہر ہے (سچ ہے) تقدیر سے کوئی کوشش کرکے کس طرح بچ سکتا ہے (نہین)

(۴) ترجمہ= مین خیال نہین کرتا تھا کہ اردشیر مین سے ایک ایسا نامور اور شیر کو پکڑنیوالا آدمی نکل آئیگا۔
(۵) بُنہ۔ سامان۔ ترجمہ= اُس نے خزانہ کا دروازہ کھولا (اور سپاہیون کو) روزی دی۔ فوج جمع کی اور سامان درست واکٹھا کیا۔
(۶) ترجمہ= گیلان اور دیلم سے فوج آئی۔ لشکر کی گرد چاند تک پہنچ گئی۔
(۷) ترجمہ= اور اُسطرف سے (اردشیر) بادشاہ اپنا لشکر لایا۔ وہ فوج جس نے ہوا کا راستہ بند کردیا۔
(۸) ترجمہ= پرتاب۔ تیر بھر کا فاصلہ۔ ترجمہ= دونون لشکرون مین دو تیر ونکا فاصلہ رہگیا۔ زمین کے اندر سانپ کی نیند بھی اُڑگئی۔
(۹) چرنگیدن۔ بجنا۔ کرنا۔ نفیری۔ درآے۔ بڑا گھنٹا۔ ترجمہ= نقارہ اور نفیری کے غل مچانیکی زیادتی سے گھنٹے کے بجنے اور ہندی ٹال کی آواز سے (سب پریشان تھے)
(۱۰) درفش۔ ایک قسم کا چھوٹا نیزہ یا تیر۔ ترجمہ= لشکر غل مچا رہے تھے۔ (اور تیر) سنا سن چل رہے تھے بنفشئی رنگ کی نیلی تلوارین سر اڑا رہی تھین۔
(۱۱) ترجمہ= چالیس روز تک اسی طرح لڑائی ہو رہی تھی۔ اُن زبردستون (عاجز سپاہیون) پر جہان تنگ ہو گیا تھا۔
(۱۲) کشتون کی کثرت سے جنگل کا چہرہ پہاڑ کے مانند بن گیا تھا۔ زخمی لوگ زندگی سے عاجز آگئے تھے
(۱۳) ترجمہ= آخر کار ایک کالی گھٹا ظاہر ہوئی۔ لڑائی کی کوشش مین طاقت آگئی۔
(۱۴) ترجمہ= ایک بہت ہی ڈراونی آندھی اُٹھی۔ لڑنے والون کا دل اُس سے بہت ہی ڈرا۔
(۱۵) ترجمہ= پہاڑ گونج اُٹھے اور میدان پھٹ گئے غل غبارہ ہوا سے بھی گزر گیا (پہاڑ کر پار نکل گیا)
(۱۶) ترجمہ= اِس سے اردوان کا لشکر بہت ڈرا۔ سب ہمزبان (متفق) ہو کر یہ بات کہنے لگے
(۱۷) ترجمہ= کہ اردوان پر یہ ہوا خدا کی طرف سے (آئی) ہے۔ اب اِس لشکر (کی بدنصیبی) پر رونا چاہئے۔
(۱۸) ترجمہ= ایک دن جہان سخت لڑائی ہوئی تھی۔ تمام عقلمندون نے پناہ مانگی (پہلے ہی سے شکستہ دل تھے)
(۱۹) ترجمہ= فوج کے بیچ مین سے اردشیر نکلا تیر ونکا مینہ سنا سن برسنے لگا۔
(۲۰) ترجمہ= اِسی درمیان مین اردوان گرفتار ہو گیا اور اُس نے تاج کیلئے اپنی پیاری جان دیدی۔
(۲۱) ترجمہ= خرّاد نامی ایک پہلوان کے ہاتھ (گرفتار ہوا) جب اُس نے پکڑ لیا تو اُسکے گھوڑے کی لگام پکڑ کر لے گیا۔
(۲۲) ترجمہ= اُسکو قید کر کے دنیا کے فاتح (اردشیر) کے پاس لیگیا۔ اردشیر نے دور سے اردوان کو دیکھا۔

(۲۳) ترجمہ۔ اردوان بادشاہ گھوڑے پر سے اُتر پڑا۔ اسکا بدن تیرون سے زخمی اور جان تاریک تھی۔
(۲۴) دژخیم۔ بدخصلت۔ مراد جلّاد۔ ترجمہ۔ اردشیر بادشاہ نے جلّاد سے کہا۔ خبردار ا بادشاہ کے (میرے) دشمن کو پکڑ لے۔
(۲۵) ترجمہ۔ خنجر سے اسکی کمر کے دو ٹکڑے کر دے۔ بُرا چاہنے والے دشمنون کا دل خوف سے بھر دے۔
(۲۶) ترجمہ۔ جلّاد آیا اور اُس نے حکم کی تعمیل کی اور وہ نامدار دنیا سے گم ہوگیا۔
(۲۷) ترجمہ۔ اِس بوڑھے آسمان کا کام چاہے اردوان ہو چاہے اردشیر سب کے ساتھ یہی ہے۔
(۲۸) ترجمہ۔ جسکو ستارہ (نصیبہ) بلند کرتا ہے۔ اُسی کو پھر ذلیل خاک کے سپرد کرتا ہے (خاک مین ملاتا ہے)
(۲۹) ترجمہ۔ اُسکے دو بیٹے بھی گرفتار ہوئے اور اُس سے آرش (تیر انداز) کی نسل ذلیل ہوگئی۔
(۳۰) ترجمہ۔ اُن دونون کے پاؤن مین بھی بیڑیان ڈالکر بلند بادشاہ نے قید خانہ مین بھیجدیا۔
(۳۱) ترجمہ۔ دو سردار تھے وہ لڑائی سے بھاگ گئے اور بلا کے جال مین نہین پھنسے۔
(۳۲) ترجمہ۔ وہ روتے ہوئے (ہندوستان کی طرف کو بھاگ گئے (اے مخاطب) اگر تو اس سے ایک قصّہ بنا لے تو ٹھیک ہے۔ یعنی عبرت حاصل کرے تو مناسب ہے۔
(۳۳) ترجمہ۔ لڑائی کا میدان زین اور ٹکون سے بھرا ہوا تھا اور لشکر کے ہتیار اور سونے چاندی پڑے تھے۔
(۳۴) ترجمہ۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ وہ سب (سپاہی لوگ) جمع کر لین اسکے بعد تمام فوج کو بخشش دی۔
(۳۵) ترجمہ۔ فوج کے درمیان سے تاک باہر نکلا (اپنے قدیم بادشاہ) اردوان کے بدن کو خون سے پاک کیا۔
(۳۶) دخمہ۔ مقبرہ۔ روتے ہوئے اُسکو لڑائی کی خاک سے دہویا بادشاہونکی رسم کے موافق ایک مقبرہ بنایا۔
(۳۷) ترجمہ۔ اُسکے زخمی بدن کو ریشم سے ڈھکا۔ کافور کا ایک تاج اسکے سر پر رکّھا۔
(۳۸) ترجمہ۔ لشکر مین سے جو شخص رئی مین گیا۔ اُس نے اُسکے محل کی خاک کو پاؤن سے ناپا (روندا)
(۳۹) ترجمہ۔ اسکے بعد وہ اردشیر کے پاس آیا اور یون کہا کہ اے عقل کی بات ماننے والے بادشاہ۔
(۴۰) ترجمہ۔ تو عہد کر اور اُسکی لڑکی سے شادی کر لے کیونکہ وہ زیب و زینت والی اور تاج و تخت والی ہے۔
(۴۱) ترجمہ۔ کلاہ و تاج و خزانہ سب تیرے قبضہ مین آجائیگا وہ تمام جو اردوان نے بڑی محنت سے جمع کیا ہے
(۴۲) ترجمہ۔ (اردشیر نے) اُس (کی) نصیحت اور سچی بات سُنی۔ اُسی وقت اُسکی بیٹی سے شادی کر لی۔
(۴۳) ترجمہ۔ دو ہشمند سپہ سالار (اردشیر) اور مالدار فوج تین ماہ تک اُسکے (اردوان کے) محل مین رہے۔

(۴۴) ترجمہ۔ پھر وہ نامور رَئے سے فارس کی طرف آیا تھکن اور بولنے سے آرام کیا۔

(۴۵) ترجمہ۔ ایک محل اور باغون سے بھرا ہوا شہر بنایا اسمین چشمے اور میدان اور جنگل رکھے۔

(۴۶) ترجمہ۔ جسکو اب دولتمند بوڑہا دہقان "خرۂ اردشیر" کہتا ہے۔

(۴۷) ترجمہ۔ اسمین ایک بے کنارہ (بہت بڑا) چشمہ تھا۔ اِس چشمہ سے بہت سی نہرین نکالی تھین۔

(۴۸) سدہ۔ آتش پرستون کے ایک جشن کا نام۔ ترجمہ۔ اسی چشمہ سے اُس نے آتشکدہ نکالا تھا۔ اور اُسی پر آفتاب اور سدہ کا جشن تازہ ہوا تھا۔

(۴۹) اسکے چارون طرف باغ اور میدان اور محل تھے اور ایک بہت بڑی جگہہ عمارت بنائی تھی۔

(۵۰) ترجمہ۔ چونکہ (اُسکا آباد کرنے والا) بادشاہ عقل اور دبدبہ اور زور والا تھا۔ زمین دار لوگ (دہقانی) اسکو زور کا شہر کہتے تھے۔

(۵۱) ترجمہ۔ اسکے گرداگرد چھوٹی بستیان آباد کین جب اسکو آباد کرلیا تو لوگونکو بسایا۔ (انکی قدر کرکے اسمین بسایا)

(۵۲) ترجمہ۔ ایک جگہہ ایک کہار دریا دیکھا اُسکے سامنے مناسب طور پر پہاڑ کو کاٹا۔

(۵۳) تیتین چھینی۔ ٹانکی۔ ترجمہ۔ کام کے آدمیون اور پتھر کاٹنے کے اوزارون کو لے گیا اور اس پہاڑ مین سے سو چشمہ (نہرین) نکالین۔

(۵۴) ترجمہ۔ (جنکو وہ پہاڑ سے شہر زور تک لیجاتا تھا وہ شہر مکانون اور چارپایون سے بھر گیا۔

کُردون کے ساتھ اردشیر کی لڑائی اور اُسکا شکست پانا

(۱) مر۔ تعداد گنتی۔ کرد۔ جنگل مین رہنے والی قوم۔ ترجمہ۔ (اردشیر) اصطخر سے انگنت فوج ساتھ لے گیا۔ کردون سے لڑائی کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔

(۲) بتنگ اندر آمد۔ تنگ۔ نزدیک۔ قریب یعنی بالکل سر پر ہی آگیا۔ پزیرہ شدن۔ استقبال کرنا مقابلہ کرنا

ترجمہ۔ جب اردشیر قریب آگیا (سر پر آن پہنچا) تو بے تعداد کُردون نے لڑائی کے لئے اسکا مقابلہ کیا۔

(۳) ایک تو یہ کام ذلیل تھا ہی مشکل بھی ہوگیا۔ تمام ملک کردون کا ساتھی ہوگیا (اسمین ابا کا الف زائد ہے)

(۴) ترجمہ۔ ایک فارسی لشکر جمع ہوگیا۔ جسکے پہلوانون مین سے ہر ایک تیس (پہلوانون) کے برابر تھا۔

(۵) ترجمہ۔ ایک دن رات کے وقت باہم لڑتے رہے۔ جہاندار (اردشیر) اور اسکی فوج سب (شکست کھاکر) بھاگ گئے۔

(۶) آوردگاہ۔ شاہی کیمپ۔ لڑائی کا میدان۔ ترجمہ۔ لڑائی کے میدان مین کشتون اور زخمیون کی کثرت سے

میدان کی تمام جگہہ تنگ ہو گئی۔
(۷) خوار مایہ۔ تھوڑی سی پونجی والے۔ بمقدار۔ ترجمہ۔ اُس لڑائی کے میدان مین تھوڑی سی فوج کے ساتھہ اُس بادشاہ کے سوا کوئی اور نامدار نہین تھا یعنی گرد کامیاب ہو کر لوٹے اور میدان مین اردشیر اور اسکی تھوڑی سی فوج رہ گئی۔
(۸) ترجمہ۔ چمکنے والے تیز سورج اور خاک اور گرد سے پیاس کے مارے زبانین ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین۔
(۹) درفش۔ جھنڈا۔ ترجمہ۔ اسکے بعد رات نے (اپنا) جھنڈا اٹھالا (بلند کیا) جسنے وہ لڑائی اور جوش و غل بٹھا دیا (کم کر دیا)
(۱۰) ترجمہ۔ پہاڑ کی طرف کچھہ آگ دیکھی۔ جہاندار (اردشیر) اُس تھوڑے سے گروہ کے ساتھہ وہان آیا۔
(۱۱) ترجمہ۔ تھوڑے سے بوڑھے اور جوان آدمیون کے ساتھہ (جو بچ رہے تھے) اردشیر نے آگ کیطرف رُخ کیا (چلا)
(۱۲) ترجمہ۔ جب قریب پہنچا تو چرواہون کو دیکھا اُن بھیڑ اور بکریون پر چوکیدارون (محافظون) کو دیکھا۔
(۱۳) ترجمہ۔ بادشاہ اور فوج گھوڑون سے اُترے انکا منہ لڑائی کے میدان کی خاک سے بھرا ہوا تھا۔
(۱۴) سبک۔ ہلکا تھوڑا۔ ماست۔ دہی۔ دہی کا پانی۔ ترجمہ۔ اردشیر نے اُن سے تھوڑا سا پانی مانگا۔ وہ جلدی سے چھاچھہ کا پانی لیکر پہونچے۔
(۱۵) ترجمہ۔ آرام کیا اور جو کچھہ (موجود) دیکھا تھوڑا سا کھایا اندھیری رات مین خفتان کو بدن سے اُتارا۔
(۱۶) مغفر۔ لوہے کی ٹوپی۔ خود۔ ترجمہ۔ خفتان کا ہی عمدہ بستر بنایا۔ اور اُس کیانی خود کو سرہانے رکھا (تکیہ بنایا)
(۱۷) ترجمہ۔ جب دریا کے پانی سے صبح کی روشنی نے سر نکالا۔ ایران کے بادشاہ کا سر نیند سے اُٹھا۔
(۱۸) ترجمہ۔ چرواہونکا سردار اُسکے سرہانے آیا (اور کہا) کہ بُرائی رات اور دن (ہمیشہ) تجھسے دور رہے (شبان شبان مین صنعت تجنیس تام)
(۱۹) ترجمہ۔ کیا بُرائی پیش آئی جو یہ جگہہ تیرا راستہ ہی (تو یہان آیا) اور خفتان کو تو نے خوابگاہ بستر بنایا؟
(۲۰) ترجمہ۔ اُس چرواہون کے سردار سے بادشاہ نے راستہ پوچھا کہ مین یہان کے بعد آرام کی جگہہ کہان پاؤنگا۔
(۲۱) ترجمہ۔ اُسنے یون جواب دیا کہ جب تک تیرے ساتھہ راہ بتانے والا نہو آباد جگہہ نہین ملیگی۔
(۲۲) فرسنگ۔ تین میل کا فاصلہ۔ ترجمہ۔ یہان سے جب تو چار فرسنگ راستہ چلیگا تو آرام کی جگہہ ملیگی۔
(۲۳) ترجمہ۔ وہان سے تو پھر گاؤن گاؤن چلا جائیو۔ ہر گاؤن مین ایک مہتر سردار ہے۔
(۲۴) ترجمہ۔ جب اردشیر نے اُس چرواہون کے سردار سے یہ سُنا تو گلہ مین سے چند راستہ بتانیوالے بوڑھے ساتھہ لیلیے۔
(۲۵) مہ۔ سردار۔ ترجمہ۔ سپہ سالار پہاڑ کے گاؤن مین آیا۔ اُس گاؤن مین سے سردار (خبر پاتے ہی) جلدی سے اُسکے پاس گیا۔

(۲۶) ترجمہ = اُس جگہہ سے (اپنے آباد کردہ شہر) خرّہ اردشیر تک (فوج کے) بوڑھے اور جوان سواروں کو روانہ کیا۔
(۲۷) ترجمہ = فوج کو جب بادشاہ کی اطلاع ملی سب نے خوش ہوکر (اُسکے پاس آنے کا) راستہ لیا۔
(۲۸) ترجمہ = اُس نے تجربہ کاروں کو کُردون کے پاس (انکا حال معلوم کرنیکو) بھیجا تاکہ پوشیدہ طور پر اُنکا ارادہ معلوم کریں۔
(۲۸) ترجمہ = وہ دوڑتے ہوئے گئے اور واپس آئے۔ شاہ ایران کے سامنے آکر کھڑے ہوئے (اور کہا)
(۲۹) وہ دوڑتے ہوئے گئے اور واپس آئے۔ شاہِ ایران کے سامنے آکر کھڑے ہوئے (اور کہا)
(۳۰) ترجمہ = کہ وہ سب نام و شہرت کو تلاش کرتے ہیں (اپنی اپنی شہرت کے کام میں مصروف ہیں) کوئی شخص اپنے دل میں بادشاہ کو یاد نہیں کرتا ہے۔ (سب بھول گئے ہیں)
(۳۱) اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اردشیر اصطخر میں (جاکر) پُرانا پڑ گیا (کمزور و عاجز ہو گیا) اور اسکا جوان نصیبہ بوڑھا ہو گیا ہے۔
(۳۲) ترجمہ = جب بادشاہ نے یہ بات سُنی خوش ہو گیا۔ گزری ہوئی بات (شکست) اسکے دل پر سے ہوا ہو گئی (اُڑ گئی) موقع کی خبر جو لگی پچھلی شکست کو بھول گیا۔
(۳۳) ترجمہ = اُس نامداروں کے لشکر میں سے تین ہزار تلوار چلانے والے سوار چُنے (اور ایک رسالہ تیار کیا)

اردشیر کا کُردون پر رات کو چھاپا مارنا اور اُنکو شکست دینا

(۱) نابُردنی۔ نہ لیجانے کے لایق۔ یاسہ لیاقت۔ ترجمہ = جب آفتاب زرد ہوا (شام ہوئی) تو اُسنے لشکر چلایا (ساتھ لیکر چلا) جو لوگ لیجانے کے لایق نہ تھے اُنکو وہیں چھوڑ دیا۔
(۲) ترجمہ = جب رات آدھی گزر گئی اور اندھیرا ہو گیا دنیا کا منتظم کُردون کے قریب پہنچا۔
(۳) آشفتن غصہ میں کسی پر بگڑنا۔ ترجمہ = تمام میدان اُنکے سوئے ہوئے لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا۔ اور اپنے تمام لشکر کا دل پریشان (لڑائی پر آمادہ) دیکھا۔
(۴) جب وہ سپہ سالار کُردون کے سرہانے (بالکل سرپر) آیا تو اپنے تیز قدم گھوڑے کی باگ ڈھیلی کر دی۔
(۵) کیا۔ مقابل۔ مضبوط۔ قوی۔ ترجمہ = تلوار کھینچ لی۔ اور (کُردون کے) بیچ میں رکھی مقابل (دشمن) کے سر پر خون کا تاج رکھا۔
(۶) اُن سے تمام میدان (کٹے ہوئے سر اور ہاتھوں سے) سر اور ہاتھ بنگیا کُرد لوگ زمین پر پیٹھ کے بل گر پڑے۔
(۷) ترجمہ = ان میں سے بے حساب پکڑے گئے اُنکی مضبوطی اور بے وقوفی ذلیل ہو گئی۔
(۸) ترجمہ = اُنکی تمام زمینوں کو لُٹوا دیا۔ تمام فوج کو تھیلیاں اور تاج دئے۔
(۹ و ۱۰) ترجمہ = یوں ہوا (یہ واقع ہوا) کہ اگر کوئی بوڑھا کمزور اشرفیوں کا تھال سر پر رکھکر میدان میں کو گزرتا تو بادشاہ کے انصاف اور زمانہ کے نیک نصیبہ کی وجہ سے اُسکی اشرفیوں کو کوئی نگاہ بھر کے نہیں دیکھتا تھا۔
(۱۱) ترجمہ = وہ مردانگی (عقلمندی) سے اُس (مفتوحہ) شہر پر گھمنڈ نہیں کرتا تھا تمام پہلوان شہر اصطخر میں آئے۔
(۱۲) ترجمہ = بادشاہ نے حکم دیا کہ گھوڑوں کو مضبوط بناؤ سواروں کے ہتھیاروں کو بے عیب کرو یعنی پالش و صفائی کرو۔ کوس میں تیز غلطی ہے برونا لو
(۱۳) ترجمہ = عیش کی مجلس میں بدنوں کو آرام دو کیونکہ لڑائی کے دن کا خیال پھر جلدی سے آرہا ہے۔
(۱۴) گردہ گاہ۔ تھیگا۔ لوگ۔ کمر سے مراد یہاں کمر بند پیٹی ہے۔ ترجمہ = بہادروں نے کھانے پر خیال جمایا (تن پروری شروع کی) جب کمروں نے پیٹیوں سے آرام پالیا۔ (۱۵) ترجمہ = تو اردشیر لڑائی کی تدبیر میں کرنیلگا۔ جب تو اس قصہ کو سُنے یاد رکھ۔

فیض ربّانی

شرح قصاید خاقانی

متعلقہ بی۔اے۔ فارسی کورس الہ آباد یونیورسٹی

مصنفہ

پروفیسر السنۂ مشرقیہ جناب مولانا مولوی سیّد محمد علی صاحب نامی مولوی فاضل
و منشی فاضل وغیرہ وغیرہ۔ پروفیسر عربی جمنا مشن کالج الہ آباد

و جناب

مولوی ابوالمقصود سیّد محمد محمود علی صاحب گرامی ہیڈ مولوی کینٹمنٹ اسکول
صدر بازار مصنفین کتب عدیدہ و شروحات پسندیدہ

جسکو

امیدوار رحمت لم یزلی عاجز حافظ سیّد حامد علی عفی عنہ نے
امیدواران امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی کے فائدہ کی
غرض سے علیحدہ بھی شایع کیا ہے

مطبوعہ مطبع نور الانوار پریس شہر میرٹھ

قیمت فی جلد
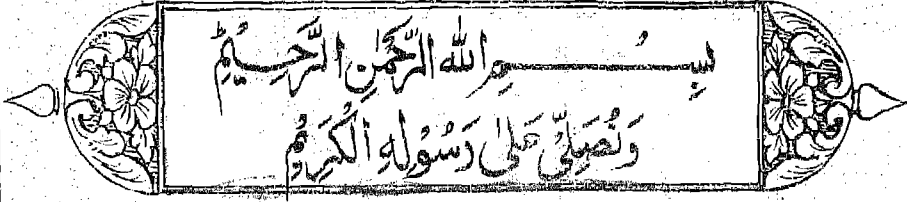
فیض ربانی

شرح قصائد خاقانی

جہت افادۂ امیدواران امتحانِ بی۔اے الہ آباد یونیورسٹی
وامتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی

(۱) **حل لغات** - دل - یہان تصوّف کی اصطلاح کے موافق نفس ناطقہ یعنی روح انسانی سے مراد ہے جو خدائے پاک کی ذات وصفات کے معلوم کرنے کی لیاقت رکھتی ہے جیساکہ احیاء العلوم مین امام غزالیؒ نے بیان کیا ہے جسکو انگریزی مین کانشنس کہتے ہین - پیرِ تعلیم مُرشد یعنی علم باطن کا اُستاد (اگر پیر تعلیم کا ترجمہ ماسٹر یا پروفیسر کیا جائے تو غالباً مناسب نہو گا)
زباندان بولی سیکھنے والا بچہ جو اُستاد کی گفتگو سمجھکر پھر سنادے۔ دمِ تسلیم - خاموشی - بچہ کا اُستاد کے سامنے خاموش رہنا تاکہ اُستاد جو کچھ کہے اُسکو سُنکر قبول اور یاد کرلے - سرِعشر - قرآن شریف کی وہ دس آئین جو برکت کے لئے بچہ کو پہلے پڑھاتے ہین - مکتب کے خلیفہ کو بھی سرِعشر کہتے ہین کیونکہ دس لڑکون پر ایک خلیفہ مقرر کر دیتے تھے - یہان دونون معنی درست ہین - سرِزانو - باضافت بیانی - مراقبہ یعنی حضور قلب سے مراد ہے دبستان - مکتب - یہان وہ حالت مراد ہے جسمین اہل باطن کو انوارِ معرفت حاصل ہوتے ہین -
(اگر دبستان کا ترجمہ اسکول کالج کیا جائے تو تصوّف کے موافق صحیح نہ ہو گا)
شین کی دونون ضمیرین پیر تعلیم کی طرف راجع ہین اور دونون لفظ من سے مراد مؤلف کی ذات ہے

یعنی - میری روح میری مرشد یعنی علم باطن کی سکھانے والی ہے اور مین اسکی بولی (ہدایت و معرفت) سیکھنے والا بچہ ہون - میری خاموشی میرے لیئے قرآن کی دس آیتین ہین جو سب سے پہلے مجھکو سکھائی گئی ہین یا میری فرمانبرداری میرا خلیفہ ہے جو مجھکو اس مکتب مین خاموشی کی ہدایت کرتا ہے اور سر زانو یعنی میرا مراقبہ اور گردن جھکانا اُس پیر تعلیم کا مکتب ہے جہان مین خداشناسی اور معرفت کا سبق حاصل کرتا ہون

خلاصہ مطلب این ست کہ من علوم ظاہری و باطنی از کسی نیاموختہ ام بلکہ خدا تعالی در روح من این قابلیت نہادہ است کہ مرا اسرار حقیقت و معرفت می آموزد و ادب و خاموشی من بمثل وہ آیت قرآن شریف یا خلیفہ مکتب است و مراقبہ من مکتب آن پیر تعلیم ست - یعنی من ہر چہ میگویم خدا تعالی در دل من الہام و القار می نماید مقابلہ کنید از این شعر حافظ رح ؏

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ۔ آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

(اگر پیر تعلیم کی بجائے استاد تعلیم کہا جائے تو تصوف کے خلاف ہے کیونکہ یہان مرشد علوم باطنی مراد ہے نہ کہ استاد)

(۲) حل لغات - لوح تسلیم - مراد ادب و خاموشی - تسلیمش کی شین دبستان کیطرف راجع ہے - صدف - ع - سیپی - اصداف جمع - نیسان - رومیون کے ساتوین مہینہ کا نام جسمین بارش سے موتی پیدا ہوتے ہین جسکے مینہ کو نیسان مائی کہتے ہین - قطرہ نیسان مین فک اضافت ہے - نیسانش کی شین دریا کیطرف راجع ہے - معنی = ہر ایک زانو یعنی ہر شخص کا مراقبہ اس قابل نہین ہے کہ معرفت کا مکتب بنسکے اور ہر ایک شخص کا دم اُس مکتب کی لوح تسلیم ہو سکے - جسطرح ہر دریا مین سیپیان نہین ہوتین اور ہر ابر بوند ابر نیسان کا قطرہ نہین ہو سکتی - دوسرا مصرع پہلے کی تمثیل ہے -

خلاصہ مطلب این ست کہ ہمچنانکہ من در عبادت و ریاضت محنت میکنم و اسرار معرفت حاصل مینمایم ہر کس تاب آن مشقتہا ندارد و نہ در ہر کس قابلیت این امور ست -

(۳) حل لغات - کشتی - ناو - یہ لفظ اصل مین گشتی تھا منسوب بہ گشت - نوح - ایک پیغمبر کا نام ہے - لفظ نوح نوحہ سے مشتق ہے چونکہ یہ عشق الہی مین بہت نوحہ کیا کرتے تھے لہذا یہ نام ہوا - اُنھون نے ایکہزار برس تک اپنی قوم کو ہدایت کی مگر وہ بت پرستی سے باز نہ آئے - آخر خدا کے حکم سے دنیا پر پانی کا طوفان آیا اور تمام جہان کو غرق کر دیا - پھر دنیا انہی سے آباد ہوئی اسلیئے اُنکو آدم ثانی بھی کہتے ہین - ز را - مبعنی برائے طوفان - بہت زور کا مینھ اور پانی کی بہت زور شور کی رو اور ہر ایک تباہ کرنے والی چیز - جودی - وہ پہاڑ جسپر حضرت نوح ؑ کی کشتی ٹھیری تھی جسکو اب کوہ اراراٹ کہتے ہین جسکی طرف قرآن شریف مین ارشاد ہے

وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ معنی:۔ سرزانو یعنی مراقبہ اُس شخص کیلئے حضرت نوح کی کشتی کیطرح دبستان ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت نوح کا طوفان اُس کے درد (عشق) کا جوش اور کوہ جودی اُسکے دامن کی گرد ہے۔ خلاصۂ مطلب این ست کہ سرزانو یعنی مراقبہ کہ مانند کشتئ نوح محل امن و امان ست آن سالکِ کامل را حاصل شود کہ از جوشش عشق چندان بگرید کہ طوفانِ نوح خیزد و در عزلت گزینی بر دامنش چندان غبار نشیند کہ مانند کوہ جودی برآید۔ الفاظ کشتئ نوح۔ طوفان۔ جودی۔ گردمین صنعت مراعات النظیر ہے۔ لطف یہ کہ طوفان نوح ایک بوڑھیا کے تنور مین سے نکلا تھا اسیطرح جس کے دل مین درد عشق کی آگ بھڑک کر آنکھون سے کثرت گریہ کا طوفان برپا ہوگا اُسی کیلئے مراقبہ کشتئ نوح کیطرح خواہشاتِ نفسانی اور وساوس شیطانی سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہوسکتا ہے نہ کہ ہر مکار ریاکار کیلئے آگ سے پانی کے پیدا ہونے مین خاقانی رحہ نے سائنس کا مسئلہ خوب بیان کیا ہے۔

(اگر یہ بات پیدا کیجائے کہ کشتئ نوح مین ہلاکت اور نجات دونون کا یقین ہے تو غالباً کسی کتاب سے ثابت نہوگا کیونکہ وہ موجب امن از آفت طوفان تھی اسی سلئے خاقانی نے سرزانو کو اُس سے تشبیہ دی ہے)

(۴) حل لغات:۔ روزی شدن حاصل ہونا۔ کعب۔ ٹخنہ۔ فارسی شتالنگ۔ کعوب جمع۔ ساق۔ پنڈلی۔ شین کی ضمیر آنکس کیطرف راجع ہے۔ معنی:۔ جس شخص کو سرزانو یعنی مکتب مراقبہ مین معرفت کا سبق حاصل ہوگیا۔ تو کوہِ جودی باوجود اسقدر بلندی کے اُسکے ٹخنے تک اور طوفان نوح باوجود اسقدر شدت اور عمق کے اُسکی پنڈلی تک بھی نہین پہنچ سکتا۔

خلاصۂ مطلب این ست کہ آن کسی را کہ معرفت خدا حاصل آید درجۂ او آن قدر بلند شد کہ حوادث دنیوی او را ہیچ ضرر نمی رساند حافظ رحہ کے اِس شعر سے مقابلہ کرو۔

یار مردان خدا باش کہ در کشتی نوح　　　ہست خاکے کہ بآبی نخرد طوفان را

(۵) حل لغات:۔ مرد۔ لائق۔ سزاوار۔ ہرگز۔ مخفف ہر کہ از دردی مین یائے قلت ہے یعنی ذرا سا درد۔ چار طوفان۔ جہل۔ جُبن۔ حرص ظلم سے مراد ہے جنکو علم اخلاق مین رذائل نفسانی کہتے ہین اور وہ چار طوفان جو مندرجۂ ذیل چار پیغمبرون کی بددعا سے نافرمانون پر نازل ہوئے تھے۔ یعنی حضرت نوح کا طوفان آب + حضرت ہود کا طوفان باد + حضرت لوط کا طوفانِ آتش + حضرت صالح کا طوفان خاک + اور حقیقت مین چار طوفان طبایع اربعہ کے غلبہ سے مراد ہے جو نفس امارہ کیطرف مایل رہتے ہین بہ بنا دارکان سے مراد۔ وجود۔ معنی:۔ وہ شخص اِس دبستان (مراقبہ) کے لایق نہین ہے کہ ذرا سے درد کی کسک سے۔ ہر وقت اُسکے وجود مین جہل۔ جُبن۔ حرص۔ ظلم کا طوفان برپا ہوتا ہو۔

یعنی وہ اِن چارون رذائل کا مغلوب ہو۔ یا طبائع اربعہ ہر وقت نفس امّارہ کیطرف مائل کرتی رہین اور وہ انہی کی کھینچا تانی مین مرجائے کیونکہ روحانی زندگی ان کی ضد فضائل اربع یعنی حکمت۔ شجاعت۔ عفت۔ عدالت سے پیدا ہوتی ہے پس خلاصۂ مطلب این ست کہ لائق مراقبہ و اسرار معرفت آنکس ست کہ رذائل نفسانی و طبائع اربعہ را مغلوب دارد و در دردِ عشق تکالیف و مصائب را برداشت کند۔

(۶) حل لغات۔ شیر مرد۔ سالکِ کامل سے مراد ہے۔ رَا بمعنی برائے۔ در پسِ زانو نشاندن۔ مراد مراقبہ مین بٹھانے سے ہے۔ سگ اور شیر مرد کی تشبیہ مین وجہ شبہ صرف طرز نشست ہے یعنی ادب اور امید کے ساتھ بیٹھنا۔ مردانش کی شین زانو کا مضاف الیہ اور بمعنی خود ہے یعنی شیر مرد انرا چون سگ در پسِ زانوئے خود نشاند۔ معنی۔ سرِ زانو یعنی مراقبہ اُس سالک کامل کیلئے مخصوص ہے۔ جو شیر مردون کو اپنے سامنے ادب و امید کے ساتھ مراقبہ مین بٹھا سکھا سکے۔ یعنی در مراقبہ نشستن مخصوص بآن سالک کامل ست کہ از توجہ باطنی و فیوض روحانی خویش دیگران را ہم فیض و فائدہ برساند۔

(۷) حل لغات۔ سگ جانی یعنی سخت تکلیفون کو برداشت کرنا۔ در پسِ زانو نشستن مراقبہ مین اور کسی کے پیچھے ادب سے بیٹھنے کو کہتے ہین۔ بزانو نشستن۔ ادب سے بیٹھنا۔ سگسار۔ کتے کی مانند۔ حریص و طامع۔ مراد طالبِ دنیا۔ معنی۔ جو شخص (سالک کامل) عبادت کی سخت تکلیفین اُٹھاکر مراقبہ مین بیٹھتا ہے اُسکو طالبان دنیا کے سامنے ادب سے بیٹھنا ہرگز مناسب نہین۔ یعنی ہر کہ از لذّت دردِ عشق و دولت مراقبہ و نعمت مشاہدہ کامیاب شدہ باشد آنرا ہرگز مناسب نیست کہ پیش اہل دنیا برو و یا تعظیم ایشان بکند۔

(۸) حل لغات۔ کین مخفف کہ این اور این خضر معنی۔ کا اشارہ دل کیطرف ہے کیونکہ وہ پیر تعلیم ہے اور دلکو خضر سے اسلئے تشبیہ دی ہے کہ خدا تعالی نے حضرت خضر کو علم لدنّی عطا فرمایا تھا (وعلمناہ من لدنا علما) اسیطرح خاقانی اپنے دلکو علم لدنّی کا مورد بتاتا ہے۔ معنی۔ مضمون۔ مطلب۔ قصد کیا گیا۔ باطن۔ دامنگیر۔ مطیع و مصاحب۔ کفِ موسیٰ۔ مراد یدِ بیضا جو موسیٰ کے نو معجزون مین سے ایک معجزہ تھا کہ جب اپنا ہاتھ گریبان مین ڈالکر باہر نکالتے تو وہ سورج کیطرح چمکنے لگتا۔ آبِ خضر۔ مراد آبحیات چیزیرا در گریبان دیدن۔ کسی چیز کو بہت قریب اور موجود پانا۔ معنی۔ جو شخص کہ اس باطنی مرشد یعنی صاحب الہام دلکا حضرت موسیٰ کیطرح مطیع ہے۔ تو نور یدِ بیضا و آبحیات اُسکے گریبان مین (موجود)

دیکھیگا۔ یعنی ہر کرا چنین پیر تعلیم حاصل شد وا و اتباعِ آن پیر کرد آنکس را انوار دیدار الٰہی و حیات ابدی بدست آمد وا ورا حاجت بکوہ طور رفتن و آبِ حیات خوردن نیست ۔ مصرعۂ اولیٰ مین یہ تلمیح ہے کہ ایکبار حضرت موسیٰ کو یہ خیال ہوا کہ جسقدر علم مجھکو عطا ہوا ہے اتنا کسیکو نہین ملا اسپر خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ جاؤ سمندر پر ہمارا ایک بندہ خضر ہے اُسکی صحبت مین رہکر اُسکا علم دیکھو ! حضرت موسیٰ نے دریا پر جاکر حضرت خضر سے سات رہنے کی درخواست کی اُنھون نے کہا کہ آپ میری باتون پر صبر نہ کرسکین گے اور ہر بات پر اعتراض کرین گے ۔ اسلئے ناممکن ۔ اُنھون نے عہد کیا کہ ایسا نہین کرونگا ۔ مگر جب حضرت خضر نے دریا مین ایک کشتی کو کچھ خراب کیا تو حضرت موسیٰ بول اُٹھے کہ کیا آپ لوگون کو ڈبوئین گے ۔ حضرت خضر نے کہا کیون جناب یہ کیا ۔ پھر چلتے چلتے راستہ مین حضرت خضر نے ایک لڑکے کو مار ڈالا حضرت موسیٰ بے اختیار بولے کہ آپ نے بے وجہ اس بیگناہ کو کیون مار ڈالا ۔ حضرت خضر نے پھر اُنکا عہد یاد دلایا اُنھون نے معافی مانگی ۔ چنانچہ پھر چلتے چلتے جب انطاکیہ پہونچے تو وہان لوگون سے آپ نے کچھ کھانا مانگا مگر کسی نے نہین دیا وہین ایک مکان کی دیوار گرنے کو ہو رہی تھی کہ حضرت خضر نے اُسکو فوراً بلا اُجرت درست کر دیا حضرت موسیٰ کہنے لگے کہ واہ جناب یہ مفت کی بیگار کیسی اگر کچھ مزدوری لیکر کام کرتے تو کھانے ہی کا کام چلتا پس اس تیسری دفعہ حضرت خضر نے کہا کہ بس جناب اب آپ تشریف لیجائین اور تینون باتون کے بھید سُن لین ۔ (۱) کشتی اسلئے کچھ خراب کی گئی کہ وہ کئی غریب آدمیون کی روزی کا ذریعہ تھی اور آگے ایک ظالم حاکم لوگون کی کشتیان زبردستی چھین لیتا تھا اُس نے اُسکو معیوب پاکر چھوڑ دیا ۔ (۲) لڑکا اسلئے مار دیا گیا کہ اُسکے والدین بڑے نیک تھے یہ بڑا ہوکر اُنکو تکلیفون سے مارتا ۔ خدا اُنکو اس سے اچھا لڑکا دیگا ۔ (۳) دیوار دو یتیم بچون کی تھی اور اُسکے نیچے بڑا خزانہ تھا ۔ جب وہ جوان ہونگے تو اُنکو ملیگا ۔

(۹) **حل لغات** ۔ تلقین ۔ سمجھانا ۔ مجازاً ہدایت کرنا ۔ آیات ۔ آیت کی جمع ۔ نشانی ۔ قرآن شریف کا ہر ایک فقرہ ۔ تاویل ۔ پھیرنا ۔ ظاہری معنی چھوڑ کر مرادی معنی لینا ۔ یہان بمعنی تفسیر ۔ اشکال ۔ شکل کی جمع ۔ منطق کی چار شکلون سے مراد ہے ۔ شکل اول یہ ہے کہ پہلے مقدمے مین موضوع اور دوسرے مین محمول ہو ۔ دوسری[۲] شکل یہ ہے کہ دونون مین محمول ہو ۔ تیسری[۳] یہ کہ دونون مین موضوع ہو چوتھی شکل اول کا عکس ہے یعنی پہلے مین موضوع اور دوسرے مین محمول ۔ اور ان چارون کو اثبات دعوے مین دلیل کے طور پر بیان کیا کرتے ہین ۔ برہان ۔ روشن حجت اور قطع کرنے والی دلیل ۔ براہین جمع ۔ دلیل عام ہے اور برہان خاص ۔ منطق کی اصطلاح مین اُس قیاس کو کہتے ہین کہ جسکے دونون مقدمے

یعنی صغرا اور کبرا یقینی ہون تاکہ ایک یقینی نتیجہ پیدا ہو سکے جیسے (کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان جسم) پس اس سے یہ یقینی نتیجہ پیدا ہوا کہ کل انسان جسم ہین۔ برہان کی دو قسمین ہین۔ انّی۔ لمّی۔ انّی وہ دلیل جسمین مسبب کو سبب کے لئے دلیل بنایین جیسے کہ اخلاط کے فاسد ہونے کو بخار کے وجود پر۔ مثال۔ زید کے اخلاط فاسد ہین۔ اور جس کے اخلاط فاسد ہوتے ہین اُسکو بخار ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ۔ زید کو (بہ سبب فساد اخلاط) بخار ہے۔ لمّی۔ وہ دلیل جسمین مسبب کو سبب کے لئے دلیل بنایین۔ جیسے کہ عالم کے مرکب ہونے کو خدا (بنانے والے کے) وجود پر۔ مثال۔ دنیا مرکب ہے۔ اور ہر مرکب کا ایک بنانے والا (خدا) ہوتا ہے۔ دنیا کا ایک بنانیوالا (خدا) ضرور ہے۔ **معنی** = اُس خضر معنی (دل) کی ساری ہدایت ایسی آیتین ہین کہ جنکی تفسیر خاموشی ہے۔ اُسکی ساری تعلیم ایسی شکلین ہین کہ نادانی جنکی روشن حجت ہے۔ یعنی آن پیر تعلیم مرا ہدایت خاموشی کردہ است و از دنیا و ما فیہا بیخبر بودن تعلیم دادہ است کہ از قیل و قال زبان بہ بند و راز معرفت پیش کسی افشا مکن و از جملہ جہان بلکہ از خود ہم بیخبر شو ؎

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

ستاند زبان از رقیبان راز کہ تا راز سلطان نگویند باز

من عرف ربہ کل لسانہ۔ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُسکی زبان گونگی ہوگئی۔

(۱۰) **حل لغات** = مرا۔ مین را بمعنی برائے۔ **معنی** = اُس پیر تعلیم نے میرے لئے خاموشی کی تختی پر پہلے الف۔ ب۔ ت یعنی لفظ اَبِت لکھا (جسکے معنی ہین قطع کر) یعنی دنیا کے تعلقات اور اُسکے قیل و قال کو چھوڑ دے کیونکہ زبانی (قیل و قال) ایک دردسر ہے اور خاموشی اُسکا علاج ہے۔ یعنی من سکت نجا۔ ہر کہ سکوت اختیار کرد نجات یافت ؎

بہوش باش کہ سر در سر زبان ندہی زبان سرخ سر سبز میدہد برباد

(۱۱) **حل لغات** = بستد۔ ستدن کی ماضی۔ زبان بستد۔ زبان بند کردی۔ چپکا کر دیا۔ نائے۔ بانسری۔ نایش اور زبان دانش کی دونون شین کا مرجع پیر تعلیم ہے۔ بربط۔ بط کے سینہ کی شکل کا ایک باجہ۔ زباندان۔ بولنے والا۔ فصیح و بلیغ۔ **معنی** = اُس پیر تعلیم نے پہلے مجھسے میری زبان لے لی یعنی خاموش کر دیا کیونکہ بچہ کو سیکھنے کیحالت مین بانسری کیطرح بیزبان یعنی خاموش رہنا چاہیئے (کہ جب اُستاد بجائے تب بجے) اور بربط کیطرح زباندان یعنی بولنے والا نہین ہونا چاہیئے یعنی۔ طالب معرفت را باید کہ بجز ہدایت پیر تعلیم چیزے دیگر بر زبان نیارد۔

(۱۲) **معنی** = جب مین بانسری کیطرح خاموش ہوگیا تو اُس نے اپنے ہونٹون سے

مجھ مین ایک روح پھونکی تا کہ مین بانسری کیطرح آنکھون کیطرف اُسکے حکم پر سانس نکالون یعنی آنکھون سے اُسکے حکم کی تعمیل کرون ۔ چشم کے لفظ سے بانسری کے سوراخون کیطرف بھی کنایہ ہے ۔

(۱۳) حل لغات ۔ بوتہ ۔ سنار کی کٹھالی ۔ وسواس ۔ برا خیال ۔ عصیان ۔ نافرمانی ۔ معنی ۔ اُس پیر تعلیم نے مجھکو ہدایت کی کٹھالی (سخت محنتون) مین اسقدر پگھلایا (صاف کیا) کہ میرے اندر نہ تو شیطان رہا اور نہ برے خیال ۔ نہ آدم رہا اور نہ اُسکی نافرمانی ۔

تشریح ۔ وسوسۂ شیطان اور عصیان آدم سے وہی باغ بہشت مین شیطان کے حضرت حوا و آدم کو بہکانے اور اُن کے خلاف حکم خدا گیہون کھانے کے قصہ کیطرف تلمیح ہے ۔ یہان وسواس شیطان سے مراد نفس امّارہ کی بری خواہشات اور عصیان آدم سے انسانی لغزشات مراد ہین ۔

مطلب ۔ من از ہدایت آن پیر تعلیم چنان پاک صاف شدم کہ در من ہیچ کثافت و آلودگی نماند ۔

(۱۴) حل لغات ۔ نسخہ کنم ۔ تحریر کنم ۔ صحیفہ ۔ کتاب ۔ دودہ ۔ سیاہی ۔ جرم ۔ جسم ۔ کیوان ۔ زحل سنیچر ۔ اس ستارہ کا جرم سیاہ ہے اسی رعایت سے اُسکو سیاہی سے تعبیر کیا ہے ۔ معنی ۔ اُس پیر تعلیم نے جو کچھ میرے کان مین کہا ہے اگر مین اُسکو تحریر کرون ۔ تو صفحۂ گردون اُسکی کتاب اور جرم زحل اُسکی سیاہی کے لائق نہین ہے ۔ لفظ شاید مصرعۂ اولے کے آخر مین استفہام کے طور پر واقع ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آسمان وغیرہ بھی اس قابل نہین کہ وہ راز کی باتین اُن مین سما سکین ۔

ارض و سما کہان تری وسعت کو پا سکے | مرا ہی دل ہے وہ کہ تو جسمین سما سکے
کہین کیا دل کی وسعت اپنے ہم اللہ رے وسعت | اگرچہ آسمان ہون جمع ایک خال سویدا ہو

ایسا کہنا کہ آسمان اُسکا ایک صفحہ اور کیوان اُسکی سیاہی سبنے یعنی یہ اُسمین سما سکین تو غالبًا انا عرضنا الامانۃ کے صریح خلاف ہوگا ۔

(۱۵) حل لغات ۔ بنشستم کی میم مفعولی ہے یعنی نشست مرا (مجھے لکھکر دیا) ۔ ابجد ۔ مفرد حروف الف ب ت وغیرہ ۔ تجرید ۔ مجرد و آزاد ہونا ۔ نشرہ ۔ وہ حروف جو بچہ کے مکتب مین بیٹھنے کیوقت معلم لوگ زعفران و شنگرف وغیرہ سے لکھکر اُسکو دیتے ہین (از برہان) معنی ۔ اُس پیر تعلیم نے مجھکو تجرید یعنی دنیا سے قطع تعلق کی الف ب ت لکھکر دی اور پھر مین بچون کے رنگین حرفون کی طرح ہر زمان یعنی ہر وقت اپنے زرد چہرہ کے زعفران اور سرخ آنسوؤن کے شنگرف سے اُسکو آراستہ کرنے لگا ۔ یعنی ہر وقت گریہ و زاری کو دل کی صفائی اور ترقی معرفت کا ذریعہ بنایا ۔

(۱۶) حل لغات ۔ معمّا ۔ نابینا کیا ہوا ۔ اصطلاحًا ۔ وہ کلام جس سے کوئی نام قلب حروف یا تشبیہ

یا حساب اعداد جمل وغیرہ سے پیدا ہو- یہان بمعنی چیستان اور پہیلی- عنوان د دیباچہ- سرنامہ ہیڈنگ
معنی:- جب مین نے یہ (قطع تعلق کی) ابجد کہ جسپر نیستی کی مہر لگی ہوئی ہے خوب یاد کرلی تو مین تو وہ پہیلی
کہ جسکا سرنامہ ہستی تھا بالکل بھول گیا- یعنی ہستی خود را فراموش کردہ فنا فی اللہ شدم-

(۱۷) حل لغات:- کُلی- سب- کامن نون جو ایک جنس کی تمام افراد پر برابر بولا جائے جیسے
آدمی کہ موہن سوہن وغیرہ سب کو آدمی کہہ سکتے ہین- ہر آنچہ- ہر انچہ مرا- جزوی- تھوڑا سا-
پراپر نون جو کسی معین شخص اور شے پر دلالت کرے- معنی:- جب مین نے دیکھ لیا کہ اس مکتب مراقبہ
کا سارا علم نادانی یعنی دنیا و مافیہا کو بھولجانا ہے- تو جو کچھ مجھکو ذرا ظہور سا یاد تھا اُسکو بھی مین نے آپ
نسیان سے دھو ڈالا- یعنی خدا کے سوا سب کچھ بھول گیا ؎-

کتابون مین دھرا کیا ہے بت لکھہ لکھہ کے دہو ڈالین ہمارے دل پہ نقش کالحجر ہے بیتر افسر مانا

(۱۸) حل لغات:- زہے- عجب- کلمۂ تحسین- دانائی- یہان بمعنی علم- سوئے خود نادان شدن
اپنے آپ کو بھول جانے سے مراد ہے- کرا- ہر کرا- نادانش کی شین کرا کیطرف پھرتی ہے-
معنی:- یہ عجب تحصیلِ علم ہے کہ مین اپنے آپ کو بھی بھول گیا- جسکا اُستاد کامل تھا اُسکو اُسنے
میری ہی طرح نادان بنادیا- (یعنی ہستی وغیرہ بھولا کر پھر فنا ہیئت کا علم پڑہایا) مصرعۂ ثانی مین لفظ کرا
سے استفہام انکاری کی بھی صورت پیدا ہوتی ہے- یعنی:- ایسا دانا اُستاد کسکا تھا کہ میری طرح اُسکو
نادان بنادیا مطلب یہ کہ ایسا اُستاد کسیکو نہین ملا-

(۱۹) حل لغات:- اس شعر مین خاقانی رح نے اپنی نادانی کے حال کی طوطے کے حال سے تشبیہ دی ہے
معنی:- میری نادانی کی حالت ایسی ہے کہ طوطی جب آئینہ دیکھتی ہے تو اپنے پہچاننے کے پیچھے نہین پڑتی-
بلکہ وہ اپنی ذات سے آپ اپنے دل مین حیران ہوجاتی ہے اور حیرانی ہی اُسکو گویا بنادیتی ہے-
خلاصہ یہ کہ اگر مین اس نادانی و بیخبری کی حالت مین کچھ کہتا ہون تو جو کچھ آئینۂ دل مین نظر آتا ہے وہی
کہتا ہون اور کچھ نہین- ؎ درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند؛ انچہ اُستاد ازل گفت ہمان میگویم

(۲۰) حل لغات:- اس تعلیم (سبق تجرید) مین میری عمر گزر گئی اور ابھی تک الف ب ت ہی پڑہتا
ہون (یعنی ابتدائی حالت مین ہون) معلوم نہین کہ اُسکے دفتر مین کب رفتین سیکھنے والا ہونگا- یعنی
دیکھئے کسدن وصل الٰہی کی دولت مُیسّر ہوتی ہے ؎

یک الف بیش نہین صیقل آئینہ ہنوز چاک کرتا ہون مین جب سے کہ گریبان سمجھا

(۲۱) حل لغات:- ہنوزم- مین میم عقل کا مضاف الیہ ہے- یعنی عقل من- سر- خیال- طلب-

حقہ - ڈبہ - حقہ ٔ بازیچ گون - نیلگون آسمان - اصل مین یہ لفظ بازیچہ گون حقہ ہے - یعنی بازیگری کا سا ڈبہ کیونکہ آسمان ہی مین تمام بازیگری کے اسباب بھرے ہوے ہین کہ کبھی ستارے نکلتے ہین اور کبھی چھپتے ہین کبھی دن ہوتا ہے کبھی رات بلکہ ہر وقت قسم قسم کے عجائبات اور حوادثات اُس سے ظاہر ہوتے ہین معنی = ابھی تک میری عقل بچون کی طرح کھیل کود کا (تماشہ) خیال رکھتی ہے - کیونکہ اس نیلگون آسمان نے اُسکو اپنے کھیل سے حیران بنا رکھا ہے ؎ ہین کواکب کچھ نظر آتے ہین کچھ + دیتے ہین دھوکا یہ بازیگر کھلا -

(۲۲) حل لغات = ویحک - افسوس - تجھپر افسوس و تعجب ہے - مرکب ہے ویح کلمہ افسوس و تعجب اور کاف ضمیر خطاب - ہنگامہ - ہجوم - وہ بھیڑ جہان لوگ تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہون - ہنگامہ طفلان - بچونکا بھیڑ بھڑکا - بچون کی تماشا گاہ - مراد جہان - ایک نسخہ مین در مین ہنگامہ چو طفلان ہے یعنی اس ہجوم مین بچون کی طرح تماشا دیکھتا ہون - یہ نسخہ ذرا اچھا ہے - مہرہ - گولی - مشکین مہرہ - مراد زمین - مشک سے باعتبار منافع کی نسبت کی ہے - نیلی حقہ - آسمان - معنی - تعجب ہے کہ مین بچون کے اس تھیٹر (دنیا) مین یہ تماشہ دیکھ رہا ہون - کہ زمین کی گولی آسودہ یعنی ساکن ہے اور نیلا ڈبہ (آسمان) اُس کے گرداگرد گھومتا ہے - تعجب اسوجہ سے ہے کہ بازیگر جب گولی - ڈبہ کا تماشا دکھاتا ہے تو ڈبے اپنی جگہ پر قایم رہتے ہین اور گولیان اُلٹ پلٹ کر چلتی پھرتی ایک ڈبہ سے دوسرے مین نکل آتی ہین مگر اس ہنگامہ طفلان (جہان) مین یہ اچنبھے کی بات ہے کہ ڈبہ گھومتا ہے اور گولی قایم ہے - غالبؔ بھی کچھ ایسا ہی فرماتے ہین ؎

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

خاقانی کا اصل مطلب حافظ رح کے اس شعر کے موافق ہے کہ ؎

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

خلاصہ مدعا یہ ہے کہ بچون کی طرح زمین و آسمان کے تماشون پر فریفتہ مت ہو بلکہ مکتب مراقبہ مین سبق معرفت حاصل کر - (نمبر ۲۱ و ۲۲ کے دونون شعر قطعہ بند ہین)

(۲۳) حل لغات = یہ ہنگامہ (تماشہ) ختم ہو گیا کیونکہ اب دن (مدت عمر عالم) ختم ہو چلی ہے - اور جہان کہین تماشا ہوا کرتا ہے وہ شام کے وقت ختم ہی ہو جاتا ہے - یعنی آسمان و زمین و ہر چہ درو ہست باخر فنا خواہد گشت پس این لہو و لعب دنیا را بگذار و بہ تعلیم متوجہ شو و سبق معرفت گیر -

(۲۴) حل لغات = تا ایمن ہست - بےخوف نہین ہے - طبع - مراد نفس - حرز - تعویذ - تابوت - مردہ کا صندوق - زاں - اسوجہ سے - زندان سے مراد جسم اور بدن ہے - معنی = عقل نفس سے بےخوف نہین ہے اسلئے زندان کے حیرت کو اُسکا تعویذ بنا لیا ہے (تاکہ آسیب نفس سے محفوظ رکھے) -

تشریح - فرعون بنی اسرائیل کے لڑکونکو قتل کرادیا کرتا تھا اس خوف سے اُنکی والدہ نے حضرت موسیٰ کو ایک تابوت مین بند کرکے دریائے نیل مین چھوڑ دیا تھا مگر خدا کی شان کہ وہ تابوت فرعون ہی کے محل کے نیچے بہتا ہوا آ نکلا اور فرعون کی بیوی آسیہ نے اُنکو متبنّیٰ کرکے انہی کی والدہ سے دودہ پلوا کر پرورش کرایا

(۲۵) **حل لغات** - مہد - گہوارہ - مہد نفس موسیٰ - تابوت موسیٰ مراد ہے کیونکہ وہی اُنکا گہوارا بنگیا تہا - نفس موسیٰ - موسیٰ کی ذات - خیل فرعون - فرعون کا گروہ - یعنی اُسکا وزیر ہامان اور اہل لشکر وغیرہ - ناچار - ضروری - **معنی** - عقل نفس کی راہ پر آجاتی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کے تابوت کو فرعون کے گروہ کیطرف گذرنا ضرور ہے اور ان سے ناچار ہے - یعنی جسطرح باوجود کمال احتیاط کے حضرت موسیٰ کا تابوت اپنے دشمن فرعون کیطرف گذرا اسیطرح باوجود اس کے کہ مین نے حیرت کو عقل کا تعویذ بنالیا ہے مگر تاہم اسکا گذر اپنے دشمن نفس امارہ کیطرف ضرور ہوجاتا ہے اسلیئے اس سے بچنے کے واسطے احتیاط ضروری ہے

(۲۶) **حل لغات** - یعسوب کافر - مراد زنبور سرخ یعنی تتیا - یہان مراد مبعنی موذی - شاہ زنبوران - شہد کی مکہیون کا بادشاہ جسکا نام یعسوب تہا اور ایک قوم کفار کا سردار جو حضرت علی علیہ السلام کے حضور مین حاضر ہوکر مسلمان ہوا تہا - اسی لیئے حضور کا لقب یعسوب المسلمین و امیر نحل بھی ہے - **معنی** - پہلے تو میرا نفس (موذی ہونے کے سبب) کافر تہا لیکن - آخرکار (بوجہ ریاضت کے) مین نے یعسوب کیطرح مسلمان پایا - خلاصہ این ست کہ با بتدا النفس من امارہ بود در آخرکار بوجہ تلقین پیر تعلیم و سبق کتب مراقبہ نفس مطمئنہ شد

(۲۷) **حل لغات** - مرتد - مردود - منحرف - بہر عادت - عادت کے طریقہ سے - سر - بہید - پیدا شد - ظاہر ہوگیا - **معنی** - نفس چاہتا تہا کہ اپنی عادت کے موافق پہر مردود ہوجائے - مگر جب مجہکو یہ بہید ظاہر ہوگیا تو مین نے چپکے ہی چپکے اسکا سر کاٹ ڈالا - یعنی بمصداق آیہ شریفہ ان النفس لامارۃ بالسوٓء تحقیق نفس برائی کیطرف بہت حکم کرتا ہے - میرا نفس پہر کافر ہوجانا چاہتا تہا اسلیئے مین نے اسکو عبادت کی ریاضت سے قتل کردیا کیونکہ مرتد کا قتل کرنا جائز ہے - سر اور سِر مین صنعت تجنیس محرف

(۲۸) **حل لغات** - چار دیواری - مراد طبایع اربعہ جو اکثر نفس پر غالب آجاتی ہین مگر خاقانی کہتا ہے کہ مین نے انہی کے اندر اُسکو خاک مین ملادیا - بخاک کردن - دفن کردن - خاک سے مراد جسم جو بوجہ فناہونے خاک ہوگیا - جسکو اگلے مصرعہ مین گور سے تعبیر کیا ہے - خون سے مراد خون چشم - سر گور سے مراد چہرہ جسپر اشک خونین جاری ہین - **معنی** - چونکہ نفس مرتد ہونا چاہتا تہا اسلیئے مین نے اسکو قتل کردیا مگر وقت قتل تک وہ مرتد نہین ہوا تہا حالت ایمان پر مرا تہا اور شہید کا حکم رکہتا تہا اسلیئے مین نے اسکو طبایع کی

دربان کے سامنے دو کتون کی مانند بندھے ہوئے پڑے ہین - یعنی ہمت من درراہ خدا پروا ئے جان
وجہان نمیکند واز اہل دنیا ہیچ آز و نیاز نمی دارد -

(۳۶) حل لغات :- خضر - یہان بمعنی رہنما - سکندر دل - یہان بمعنی بادشاہ کا سا دل رکھنے
والی - ہوا - حرص کہ جسکو اُس ہمت نے پاؤن کے نیچے دبا رکھا ہے نیز بمعنی محبت الہی - سر - ست
موصوف - عاقل جان اُسکی صفت یعنی ایسا ست کہ جسکی جان عاقل ہے - بقا - ہمیشگی یہان
زندگی جاوید مراد ہے - نزل - وہ کھانا جو مہمان کے سامنے رکھا جاتا ہے - بقا نزل - یعنی اُسکا طعام
دعوت زندگی جاوید ہے - رضا - خدا کے حکم پر راضی رہنا - معنی :- ہمت عجب سکندر کا سا دل رکھنے
والا یعنی بلند حوصلہ خضر (رہنما) ہے کہ جس نے حرص کو پاؤن کے نیچے دبا رکھا ہے یا محبت الہی کے
تخت پر جلوہ افروز ہے اور عقل اُسکا تاج ہے یعنی عقل کو بلند رتبہ پر پہنچایا ہے - عجب قسم کا متوالا ہے کہ
جسکی جان ہوشیار ہے اور زندگی جاوید اُسکا نزل ہے اور رضا ر الہی اُسکا دستر خوان ہے -
یعنی بقا و رضا ہر دو مراتب اورا حاصل اند -

(۳۷) حل لغات :- خازن - خزانچی - فکر - معرفت خدا کا خیال - الہام - کوئی نیک بات جو کسی کام
کی درستی کے لیے خدا کیطرف سے بندہ کے دل مین ڈالیجائے - حارس - نگہبان - شرع - مراد دین
اسلام - توفیق - خدا کیطرف سے نیک سامان کا مہیا ہوجانا - مجازاً بمعنی مدد خدا - ذمی - وہ کافر جسکی
حفاظت کی ذمہ دار کوئی اسلامی سلطنت ہو اور وہ اُسکے معاوضہ مین کچھ اوسے سالانہ ٹکس ادا کرے -
آمال - اُمیدین - امل کی جمع - رسمی - خراج گذار - خدمتگار - معنی :- اندیشۂ معرفت و الہام الہی اُسکے دو خزانچی
ہین جو اسرار و حقائق کے انمول جواہرات ہمت کے خزانہ مین رکھتے ہین اور شریعت محمدی اور امداد
خدا اُسکے دو نگہبان ہین جو نفس و شیطان کے چورون سے اُسکو محفوظ رکھتے ہین - نفس اور اُمیدین
اُسکے دو غیر مسلم مطیع رعایا ہین اور آسمان اور زحل اُسکے دو خراج گذار یا خدمتگار ہین - (یعنی چونکہ ہمت
ایک بادشاہ ہے اسلیے یہ آٹھون چیزین دو خزانچی دو پاسبان - دو ذمی - دو رسمی اُس کے مطیع و فرمانبردار
ہونے ضروری ہین -

(۳۸) جیپال - ہندوستان کا ایک جابر راجہ جس نے محمود غزنوی کا مقابلہ کیا اور آخر کار مغلوب
ہوا - تختے مین یا روحدت مفید تخفیف - طاغوت - شیطان و نفس امارہ - خاقان - چین کا ایک ظالم
بادشاہ - چین کے ہر بادشاہ کا لقب - طغیان - سرکشی - معنی :- ہمت جیپال ہند کی مانند نہین
ہے کہ شیطان یا نفس امارہ نے ظلم کو اُسکا تخت بنایا ہو (یعنی شیطان اُس سے ظلم کراتا ہو) اور نہ خاقان

چین کی مانند ہے کہ سرکشی و نافرمانی سے ظلم کو اُسکا تاج بنایا ہو۔ (بلکہ ہمت ایک عادل شہنشاہ ہے کہ جسکی صفات اشعار بالا مین مذکور ہوئین) اگر مصرعۂ اولی مین طاغونش کی شین بمعنی خود سمجھکر یون ترجمہ کیا جائے کہ (نفس نے ظلم کو اپنا تخت قرار دیا ہو) اور مصرعۂ ثانی مین طغیان کو بجائے فاعل کے مفعول جانکر یون کہا جائے کہ (نہ ہمت خاقان چین ہے جس نے سرکشی کو اپنا تاج بنایا ہو تو صحیح نہین)

فائدہ :- جیپال اور خاقان مخصوص نہین ہین بلکہ ہر ظالم بادشاہ مراد ہے۔

(۳۹) مطبخ - باورچیخانہ - تسلیم - حکم خدا پر سر جُھکانا - ہیمہ - ایندھن - جیپالش کی شین تسلیم کا مضاف الیہ ہے یعنی از بہر مطبخ تسلیم او - مرکب - سواری - اخلاص - خالص عبادت سچی عبادت و محبت - خاقانش کی شین اخلاص کا مضاف الیہ ہے یعنی برائے مرکب اخلاص او - معنی :- تخت جیپال (یعنی جور) اُس ہمت کے مطبخ تسلیم کا ایندھن ہے - اور تاج خاقان (ظلم) اُسکے مرکب اخلاص (سچی محبت) کا نعل ہے یعنی ہمت چنان صاحب تسلیم ست کہ جور را میسوزد و چنان صاحب اخلاص ست کہ ظلم را پامال میسازد) مطبخ تسلیم و مرکب اخلاص مین اضافت بیانی ہے۔

(۴۰) آزادی - بیقیدی - کردے - بودے - ہر دو ماضی تمنائی بمعنی ماضی استمراری مستعمل ہوئی ہین یعنی میکردے وی بودے - چوگان - بلا - معنی :- جب وہ شاہنشاہ ہمت آزادی کے میدان مین سواری کی خواہش کیا کرتا تھا - تو امیدونکا سر اُسکی گیند اور عقل کا پانون اُسکا بلا ہوتا تھا (یعنی فقرا ایسے آزاد اور باہمت تھے کہ قوت عقلی کے زور سے امیدون اور ہوا و ہوس کو ٹھوکر سے ٹھکرا دیتے تھے۔

(میدان آزادی - سر امال - پائے عقل مین استعارات تخئیلی ہین)

(۴۱) مشبک - وہ چیز جسمین بہت سے سوراخ ہون جیسے چھلنی - چلمن وغیرہ - خان - مخفف خانہ - خانہ زنبوران - مہال کا چھتہ - در و بام - دروازہ اور چھت - معنی :- میرا دل مہال کے چھتے کی طرح ایک سوراخدار محل ہے جسکا دروازہ اور چھت باہر سے بہت سادہ ہے اور اندر بہت سی دولت (شہد) جمع ہے - یعنی اگرچہ میری ظاہری حالت خراب ہے مگر دل مین شہد معرفت معمور ہے -

(۴۲) عنکبوت - مکڑی - عناکب جمع - آسا - مانند - سراپردہ - گھر کا پردہ - خیمہ - معنی :- میرا دل مکڑی کے جالے کی مانند نہین ہے کہ باہر تو ڈیرا تنا ہوا اور پردے کھنچے ہوئے ہین - اور اندر سے بالکل اُجاڑ ہے کہ جسکے دسترخوان پر کچھ بریان یعنی سوکھی سا کی چپڑی مرڑی مکھیان دکھائی دیتی ہین -

(۴۳) صفر - خالی - اصفار جمع - ورقم - رقیب - یہان مچھلی کے اوپر کے چھلکون اور کھپرون سے استعارہ ہے - کہ جنمین کا غذا ضرب بھی بلکہ صورت ہے - خالی - معنی :- میرا دل مچھلی کی مانند نہین ہے

کہ اندر سے خالی اور باہر اُسکے کپڑون کا خزانہ ہے۔ بلکہ سیپی کیطرح باہر سے خالی ہے اور اُسکے اندر موتیون کی کھان ہے۔

فائدہ = مذکورہ تین شعر قطعہ بند ہین اور سب کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ میرا دل ریاکاری سے ظاہری آرایش نہین رکھتا ہے بلکہ باطنی آرایش اور پوشیدہ نعمت و دولت رکھتا ہے۔

(۴۴) دولت ۔ اقبال ۔ مراد دولتِ معرفت ۔ معنی = خاقانی اپنے دلکا حال بیان کرنے کے بعد پھر ہمت کے ساتھ اپنی خصوصیت فرماتے ہین کہ "مین زمین بوسی کے لئے شہنشاہ ہمت کے حضور مین حاضر ہوا ۔ تو اُس نے اقبال کو حکم دیا کہ خاقانی کو صدر مجلس پہ بلاکر بٹھا" یعنی اہل ہمت مین اُسکو سب سے بلند مرتبہ عطا فرما۔

(۴۵) ہوا ۔ نفس ۔ حرص ۔ پائے ماچان ۔ جوتہ اُتارنے کی جگہہ ۔ درویشون کا قاعدہ ہے کہ جب کسی مرید سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو اُسکو کان پکڑکر جوتے اُتارنے کی جگہہ مین کھڑے ہونیکا حکم دیتے ہین اُسکو پائے ماچان کہتے ہین ۔ معنی ۔ میری نفسانی خواہش بھی چاہتی تھی کہ اوپر کی صف مین میری برابر بیٹھے ۔ مگر مین نے (فوراً) اُسکا ہاتھ پکڑکر اُسکو جوتے اُتارنے کی صف مین (ذلت کے ساتھ) گرادیا یعنی من خواہش نفسانی را ترک کردم و ذلیل پنداشتم۔

(۴۶) سلوۃ ۔ تسلی ۔ بیخوفی ۔ مبہم ضمیر مفعولی ۔ خوش نمک ۔ وہ کھانا جو نمک درست ہونے سے مزیدار ہو ۔ لطف یہ کہ آنسو بھی نمکین ہوتے ہین ۔ رخ زرین ۔ زرد چہرہ ۔ معنی ۔ دوست نے مجھکو بیخوفی کے دسترخوان پر بٹھایا حالانکہ مجھکو اُسکی بالکل ضرورت نہین تھی ۔ کیونکہ میرے آنسو مزیدار کھانیکی مانند اور میرا زرد چہرہ اُسکے نمکدان کی مانند تھا ۔ خلاصہ یہ کہ مجھکو شاہنشاہ ہمت کے دربار مین اطمینان قلب کی نعمت حاصل ہوئی کہ جو مقصود اصلی ہے کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہے کہ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" خبردار اللہ ہی کی یاد سے دلونکو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۴۷) دوستگانی ۔ اپنے دور و نمبر کا جام شراب محبت سے اپنے کسی دوست کو دینا ۔ خورسندی یہان مرتبۂ رضا سے مراد ہے ۔ جُرعہ ۔ گھونٹ ۔ خاکِ جرعہ چین ۔ گھونٹ بھر ہوالی زمین ۔ میخوارون کا قاعدہ ہے کہ شراب پینے سے پہلے گھونٹ بھر شراب یا کچھ قطرے کسی دوست کی یاد مین زمین پر گرا دیتے ہین اسلئے اُس زمین کو خاکِ جرعہ چین کہتے ہین ۔ آبِ حیوان ۔ آبِ حیات ۔ معنی = شہنشاہ ہمت نے مجھکو مرتبہ رضا کا وہ خاص پیالہ محبت سے عطا فرمایا ۔ کہ حضرت خضر اُسکی جرعہ چین خاک ہوگئے اور اُسکا ایک گھونٹ اُنکے لئے آبِ حیات ہوگیا ۔ یعنی حضرت خضر نے بھی اُسکے شوق مین خاک ہوکر

اُسکے قطرات سے حیات جاودانی اور زندگانی روحانی حاصل کی ہے ؎

مرنے جو موت کے عاشق کبھی بیان کرتے　　　　مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

(اگر دارو کا فاعل بجائے ہمت کے کوئی اور لفظ کہا جائے تو مناسب ہوگا)

(۴۸) نُزُل - طعام ضیافت - منزل - مقام مجلس - تحوّل - پھیرنا - لوٹانا - نقل - گزک و میوہ وغیرہ جو شراب کے بعد تبدیل ذائقہ کے لئے چکھتے ہین - نقلان - جانا - کوچ کرنا - معنی - جس شخص نے یہ سامان اور مجلس دیکھی ہے اُسکا وہان سے لوٹنا ممکن نہین - اور جس شخص نے یہ گزک اور محفل پائی ہے اُس کو وہان سے جانے کی ضرورت نہین - یعنی - جبکہ مجھکو ہمت کی مجلس مین یہ نعمتین کہ جو مقصود اصلی اور مدعائے دلی نہین حاصل ہوگئین تو بھلا پھر مین وہان سے کب ٹل سکتا ہون - تحوّل اور نقلان کے الفاظ سے یہ لطیف معنی بھی پیدا ہوتے ہین کہ جس نے شہنشاہِ ہمت کی محفل مین خرسندی کا پیالہ پی لیا وہ حیات جاودانی پاکر انتقال کے ملال سے بھی محفوظ ہوگیا -

(۴۹) مرا مین را اضافی - دعوت عیسیٰ - حضرت عیسیٰ کی دعا - اس سے حضرت عیسیٰ کے اُس معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب لوگون نے آپ سے درخواست کی تھی کہ اگر آپ خدا سے دعا کرین کہ وہ ہمارے اطمینان کے لئے آسمان سے دسترخوان اُتارے تو ہم ایمان لاوین - چنانچہ آپ نے دعا کی کہ (رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَاءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا) یعنی اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اُتار جو ہمارے اول و آخر کے لیے خوشی کا باعث ہو -
پس خدا نے حضرت عیسیٰ کی دعا سے ایسا ہی کیا - یہان اسکی طرف اشارہ ہے عید فقر سے اس حدیث کیطرف اشارہ ہے کہ الفقر فخری - یعنی فقیری میرا فخر ہے - گنج گاؤ - جمشید کے خزانہ کا نام جو بہرام گور کے زمانہ مین اسطرح ظاہر ہوا تھا کہ ایک کسان اپنے کھیت کو پانی پہنچا رہا تھا اور وہ سب ایک سوراخ مین چلا جاتا تھا - کسان نے مجبور ہوکر بہرام سے اطلاع کی وہان سے شاہی ملازمین نے آکر اُس جگہ کو کھودا تو ایک بڑی عالیشان عمارت ظاہر ہوئی جسمین سونے کے بڑے بڑے بیل جواہرات سے بھرے ہوئے نکلے - بہرام نے وہ تمام خزانہ محتاجون کو تقسیم کردیا - معنی - میرے دل مین حضرت عیسیٰ کی دعوت (مائدۂ آسمانی) کیطرح ہر وقت ایک عید رہتی ہے - میرا دل عید فقر کے اوپر قربان ہے اور جمشید کا خزانہ (اوس لیئے) میرے دل پر قربان ہے - خلاصہ مطلب این ست کہ مرا از فقیری ہر وقت خوشی و عید حاصل ست و من پروائے گنج گاؤ نمی ندارم (عید - قربان - گاؤ مین صنعت مراعات النظیر)

(۵۰) نِعَم - نعمت - نعم مصر دیدہ کس - وہ شخص کہ جس نے مصر کی نعمتین دیکھی ہون - مراد حضرت یوسف

علیہ السلام مصر کی سلطنت تک پہنچ گئے تھے۔ قحط کنعان مراد وہ کال جسمین کنعان سے اُنکے بھائی مصر مین حضرت یوسف کے پاس غلہ لینے آئے تھے۔ معنی۔ دل نے مجھسے کہا کہ تو فقیری کا خزانہ رکھتا ہے دنیا کے طرف مت دیکھ۔ کیونکہ جو شخص مصر کی نعمت دیکھ چکا ہو اُسکو کنعان کے قحط کی کیا پروا ہے یعنی جب دولت فقر حاصل ہوگئی تو پھر قحط کنعان یعنی دنیا کے رنج وغم مین پھنسنے سے کیا فائدہ۔

(۱۵) بُن دامان۔ دامن کے نیچے کا کنارہ شبستان۔ رات کی آرامگاہ۔ بُن دامان شبستان کُن سے یہ مطلب ہے کہ دامن کی تہ تک اپنا سر جھکا یعنی مراقبہ مین مشغول ہو کہ تا کہ بُن دامن شبستان بجائے۔ معنی۔ دل نے مجھے کہا کہ شب بھر مراقبہ مین مشغول ہو لیکن اس شرط پر کہ ہر روز اپنے رخسار کو اس شبستان کا فرش بنائے اور پلکون کو اُسکی جھاڑو بنائے مطلب یہ ہے کہ رات بھر مراقبہ مین زمین پر سر جھکائے آنکھون سے آنسو بہاتا رہ۔

(۲۵) عوان سپاہی۔ ظالم۔ سخرہ بیگار۔ عوانان فلک سے مراد ستارے جنکی تاثیرات سے حوادث کا ظہور ہوتا ہے۔ علف۔ چارہ۔ علف خانہ۔ مراد دنیا۔ خان شکر۔ کاروان سرا جہان سے چارہ ملتا ہے۔ قحط سے مراد یہان دینداری کا قحط ہے۔ معنی۔ دل نے مجھ سے کہا کہ جب تیری عمر کو جو ایک تیز رو گھوڑے کی مانند ہے آسمان کے سپاہی بیگار مین لے گئے یعنی آسمان اور ستارون کی گردش سے عمر فضول برباد ہوگئی تو تو اس علف خانہ (دنیا) سے کیا ڈھونڈھتا یعنی کیا امید رکھتا ہے کیونکہ اُسکی کاروان سرا مین آپ کال پڑا ہوا ہے۔ خلاصہ این است کہ چون در دنیا عمر تو فضول برباد رفت پس ازین ہیچ توقع نیکی مدار و در طلب الہی مشغول باش (اگر فلک سخرہ پر الفظ مانکر مراد کواکب وسیارہ لیے جائین تو صحیح نہین)

(۳۵) خنور۔ غلہ کی کوٹھی۔ مطبخ۔ دوران۔ زمانہ۔ تنگاہ۔ مالگودام۔ معنی۔ دل نے مجھ سے کہا کہ تو اس کوٹھی مین ایک جو بھی نہ پائیگا کہ زمانہ نے جس کے مال گودام کو جلا دیا ہے۔ اور اس تنور مین ایک روٹی بھی نہین دیکھیگا جسکو طوفان نوح نے برباد کردیا ہے۔ خلاصہ۔ ہرگاہ کہ در خنور سوختہ یک جو و در تنور طوفان زدہ یک نان یافتن ممکن نیست پس ازین علف خانہ دنیا کہ ویران شدہ ست چہ توان یافت۔ تلمیحات۔ مصرعۂ اول مین لفظ سوختہ سے آگ کے طوفان کیطرف اشارہ ہے جو حضرت لوطؑ کی قوم پر نازل ہوا تھا۔ مصرعۂ دوم مین تنور سے طوفان نوحؑ کیطرف تلمیح ہے۔ خنور۔ تنور مین صنعت تجنیس مطرف۔ (اگر خنور کے معنی کسان لکھے جائین تو صحیح نہین)

(۴۵) جو بجو۔ بالکل۔ سب۔ مخبر۔ نان کے متعلق ہے۔ دہقان۔ کسان۔ مراد بادشاہ۔ شین کی

ضمیر گیتی کیطرف پھرتی ہے - معنی - تونے دنیا کو خوب دیکھ لیا کہ وہ اپنے کھلیان مین ایک جو بھی نہین رکھتی - اور تو نے جبکہ جو (دنیا) کو ترک کردیا تو ایک جو (ذرہ بھر) کے بدلہ مین اُسکے دہقان یعنی بادشاہ کی روٹی مت خرید - خلاصہ این ست کہ چون از متاع دنیوی چیزے نیافتہ او را ترک کردہ پس بخدمت اہل دنیا مشغول مشو - (چون ترک بگفتی - شرط ست - بیک جو نان دہقانش مخر جواب شرط)

(۵۵) صرع - مرگی کی بیماری - عقلی مین یائے تنکیر - پالان - گدہون پر لادنے کی بوری - معنی - جب کسی عقل کے ساتھ مرگی ملگئی تو نہ سر رہتا ہے اور نہ اُسکی پگڑی - اور جب کسی اسباب پر چور پڑتے ہین تو نہ گدہا رہتا ہے اور نہ اُسکا پالان - خلاصہ - این ست کہ چنانکہ بسبب آمیزش صرع عقل بیکار میشود و بسبب دزدان اسباب ضائع میشود ہمچنین دنیا کہ علف خانہ حیوانات ست بسبب طوفان حوادث و غلبۂ نفس برباد شدہ ست پس ترک او اولی است (اگر یہ کہا جائے کہ اہل عقل کیساتھ مرگی ملجائیگی تو صحیح نہین)

(۵۶) تنگ چشم - کنجوس - خوان سالار - بکاول - داروغۂ مطبخ - خانساماں - معنی - آسمان کو بھی ایک کنجوس عیان کیونکہ دستر خوان پر مہمان کے دور کرنے کے واسطے اُس کے زمانہ کے خانساماں نے رات اور دن کے دو کتے باندہ رکھے ہین - خلاصہ این ست کہ آسمان روز و شب برائے این گردش میکند کہ تا کسی بر خوان او یعنی در دنیا قائم نماند -

(۵۷) سگ ابلق - استعارہ ہے رات اور دن سے - مراد زمانہ کہ جس کے سیاہ و سفید دو رنگ ہین - دندان خائیدہ - دانتون سے چبا جانے والا - شیران ویلان خائیدہ - سے مراد بہادر اور شجاع آدمی ہین - پیکے کردن - گڑے گاٹ ڈالنا - عاجز کر دینا - معنی - تو اس چت کبرے کتے (زمانہ) سے نہین ڈرتا ہے کیونکہ تجھسے پہلے اُسکے دانتون نے بہت سے بہادر شیر دلون کو عاجز کردیا اور پھاڑ ڈالا ہے - (ایک صاحب نے سگ ابلق سے بجائے زمانہ کے روز و شب مراد لئے ہین حالانکہ یہ اُس سگ ابلق کے رنگ ہین)

(۵۸) گندنا - ترہ - ایک قسم کا سبزہ جو اکثر گیہون کے کھیت مین پیدا ہوا کرتا ہے - ترہ زائد - دو نان - مراد چاند سورج - خوشہ - پروین - جھمکا - کئی لٹکے ستارون کا نام - جو گیہون کی بالکی مانند ہین - کشتزر - دھنیا - مراد ذرا سا نفع - معنی - تو اس نیلے سبز گون آسمان پر صرف دو روٹی اور ایک گچھا دیکھیگا (یعنی اور کچھ نہین) بلکہ اُسکی ان دو نون روٹیون سے تیری ہانڈی کے لئے دھنیا بھی حاصل نہو سکیگا - خلاصہ این ست کہ ازین ہر دو نان و خوشۂ گندم کہ فلک دارد ترا ہیچ میسر نخواہد شد پس از اجرام امید سے مدار و ترک اینہا کن و غذای روحانی بدست آر -

(۵۹) نان زینہا - باضافت مقلوب مراد گھونٹنے والے تلہ سے - دزپوزہ - بھیک - ششکار -

خشکی - چکناپن - اصل مین یہ لفظ خشک آرد تھا - دال حذف ہوگئی - انبان - جھولی - تھیلی - وہ ظرف جسمین خشکی یا روٹیان رکھتے ہین - معنی = روٹیون کے ان ٹکڑون (ستارون) پر حرص مت کر جو کہ رات اس دسترخوان (آسمان) پر رکھتی ہے - کیونکہ یہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گداگری سے اسکی جھولی مین ذراسی خشکی ہے -

تشریح = دریوزہ عیسیٰ مین اُس واقعہ کیطرف تلمیح ہے جو حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کے لئے دعا کی تھی کہ (اے ہمارے رب ہمپر آسمان سے ایک دسترخوان اُتار جو ہمارے اگلے پچھلون کے لئے خوشی کی علامت ہو - نیز یہ بھی روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ فلک چہارم پر ہین) خلاصہ - این ست کہ شب خود از مائدہ عیسیٰ گداگری کردہ است تو از خشکاریعنی از سیارگان او ہیچ توقع مدار کہ بتو نفع نرسانند بلکہ ہمچو ابراہیم از ایشان روبگردان -

(ایک صاحب وارد کا فاعل بجائے شب کے آسمان کو سمجھکر یون لکھتے ہین کہ وہ آسمان اپنے خوان پر رکھتا ہے)

(۶۰) نماز مردہ - جنازہ کی نماز - کسی چیز پر جنازہ کی نماز پڑہنا مراد اُسکے ترک کرنے سے ہے - وضو سے مراد مقصد و استعداد ترک دنیا ہے - بے آبی سے مراد عدم صلاح وتقوی ہے - حیض - عورتون کے وہ ایام جن مین بوجہ نفاس نماز جائز نہین - یہان گناہون کی آلودگی سے مراد ہے - سُکّان جمع ساکن

معنی - حرص کو مردہ سمجھکر اُسکے جنازہ کی نماز پڑہ یعنی اُسکو بالکل چھوڑدے لیکن وضو کسطرح کر سکتا ہے یعنی یہ استعداد کسطرح بہم پہنچا سکتا ہے - کیونکہ دنیا مین پانی یعنی صلاح وتقوے جو کہ پاکی کی بنیاد ہے موجود نہین اور اُسکے رہنے والے حیض یعنی گناہون مین آلودہ ہین -

تشریح * نماز کے لئے وضو کی شرط ہے اور وضو کے لئے پانی کی پس جبکہ پانی نہین تو وضو بھی نہین اور وضو نہین تو نماز بھی نہین ہوسکتی - خلاصہ یہ ہوا کہ ایسی حالت مین جبکہ خود تیرے اندر ترک دنیا کی استعداد نہین - دنیا مین صلاح وتقوی یعنی پابندی شریعت کا پانی نہین اور اُسکے رہنے والے گناہون مین آلودہ ہین تو تو ہوا و ہوس کو کسطرح چھوڑ سکتا ہے اور لفظ حیض سے شاعر نے اس امر کیطرف بھی اشارہ کیا ہے کہ دنیا کے رہنے والے ترک دنیا مین عورت کی مانند ہین یعنی جیسے عورت حیض مین نماز نہین پڑہ سکتی - ایسے ہی یہ بھی گناہون کی آلودگی کے باعث ترک دنیا نہین کر سکتے -

(۶۱) تیمم - پانی نہ ملنے یا کسی بیماری کے عذر مین پاک مٹی منہ - ہاتھ - پیر پر ملنی جو وضو کی قائم مقام بھی جاتی ہے چنانچہ قرآن شریف مین ہے کہ (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) معنی = اور اگر مین تجھے

یہ کیون کہ مٹی سے تیمم کرلے تو کیونکر کرسکتا ہے کیونکہ یہان یعنی دنیا مین ۔ اُسکے جنگل کی خاک کشتون کے
خون سے آلودہ ہے ۔ پس ایسی ناپاک مٹی سے تیمم بھی جائز نہین خلاصہ این ست کہ استعداد و شرط ترک
حرص سخت دشوار ست وسامان صلاح و تقوے و صبر و قناعت بدست آوردن خیلے مشکل ۔
(۶۲) نہاد ۔ ذات ۔ تن پرست ۔ آرام طلب اور بناؤ سنگار کرنیوالا ۔ گلِ خندان ۔ کھلکھلاتا اور لہلہاتا ہوا
پھول ۔ گلخن ۔ بھاڑ ۔ کوڑی جہان کوڑا کرکٹ ڈالتے ہین ۔ یہان یہی مراد ہے گل خندان و گلخندان مین
صنعت تجنیس مرکب ۔ دُر ۔ موتی ۔ یہان شبنم کے قطرے مراد ہین ۔ مرجان ۔ مونگا ۔ یہان سُرخ پھول
مراد ہین ۔ معنی ۔ دنیا کے تن پرستون کے وجود کو کوڑی کے ایک سُرخ پھول کی مانند سمجھنا چاہیئے ۔
کہ جس کے اندر پلیدی اور ناپاکی ہے اور باہر سُرخ رنگ اور اوس کے قطرے ہین ۔ خلاصہ این ست
کہ اہل دنیا اگرچہ بظاہر سُرخ و سفید معلوم میشوند لیکن اندرون شان از پلیدی ہوا و ہوس ناپاک است ۔
(ایک صاحب تن پرستون کے وجود ہی کو گلخن قرار دیتے ہین حالانکہ خاقانی اُسکو گلخن کا گلِ خندان قرار
دیتا ہے ۔ فافہم ۔
(۶۳) آز ۔ حرص ۔ سگان از مراد اہل دنیا ۔ میر ۔ سردار ۔ یہان مراد بادشاہ وقت ۔ میرِ تو باضافت اودنے
ملابست ۔ شیر مراد سالک کامل ۔ سبع الوان ۔ ہفت رنگ ۔ سبع سات ۔ الوان لون کی جمع بمعنی رنگ
سبع الوان ۔ رنگ برنگ کی کھانون سے مراد ہے (ایک صاحب سات ہی رنگ کی کھائین لکھتے ہین ۔
معنی ۔ جب تیرا بادشاہ دسترخوان درست کرتا ہے یعنی دعوت کرتا ہے تو سگان دنیا (اہل ہوس)
کو عید ہوتی ہے یعنی بہت خوش ہوتے ہین ۔ مگر تو شیر یعنی سالک کامل ہے اسلئے روزہ رکھہ اور اُسکے
رنگ برنگ کھانون کی طرف مت دیکھہ ۔ یعنی چنانکہ شیر از دیگرے توقع ندارد تو ہم از اہل دنیا توقع
مدار و ترک حرص کن ۔
(۶۴) نعیم نعمت ۔ و نام بہشت ۔ مراد نور ایمان ۔ گرد آلودہ ۔ مراد لقمہ حرام ۔ آبدست ۔ طہارت ۔ آبدستان
لوٹا ۔ ششین کی ضمیر میر کیطرف راجع ہے معنی ۔ وہ تجھکو گرد آلودہ یعنی لقمہ حرام دیدیتا ہے اور نعیم پاک یعنی تجھسے
نور ایمان یعنی ثواب لیتا ہے ۔ اُسکو نہ تو ہاتھہ دہونے دُہلانے سے شرم آتی ہے اور نہ آبدستان یعنی ہاتھہ
دُہلانے کے برتن سے ۔ مطلب این ست کہ چون طعام او از وجہ حرام است پس او را از دست شوئی
و آفتابہ شرم نمی آید چرا کہ اینقدر اہتمام پاکی میکند لیکن نمی داند کہ روزئی من ہمہ حرام و مردار ست پس اے سالک ازین
چنین طعام پرہیز کن ۔ (ایک صاحب لکھتے ہین کہ وہ بادشاہ ششتہ کھانا ترک کردیتا ہے ۔ واہ سبحان اللہ کیا کہنے ہین)
(۶۵) دریغا ۔ ہائے افسوس ۔ اس مین الف ندبہ ہے ۔ گلخن ۔ یہان بمعنی کوڑی مراد ہیت ۔ خون رزان

شراب انگوری - خون حیوان - گوشت - مراد کباب - ضمیر شین میر کیطرف راجع ہے معنی - ہائے کاش وہ جانتا کہ اسقدر انگوری شراب پینے اور اسقدر کباب کھانے سے اس پیٹ کی کوٹھی مین کیا بھرتا ہے - مطلب = این ست کہ او تن خود را از لقمہاے حرام فربہ میکند پس تو از طعام او پرہیز کن ۔
(ایک صاحب یہان گلخن کے معنی دنیا لکھتے ہین - قابل غور)

(۶۶) پوست جسم - سگ - نفس امارہ - جیفہ - مردار - حرص - دنیا - از بیرون مین از زائد - ہم کاسہ ہم نوالہ - معنی = تو اپنے میر سے کہدے کہ تو اپنے جسم مین نفس امارہ اور مردار حرص دنیا رکھتا ہے - کتا دروازہ کے باہر ہونا چاہیے تو اسکو اپنا ہم نوالہ ست بنا - خلاصہ - این ست کہ چون در حدیث شریف - (الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب) یعنی دنیا مردار ست وطالب او سگ ست آمدہ پس او را از پیروی نفس امارہ منع کن - نہ اینکہ خود حرص طعام رنگارنگ او کنی -

(۶۷) کشف - کچھوا - افعی - کالا کوڑیالا ناگ - مان - چھوڑ - صیغہ امر - بجا مانش - اسکو اُتار پھینک -
معنی = میر سے کہہ کہ کچھوا اپنی کھال ہی مین مرجاتا ہے مگر سانپ کینچلی چھوڑ دیتا ہے - تو سانپ سے تو کم نہین ہے پھر کھال (حرص دنیا) مین کیون پھنس رہا ہے اسکو اُتار پھینک یعنی حرص دنیا کو ترک کر -
مطلب این ست کہ از لذات جسمانی و تن پروری بدر آی و روحانیت حاصل کن ؎
اسیر لذت تن ماندہ ورنہ ترا   چہ عیش ہست کہ در ملک جان میسر نیست

(۶۸) سلیمانی - بیا مصدری - دیوانسی - مراد نفس امارہ اور قوت غضب و شہوت -
معنی = تو اپنے میر سے کہدے کہ سلیمان ہونے کا دعویٰ مت کر پہلے اپنے نفس امارہ کو - یا تو مار ڈال یا قید کر - یا کوئی کام لے یا باہر نکال دے -
خلاصہ = این ست کہ در ملک معرفت دعوی سلیمانی مکن و اگر میکنی از غلبہ نفس غافل مشو تا از دست تو نگین ایمان نہ برد چنانکہ عفریت انگشت سلیمان بردہ بود -

(۶۹) کارفرما - حاکم - جان کارفرما - پاک روح جو بادشاہ کی مانند ہے - باغ قدس بہشت ضمیر شین حواس کی طرف راجع ہے -
معنی = میر سے کہدے کہ جب تیری حاکم روح بہشت مین جائیگی - تو حواس کے اہلکارون کو جسم کے قید خانہ مین مت چھوڑ بلکہ انکو چھوڑا لے -
خلاصہ این ست کہ حواس را کہ تابع نفس اند تابع روح گردان تا ہمراہ تو بباغ بہشت روند -

(۷۰) غربت سفر - پردیس - خاصگان - مراد حواس جو روح کے خاص کارکن ہین -

معنی = کیونکہ یہ اچھی بات نہین ہے کہ جب بادشاہ سفر سے ملک مین واپس آئے - تو اُس کے خاص ملازم قید مین رہین اور وہ بیٹھکر اپنے محل مین مزے اُڑائے - (ہر دو شعر قطعہ بند)

(۷۱) ازین عالم - مراد عالم سفلی - دنیا - آن عالم - مراد عالم علوی - عقبی - بالاے آن عالم یعنی اُس عالم سے بھی پرے - دل سے مراد یہان وہی دل ہے جسکی صفت قصیدہ کے مطلع مین مذکور ہوچکی - مستغنی - بے پروا -

معنی = اس عالم سفلی سے نکلکر اُس عالم علوی سے بھی گذر جا - کیونکہ دل ان دونون سے بے پروا ہے تم اسکو اِس سے اور اُس سے دونون سے بہت اونچا سمجھو -

مطلب = یعنی امیر را بگو کہ روح پاک از دنیا و آخرت بے نیاز ست چراکہ او طالبِ مولی ست نہ طالب غیر چراکہ در حدیث شریف آمدہ ست کہ " طالب دنیا مخنث ست و طالب عقبی مونث ست و طالب مولی مرد ست - (بالاے آن عالم مین لفظ بالا کا لطف نہ سمجھکر بعض حضرات محض عالم ہی سمجھتے ہین)

(۷۲) کِفّہ - ترازو کا پلّہ - میزان - ترازو - مشیت - مرضی خدا - ارادۂ الٰہی - وزّان - تولنے والا مراد عارفِ کامل -

معنی = یہ دونون جہان کیا ہین ؟ خواہش خدا کی ترازو کے دو پلّے ہین - اور جو شخص اُس (ترازو) کا تولنے والا ہے وہ اِن دونون پلڑون سے باہر ہے -

خلاصہ - این ست کہ عارف کامل کہ مشیت الٰہی را می شناسد این ہر دو جہان یعنی دنیا و عقبی را میگذارد و طلب مولی میکند - (افسوس کہ ایک صاحب وزّان سے خدا کی ذات مراد لیتے ہین جو سیاق کلام کے خلاف ہے)

(۷۳) زنے - مردے مین یاء وحدت مفید تحقیر - کز دو عالم مین کاف بمعنی ہر کہ - کہ ناہید مین کاف علت - ناہید - زہرہ - مطربۂ فلک - کیوان - زحل - سنیچر - میزان - آسمان کے بارہ برجون مین سے ساتوان برج جو زہرہ کا خانۂ اصلی ہے -

معنی = جو شخص دونون جہان کو اپنا گھر بناتا ہے وہ مرد نہین عورت ہے - بلکہ جسکا خانہ میزان ہے وہ زہرہ ہے زحل نہین - جو فلک ہفتم پر ہے -

خلاصہ - یعنی با این ہر دو پلۂ میزان مشیت کہ دنیا و عقبی ست مانند زہرہ تعلق مسازد در طلب مولے باش

(۷۴) مردان - سالکان کامل - تختہ حاسبان - رمّالون کا تختہ جسپر وہ کسی کے طالع کا حساب لگانے کے لئے کچھ مٹی ڈالکر اُسپر نقوش کھینچکر حال معلوم کیا کرتے ہین وہی تاج سر یعنی ذریعۂ افتخار ہے -

(افسوس کہ بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ محاسب لوگ تخت پر بیٹھے رہتے ہین اور محاسبون کے لئے درباروں میں جدا جدا تخت ہوتے ہین -

معنی - سالکان کامل کی خاک پا کو رمّالون کیطرح اپنا تاج سر بنا یعنی اُس سے خوش طالعی حاصل کر - اور اہل دنیا اگر تجھکو سونیکا تاج بھی دین تو سر ہٹالے اور اُسکو مت لے -

(مصرعہ ثانی یون صحیح ہے - وگر تاج زرت بخشند سر در دزد و دستا لنش) -

(۷۵) ہر کش - یعنی ہر کہ اورا - شیفتہ - فریفتہ -

معنی - وہ شخص فقیر نہین ہے کہ بادشاہی تاج اُسکو فریفتہ کرلے - بلکہ درویش وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے فقیری اور بادشاہی دونون برابر ہین -

خلاصہ این ست کہ سالک کامل آنست کہ درویشی را بادشاہی و بادشاہی را درویشی داند چنانچہ جائے دیگر خود میگوید ؎

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی ۔ کہ سلطانی ست درویشی درویشی ست سلطانی

(۷۶) صفِ خاص تر - مراد صف انبیا - درویش سلطان دل - مراد حضرت محمد رسول اللہ صلعم -

معنی - تو ایک اور اعلیٰ درجہ کی جماعت دیکھے گا جسمین ایک درویش سلطان کا سا دل رکھنے والا ہے جسکو درویشی کی خاک پا سلطانی تاج دکھائی دیتی ہے -

مطلب - چونکہ در حدیث شریف "الفقر فخری یعنی فقیری فخر من ست" آمدہ ازین سبب تاج بادشاہِ دنیا در نظر او مثل خاکپائے درویشی می نماید یعنی ذلیل و حقیر معلوم میشود -

(۷۷) نہ خود مین نون سفید استفہام اقراری - مُرسل - بھیجا ہوا - صاحب کتاب نبی - نون والقلم قرآن شریف کی ایک سورۃ کا نام جسمین حضرت محمد صلعم کے خاص روحانی انعامات اور آپ کے خلق عظیم کا ذکر ہے - طغرا - شاہی نشان و دستخط - منشور - بادشاہی فرمان - فرقان - قرآن شریف کا نام کیونکہ وہ حق و باطل مین فرق کرتا ہے -

معنی - کیا احمد مرسل درویشان خاص (انبیا) کے بادشاہ نہین ہین یعنی ہین جنکے شاہی فرمان قران شریف پر نون اور والقلم کی نشان ہے - (یہ شعر بطور استفہام اقراری ہے)

مطلب - سورۂ نون والقلم قرآن شریف کہ در شان او نازل شدہ است بر سلطانی او دلیل روشن است یعنی ثابت شد کہ او خاتم پیغمبران ست -

(۷۸) قرصِ خور - سورج کی ٹکیا - مراد خود سورج - عریان - برہنہ - زر بفت - ایک سنہری کپڑا -

یہان سورج کی کرنین اور دھوپ نی مراد ہے جو خاصکر جاڑے کی برہنگی مین محتاجون کے جسم پر زربفت کا
کام دیتی یعنی انکو آرام و راحت پہنچاتا ہے کیونکہ عرب کی ضرب المثل ہے کہ الشمس جبۃ المساکین
معنی۔ اگر تو درویش ہے تو درویشون کو مہربانی کی نگاہ سے دیکھ کیونکہ سورج۔ ننگون (محتاجون)
کو زربفت دیتا ہے اور آپ برہنہ دکھائی دیتا ہے۔ بہ پوشدن ستر درویش کوش + کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مطلب این ست اگر تو درویش ہستی مثل آفتاب دیگران را فیض و فائدہ برسان۔
(۷۹) رز۔ انگور و درخت انگور۔ درویش خزان مین مسبب کی اضافت سبب کیطرف ہے یعنی
انگور کی ٹہنی جو خزان کے سبب درویش یعنی فقیر ہوگئی۔
معنی۔ فقیری کی حالت مین سخاوت زیادہ کر کیونکہ انگور کی ٹہنی۔ جب خزان کیوجہ سے درویش
(غریب) ہوجاتی ہے تو سونا بکھیرنے لگتی ہے۔
مطلب۔ یعنی چون از فقر بخشش مجبور میشود زر افشانی برگہائے زرد آغاز میکند پس تو ہم بحالت
درویشی ہمچنین کن۔ (ایک صاحب درویش خزان کی ترکیب نہ سمجھکر لکھتے ہین کہ جب خزان کا درویش
گداگری کرتا ہے گویا خزان درویش ہوئی شاخ رز خزان کیوجہ سے درویش نہوئی) کیا خوب
(۸۰) ربا۔ سود۔ معنی۔ بدلہ کے لیئے بخشش کرنا ہمت کے مذہب مین سود خواری ہے۔ کہ ایک دے
اور اسکے بعد خدا سے اسکا دس گنا بدلہ چاہے۔
مطلب۔ چونکہ در قرآن شریف مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا۔ یعنی ہر کہ
یک نیکی نزدیک خدا بیاید خدا یتعالی بعوض آن دہ گونہ ثواب خواہد داد) آمدہ است پس بدین امید
سخاوت کردن نزدیک ہمت سود خواری ست۔ باید کہ محض خالصًا لوجہ اللہ سخاوت کنی۔ مقابلہ کنید
ازین شعر حافظ رح۔ ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن | کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

(۸۱) آفرینش۔ پیدایش۔ پیدائشی عادت۔ نحل۔ شہد کی مکھی۔ شان۔ مکھیونکا چھتہ۔ از نحل
شانش نیست۔ اور اسان نحل نیست۔
معنی۔ اگر برے آدمی سے نیکی نہ ہو تو اسکو فطرۃً معذور سمجھ۔ کیونکہ سانپ کے پاس اگر شہد کی مکھیون
کی طرح شہد کا چھتہ نہین تو وہ مجبور ہے۔ مطلب۔ چونکہ در قرآن شریف (کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ)
آمدہ است یعنی ہر چیز مطابق فطرت خود عمل میکند پس بد را از نیکوی معذور بدار۔
(افسوس کہ بعض حضرات نے شان کے معنی یہ لکھدیئے کہ سانپ کی شان زہر دینے کی ہے)

(۸۲) اوحیٰ ربک - اس آیت شریف کیطرف اشارہ ہے - (اوحیٰ ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون) یعنی اے محمد تیرے ربنے شہد کی مکھی کیطرف الہام کیا کہ تو پہاڑون - درختون - چھتون مین اپنے لئے گھر بنا - وحی - خدا کا پیغام معنی - شہد کی مکھی اگرچہ اسوقت شہد دیتی ہے لیکن ڈنک بھی رکھتی ہے - تو یہ مت دیکھہ کہ اوحی ربک کی وحی اسکی شان مین آئی ہے - مطلب - یعنی اگرچہ از وے نیکی بیاید لیکن ازین ہم غافل مباش کہ از تو گاہے بدی نخواہد شد - چراکہ ممکن ست کہ تو ہم بوسوسۂ نفس وشیطان بدی کنی چنانکہ نحل اگرچہ بشرف وحی مشرف شدہ است لیکن ہنوز زہر نیش از وے دور نشدہ است -

(۸۳) آلائش - ناپاکی - یہان مراد تعلقات دنیوی - استنجا - مٹی کے ڈھیلے سے بول وبراز کی ناپاکی دور کرنا -
معنی - اگر تجھہ سے ہو سکے تو دنیا کی اس ناپاکی (حرص وطمع) سے ہاتھہ ناپاک نہ کر - کیونکہ دنیا استنجے کا ایک ڈھیلہ ہے جسکو شیطان نے ناپاک کر دیا ہے -
مطلب - این ست کہ دنیا را شیطان ناپاک کردہ است پس مناسب نیست کہ تو پاک بودہ باین ناپاکی دست آلودہ کنی -

(۸۴) - ابرا - کیونکہ - کسو اسطیکہ - سنگ دل - بیمہر وبیمروت - سگ جان - سخت جان وسختی کش
معنی - سب لوگ دنیا کے عاشق ہین اور ہم اسکے غم سے بے پروا ہین کیونکہ بیمروت ظالم معشوق کا غم اسکے سخت جان عاشق ہی پر ہوتا ہے -
مطلب - یعنی ہر کس کہ برو نا شیدا است غم او میخورد وتکالیف برداشت میکند من عاشق او نیم ازین سبب از غم وسختی آزاد ہستم -

(۸۵) یکہفتہ - مراد چند روزہ - غرہ - فریفتہ اور مغرور ہونا - ماہ دو ہفتہ - چودہوین کا چاند -
معنی - تو اس چند روزہ اقبال پر جو ترقی کر رہا ہے مغرور مت ہو - کیونکہ وہ (اقبال) ماہ دو ہفتہ کیطرح ہے کہ جسکا کمال ہی اسکا زوال ہے -
مطلب - اینکہ اقبال تو اگرچہ روز بروز ترقی میکند لیکن آخر چون ماہ کامل رو بہ تنزل خواہد نہاد پس بران غرہ مکن -

(۸۶) - چالاکی - مراد بالیدگی وسرسبزی - بید انجیر - ارنڈ کا درخت - یہ باد انجیر کا مالہ ہے جو کہ انجیرون کا اسم مفعول ہے کیونکہ اسکی شاخین اور پتے ہوا سے ٹوٹ جاتے ہین - نیسان رومیون کے ایک مہینہ کا نام جسمین آفتاب برج حمل مین ہوتا ہے اور فصل بہار کی ابتدا اسی مہینہ سے ہوتی ہے

اور اسی مہینہ کے مینھہ سے سیپون مین موتی پیدا ہوتے ہین۔ ہندی مین اسکو کنوار کہتے ہین۔ اَبان پارسیون کے ایک مہینہ کا نام جسمین آفتاب برج عقرب مین ہوتا ہے اور کڑا کے کا جاڑا پڑتا ہے ہندی مین اگھن کہتے ہین۔ معنی۔ ماہِ بہار مین ارنڈکی بالیدگی کو مت دیکھہ۔ بلکہ اُس اُفتادگی (خراب حالی) کو دیکھہ جو تو خزان کے مہینے مین دیکھتا ہے۔ مطلب۔ این ست کہ افزائش اقبال بہ بالیدگی و سرسبزی بیدانجیر ماند کہ در چند روز بے برگ و نوا می ماند۔ (ایک دعویدار سخن مطلب یون لکھتے ہین کہ "بیدانجیر کو نمو کو یہ مرتبہ انکسار کے باعث حاصل ہوا ہے۔ ناظرین انصاف فرمائین)

(۸۷)۔ اِدبار۔ نصیبہ کا پیٹھہ پھیرنا۔ بدنصیبی۔ سرطان۔ آسمان کے چوتھے برج کا نام جو قمر کا خانہ اصلی ہے اور جسکے مقابلہ مین برج جدی ہے جسمین چاند کا وبال ہوتا ہے۔
معنی۔ تو آسمان سے بے ادبار (مبارک) اقبال چاہتا ہے مگر اُسکے پاس نہین ہے۔ کیونکہ ماہ نو کا اقبال اُسکے (آسمان کے) سرطان کے ادبار کے ساتھہ ہے۔ یعنی سرطان کا خانہ اصلی برج جدی کے مقابل ہے اور برج جدی مین چاند کا وبال ہوتا ہے۔ پس ہر اقبال کے ساتھہ ادبار لگا ہوا ہے۔
(۸۸) بقا۔ ے مین یٰ مفید قلت و تحقیر۔ مقلوب ہوا اقبال سے یہ معنی ہین کہ اگر اقبال کے حروف کو بقاعدہ قلبِ بعض لوٹین تو لفظ لابقا بنجائیگا جسکے معنی ناپائداری کے ہین
معنی۔ تو نے بارہا آزما لیا ہے کہ کسی اقبال کو پائداری نہین ہے۔ خود لفظ اقبال ہی کو اُلٹ کر پڑھ لے لابقا ہو جائیگا۔ مطلب۔ یعنی چون ترا معلوم شد کہ ہیچ اقبال را بقا نیست پس او را ہرگز طلب نباید کرد۔
(۸۹) تیر باران۔ مظلومون کی آہ و دعا۔ کمین۔ گھات کی جگہہ۔ کمین شب۔ مراد آدہی رات۔
ہرگز مخفف ہر گاہ از معنی۔ عاجزون کی بددعا کے برسنے والے تیرون سے ڈر جو کہ وہ آدہی رات کو چلاتے ہین۔ کیونکہ جو شخص عاجزی سے زیادہ روتا ہے اُسکے تیر کا گھاؤ بھی زیادہ ہوتا ہے
یعنی۔ از تاثیر آہِ مظلوم ضعیف بترس و بر کسی ظلم مکن ورنہ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو وز مکافات عمل غافل مشو

(افسوس کہ بعض حضرات تیر باران ضعیفان کی بجائے ناوکِ قوسِ ضعیفان بنا کر خاقانی کی اصلاح کرتے ہین اور مطلب مین تحریر فرماتے ہین کہ کمان اور اُسکے ضعف کو پیران خمیدہ پشت سے زیادہ تر مناسبت ہے) حالانکہ ضعیفان کا لفظ کچھہ پیران خمیدہ پشت کے لئے مخصوص نہین ہے بلکہ ہر شخص جو ظلم سے ضعیف ہوا ہو مراد ہے۔ منصفین غور فرمائین۔

(۹۰) مظلومیکہ۔ بکاف موصول۔ کہ تسیل آیدمین کاف مفاجاتیہ بمعنی ناگاہ۔ معنی = تو اُس مظلوم کی آہ سے ڈر جو راتون جاگتا اور خون روتا ہے۔ تو رات کو مزے سے سوتا ہوگا کہ یکایک اُسکے آنسوون کی رو تجھے بہالیجائے گی۔ خلاصہ این ست کہ از بددعائے مظلوم بترس وظلم بگذار۔

(۹۱) تعجیل۔ جلدی کرنا۔ قضا۔ خدا کا وہ حکم جو ازل مین ہوچکا۔ بخاک افگندہ سے مراد مظلوم۔ اور افگندہ کا کسرہ مفید عظمت۔ عرش۔ تخت خدا۔ معنی = قضا ربد یعنی کسی ناگہانی مصیبت کے جلد آنے سے بچنے کیلئے کوئی پناہ بنا کیونکہ تو اپنے پیچھے۔ ایک ایسا مظلوم رکتا ہے کہ جس کے نالہ سے عرش خدا بھی لرزتا ہے۔ مطلب این ست کہ اے مخاطب از ظلم زود دست بردار شو و پناہِ خدا بگیر ورنہ قضائے بد ترا بشتابی گرفتار آفات وبلیات خواہد ساخت بقول سعدی ؎

حذر کن ز دودِ درون ہائے ریش　　　　کہ ریشِ درون عاقبت سر کند

(۹۲) بیژن۔ ایران کے مشہور پہلوان کیومرث کے بیٹے۔ رستم کے بھانجے کا نام ہے جو افراسیاب بادشاہ کی بیٹی منیژہ پر عاشق ہوگیا تھا جسکی وجہ سے افراسیاب نے اُسکو چاہ زندان مین قید کردیا تھا اور رستم نے تاجرانہ لباس مین جاکر اُسکو قید سے چھڑایا۔ اور افراسیاب کو کیومرث کے ہاتھ سے قتل کرایا تھا۔ یہان بیژن سے مراد مظلوم آدمی ہے۔ چہ مراد مصیبت وظلم مخسپ یعنی غافل مشو۔ رستم۔ مراد مظلوم کی آہ وبددعا۔ نہنگ۔ ناکہ۔ مگرمچھ۔ یہان آہ ونالہ اور دعائے بد کی تاثیر مراد ہے۔ خفتان۔ چلتہ۔ زرہ کی طرح کا ایک جنگی لباس۔

معنی۔ جب تو بیژن کو کنوئین مین رکھتا ہے تو افراسیاب کیطرح مت سو۔ کیونکہ رستم گھات مین ہے اور ایک ناکہ (تلوار) اُسکے چلتہ کے نیچے ہے۔

خلاصہ این ست کہ چون مظلومے را گرفتار ظلم کردۂ ازان غافل مشو چراکہ آہ مظلوم در کمین تست وتاثیرش پوشیدہ کار خواہد کرد ؎

بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن　　　　اجابت از در حق بہر استقبال می آید

(۹۳) کرم قز۔ ریشم کا کیڑا۔ جو ریشم کا ڈوڈا اپنے چارون طرف تن کر اُسمین غفلت سے سوتا ہے اور اُسی مین مرجاتا ہے۔ وآنکس۔ بمعنی آنکہ او را۔ کرمیکہ آن بشب تابد۔ سے مراد جگنو اور پٹ بیجنا ہے۔ معنی = تو ریشم کے کیڑے کیطرح مست اور غافل سو رہا ہے اور وہ شخص کہ جسکو تو نے ستایا ہے۔ دیکھ کہ پٹ بیجنے کیطرح رات بھر جاگتا اور آہ ونالہ کرتا ہے۔

مطلب۔ این ست کہ از آہ مظلوم غافل مشو او را زود خوشنود گردان تا ترا آسیبے نرسد۔

(۹۴) سگی کردن - بے مہری و بے شفقتی کرنا کتے کیطرح بھونکنا - کاٹھنا - العفو میگو - یعنی برائے معافی گناہ التجا کن - عفو کتے کی آواز یعنی بھونکنے سے مراد ہے اور نیز عفو مین واؤ کے معنی اعف کے ہین یعنی مجھکو معاف کر - معنی - تو نے ضعیف مظلوم کے ساتھ کتے کا سا کام کیا ہے اب شرمندہ ہوکر اُسکی معافی مانگ - کیونکہ کتا بھی عفو عفو کہتا ہے شاید اُسکا دل بے مہری سے شرمندہ ہو گیا ہے
مطلب - این ست کہ سگ از فعل خود پشیمان شدہ عفو عفو میگوید پس اگر تو از ظلم خود پشیمان نشدہ معافی نخواہی از سگ ہم بدتر ہستی -

(۹۵) خندات کی ت مفعولی - معنی - اگر تو بوڑہا ہو گیا ہے تو مرنے کے وقت تجھکو ہنستا ہوا کیون دیکھتے ہین - کیونکہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو لوگ اُسکو روتا ہوا دیکھتے ہین - مطلب - این ست کہ طفل وقت ولادت حیاتِ دنیا را فانی پنداشتہ میگرید مگر افسوس کہ تو از طفل ہم کم عقل ہستی کہ بہ بپیری و وقت مرگ خندہ میکنی - اس شعر مین صنعت حسن تعلیل ہے کیونکہ شاعر نے وقتِ ولادت بچہ کے رونے کی علت خوفِ مرگ قرار دی ہے -

(۹۶) گوسپندِ چرخ - برج حمل اور یہان آسمانی نعمتون سے مراد ہے - دُنبہ نہادن - دہوکا دینا - گاؤ زمین - وہ گائے جسکے سینگون پر زمین قایم ہے - بنیانش کی شین بمعنی خود - معنی - دنیا تجھکو آسمانی نعمتون سے دہوکا دیتی ہے - اور تو اپنے محل محلات کی نیو گاؤ زمین یعنی تحت الثری تک لیجا رہا ہے - مطلب این ست کہ بکر دنیا آمدہ می پنداری کہ گویا ہمیشہ ہمین جا خواہی ماند و این خلاف عقل ست (گوسپند - گاؤ - دُنبہ مین صنعت مراعات النظیر)

(۹۷) رقم - تحریر - مراد مضامین - خرقہ - گدڑی - مراد قصیدہ ہذا - مرموز - پوشیدہ - بخیہ - یہان طبیعت کی کاوش سے مراد ہے جو فکر مضامین مین شاعر کے دل مین پیدا ہوتی ہے - لوحِ محفوظ - علم الہی - ایقان یقین کرنا - معنی - جو مضامین کہ اس قصیدہ مین کاوشِ دل سے رمز مین بیان کئے گئے ہین اگر تو انکو یقین کے ساتھ پڑہیگا تو تجھکو علم الہی کے بھید معلوم ہونگے - مطلب این ست کہ من ہر قدر کہ درین قصیدہ گفتہ ام ہمہ مسایل یقینیہ و علوم حقیقیہ ہستند پس اینہا را بفہم و بعمل در آر -

(۹۸) زمین دایہ ست - زمین کو دایہ سے تشبیہ دینے مین وجہ شبہ یہ ہے کہ جسطرح بچہ دایہ کے دودہ سے پرورش پاتا ہے اسیطرح انسان بھی زمینی نعمتون سے پرورش پاتا ہے - معنی - زمین ایک دایہ ہے اور تو ایک بچہ ہے اور تو نے اُسکا دودہ پیا ہے یعنی زمینی نعمتین کھائی ہین - اور اُس نے تیرا خون پیا یعنی تجھکو ہلاک کیا - تیرا سارا خون اُسی دودہ سے ہے جو تو نے اُسکی چھاتیون سے پیا ہے

مطلب این ست کہ تو از خاک پیدا شدہ ہمہ نعمت ازو حاصل میکنی و بآخر کار در ہمان خاک خواہی شد پس باین حیات دنیا از تلخیٔ مرگ غافل مشو۔

(۹۹) رزستان:- انگور کا باغ - ایک صاحب بجائے باغ کے انگور کا کھیت فرماتے ہین - یعنی:- شراب مت پی کیونکہ یہ وہی خون ہے جو نامور لوگون کے جسم سے - زمین نے پیا ہے اور باغ نے انگور کی خاک سے باہر نکالا ہے - (ایک صاحب لکھتے ہین کہ زمین نے بہادرون کا خون کھایا اور انگورستان کی شکل مین خاک پر اُگلدیا) ناظرین غور فرمائین۔

(۱۰۰) جباران - ظالم لوگ - رعنا - خود آرا - متکبر - معنی:- زمین ظالمون کے وجود سے خود آرا ظالم کی ذات کی مانند ہے کہ جسکے اندر گورستان ہے یعنی روح مردہ ہے اور باہر جسم باغ کیطرح سجا ہوا ہے مطلب - یعنی چنانکہ ظالمان از ظلم و تعدی آرایش ظاہری میکنند و باطن شان از تاریکی ظلم سیاہ و تاریک می باشد ہمچنین اندرون زمین ہمہ از مردگان تاریک ست لیکن بیرون او باغ و بہار ست پس بران فریفتہ مشو و فریبش مخور۔

(۱۰۱) :- حرم - خانہ کعبہ کا احاطہ - ملک شاہ - سلطان سنجر والی خراسان کے باپ کا نام جس نے حساب ماہ و سال کو حکما زمانہ سے مکمل کرایا تھا - قدرخان - نام والی خراسان - موید و نگرید ہر دو بمعنی حال یعنی گریہ نمیکند - معنی :- خراسان اگر حرم ہوتا تو ملک شاہ اُسکا بہت اچھا کعبہ ہوتا - سمرقند اگر آسمان ہوتا تو قدرخان اُسکا سب سے بڑا تارہ یعنی سورج ہوتا - قدرخان مرگیا تو سمرقند اُسکو کسیوقت کیون نہین روتا - ملک شاہ بھی مرگیا تو خراسان اُسکو کسی دن کیون نہین روتا - مطلب این ست کہ چنین شاہان جلیل القدر از دنیا درگذشتند لیکن ایشان را وقتی یاد نمی کند - خلاصہ این ست کہ در دنیا نہ ظالم ماند نہ عادل پس بہتر آنست کہ بیاد مولی زندگی بسر کردہ حیات جاودانی بدست آری - (ایک صاحب نے ارقام فرمایا ہے کہ نہ صرف خاقانی بلکہ تمام ایشیائی شعرا کے سر پر خبط سوار ہے کہ ایک ہی نظم مین گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہین یا تو حکیمانہ یا فلسفیانہ مضامین تھے یا ابھی ملک شاہ والی خراسان اور قدرخان والی سمرقند کی ہجو شروع کردی) ناظرین غور فرمائین کہ اشعار مذکورہ بالا مین قدرخان اور ملک شاہ کی ہجو مقصود بالذات ہے یا اُنکی عظمت و شان اور ذات کے فنا ہو جانے اور اُنکو اہل سمرقند و خراسان کے کبھی یاد نہ کرنے سے عام نصیحت مقصود ہے - جیسا کہ اگلا شعر اس دعوی کا موید ہے فتامل و تدبر۔

(۱۰۲) آب - مراد حلیم و فیاض - آتش - مراد صاحب قہر و غضب - معنی - ملک شاہ اپنے دوستون کے لئے حلیم و فیاض تھا اور دشمنون کے لئے صاحب قہر و غضب تھا لیکن وہ پانی سوکھ گیا اور وہ آگ

ٹھنڈی ہوگئی - اب اصفہان مین اُسکی خاک کا ایک ڈھیر رہگیا ہے (اور کچھ نہین) دوسرے معنی یہ کہ ملک شاہ کی خلقت کا مادہ آب و آتش تھا جو کہ سب سے اچھے عناصر ہین لیکن وہ دونون اُسکے عنصر مر گئے اور ایک کثیف عنصر خاک کا اصفہان مین باقی رہ گیا (پس اس سے عبرت حاصل کرنا چاہیے)

(۱۰۳) گورخان - چین کے ایک بادشاہ کا نام جسنے سلطان سنجر پر شبخون کیا تھا - شبستان خوابگاہ شب - معنی - کیا گورخان نے پہلے سنجر پر چھاپہ نہین مارا تھا یعنی مارا تھا - آخر موت نے اُسپر ایسا چھاپہ مارا کہ اُسکی خوابگاہ اُسکی قبر بنگئی - مطلب این ست کہ زمانہ کسی را ئی گذارد و مکافات او درکنارش می نہد - (اس شعر مین صنعت رد العجز علی الصدر ہے)

(۱۰۴) امکان - طاقت و قدرت اور توفیق - ہدایت - راہ راست پانا - مراد دین اسلام فلسفی حکیم - دانشمند - اہل عقل - مراد بے دین حکما - فلسی - ایک کوڑی - ی وحدت کی - معنی - کیا اچھی دولت ہے جو خاقانی نے دین اسلام کی توفیق یا ہدایت ازلی کی مدد سے پائی ہے - اب تو سیکڑون فلاسفر اُسکی توفیق کے سامنے ایک کوڑی کی بھی قیمت نہین رکھتے یعنی سب ہیچ ہین مطلب این ست کہ بمقابلہ مرتبۂ الہام و ایقان خیالات فلسفیانہ ہیچ و قعت نمی دارند چنانچہ مولانا روم رح گفتہ ؎

پائے استدلالیان چوبین بود	پائے چوبین سخت بے تمکین بود
گر بہ استدلال کار دین بُدے	فخر رازی راز دار دین بُدے

(۱۰۵) خاقانیا مین الف ندا - ژند اُستا - دیکھو ۳۲ وان شعر - زرتشت - آتش پرستون کا پیغمبر - نیران - نار بمعنی آگ کی جمع - شین کی ضمیر ژند و اُستا کی طرف راجع ہے - معنی - اے خاقانی تو اُس بچہ کی مانند ہے کہ دین اسلام جسکا سب سے اچھا اُستاد ہے - ژند و اُستا کی معہ زرتشت اور اُسکی آگ کے اِس اُستاد کے سامنے کیا حقیقت ہے - مطلب این است کہ اصول اسلام چنان مستحکم اند کہ پیش آنہا اصول دیگر مذہب را قوتی نیست پس بدیشان التفات نباید کرد -

(۱۰۶) خزران - ترکستان مین ایک مقام کا نام - معنی - اہل دین یعنی علما سے ہدایت سیکھہ اور فلسفی کی بات مت سُن - کیونکہ جو طوطی ہندوستان سے آتا ہے اُسکو خزران سے کوئی تلاش نہین کرتا - (ایک صاحب نے خزران کیجگہ حران زرتشت کا مسکن لکھا ہے - قابل غور !)

(۱۰۷) فرایض - فریضہ کی جمع جسکے معنی خدا کے اُس حکم کے ہین جسکا ترک گناہ کبیرہ ہے - سنت حضور محمد رسول اللہ صلعم کے اقوال و افعال - اُصول - وہ اسلامی علم جسمین مذہب کی نقلی یا انکو

عقلی دلیلون سے ثابت کیا ہے۔ مجسطی۔ علم حکمت کی ایک کتاب کا نام۔ قلیدس۔ یوکلڈ یعنی کتاب اقلیدس کے مصنف کا نام۔ اقران۔ ہمسران۔ معنی = فرضون کو قبول کر۔ سنت کی تلاش کر۔ اصول اسلام سیکھ اور مذاہب کو جان مجسطی اور اسکی شکلین کیا چیز ہین۔ اقلیدس اور اسکے ہمسر حکما کی کیا حقیقت ہے۔ مطلب این ست کہ سوائے طریقہ حقہ اسلام بچیزے دیگر التفات مکن چراکہ ہمہ گمراہی ولغویست۔

(۱۰۸) نمازت۔ ہین ت بمعنی تو۔ نمازی کن۔ پاک صاف کن۔ ہفت آب۔ سات دریا۔ جنکو شیخ سعدی نے بھی لکھا ہے کہ "دو سگ بدریائے ہفتگانہ بشوئے"! اور وہ یہ ہین۔ بحر اخضر۔ بحر عمان بحر قلزم۔ بحر احمر۔ بحر اقیانوس۔ بحر اسود۔ بحر روم۔ جنب۔ ناپاک۔ جسپر غسل کرنا ضروری ہو۔ اخوان بہائی معنی۔ عجز و نیاز کے سات دریا یعنی کمال عاجزی سے اپنی نماز پاک کر۔ بیشک جو نماز ایسی نہین ہوتی اسکو اہل اخلاص ناپاک کہتے ہین۔ مطلب این ست کہ نماز بغیر عجز و اخلاص مقبول نیست پس از ریاکاری پرحذر باش (ایک صاحب نماز سے بیار توصیفی کو لکھتے ہین کہ (جو نمازی یہ صفت نہین رکھتا) سبحان اللہ۔

(۱۰۹) ہفت اندام۔ سات عضو۔ یعنی ہاتھ۔ پانو۔ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ پیٹ۔ شرمگاہ۔ کسلان کاہلی۔ نماز مین کسل کرنیکا مضمون اس آیہ شریف سے اخذ کیا ہے (واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی) یعنی جب وہ نماز کا ارادہ کرتے ہین تو کسل وکاہلی سے اٹھتے ہین۔ معنی۔ جس شخص کے ہفت اندام عبادت مین کاہلی کرتے ہین۔ اگرچہ وہ سات دریا بھی اپنے اندر رکھتا ہو مگر نمازی نہین ہے۔ یعنی۔ عبادت مین سستی وکاہلی نہین کرنی چاہیے۔

(۱۱۰) فقیہ۔ علم دین کا عالم۔ کحال۔ ستھیا۔ آنکھ بنانیوالا۔ کرمان۔ ایران مین ایک شہر ہے۔ معنی۔ علم دین کا ایک عالم افلاطون سے اچھا ہے کیونکہ جبکی آنکھ مین تکلیف ہو اسکے لئے کابل کا ایک ستھیا کرمان کے سیکڑون عطارون سے اچھا ہے۔ مطلب شریعت کو اصل فلسفہ کیطرف توجہ نہین کرنی چاہیے بلکہ عالمان دین کیطرف انکے سامنے افلاطون کی بھی حقیقت نہین۔

(۱۱۱) سہ علم۔ ریاضی۔ الہی۔ طبعی۔ معنی۔ جو نماز کہ افلاطون اپنے تین علمون سے ادا کرتا ہے۔ یعنی حکمت الہیہ کی باتین بیان کرتا ہے۔ اسکے مقابل تو ایک بڑھیا کو دیکھ جس نے ایک دم مین ستر ہین اور اسکو دگنا ثواب حاصل ہوگیا۔ مطلب این ست کہ پیرزنے کہ مسلم باشد

اگرچہ جاہل تو دانا او رادر عبادت شرع محمدی برافلاطون حکیم الہی فضیلت است چراکہ در قرآن شریف آمدہ است کہ (مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰئِکَ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا) سعدیؒ میگوید۔ ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

(۱۱۲) دوکون۔ دونوجہان۔ کحالِ شریعت۔ مراد پیغمبر علیہ السلام۔ کحل الجواہر۔ موتیون کا سرمہ۔ مراد دین اسلام۔ اعوان وانصار دونون کے معنی مددگار کے ہین یہان جماعت صحابہ سے مراد ہے معنی۔ دونون جہان آج کے دن کحالِ شریعت کی ایک دکان ہے۔ کیونکہ اُسکے اعوان وانصار نے موتیون کا ایک سرمہ پایا ہے (کہ جسکے ذریعہ سے اُنکی دونون ظاہری اور باطنی آنکھین روشن ہوگئین بلکہ اور دیگر مخلوقات کو بھی ہدایت کے سرمہ سے رہنمائی کرتے ہین۔

(۱۱۳) ہاون۔ اوکھلی۔ کمربستن۔ مستعد و تیار ہونا۔ ارواح۔ فرشتے۔ ہاون کوب۔ دوا کوٹنے والے مراد خادم۔ معنی۔ اگر تو سچے دین کا سرمہ چاہتا ہے تو دستۂ ہاون کیطرح۔ اُس شخص کے سامنے مستعد ہوجا کہ جسکی دوکان پر فرشتے ہاون کوبی یعنی خدمتگذاری کرتے ہین۔ مطلب این کہ اگر راہِ راست ونجاتِ آخرت میخواہی شریعت محمدی را قبول کن وبران کاربند شو۔

(۱۱۴) خواجہ۔ مالک۔ مراد امیر آدمی۔ سیماب۔ پارہ۔ ضلالت۔ گمراہی۔ خذلان۔ بے نصیبی۔ خذلانش کا شین گوش کا مضاف الیہ۔ معنی۔ ساری دنیا ہاون کوبی کی آواز ہے لیکن حضرت سنتے ہی نہین۔ کیونکہ بدنصیبی نے اُسکے کانون مین گمراہی کا پارہ پلا دیا ہے۔ مطلب۔ یعنی ہدایتِ دین اسلام را ہمہ مخلوق قبول کردہ است مگر آنکس کہ بے نصیب است ازین ہدایت محروم است۔ ؎

یہ سمندر یہ زمین اور یہ ہوا — گونجتی ہے ان مین قدرت کی نوا
کان سے کلن کے لیکن دور ہے — اُس سے یہ اور اس سے وہ مہجور ہے
زمزمہ قدرت کا ہر دم ہے بلند — مست ہون مین مجھکو یہ لَے ہے پسند

(۱۱۵) کحال شریعت کی دوکان مین آسمان بھی سرمہ پیسنے کی گویا ایک اوندھی کی ہوئی کھرل ہے۔ کیونکہ سرمہ نہ پیسنے کیلئے اُسکو اسطرح سے اوندھا کردیا ہے۔ مطلب۔ این ست کہ چون درین زمانہ مردم کوردل طالب کحل شریعت نیستند وسرمۂ ہدایت بچشمِ قبول نمیکشند ازین جہت اسبابِ ہدایاتِ آسمانی ہم موقوف شدہ۔

—— • ❊ • ——

ایضاً فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) گلشنِ سودا۔ عشقِ الٰہی کا باغ۔ مراد حالتِ مراقبہ کہ جبین عارف کے سویداے دل پر انوارِ معرفت کے پھول کھلتے ہین۔ صور۔ نرسنگا جو قیامت کے روز حضرت اسرافیل پھونکین گے۔ بار اول۔ خلقت کی فنا کے لیئے بار دوم زندہ کرنے کے لیئے یہان نفخۂ اول مراد ہے۔ آ وا آواز کا مخفف۔ مین ہر صبح مراقبہ کی حالت سے سر اٹھاتا ہون۔ اور اپنی آہ سے جو صور کی مانند ہے آسمان پر چیخ مارتا ہون۔

مطلب این ست کہ من ہمہ شب در حالتِ مراقبہ تماشائے گلہاے تجلیات میکنم و ہنگام صبح چون ازان محروم میشوم در شدتِ غم و الم از دلِ پُر درد سوئے فلک آہے میزنم کہ مانند صُور حشر خیز و قیامت انگیز ست یعنی میخواہم کہ از صور آہ چرخ را پارہ پارہ کنم چراکہ صبح او مرا از گلشنِ انوار و گلزارِ دیدار الٰہی جدا ساخت۔

(۲) چوان۔ تو قیتیہ۔ طیلسان۔ تالسان کا معرب۔ ایک خاص قسم کی چادر جو اہلِ عرب کندہے پر ڈالتے ہین۔ طیلسانِ چرخ مراد فضائے آسمان۔ مُطرّا۔ ترو تازہ۔ روشن۔ آراستہ۔ بصبح مین ب ظرفیہ یا سببیہ۔ آبِ دیدہ۔ کنایہ از اشک۔

معنی۔ صبح کے وقت جب آسمان کی چادر ترو تازہ ہوتی ہے۔ یعنی صبح کے سہانے سمے کی بھینی بھینی اوس سے آسمان ترو تازہ معلوم ہوتا ہے۔ تو مین اسوقت آنکھون کے پانی سے اپنے چہرہ کو ترو تازہ کرتا ہون۔

مطلب اینکہ من کیفیت و لذتِ مراقبہ را یاد کردہ بر جدائی آن زار زار میگریم۔

(۳) لعابِ گوزن۔ مراد سورج کی کرنین۔ روشنی۔ ہُو۔ نامِ خدا۔ نعرہ۔ گوزن۔ بارہ سنگھا۔

معنی۔ صبح کے وقت پہاڑ پر جب سورج کی کرنین پڑتی ہین یعنی سورج نکلتا ہے۔ تو مین بارہ سنگھے کی طرح جنگل مین ایک نعرہ مارتا ہون۔

مطلب۔ این ست کہ من وقتِ صبح از وحشتِ جدائی و درد فرقتِ الٰہی بصحرا میگریزم و ہمچون گوزن نعرہ میزنم و لفظ ہو مناسب ذکر مراقبہ است چراکہ ہو نامِ خدا است و نیز ہُو نعرۂ قلندران است۔

(۴) دم۔ سانس۔ غوغا۔ شور و غل۔ یہان بمعنی حملہ۔ مینا۔ ایک سبز رنگ کا جوہر۔ مراد رنگِ آسمان۔

معنی۔ مین اشکِ خون کی پیدل فوج اور سانس کے سوار بنا کر۔ سبز آسمان کے ساتون قلعون پر حملہ کرون۔

مطلب۔ اینکہ میخواہم قلعۂ آسمان را از آہ و نالہ تہ و بالا کنم کہ نیرنگ سازیش مرا از لذتِ مراقبہ جدا کرد۔

(۵) حشر۔ برانگیختگی۔ اومنڈنا۔ انبوہ و گروہ۔

معنی۔ مین آنسوؤن کے انبوہ اور آہ کی فوج سے بالکل بے پروا ہون۔ کیونکہ مین خود ایسی پھونک پھونکنے والی

آگ ہون کہ اکیلا شور یا حملہ کرسکتا ہون۔

مطلب۔ اینکہ من خود از گرمیٔ آتشِ عشق چنانِ صاحبِ سوز و گداز ہستم کہ مرا بدشمن سوزی حاجتِ دیگرے نیست۔

(۶) اسفندیار۔ گشتاسپ کا بیٹا بڑا بہادر پہلوان تھا جس نے رستم کو دوشاخہ تیر سے اندھا کرکے مارا تھا دژِ روئین ایک قلعہ کا نام جسمین ارجاسپ نامی بادشاہ نے اسفندیار کی بہنونکو قید کردیا تھا جسکو اسفندیار فتح کرکے اپنی بہنونکو چھڑا لایا تھا۔ یہان دژِ روئین سے مراد آسمان۔ بشرط۔ شرطیہ۔ ہفتخوان۔ یہان ہفتخوان اسفندیار مراد ہے نہ کہ ہفتخوان رستم۔ ہفتخوانِ اسفندیار۔ وہ سات کٹھن منزلین جو دژ روئین کے درمیان حائل تھین اور ہرایک مین ایک ایک مہلکہ تھا۔ اسفندیار اُن سب کو طے کرتا ہوا ارجاسپ اور اُسکے شہر کو تباہ و برباد کرکے اپنی بہنون کو چھڑا لایا تھا۔

معنی۔ مین شرط کے ساتھ اس دژِ روئین (آسمان) کا اسفندیار ہون۔ ہر ہفتہ اُسکے ہفت خوان کو اکیلا طے کرتا ہون۔ مطلب۔ اینکہ من روزانہ بزورِ ریاضت و مراقبہ ہفت افلاک را طے کردہ روحِ خود را ہمچنانکہ اسفندیار خواہرانِ خود را از قیدِ ارجاسپ رہا کردہ بود از قیدِ نفس رہا میکنم۔

(۷) اشکِ شکرین۔ اشک خونین۔ وہ آنسو جسکے بہانے مین عشاق کو ایک روحانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ نیاز۔ عاجزی۔ آرزو۔ عنبرین۔ خوشبودار۔ وہ آہ جس سے عشاق کو فرحت حاصل ہوتی ہے معنی۔ مین عجز و آرزو کے سبب بہت سے خونین آنسو برساتا ہون۔ اور قصداً بہت سی فرحت بخش آہین بھرتا ہون۔

مطلب۔ اینکہ من در عشق الٰہی قصداً از عجز و نیاز گریہ و زاری و آہ و نالہ میکنم کہ درین دلِ مرا لذتے می آید۔

(۸) حنوط۔ ایک قسم کی مرکب خوشبو جو مردہ کے نہلاتے وقت بغرض طہارت و پاکی جلائی جاتی ہے۔ معنبر۔ عنبر سے بسایا ہوا۔ خوشبودار۔ وضو۔ نماز کے لئے منہ ہاتھ پاؤن وغیرہ دہونا۔

معنی۔ مین جسطرح خوشبودار آہ سے لب کو حنوط کی دہونی دیتا ہون۔ اسیطرح صاف آنسوون سے چہرہ کا وضو کرتا ہون۔ یعنی ہمچنانکہ لب را از دودِ آہ پُر سوز میسوزم ہمچنان چہرہ را از آبِ اشک صاف میکنم مطلب۔ اینکہ لبِ من چون بوجہ طلوع صبح و برآمدن آفتاب از ذکر الٰہی و لذت مراقبہ جدا شدہ مثل مردہ است ازین سبب من او را بخورِ حنوطِ آہ میدہم و از آبِ اشک چہرہ را شست و شوی نمایم کہ تا طیّب و طاہر گردد۔

(۹) دیرِ چرخ۔ بتخانہ فلک بوجہ ستارگان۔ قندیلِ دیرِ چرخ۔ مراد آفتاب۔ سودا۔ عشق و جنون۔ نیز ایہام بطرفِ سویدا ار دل۔ آتش سودا۔ آتش عشق۔

معنی مین جسوقت وہ ٹھنڈا سانس عشق کی بھڑکتی آگ سے نکالتا ہون۔ اسوقت اس بتخانہ فلک (آسمان)

کی قندیل یعنی سورج بجھ جاتی ہے۔
مطلب۔ اینکہ آہِ من چنان تاثیر میدارد کہ آفتاب راہم بتاب میکند و درتب وتاب می اندازد۔
(۱۰) دلہائے گرم۔ عاشقانِ خدا کے پُرجوش دل۔ تپ زدہ۔ دلکی صفت یعنی وہ دل جنہین حرارت عشق سرایت کرگئی ہے۔ شربتے۔ یائے تعظیم۔ صبح دم آسا۔ صبح کی مانند۔ یہ خوشدمی کی صفت ہے۔
معنی = مین اپنے اس اچھے سانس سے جو صبح کی مانند نکالتا ہون۔ عاشقان خدا کے گرم اور جلے بھنے دلون کے لئے بڑا عمدہ شربت تیار کرتا ہون۔
مطلب = چنانکہ تپ زدگانرا از نسیم صبح فرحت میرسد ہمچنان از آہ و نالۂ من عاشقان الہی را راحت میرسد پس آہ من بیکار نیست۔
(۱۱) مرا۔ مین را اضافی یعنی ہر دمِ من۔ عیسیٰ تازہ مراد نطق وکلام نادر ونایاب جو مرے ہوئے دلون کو زندہ کرتا ہے۔ زآن۔ برائے علت یعنی اسوجہ سے۔ ایک نسخہ مردمی کا بھی ہے اور مردمی یائے تعظیم یعنی ایک بزرگ آدمی۔ مراد وہی عیسیٰ تازہ یعنی سخن عذرا۔ دوشیزہ۔ زن بکر۔ مراد بیگناہ۔
معنی = میرا ہر سانس ایک نئے عیسیٰ کا حاملہ ہے۔ اسلیئے مین اپنا ہر سانس پاکدامن مریم کیطرح نکالتا ہون۔ یعنی ظاہر کرتا ہون کہ میرا ہر سانس حضرت مریم کیطرح روح القدس سے بہرہ ور اور آلودگی سے پاک ہے۔ معنی = چونکہ میرا ہر سانس ایک نئے عیسیٰ کا حاملہ ہے۔ اُس ہر ایک سانس سے ایک بزرگ آدمی یعنی وہی عیسیٰ سخن حضرت مریم کیطرح پیدا کرتا ہون (اسصورت مین زان کا اشارہ ہر دم اول کیطرف)
(۱۲) زین روئے۔ اسوجہ سے۔ کرامت مریم۔ حضرت مریم کی اس کرامت کیطرف اشارہ ہے کہ جب آپ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کے وقت دردزہ سے بیتاب ہوکر کھجور کے ایک سوکھے درخت کے نیچے تشریف لیگئین تو وہ درخت آپ کی برکت سے ہرا بھرا ہوگیا۔ اسیکو نخل مریم کہتے ہین جسکی طرف قرآن شریف مین اشارہ ہے کہ (وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا — یعنی کھجور کی جڑ ہلا اُس سے تجھپر پکی کھجورین گرینگی۔ پس کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر۔ (سولھوان پارہ۔ سورہ مریم) نخل خشک۔ مراد قلم۔ خوشۂ خرما۔ مراد سخن لطیف و شیرین۔ معنی = مین اسلئے حضرت مریم کی کرامت کیطرح اپنی عمر کے باغ مین قلم کے نخل خشک سے کھجورونکا گچھا نکالتا ہون۔
مطلب = اینکہ ہر دمِ من چون بفیض روح القدس از عیسیٰ تازہ حاملہ است بدین وجہ من مثل کرامت

میرم نخل خشک قلم را سرسبز میسازم و مضامین تازه بتازہ ہمچو خوشۂ خرما بر روئے کار می آرم۔

(۱۳) تردامن۔ گنہگار۔ مراد ہمعصر شعرا سر بگریبان فرو برند۔ یعنی فکر سخن میکنند۔ سحر آور۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی سحر لانے والے بمعنی ساحر بھی ہوسکتا ہے۔

معنی:۔ گنہگار حریف شعرا جو گریبان مین سر جھکاتے ہین یعنی فکر سخن مین غرق ہوتے ہین۔ تو وہ میرے مقابل جادو لاتے ہین اور مین ید بیضا نکالتا ہون۔

مطلب:۔ اینکہ من موسیٰ طور کلامم و حریفان من ہمچو گروہ فرعون مردود اند و کلام شان پیش کلامم مثل سحر باطل میشود و فروغی نمی یابد۔

(۱۴) مغاک۔ گڑہا۔ مرکب ہے مغ بمعنی گہرائی اور آک کلمہ نسبت سے۔ رخت۔ اسباب۔ رخت بردن کوچ کرنا۔ تابخانہ روشن مکان۔ مراد عالم ارواح۔ وہ مکان جسمین تنور ہو۔ بوجہ آفتاب آسمان سے مراد ہے

معنی:۔ میرا دل ظلمت خاکی کے گڑھے یعنی دنیا مین ٹھہر گیا ہے۔ اسلئے مین اسکو اب تابخانۂ بالا یعنی عالم علوی پر لیئے جاتا ہون۔

مطلب۔ چونکہ دل مرا از تعلقات اہل دنیا پژمردگی و حرارت عشق الٰہی را از باد ہوا و ہوس افسردگی رسیدہ است میخواہم کہ ترک اینہا کردہ رو بعالم بالا آرم تا این افسردگی کافور شود۔

(۱۵) زُست۔ نان و حلوا۔ وظیفہ۔ مراد غذائے روحانی و کلام لاثانی۔ خوانچۂ زرین۔ مراد آفتاب ہے۔ صلا۔ آواز طعام۔ معنی:۔ مین آسمان کے سنہری دسترخوان پر ایسا نان و حلوا کھاتا ہون (یعنی وہ غذا روحانی و کلام لاثانی پاتا ہون کہ) اسکے لیئے حضرت عیسیٰ کو کھانیکا بلاوا دیتا ہون۔

مطلب:۔ اینکہ من ترک دنیا کردہ از عالم بالا چنان فیض ربانی و کلام لاثانی می یابم کہ حضرت حضرت عیسیٰ را کہ در مہد گویا شدہ بود و کلامش اثر جان بخشی میداشت بہت حصول لذت و استماع کلام خود میطلبم۔ چنانکہ حافظ گفتہ است ؎

بر آسمان چہ عجب گر ز گفتۂ حافظ   سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را

(۱۶) خراس۔ چکی۔ کولھو۔ معنی:۔ نہین نہین مین آسمان کی چکی یعنی دنیا سے نکل گیا ہون۔ اور آسمان کے اسطرف یعنی عالم بالا سے تماشہ کے لئے سر نکالتا ہون۔

مطلب:۔ این ست کہ من ترک تعلقات دنیا نمودہ از عالم بالا تماشائے نیرنگی آن میکنم کہ گرفتاران خود را ہمچو دانہا چگونہ میساید و چسان پارہ پارہ میکند۔

(۱۷) تنور مشرق۔ مطلع آفتاب۔ نان گرم چرخ۔ مراد آفتاب۔ معنی:۔ جب مشرق کے تنور مین آسمان

کی گرم روٹی پکتی ہے ۔ یعنی سورج نکلتا ہے ۔ تو مین اپنے تمام اعضا پر روزہ کی آواز مارتا ہون ۔ یعنی روزہ کی تاکید کرتا ہون ۔

مطلب ۔ این ست کہ من از آغاز روز جملہ اعضا را بر ترک منہیات تاکید میکنم و تمام روز از آلودگی گناہ باز میدارم چراکہ فضیلت روزہ در ہمین ست کہ ہمہ اعضا را از گناہ باز داشتہ شود ۔

(۱۸) آبستن ۔ حاملہ ۔ نان گرم ۔ مراد آفتاب محبت الہی ۔ بوئے نان گرم ۔ مراد آفتاب کی کرنین ۔ معنی ۔ مین حاملہ ہون جب مجھکو گرم روٹی کی خوشبو پہنچتی ہے ۔ تو مین اپنے سینہ سے آرزو کے ٹھنڈے سانس نکالتا ہون ۔

مطلب ۔ اینکہ پس از بر آمدن آفتاب اگرچہ مرا ضروریات دنیوی پیش می آیند لیکن چونکہ من بفیض روح القدس از انوار و اسرار معرفت حاملہ ام ازین رو بخواہشات دنیوی رو نمی آرم چراکہ حاملہ را خوردن نان گرم نقصان میرساند و خلش ساقط میگرداند ۔ (گرم ۔ سرد مین صنعت تضاد)

(۱۹) آب سیہ ۔ فقر و فاقہ تکلیف و تنگی ۔ شراب ۔ عشق و محبت ۔ طوفان ۔ نان سفید فلک مراد آفتاب ۔ زین نان سے اشارہ بطرف آفتاب ۔ نان دہان اسم فاعل ترکیبی یعنی نان دہندگان مراد وہ فرشتے جو دانے پانی کے موکل ہین ۔ یا مراد افلاک ۔ یا دہان بمعنی منہ ۔ تبرا ۔ بیزاری ۔ معنی ۔ میرا فقر و فاقہ یا شراب محبت ۔ یا طوفان الفت آسمان کی سفید روٹی سے اچھا ہے مین ان روٹی دینے والون (فرشتون) سے اب فقر کے سبب تبرا بیزاری ظاہر کرتا ہون ۔ یا یہ کہ اس نان آفتاب سے میرے منہ مین بیزاری کا پانی بہرتا ہے یعنی اس روٹی کو دیکھکر میرے منہ مین لالچ کا پانی نہین بھرتا بلکہ مین بیزاری ظاہر کرتا ہون

مطلب ۔ این ست کہ من ہیچ یکے را موثر حقیقی دانستہ بخواہشات دنیوی مشغول نمیشوم بلکہ توکل بر خدا کردہ فقر و فاقہ را بہتر از نعمای دنیوی می دانم ۔ (سیہ سفید مین تضاد ۔ آب ۔ نان مین تناسب)

(۲۰) آبائے علوی ۔ مراد نہ افلاک یا سبعہ سیارہ یعنی شمس و قمر ۔ زہرہ ۔ زحل ۔ مریخ ۔ مشتری عطارد ۔ با با ۔ انکار ۔ معنی ۔ یہ نو آسمان یا سات گھومنے والے تارے میرے ویسے ہی دشمن ہین جیسے حضرت ابراہیم کے آبا (باپ دادا) انکے دشمن تھے ۔ مین ان آبائے علوی کی نسبت سے پکار کر انکار کرتا ہون ۔

مطلب ۔ این ست کہ من نہ از ہمین نان سفید فلک و موکلین ارزاق رو گردانیدہ ام بلکہ از سبب جملہ آبائے علوی ہم مثل حضرت ابراہیم انکار میکنم و رو بجانب خدائی آرم ۔

تلمیح - اس شعر مین حضرت ابراہیم کے اس قصہ کی طرف تلمیح ہے کہ جب اُنکے باپ نے اُنکو
بُت پرستی پر مجبور کیا تو اُنھون نے اپنے باپ سے کنارہ کشی کی - چنانچہ قرآن شریف کے سولھوین
پارہ سورہ مریم کے چھبیسوین رکوع مین ہے (وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰه)
یعنی مین تم سے کنارہ پکڑتا ہون اور جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو - سبعہ سیّارہ کے متعلق
یہ اشارہ ہے کہ آپنے ہوش سنبھالتے ہی سورج کو دیکھکر کہا تھا کہ یہ میرا رب ہے - ایسے ہی چاند
کو دیکھکر - پھر آخر فطرتِ نبوت کے باعث آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ - یعنی مین
چھپنے والون کو دوست نہین رکھتا - (ابا اور آبا مین صنعت تجنیس محرف)

(۲۱) خاصگان - مراد دوستان خدا - دَم - سانس - گفتگو - محرم - رازدار واقف کار -

معنی - میرا سانس یا میری گفتگو دوستان خدا کیطرف سے سر بمہر عشق ہے (یعنی اُسکے سر پر
عشق کی مہر لگ رہی ہے اور وہ عشق کا رازدار ہے) پس جہان کہین کوئی اس بھید کا جاننے والا
ہے مین وہین اُسکا ذکر کرتا ہون -

مطلب این ست کہ دمِ من از دوستانِ خدا رازدارِ معرفت ست پس این دم بجز محرم راز با ہر کس
نتوانم زد یعنی رازِ معرفت با ہر کس ظاہر نتوانم ساخت - رباعی

با ہر بد و نیک راز نتوانم گفت   دانم سخنی دراز نتوانم گفت
حالی دارم کہ شرح نتوانم داد   رازی دارم کہ باز نتوانم گفت

(۲۲) معنی - مین اُس حیرت کے کوچہ مین جو بالکل آگاہی یعنی معرفت ہی معرفت ہے - نادان
دکھائی دیتا ہون اور دانا کا دم بھرتا ہون -

مطلب این ست کہ من در کوئے حیرت خود را نادان منودہ دانائی حاصل میکنم - یا اگرچہ اہل ظاہر
را بوجہ حیرت نادان معلوم میشوم لیکن بطفیل ہمین حیرت دانائے اسرار و حقائق شدہ ام - ؎

زہے تحصیل دانائی کہ سوئے خود شدم نادان   کہ استاد و دانا بود چون من کرد نادانش

(۲۳) دہن گرفتن - منہ بند کرنا - گلا گھونٹنا - دارَدم کی میم مفعولی - جہان سے مراد اہل جہان اور علمار
ظاہری جو رازِ معرفت نہین سمجھ سکتے - رہا نا - بیشک -

معنی - جہان اگرچہ بانسری کی طرح میرا منہ بند رکھے - لیکن بیشک یہ سانس (رازِ معرفت) مین اپنی
آنکھون کی راہ سے نکالونگا -

مطلب این ست کہ علمار ظاہر اگرچہ مرا از گفتنِ این چنین رموز و اسرار مجبور و ناچار دارند لیکن من اینہم

رازدار معرفت از راہِ چشم باشارۂ کنایہ ادا خواہم مود۔ یعنی جب تک آنکھون مین بھی دم رہیگا یہ باتین نہ چھوڑونگا۔
فائدہ = قاعدہ است کہ وقت نواختن نے دہنش گرفتہ دارند و از چشمہاے آن کہ مراد از سوراخ ہا باشد نغمہ بر می آرند۔ پس نتیجہ بر آمد کہ اہل ظاہر اگرچہ بانند نے دہنم گرفتہ دارند لیکن من از راہِ چشم بزمزمۂ توحید نغمہ سرا خواہم گردید۔
(۲۴) ساق۔ پنڈلی۔ چنگ۔ ایک باجہ کا نام۔ ساقِ عرش۔ پایہ تختِ الٰہی۔
معنی = جہان اگرچہ میری پنڈلی چنگ کیطرح دس رسّی سے باندہ دے۔ یعنی لوگ چاہین کتنا ہی ستاتے ہین۔ لیکن مین اپنا سر عرش معلی کے پایہ کے پاس نکالونگا۔
مطلب این ست کہ من در ہیچ حال از ین چنین مقال باز نخواہم ماند بلکہ از ہمین دم رازدار پایۂ عرش کردگار فائز و فائق خواہم شد۔
(۲۵) ساختہ رنگم۔ موافقت کا ڈول ڈالے ہوئے ہون۔ ساختن کے معنی موافقت کرنا۔ رنگ کے معنی طرز و روش۔ بو۔ امید۔ دولتِ فردا۔ مراد نجاتِ آخرت۔
معنی = مین نے زمانہ یا اہلِ زمانہ سے اس امید پر موافقت کا ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے کہ آج یعنی موجودہ زندگی مین نجاتِ آخرت کا کام پورا کر لون۔
مطلب این ست کہ من از دنیا ہمین قدر تعلق دارم کہ دران سامانِ نجاتِ آخرت و توشۂ عقبیٰ مہیا سازم چرا کہ در حدیث شریف آمدہ است (الدنیا مزرعۃ الاخرۃ) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
یا من با اہلِ زمانہ کہ مخالف من اند۔ ازین سبب موافقت میدارم کہ در قرآن شریف آمدہ است (مَنْ عَفٰی وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ) جس نے معاف کیا اور صلح کی اُسکا اجر اللہ پر ہے۔
یا مین ان وعظ و پند کی باتون مین علماءِ ظاہر سے اسلئے موافق ہون کہ یہ بھی نجاتِ آخرت کا ذریعہ ہون ورنہ یہ لوگ رموزِ تصوّف اور اسرارِ باطن کو سمجھ نہین سکتے۔
(۲۶) جامِ بلور۔ مراد دل۔ مقصد و مدعا۔ خمِ روئین۔ مراد آسمان یا سنگدل اہلِ زمانہ۔ مدارا۔ صلح۔
معنی۔ بلور کا پیالہ خمِ روئین کے اندر میرے ہاتھ مین ہے۔ مین اس مٹکے کے منہ سے صلح کے ساتھ ہاتھ اٹھاتا ہون۔ مطلب۔ اینکہ دل صاف و روشن مرا با سنگدل آسمان یا اہل زمانہ کار افتادہ است پس من با ایشان با صلح و مدارا بسر می برم و بہ نرمی غرض و مدعا حاصل میکنم کہ تا ول مرا از ایشان خوف ضرر نماند چنانکہ جامِ بلور را از خمِ روئین۔ معنی ۲ = جامِ بلور۔ مراد آفتاب۔ خمِ روئین۔ آسمان۔ دست۔ قبضہ۔ تصرف۔ معنی = اس خمِ روئین یعنی آسمان کے اندر بلور کا پیالہ یعنی آفتاب میرے قبضہ مین ہے

مگر مین اس مٹکے کے منہ سے صلح کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتا ہون۔
مطلب۔ این است کہ من بتاثیر آفتاب اگرچہ سخنور کامل ہستم لیکن حصول کلام ازان بمدارات میکنم
یعنی کلام آسمانی را بہ لغو گوئی صرف نمیکنم بلکہ جز نعت شریف و مضامین تصوف چیزی نمیگویم۔
فائدہ۔ جب کسی بچہ کی ولادت کے وقت آفتاب کی تاثیر مشتری یا زحل کے مقابل ہوتی ہے تو وہ
بچہ فاضل اور شاعر ہوتا ہے۔ اسلئے آفتاب کا تعلق شعر کیساتھ بیان کیا جاتا ہے۔
(۲۷) رعنا۔ زیبا و خوشنما۔ معنی۔ مین کب تک لوگون کے چہرونکا زنگ صاف کرنے کی غرض
سے۔ اپنے آپکو آئینہ کی مانند صاف شفاف ظاہر کرون۔ مطلب این ست کہ این تعلیم ظاہری را
کہ بہت ازالۂ عیب دیگران رہیچو علمائے ظاہر میکنم و خود را مثل آئینہ صاف می نمایم بگذارم۔
(۲۸) لوح نشرہ۔ وہ تختی جو زرد و سرخ رنگ کر نشرہ کے وقت بچون کو دی جاتی ہے۔ حُلّہ۔ لباس۔
معنی۔ مین کب تک بچون کو نشرہ کی تختی کیطرح اپنے آپکو رنگ برنگ کے خوبصورت لباس
مین ظاہر کرتا رہونگا۔
مطلب این ست کہ من لباس ریائی و آرائش ظاہری را ترک کردن میخواہم۔
(۲۹) رغم۔ برخلاف۔ کعبہ نشین۔ تارک الدنیا۔ گوشہ نشین فقرا۔ شُقّہ۔ پارچہ۔ ٹکڑا۔ مراد چادر
معنی۔ مین عزلت گزین فقیرون کے برخلاف کب تک دلہنون کی مانند۔ کعبہ کیطرح ریشمی چادر۔
اوڑھونگا۔
مطلب این ست کہ من این عبا و قبا را کہ برخلاف تارک الدنیا فقرا پوشیدہ ام ترک کردن میخواہم۔
(۳۰) حجر الاسود۔ کعبہ شریف مین ایک بہشتی سیاہ پتھر ہے جسکا چومنا دلکی تاریکی دور کرتا ہے
پلاس۔ ٹاٹ۔ گزی گاڑھا۔ مراد جامۂ بیریائی و اخلاص۔ عنبر سارا۔ خالص عنبر۔
معنی۔ بہتر یہی کہ مین حجر اسود کیطرح ٹاٹ سے۔ اپنے لئے خالص عنبر کا لباس بناؤن۔
مطلب این ست کہ من آرایش ظاہری را ترک کردہ جامۂ اخلاص و بیریائی اختیار کنم۔
(۳۱) ہزار میخ۔ فقیرون کی ایک قسم کی گدڑی جسمین بہت ٹانکے ہوتے ہین۔ آن۔ ملکیت۔ صدرہ۔
سینہ پوش۔ پیراہن نیم تنہ۔ خارا۔ ایک قیمتی کپڑا جو دو قسم کا ہوتا ہے ایک سادہ۔ ایک مخطط۔
معنی۔ رات کی دلق ہزار میخ یعنی ستارون جڑی گدڑی میری ملکیت ہے اور مین دن کیطرح
خارا کی صدری پہنتا ہون۔
مطلب این ست کہ مرا دلق ہزار میخ شب یعنی لباس بیریائی کافی ست نہ کہ مانند روز لباس نمود و نمایش۔

(۳۲) عصا۔ لاٹھی۔ دہ چشمہ۔ مراد دس غیبی لطیفے جو دل مین ذکرِ الٰہی سے پیدا ہوتے ہین۔ خارا۔ سخت پتھر۔ مراد دل۔ کلیم۔ حضرت موسیٰ کا لقب کیونکہ آپ کوہِ طور پر خدا سے ہمکلام ہوئے تھے
معنی:۔ مین قیمتی لباس کو سانپ کی کینچلی کیطرح اُتار دون اور پھر لاٹھی کی ایک ضرب سے حضرت موسیٰ کیطرح سنگ خارا سے دس چشمے نکالون۔
مطلب این ست کہ من این لباس نمائش را کہ مانع ترقی عرفان ست از تن خود بدر کنم و مثلِ حضرتِ موسیٰ عصائے کرامت بدست آرم و بتزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن از دلِ خود کہ مثلِ خارا سخت شدہ است دہ لطیفہ جاری کنم یا دہ حواسِ خود را از آلودگیٔ نفس پاک کنم۔
تلمیح:۔ اس شعر مین حضرت موسیٰ کے اس معجزہ کیطرف اشارہ ہے جو قرآن شریف کے پہلے پارہ چھٹے رکوع پہلی آیت مین مذکور ہے۔ یعنی (فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا) یعنی پس ہمنے (خدا نے) موسیٰ سے کہا کہ تو اپنا عصا پتھر پہ مار۔ پس پھٹ نکلے اُسمین سے بارہ چشمے (یہان تشبیہ صرف چشمے نکلنے سے ہے۔)

کشف در پوست سیر و لیک افعی پوست بگذارد تو کم ز افعی نۂ در پوست چون ماندی بجا مانش

(۳۳) زرد و سرخ۔ مراد لباسِ نمود و نمایش و تعلقاتِ دنیا۔ عودی۔ ایک قسم کا سیاہ ریشمی کپڑا۔ یلدا۔ سال بھر مین سب سے بڑی لمبی رات۔ جو نہایت تاریک ہوتی ہے۔
معنی:۔ مین شام کیطرح زرد اور شفق کیطرح سرخ لباس پہنتا رہا ہون لیکن اب۔ اپنے بدن کو اندھیری رات کا سیاہ ریشمی لباس پہناؤن۔
مطلب۔ این ست کہ من لباس رنگ برنگِ نمائش را ترک کردہ بہ لباس فقر شب بیداری کردن میخواہم چراکہ۔

پوشش درویش غیر از دلق نیست در پئے کام و ہوائے خلق نیست

(۳۴) صادق۔ مراد صبح صادق۔ کاذب۔ مراد صبح کاذب۔ صادق و کاذب تصوف مین ایک مقام کا نام ہے جہان سالک کو اپنے کمال کا مغالطہ ہوتا ہے۔ دروا۔ کھلا ہوا۔ جسکا دروازہ وا ہو۔ معلق۔ لٹکا ہوا۔ منتظر معنی:۔ رات کیطرح مجھکو بھی صادق و کاذب (مقامات مغالطہ) سے چارہ نہین ہے۔ تاکہ مین اپنے کشادہ یا معلق دل سے ایک آفتاب نکالون۔ مطلب۔ این ست کہ من از مقامات مغالطہ بدر آمدہ میخواہم کہ چنانکہ پس از صبح صادق و کاذب آفتاب بر می آید من ہمچنان از قلبِ واژگونِ خود آفتابِ معرفت بر آرم۔

(۳۵) آفتابِ وفا - باضافت بیانی مراد خود وفا - شُعَرَا - تعزیت کیا گیا - بانگِ شعرا - تعزیت کا نالہ
معنی - مین اسکے بعد وفا کی فنا پر بادل کیطرح سیاہ لباس پہنون اور ماتم کا نعرہ مارون -
مطلب - این ست کہ چون اہل جہان وفا یعنی عہد میثاق و شرط بندگی را ترک کردہ از خدا
جدا و بیوفا شدہ اند - پس دلم میخواہد کہ بر بیوفائی شان ہمچو ابر ماتم کنم و نعرہ زنم -
(۳۶) نِعَمِ سبعہ - سات رنگ کی نعمتین جو کا فر بادشاہون کے دسترخوان پر ہوتی تھین - بعض
کہتے ہین کہ مراد ہے - نان - نمک - ماہی - سرکہ - شہد - روغن - ترہ سے - نِعَم نعمت کی جمع - الوان لون
کی جمع بمعنی رنگ - یہ خوان ہفت رنگ فرعون کا ایجاد تھا - جحیمِ سبعہ - دوزخ کے سات طبقے یعنی جہنم
لظے - حطمہ - سعیر - سقر - جحیم - ہاویہ - امعاء - انت - معنی - مین کافرون کیطرح کب تک رنگ برنگ
کی نعمتون کے سبب - اپنی آنتون سے دوزخ کے سات طبقون کا کام لیتا رہا ہونگا -
مطلب - این ست کہ من از لقمہ دنیوی و لقمہائے ناجائز شکم سیر کردن میخواہم چرا کہ - ؎

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ روح او را رہ سوئے افلاک نیست

(۳۷) بہفتاد آب و خاک شستن - مراد کثرتِ اہتمام طہارت - کیونکہ وضو پانی سے کرتے ہین اور
کوئی عذر ہوتا ہے تو مٹی سے طہارت حاصل کرتے ہین - احشاء وہ چیزین جو شکم مین ہین یعنی دل و جگر
امعاء وغیرہ - معنی - مین حرص کے مُنہ کو ستر پانی اور خاک سے دہو ڈالون - آنتون کے باد خانہ
سے حرص کی آگ نکالدون - مطلب این ست کہ من حرص و طمع را بہر طوریکہ باشد از دل بدر کنم
چرا کہ - ؎

برہوائے خود قدم ہر کو نہاد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کے تواند کرد با نفسک جہاد

(۳۸) قرص - ٹکیا - میدہ دارا - نام حلوا - میدہ مائدہ کا مخفف بھی ہے یعنی خوانِ پرطعام - دارا -
ایران کا مشہور بادشاہ - معنی - جو کی ٹکیا اور آنسوؤن کا مزیدار نمک اس سے بہتر ہے کہ مین
دارا کے خوانِ پرطعام کی خواہش کرون - مطلب - بہتر ست آنکہ لقمہ کردن جَو - باز دست بر سینہ
پیش امیر - ؎ اے شکم خیرہ بنانے بساز ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ تا نکنی پشت بخدمت دوتا -
(۳۹) سکبا - ایک قسم کا نان خورش جو گوشت گیہون کشمش سرکہ مصری وغیرہ سے بناتے
ہین - یہان بمعنی ترشروئی - معنی - مجھے اپنے آنسوؤن کا شوربا ہی اچھا ہے لوگون کی ترشروئی اچھی
نہین - کیونکہ مین یہ شوربا سکبا ہی کی قیمت کی برابر نکالتا ہون - یعنی - فقر و فاقہ من از دیدن
ترشروئی مردمان بہتر ست - یعنی قناعت من بقیمت نان امرا ست بلکہ ازان خوب تر -

(۴۰) مُولو - سنکھ - سینگ جیسے جوگی بجاتے ہین - چوخہ - فقیرون کا ایک خاص لباس جیسے چلہ گہنا کہتے ہین - معنی - بلال - نام مؤذن مسجد حضرت محمد صلعم - معنی صبح کا بلال (آفتاب) جیسے ناقوس کیطرح آواز نکالتا ہے - یعنی جب صبح کی روشنی پھیلتی ہے - تو مین بھی اپنے فقیری لباس سے سر باہر نکالتا ہون - مطلب این ست کہ من شب در عبادت و ریاضت میگذارم و دم صبح از مراقبہ سر برمی آرم -

(۴۱) عیش - اچھی طرح زندگی بسر کرنا - مراد معنی زندگی - حنظل - اندراین - پھسر پھیندوا - معنی - چونکہ میری تلخ زندگی قناعت پر خوش نہین تھی - اسلیے مین اُس شکر ملے ہوئے حنظل سے حلوا تیار کرتا ہون - مطلب - اینکہ زندگی من ہمچو حنظل تلخ شدہ بود مگر قناعت دران مثل شکر بیامیخت کہ بباعث آن مرا لذت حلوا بیامد یعنی اکنون مرا قناعت بسیار لذت بخش و مسرت انگیز معلوم میشود -

(۴۲) لفظ چون اس شعر مین توقیتیہ - شرطیہ اور بمعنی استفہام انکاری - معنی - جب میری طبیعت کثرت عیش کی خواہش کرتی ہے - تو مین اُسکو خلیفہ اور سقہ کا قصہ سناتا ہون - شرطیہ صورت مین یہ معنی ہون گے - اگر میری طبیعت زیادتی عیش کی تمنا کرے - تو مین اُسکو خلیفہ اور سقہ کا قصہ یاد دلاتا ہون معنی - میری طبیعت کثرت عیش کی خواہش کسطرح کر سکتی ہے یعنی نہین کر سکتی - کیونکہ مین اُسکو خلیفہ اور سقہ کا قصہ سنا دیتا ہون - کہ جسکو سنکر وہ خواہش سے باز آجاتی ہے

مطلب - این ست کہ من بہر طوریکہ ممکن می باشد طبیعت خود را از خواہشات دنیا باز میدارم -
(ایک بہت پرانا سقہ خلیفہ ہارون رشید کے یہان چھڑکاؤ کیا کرتا تھا ایک دن خلیفہ نے اُس سے کہا کہ میرے باپ دادا تیرے سامنے مر گئے اور تو زندہ ہے اُسنے جواب دیا کہ حضور اُنھون نے بیشمار نعمت ایک قلیل مدت مین پائی اسلئے مر گئے اور مین نے بہت مدت مین - خلیفہ نے اُسکو بہت سا مال دیا وہ تیسرے دن مر گیا - پس نتیجہ یہ نکلا کہ دولت دنیا کا آخر فنا ہے -

(۴۳) امانی - امیدین آرزوئین - امنیۃ کی جمع - زکریا - ایک پیغمبر صاحب کا اسم شریف - معنی - مین عقل کو خواہش کے ہاتھ مین کیا رہن کرون - عقل جو حضرت زکریا کی مانند خدا کیطرف بلاتی ہے اُسکو خواہشات نفسانی کے آرہ سے کیا قتل کرون - مطلب - این ست کہ تابع خواہشات نفس بودن چنان گناہی عظیم ست کہ پیغمبرے را قتل نمودن چرا کہ عقل ہم مانند پیغمبران ہادی دین و دنیا و رہنمائے راہ یقین ست (حضرت زکریا حضرت عیسیٰ کے خالو تھے یہودیون کے خوف سے آپ نے

حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو یوسف نجار کے ہمراہ مصر بھیجدیا تھا اور خود مفقود الخبر ہو گئے تھے بیس برس کے بعد جب حضرت عیسیٰ واپس آئے تو آپ بھی ظاہر ہوئے۔ یہودیون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا اور آپ کے پیچھے دوڑے راہ مین ایک درخت سے آواز آئی کہ یا نبی اللہ آپ میرے اندر تشریف لائیے۔ پھر وہ درخت پھٹ گیا اور آپ اُسمین پوشیدہ ہو گئے لیکن آپ کی چادر کا ایک کونہ باہر لٹکا رہگیا۔ یہودیون نے اُس درخت کو آرہ سے چیر ڈالا آپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ بعض کہتے ہین کہ شیطان نے یہودیون کو بتا یا تھا کہ آپ اِس درخت مین ہین۔

(۴۴) قلب۔ کھوٹا۔ ریا۔ مکاری۔ نسناس۔ بن مانس۔ دیو۔ مراد نفس۔ حور آ بہشتی خوبصورت عورت۔ حور کا واحد۔ معنی = مین مکر کے کھوٹے سکے کو نقد صفا کے مقابلہ مین کیون ظاہر کرون بن مانس کو حور کے زیور مین کیون سجاؤن۔ مطلب اینکہ اطاعت عقل و ہدایت آنرا فرو گذاشتہ پیروی نفس کردن و خواہشات آن را برآوردن حماقت عظیم ست۔

(۴۵) نفاق۔ دوروئی۔ مکر۔ سیما۔ پیشانی۔ معنی = مین آئینہ کی طرح دوروئی ظاہر نہین کرتا کہ ہر وقت۔ اپنے سینہ سے کینہ کا میل پیشانی پر لے آؤن۔ مطلب۔ اینکہ من ہچو آئینہ صاحب نفاق نیم کہ بظاہر صاف و شفاف معلوم شوم و چون کسے با او ہمنفس شود و دم ہمدمی زند در دم مکدر شود بلکہ من ظاہر و باطن خود را از ریا و نفاق بالکل پاک و صاف میدارم۔

فائدہ۔ قاعدہ ہے کہ جب آئینہ پر سانس مارتے ہین تو وہ میلا ہو جاتا ہے۔

(۴۶) رہرو۔ مسافر۔ مراد سالک راہ خدا۔ توشہ۔ سامان سفر۔ وحدت۔ یکتائی۔ تنہائی۔ زال زر نریمان کے پوتے سام کے بیٹے اور رستم کے باپ کا نام۔ چونکہ زال جب پیدا ہوا تو اُسکے بدن پر سفید بال بہت تھے اسلئے باپ نے منحوس سمجھکر البرز پہاڑ پر جا کر چھوڑ دیا وہان قدرت خدا سے ایک سیمرغ نے اُسکی پرورش کی ایک شب اُسکے باپ نے خواب مین دیکھا کہ تو نے خدا کا خوف نہین کیا۔ جا تیرا لڑکا زندہ ہے اُسے لے آ چنانچہ وہ لے آیا۔ پھر وہان کے بادشاہ نے اُسکا طالع دیکھکر اُسکو زابل کا حاکم بنایا یہان عنقا سے مراد گوشہ گیری اور عشق و محبت خدا ہے کہ جو مثل عنقا ناپدید ہے۔ معنی = مین وہ سالک راہ خدا ہون کہ وحدت و یکتائی کا توشہ تلاش کرتا ہون۔ مین زال زر کی مانند خوش اقبال ہون کہ عنقائے عشق الہی اور گوشہ فقر سے نام پیدا کرتا ہون۔ مطلب = اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را۔

(۴۷) صید۔ شکار کرنا۔ وہ جانور جسکو شکار کرین۔ گرد برآوردن۔ پامال اور ہلاک کرنا۔ بلبل گویا۔

مراد شعرا دنیوی - معنی = مین ٹرا باز ہون اگرچہ میرا منہ بند ہا ہوا ہے لیکن شکار کرنے کے وقت - شرارون چھپانے والی بلبلون کو پامال کر سکتا ہون - مطلب = این ست کہ اگرچہ اہل دنیا مرا مجبور و سفید میدارند لیکن من شہباز ہوائے عشق خدا ہستم - پس بوسیلہ این چنین مضامین اسرار معرفت و رموز تصوف شعرا لغو گو را پامال میکنم -

(۴۸) دمار - مغز - دمار بر آوردن - پامال و ہلاک کردن - معنی = مین مراقبہ مین اسلیئے سر جھکاتا ہون کہ نفس کو ہلاک کرون - نفس ایک اژدہے کی مانند ہے تو کچھ مت کہہ تاکہ مین اسکو ہلاک کردون مطلب این ست کہ اے مخاطب من این ریاضت و مراقبہ برائے نفس کشی میکنم تو مرا ازین باز مدار و بخواہشات دنیوی مائل منما -

(۴۹) صہبا - شراب - رز - انگور - گشادہ - روان - آب - فیض - رونق - آتش - آگ - نور - یہان آب و آتش سے مراد جوش و روانی طبیعت ہے - معنی = شراب ایک کھلا ہوا پانی - انگور ایک دبی ہوئی آگ ہے - مین اس انگور اور شراب سے فیض اور نور حاصل کرتا ہون -

مطلب = این ست کہ آن آب و آتش یعنی جوش و روانی طبیعت کہ از رز و صہبا حاصل میکنند من از عشق الہی حاصل میکنم و از ہر چیز شراب معرفت و نور حقیقت بدست می آرم نہ کہ این شراب خانہ خراب را

(۵۰) یاقوت - یہان مراد گل - زر - زیرہ گلاب - تقاضا - خواہش - شاخ گل - مراد حسن ظاہری نعما دنیوی - معنی = مین بلبل (ظاہر پرست) نہین ہون جو گل اور اسکے زیرہ کا عاشق بنون - اور حسن ظاہر یا نعما دنیوی پر خواہش کا راگ الاپون - مطلب = اینکہ من حسن ظاہر و خواہشات نفسانی را ترک کردہ رو بجانب حقیقت و جلوہ معرفت آوردہ ام -

(۵۱) زرق - مکر و حیلہ - کام - مقصد - جیفہ - مردار - معنی = مین دین کے علوم اسلیئے نہین جانتا کہ مکر کے پنجہ سے - مردار دنیا کے کتون (امیرون) سے اپنا مقصد حاصل کرون - مطلب - اینکہ من مثل علما ریائی علم دین را آلۂ تحصیل دنیا نگردانیدہ ام - مقابلہ کنید ازین شعر حافظ رح - ؎

حافظا می خور و رندی کن و خوش باش ولے دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

(۵۲) اعرابی - بدو - عرب کے دہقانی لوگ جو اکثر حاجیون کو لوٹا کرتے ہین - احرامیان - احرام باندھنے والے - مراد حاجی سفر حج کے چلنے والے - کالا - اسباب - معنی = مین بدو نہین ہون کہ احرام باندھنے والون کے پیچھے چلون - اور لوگون کا اسباب لوٹنے کے لیئے حج کرون - مطلب - این ست کہ علم دین را برائے تحصیل دنیا خواندن ہمچنین ست کہ برائے وزدیدن مال حاجیان حج کردن یعنی تحصیل علم

برائے دنیا طلبی گناہی عظیم ست۔
(۵۳) نفس - سانس - یہان مراد - گذشتہ کلام اور پند و نصائح و مضامین اخلاق و تصوف - ہشیار مراد علمائے ظاہری - نہان - پوشیدہ - مراد دل - عربدہ - لڑائی - مراد مناظرہ و مباحثہ -
معنی - مین باوجود اس کلام یعنی پند و نصیحت کے ایسا ہوشیار نہین ہون یعنی علماے ظاہر کی مانند نہین ہون - میرا دل مست ہے اور ظاہر مین یہ مباحثہ کرتا ہون - مطلب این ست کہ ازین کلام کہ من بالا گفتہ ام این خیال نباید کرد کہ من مثل دیگر علماء ظاہری سخن میگویم و از راہ حقیقت دور ہستم بلکہ بخلاف این دل من از صہبائے عشق حقیقی مخمور ست و مثل رندان کہ چون مست شوند مجادلہ میکنند من ہم باین مناظرہ در پیوستہ و اہل ظاہر را این چنین سخنان گفتہ ام -
(۵۴) اصحاب کہف - صاحبان غار کیونکہ کہف کے معنی غار کے ہین - یہان اُن سات اولیاء کاملین سے مراد ہے جو دقیانوس بادشاہ کے خوف سے کہ جو بہت ظالم اور بڑا بُت پرست تھا بھاگ کر ایک غار مین چھپے تھے اور وہان جاکر خدا کی قدرت سے بیخبر سو رہے تھے - جب اُن کے بھاگ جانیکی خبر دقیانوس کو پہنچی تو وہ غضبناک ہوکر غار کے منہ پر آیا اور اصحاب کہف کو دیکھکر حکم دیا کہ اس غار کا مُنہ پتھرون سے بند کر دین - تین سو برس کے بعد اصحاب کہف بندروسس بادشاہ کے زمانہ مین کہ جب اس مسئلہ پر لوگون مین بحث ہو رہی تھی کہ قیامت مین مردے کسطرح اُٹھین گے خدا کے حکم سے بیدار ہوئے اور اُنکو یہ معلوم نہین ہوا کہ ہم کتنے دنون سوئے لیکن جب ناخن اور بال بڑھے ہوئے پائے تب معلوم ہوا کہ بہت زمانہ گذر لیا - اصحاب کہف مین سے ایک ولی کھانا لینے کے لئے باہر آئے تو شہر کی حالت بالکل بدلی ہوئی دیکھی نہ وہ مکان تھے نہ وہ لوگ - جب یہ ایک نان پز کی دوکان پر پہونچے تو اُسنے دقیانوس کے زمانہ کا سکہ دیکھکر خیال کیا کہ شاید اس شخص کو کوئی دبا ہوا خزانہ ملا ہے اُسنے اُنسے حال دریافت کیا اُنھون نے اپنے باپ دادا کو زندہ خیال کرکے اُن کے نام لئے لیکن یہ شخص اُنمین سے کسی ایک کو بھی شہر مین نہین جانتا تھا اُنکو نیا آدمی سمجھکر ادنوس اور اسطوسس نام دو شخصون کے پاس لیگیا جو بڑے نیک آدمی تھے یہ دونون صاحب اُس ولی سے کل حالات معلوم کرکے اصحاب کہف سے ملنے کیلئے گئے اور قیامت مین مردون کے زندہ ہونے کے مسئلہ کو اس واقعہ سے خوب یقین کے ساتھ مان گئے اور سب بھی اس مسئلہ پر ایمان لے آئے جب یہ لوگ اصحاب کہف سے رخصت ہوکر لوٹے تو وہ حکم خدا سے پھر سو گئے اور قیامت تک سوئے رہینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین پیدا ہوکر اُنکی مدد کرینگے - اصحاب کہف کی آنکھین کھلی

ہوئی ہین قرآن شریف مین انکی نسبت ارشاد ہے کہ (وَتحسبہم ایقاظاً وّ ھم رقود) تو اُن کو سوتا ہوا گمان کریگا حالانکہ وہ جاگتے ہین۔ یعنی وہ حقیقت مین زندہ ہین۔ یمکن۔ بمعنی ممکن۔ صیغہ مضارع معروف۔ مفاجا۔ یکایک۔ معنی۔ مین اصحاب کہف کیطرح بیدار ہون اور جسم سو رہا ہے یعنی بظاہر سو رہا ہون۔ ممکن ہے کہ مین اس خواب سے یکایک جاگ اُٹھون۔ مطلب۔ این ست کہ من اہل ظاہر را اگرچہ بیخبر از معرفت معلوم میشوم لیکن درحقیقت مانند اصحاب کہف بیدار ہستم پس ممکن است کہ من ازین خواب یکایک سر بردارم وایشانرا حال بیداری من معلوم شود۔

مطلب دیگر اینکہ دل من اگرچہ مانند اصحاب کہف بیدار ست لیکن جسم من بکار و بار دنیوی غافل وبیخبر است پس ممکن ست کہ این غفلت ہم یکایک دور شود۔

(۵۵) بہ شیرہ۔ مین بار تقابل۔ شرزہ۔ مست۔ غضبناک۔ ہیجا۔ لڑائی۔ یہان شیر شرزہ ہیجا سے مراد عقل سلیم ہے۔ معنی۔ شعر بالا کے مضمون خفتہ ذات کیموافق یہان جسم کو ایک مردہ قرار دیکر لکھتے ہین کہ جسم ایک مردہ کی مانند ہے اور نفس خرگوش کی مانند جو اُس سے کھلاڑیان کرتا ہے مین اُس خرگوش یعنی نفس کا نام لڑائی کے شیر ببر یعنی عقل کے سامنے ظاہر کرتا رہتا ہون کہ اس خرگوش کے مکر و فریب اور داؤگھات سے بچتا رہیو۔ معنی۔ جسم ایک نعش کی مانند ہے اور نفس خرگوش کی مانند ہے۔ لیکن مین ہر وقت اُس خرگوش یعنی نفس کا نام لڑائی کا شیر ببر رکھتا ہون۔

مطلب۔ اینکہ من در ہیچ حال از کید و مکر نفس غافل نمیباشم۔

(۵۶) صفرا۔ پت جس سے آدمی کا رنگ زرد پڑجاتا ہے۔ یہان علامت عشق کی زردی مراد ہے۔ نشانند۔ دفع و دور میکنند۔ ترش۔ مراد خفا اور روتا ہوا۔ معنی۔ صفرا کو سب لوگ ترشی سے دور کرتے ہین۔ لیکن مین خواب سے بچون کیطرح خفا اور روتا ہوا اُٹھتا ہون اور پت ڈالتا ہون۔ مطلب۔ این کہ من ازان خواب و مستی کہ باشعار بالا گفتہ شد چون بیدار میشوم بر چہرہ من صفرا یعنی زردی سرخ کہ علامت عشق ست پیدا و ہوامی باشد و چون طفل معصوم گرفتاری دنیوی را دیدہ ناراض میشوم و گریہ میکنم و تلف میریزم۔ ــہ یہ نشہ وہ نہین جسے ترشی اُتار دے۔

(۵۷) ٹھٹنات۔ مرغوب۔ ایک بادشاہ کے محل کا بھی نام ہے جو خوبصورتی اور مضبوطی مین مشہور تھا۔ معنی۔ زندگی کی بنیاد برف پر ہے یعنی ناپائدار ہے لیکن مین عمر کے بھروسہ پر ایک دن مین ہزارون خوبصورت اور مضبوط محل تیار کرتا ہون۔ مطلب۔ این ست کہ عمر باوجودیکہ بسیار ناپائدار است لیکن من زندگی را پائدار دانستہ در دنیا سامان قیام دوام میکنم۔ حافظ ہم اینچنین گفتہ است۔ ــہ

ہر کرا خوابگہ آخر بدو مشتے خاک ست   گو چہ حاجت کہ برافلاک کشی ایوانرا

(۵۸) مردان۔ مراد فقرا و اہل باطن۔ نے۔ نرکل۔ سرکنڈا۔ ستور۔ چو پایہ۔ مراد سواری۔ ہرا۔ لڑکونکا شور و غل۔ گھوڑے کا زیور۔

معنی: مردان خدا مجھکو اس بات مین کیا معذور رکھین گے کہ مین بچپن کیطرح۔ لاٹھی کا گھوڑا بناکر شور و غل مچاتا ہوا یا زیور سے سجاکر نکالتا ہون۔

مطلب۔ این ست کہ من عمر ناپائدار را کہ مانند مرکب نے طفلان ست پائدار دانستہ از اسباب دنیوی آرایش آن میکنم۔ ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت   مزاج تو از حال طفلی نگشت

(۵۹) جنابت۔ ناپاکی غسل کی حاجت۔ حیض۔ عورتون کے ایام کی ناپاکی۔

معنی۔ میرے ظاہر مین ناپاکی اور باطن مین حیض ہے۔ یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مین ان دونون کا غسل ایک ہی دفعہ کرلون۔ مطلب۔ این ست کہ من نجاست ظاہری و باطنی ہر دو را یکبار ترک کردہ جسم و جان خود را از آلودگی نفس پاک کردن میخواہم۔ (شعر ہذا اس مسئلہ کی بناپر ہے کہ جب عورت حیض سے فارغ ہوجائے اور پھر مجامعت کے سبب جنابت ہو تو دونو نکا غسل ایک ہی دفعہ کرنے سے پاکی حاصل ہوجائیگی)

(۶۰) توبہ۔ گناہ سے باز آنا۔ شامگاہ عمر۔ آخر عمر۔ معنی: توبہ کا دریا کہان ہے شاید آخر عمر مین آفتاب کیطرح دریا مین غسل کردن۔ مطلب۔ این ست کہ من از خدا تعالی توفیق توبہ میخواہم کہ تا بآخر عمر از گناہ ناپاک شوم۔ ؎

ایکہ پنجاہ رفت و در خوابی   مگر این پنج روز دریابی

(آفتاب کے دریا مین غسل کرنے کی تشبیہ مین یہ لطف ہے کہ شام کو غروب ہوتے وقت ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ آفتاب دریا مین ڈوب رہا ہے)

(۶۱) محاذا۔ مقابلہ۔ برابری۔ معنی۔ اے خاقانی تو ابھی تک خدا کا خاص بندہ نہین بنا ہے۔ پس یہ مت کہہ کہ مین مقبولین خدا کی برابر ہوسکتا ہون۔ مطلب این ست کہ باین عبادت و ریاضت مراغرور نباید کرد بلکہ خود را از کمترین بندگان باید دانست چراکہ۔ ؎

بزرگی بناموس و گفتار نیست   بلندی بہ دعوی و پندار نیست

(۶۲) عیار۔ سونے چاندی کی چاشنی۔ آلودگی۔ میل۔ کھوٹ۔ محک۔ کسوٹی۔ صاحب عیار

پرکھنے والا - مراد سالکِ کامل - محاکا - باہم حکایت کرنا - جھگڑنا - معنی - اگر میرے نقدِ اعمال کی چاشنی مین ریا کا کھوٹ بہت ہے - تو مین پرکھنے والے یعنی سالک کامل سے کیا جھگڑ سکتا ہون -

مطلب = اینکہ اگر اعمال من از ریا پاک نیست مرا پیشِ صاحبِ اخلاص خود را پاک وصاف نباید نمود چرا کہ از باخبر عیب نتوان نہفت -

(۶۳) شاہ سے مراد شاہِ شروان ہے جس نے خاقانی کو اپنے سے جدا نہ ہونے کے سبب کعبہ جانے سے بھی روکدیا تھا بلکہ آخر مین خفا ہو کر قید کر دیا تھا - سُویدا - سیاہی - مراد دل - معنی - اگر شاہِ شروان نے اب کے برس مجھکو کعبہ جانے سے روکا - تو مین اس حسرت کے سبب اپنے دل سے آہ کی آگ نکالونگا - یعنی سخت آہ و نالہ کرونگا - کیونکہ مجھکو حج کعبہ کا نہایت ہی شوق ہے -

(۶۴ و ۶۵ و ۶۶) احرام - کعبہ شریف سے کچھ منزل پہلے ایک بن سلی چادر اوڑھ کر حج کی نیت سے اپنے اوپر خوشبو لگانا - حجامت وصحبت وغیرہ کو حرام کرلینا - عمرہ - حج کا ایک رکن ہے کہ احرام باندھکر موضع تنعیم مین جو کعبہ شریف سے تین کوس فاصلہ پر ہے چند رکعت نفل پڑھتے ہین پھر وہان سے لوٹکر مکہ معظمہ کا طواف کرتے ہین - مثنّی - دوبار کیا گیا - مکرر - قضا - کسی چھوٹے ہوئے فرض کا ادا کرنا - تکبیر خدا کی بڑائی بیان کرنا - فریضہ - خدا کا فرض حکم - بطحا - صحرائے مکہ معظمہ - مکہ معظمہ - معنی = اگر نصیب نے پھر مجھکو کعبہ شریف کے دروازہ پر پہنچایا - کہ مین حج کے احرام اور عمرہ کو دوبار ادا کرسکون تو ایک سال کا (پچھلا) فرض کعبہ شریف کے دروازہ پر ادا کرونگا - اور اُس فرض کی تکبیر صحرائے مکہ مین پکارونگا -

حج سے پہلے احرام مین یہ تکبیر پڑھتے ہین - اَللّٰھُمَّ لَکَ لَبَّیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَشْکُوْرًا

(۶۷) حراق - سوت کا سوختہ - فلیتہ جو چقماق کے نیچے رکھتے ہین تاکہ آگ جلد لگجائے - ایک پہاڑ کا نام بھی ہے جو جلگیا تھا - یا مراد کوہ طور - بوقبیس - مکہ معظمہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے - مجمرا - پارہ پارہ معنی = اُس آہ سے کہ جو مین چنگاری کیطرح پارہ پارہ کرکے نکالونگا - کوہ بوقبیس مین فلیتہ یا جلے ہوئے پہاڑ کیطرح آگ لگجائیگی -

(۶۸) دست - سبب - وجہ - داور فریادرس - مراد حضرت محمد صلعم - مُصلّا - مقام ابراہیم - خانہ کعبہ مین مقام ابراہیم کے نام سے ایک مُصلّا ہے وہان دو رکعت نماز پڑھتے ہین - معنی = اسوجہ سے کہ فریادرس حاکم (حضرت محمد صلعم) نہین رہے - مین مقام ابراہیم مین فریاد کرونگا - یعنی = در ہجر و فراق آنحضرت زار زار خواہم گریست -

(۶۸) زمزم ۔ کعبہ شریف مین ایک کنوان ہے ۔ مجازاً اُسکے پانی کو بھی زمزم کہتے ہین ۔ ناودان ۔ کعبہ کا پرنالا ۔ صخرۂ صمّا ۔ سخت پتھر ۔ مراد حجر اسود یا مراد قلب ۔ **معنی** ۔ مین کعبہ کے پرنالے کے نیچے اپنی پلکون سے زمزم یعنی پاک صاف آنسو برساؤنگا ۔ حجر اسود سے خون کا طوفان بہادونگا ۔ یعنی اسقدر رؤنگا کہ حجر اسود کے اوپر سے پانی بہ جائیگا ۔ یا وہ بھی میری گریہ وزاری کی تاثیر سے خون رونے لگے گا ۔ یا مین اسقدر رؤنگا کہ اپنے دل سے جو سخت پتھر کی مانند ہوگیا ہے خون کا ایک طوفان بہادونگا

(۶۹) آبِ آتشین ۔ گرم آنسو ۔ لولوے لالا ۔ روشن موتی ۔ مراد آنسو ۔ **معنی** ۔ میرے سینہ کا دریا آبِ آتشین یعنی گرم آنسوؤن سے موج مار رہا ہے ۔ تاکہ مین کعبہ کے سامنے روشن موتی یعنی آنسو نکالون ۔ **مطلب** ۔ این ست کہ شوقِ زیارت کعبہ دل مرا بسیار بیقرار نمودہ است ۔

(۷۰) رشتہ ۔ ایک قسم کا عمدہ کہانا ۔ ایک قسم کا حلوا ۔ یہان مراد عیش وعشرت ۔ سر رشتہ ۔ مراد ذکر سقیا ۔ بغداد مین ایک شخص تھا جب اُسکا کتا مر گیا تو اُسنے اُسکو زربفت کے کفن مین دفن کیا ۔ لوگون نے سبب دریافت کیا تو کہا کہ میرے کتے کی مثال طالبِ دنیا کی سی ہے جسکے لئے یہی زیبا ہے ۔ **معنی** ۔ اگر میرا نفس کسی عیش دنیوی کی خواہش کرے تو بڑے افسوس کی بات ہے ۔ مین اُسکو سگِ سقیا کا قصہ سناؤنگا ۔ **یعنی** ۔ اگر نفس من خواہش لذتِ دنیوی خواہد کرد من اورا ہمچو سگ لعنت وملامت وسزا خواہم داد ۔

(۷۱) آستان ۔ چوکھٹ ۔ مصفّا ۔ صاف ۔ ضمیر ۔ دل ۔ مصطفیٰ ۔ برگزیدہ مُنزّکے ۔ پاک ۔ **معنی** ۔ مین کعبہ کی چوکھٹ پر اپنا دل صاف کرونگا ۔ اور اُس سے پاک برگزیدہ پیغمبر کی تعریف نکالونگا ۔ **یعنی** ۔ پس از زیارت کعبہ چون دلِ من پاک وصاف خواہد شد آن زمان نعتِ مصطفیٰ خواہم گفت چراکہ بغیر این چنین صفائی دل قابلِ تعریف آن سرور نیستم ۔ ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

(۷۲) سراچہ ۔ مکان ۔ خیمہ کلان ۔ تصغیر سرائے ۔ سراچہ کل ۔ مراد تمامی موجودات ومخلوقات ۔ رُسل رسول کی جمع ۔ خدمت ۔ غلامی ۔ درود وسلام ۔ مُہنّا ۔ مرغوب ۔ مبارک ۔ **معنی** ۔ تمام موجودات کے آغاز وآرایش اور پیغمبرون کے سردار ۔ کہ جسکی غلامی یا درود وسلام سے مین مبارک ومرغوب مراد حاصل کرونگا **مطلب** ۔ اینکہ آن سرور باعثِ آفرینش عالم ست ونور آن حضور بظہور اول ست وبوجہ مراتبِ علیا سردارِ پیغمبران است واز فرستادن درود وسلام ونعت گوئی وزیارت مزار مبارکش مُراد مُہنّا کہ مراد از شفاعت ست حاصل خواہم کرد ۔

(۴۴) شرع - روشن راستہ - مذہب - لالا - غلام - روشن - بلال - ملک حبش کے رہنے والے حضرت کے عاشق صادق اور جان نثار غلام اور حضور کی مسجد کے مؤذن اور آپ کے صحابی - معنی - آپ روشن مذہب کے شہنشاہ ہین اور حضرت بلال آپ کے نورانی (روشندل) غلام ہین - مین اس غلام کے قدم چومنے کے لیے اپنا سر لٹکا لونگا - مطلب - اینکہ آن سرور شہنشاہ مذہب اسلام اند کہ ہنوز پنج وقت نقارۂ شرعیتش نواختہ میشود و مرتبۂ غلامان او چنان عالی ست کہ من خود را از کمترین غلامان شان میدانم و تعظیم و توصیف ایشان را موجب نجات می انگارم - ع

پنج نوبت زن شریعت پاک　　چار بالش نہ و لایت خاک
باد از ما بزیر چرخ کبود　　ہم بر اصحاب و اہلبیت درود

(۴۵) معراج - آلۂ عروج - صاحب معراج - حضرت محمد صاحب صلعم - معراج ماہ رجب کی ستائیسوین شب کو ہجرت سے ایک سال قبل اللہ پاک نے حضرت جبرئیل کو ایک براق یعنی بہشتی سواری کے ساتھ حضور کی خدمت مین اپنے پاس بلانے عالم غیب کے اسرار دکھانے - تمام نبیون - فرشتون آسمانون - دوزخ - جنت وغیرہ کی سیر کرانے کے لیے بھیجا - چنانچہ حضرت جبرئیل آپ کو بیت المقدس کی سیر کراتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک آپ کے ساتھ رہے - پھر وہان سے - ع

اگر یک سر موئے برتر پرم　　فروغ تجلی بسوزد پرم

کے موافق آگے نہ بڑھ سکے - لیکن آپ جب مقامات طے کرنے لگے تو خداوند کریم نے فرمایا کہ "ادن منی" مجھسے قریب ہو یعنی میرے پاس آ - تب آپ مقام دنیٰ یعنی قریب تر مقام پر پہنچے اور پھر مقام فتدلیٰ پر پہنچے یعنی بالکل قریب ہوگئے - جنت ماوی - پناہ کی بہشت - مراد روضۂ منورہ حضرت صلعم - معنی - مین حضرت محمد صلعم کے دربار مین ہر وقت - ولی معراج پناہ کی بہشت مین لے جاؤنگا - مطلب - این ست کہ مزار شریف آنحضرت مرا مانند بہشت برین ست و جائے پناہ من ست -

(۴۶) قرب - قاب کے معنی - مقدار - مابین قبضۂ کمان و خانۂ کمان - کمان کی موٹھ - قاب قوسین - دو کمان کی مقدار - علامہ زمخشری لکھتے ہین کہ اہل عرب کسی چیز کا اندازہ کرنے کے لیے تیر سے کوڑے اور ہاتھ کا لفظ استعمال کیا کرتے ہین جیسے ایک تیر کا فاصلہ یا ایک نیزہ یا ایک کمان کی برابر فاصلہ وغیرہ قوسین - دو کمان - قوس کا تثنیہ - قاب قوسین سے شب معراج مین آنحضرت صلعم اور جناب باری کی نہایت نزدیکی اور قرب کیطرف تلمیح ہے جسکا بیان قرآن شریف کے ستائیسوین پارہ سورۂ والنجم کے پہلے رکوع مین اسطرح ارشاد ہے (فاستوىٰ وھو بالافق الاعلیٰ ثم دنیٰ فتدلّیٰ

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ) فاستویٰ - وہ قائم ہوا یعنی اپنی حد کمال کو پہنچا - وَہُوَ بالافق الاعلیٰ اور وہ مرتبہ بشریت کے اُفق اعلیٰ پر تھا - ثُمَّ دَنیٰ - پھر قریب تر ہوا - فتدلیٰ - پھر ملگیا - فکان قاب قوسین او ادنیٰ - پھر اللہ پاک مین اور آپ مین صرف دو کمان ہی کا فاصلہ رہگیا تھا - یعنی آپ مین قوس حدوث و امکان اور اللہ پاک مین قوس وجوب و قدم اتحادِ ذاتی سے مانع و حائل رہی ورنہ بالکل ہی ملگئے تھے -
معنی - مین قاب قوسین کی نزدیکی کے ساتھہ آپ کے دربار کی خاک پر - دنیٰ افتدلےٰ کی آوازِ لگالونگا -
مطلب - این ست کہ چنانکہ آنحضرت از جناب باری بحجاب و بے مانعے نزدیک شدند و دولت دیدار خداوندی یافتند من ہم بحجاب بحضور آنسرور از دیدار پر انوار کامیاب خواہم شد و از جوش مسرت خواہم گفت کہ خاقانی را ہم دولتِ دیدار ان سیّد الابرار بدست آمد -
(۷۷) سراندیپ - سنگلدیپ - یا سیلون - دکھن کیطرف ایک جزیرہ ہے جو خط استوا کے قریب ہونے سے نہایت گرم و خشک ہے اور پانی کی بہت قلت ہے حضرت آدم و حوّا علیہما السلام کی قبرین وہین ہین - کوثر بہشت مین ایک حوض ہے - معنی - اگر مین آپ کی تعریف جزیرہ سیلون مین جاکر بیان کرون - تو حضرت آدم و حوّا کی قبر سے حوض کوثر اُبلنے لگے - مطلب اینکہ نعت آن سرور چنان تاثیر و برکت میدارد کہ ہر جائیکہ گفتہ شود دران نزول رحمت الٰہی میشود - یا نعت گوئی من چنین پُر اثر و مقبول ست کہ اگر من آنرا بقبر آدم و حوا بخوانم از قبر آنہا بصلۂ نعت شریف برائے من حوض کوثر برانگیزد یعنی انہم خوشنود گشتہ برائے من دعائے نجات آخرت و ثواب رحمت و شفاعت مکنند -
(۷۸) بار - بزرگ - بزرگی - مرتبہ - پہل - دخل - بارگاہ - حضرت - نزدیکی - حضور - درگاہ - یا مُغیث - اے فریاد کو پہنچنے والے - اَغِثْنَا - ہماری فریاد کو پہنچ - معنی - اے خدا وہ وقت کب ہوگا کہ مین اُسکی بزرگ درگاہ مین پہنچونگا - اور یہ آواز لگالونگا کہ اے فریادرس ہماری فریاد کو پہنچ - مطلب - اینکہ شوقِ شرفِ حضوری و ذوقِ عرض حال در دل من بسیار است -
(۷۹) غصہ - رنج و تکلیف - آلودگان عصر - زمانہ کے گنہگار لوگ - مراد حاسد و غمّاز شعرا - غلغل - شور - حظیرہ - احاطہ - مقبرہ - مراد گنبد مزار مبارک - معنی - اُن تکلیفون کے سبب جو مین اپنے ہمعصر شعرا سے رکھتا ہون - اُس بلند مزار مین شور برپا کرونگا (یا کی بجائے باز کا بھی نسخہ ہے) مطلب - اینکہ آن صدمہ ہا کہ مرا از شعرائے ہمعصر رسیدہ اند بدرگاہ آن سرور عرض خواہم کرد تا بطفیل و توجہ آن عالیجناب از حسد ایشان رہائی یابم -
(۸۰) دارا - بادشاہ - دارندہ یعنی مالک و محافظ - امیر و دولتمند - داور - حاکم - منصف -

معنی = وہ دنیا کا حاکم اور منصف ہے مین دنیا کی نسبت۔ اُس محافظ منصف کے سامنے فریاد برپا کرونگا
(۸۱) اصحاب۔ صاحب کی جمع۔ دوستان۔ یہان اپنے زمانہ کے خشک مغز صوفیون اور ریا کار فقیرون
اور ظاہر پرست دوستون سے مراد لی ہے۔ سگ کہف۔ وہ کتا کہ جب اصحاب دقیانوس کے خوف سے
بھاگے ہین تو وہ بھی اصحاب کہف کی محبت مین اُنکے پیچھے ہی بھاگا تھا جسکو اُنہون نے اس خیال سے
بہت مارا تھا کہ اُسکو دیکھکر اور کتے بھونکین گے تو ہم پکڑے جائینگے پھر خدا نے اُس کتے کو زبان عطا
فرمائی تو اُسنے کہا کہ آپ گھبرائین نہین مین آپ کی محبت مین آپ کے پیچھے آیا ہون تب اُنہون نے
مارنے سے ہاتھ روک کر اُسکو ساتھ لیا۔ حریم۔ احاطہ۔ معنی = مین اپنے دوستون کی بابت
اصحاب کہف کے کتے کیطرح اُس روضہ کے احاطہ مین۔ اپنے سر و پا کے ٹوٹنے سے فریاد کرونگا۔
مطلب این ست کہ من بمقابلہ عوام بہ نسبت مردمانیکہ خیر خواہِ ایشان بودم عرض حال خواہم کرد کہ با وجود
غمخواری و ہمدمی مرا اذیتہا رسانیدند۔
(۸۲) ندامت۔ ندامت۔ عذاب۔ سزا۔ پشیمانی۔ ثنایا۔ آگے کے چار دانت۔ دو نیچے کے دو
اوپر کے معنی = لوگون نے میرے دانت اگرچہ سزا کے پتھر سے توڑ ڈالے ہین۔ لیکن حضرت کی
تعریف کے وقت میرے اور نئے دانت نکل آئین گے مطلب = اینکہ بہ تاثیر و برکت نعت
شریف حضرت مراد مندان نو میسر خواہد شد۔ بامن دو چند اشعار خواہم بر آورد۔ (ثنا اور ثنایا مین صنعت
تجنیس زائد)
(۸۳) دوگانہ۔ جوڑوان۔ مراد دو چند و متواتر۔ جوزا۔ آسمان کے ایک برج کا نام جسکی شکل دو جوڑوان
بچون کی مانند ہے۔ معنی = میری طبیعت نے جوزا کی مانند ہے یہ قسم کھائی ہے کہ مین اُسکی تعریف مین
جوزا کیطرح ایک پیٹ سے دو جوڑوان بچے نکالون گی۔ مطلب = این ست کہ طبع من عہد کردہ
است کہ من نعت آن سرور دو چند یعنی بکثرت خواہم گفت۔
(۸۴) اسما۔ عرب کی ایک مشہور حسین عورت کا نام جو سعد کی معشوقہ تھی۔ فال۔ شگون۔ سعد۔ مبارک
اختر۔ نصیب۔ اسنا۔ بلند ترین مشتق از سمو یعنی بلند۔ معنی = میری طبیعت کی اسما (زن حسینہ) آپکی ثنا
کی نکاح مین ہے۔ اسلئے مین اپنے بلند نصیبہ سے نیک شگون نکالتا ہون۔ مطلب = اینکہ نعت گوئی
آن حضرت را برائے نصیب خود شگون نیک میدانم کہ این کار باعث خوش نصیبی یعنی موجب نجات آخرت
و سرمایہ شفاعت قیامت خواہد گشت۔ (اسما اور سعد مین صنعت ایہام تناسب)
(۸۵) رخت بردن۔ کوچ کرنا۔ گو۔ گڑھا۔ گیلی مٹی۔ گو ثری۔ مراد دنیا۔ ثریا۔ جھمکا۔ جھمکا ستارون کا

جہانگشت۔ مراد عالم بالا و بہشت ۔ معنی ۔ آج یعنی موجودہ زندگی مین جو مجھکو آپ کی تعریف سے ایک کوثر کا لطف حاصل ہے ۔ اسلیئے مین اِس عالم خاک سے عالم بالا مین کوچ کرونگا ۔ یعنی بطفیل نعت آن سرور بدارج علیا و مراتب اقصیٰ خود ہم یافت ۔

(۸۶) فردا ۔ مراد قیامت ۔ معنی ۔ مین قیامت مین حضور کی شفاعت سے اُس جہان کا کام ۔ خدا تعالےٰ کے دربار مین حاصل کرونگا ۔ آمین آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ اللھم صلی علی محمد و علی الہ و اصحابہ و بارک وسلم ۔

یہ قصیدہ قیدخانہ کے اندر اُسکی سختیون کی شکایت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا ہے

(۱) کلّہ ۔ سائبان ۔ چھتری ۔ یہان دودِ آہ کی وہ ہیئت و حالت مراد ہے جو مُنہ سے نکلکر چھت یا سائبان کیطرح پھیلتی ہے اسی لیئے اُسکو دودِ آسا کہا ہے ۔ دود آسا ۔ دہوئین کی مانند ۔ شب پیما ۔ رات کی ناپنے والی ۔ مراد رات بھر جاگنے والی ۔ منتظر ۔ معنی ۔ صبح کیوقت جب میری دہوین جیسے آہ چھتر باندہتی ہے یعنی مُنہ سے نکلکر پھیلتی ہے ۔ تو میری رات بھر جاگنے والی آنکھ شفق کیطرح خون مین بیٹھ جاتی ہے ۔ مطلب یہ کہ جب مین صبح کو رات بھر جاگنے کی تکلیف پر آہ و نالہ کرتا ہون تو میری آنکھون سے خون کے آنسو جاری ہوجاتے ہین ۔

(۲) ساختہ ۔ درست مستعد و آمادہ ۔ بید سوختہ ۔ بید کا کوئلہ جو شراب صاف کرنے کیلیئے اُس کے مٹکے مین ڈالتے ہین جس سے میل کچیل نیچے بیٹھ جاتا ہے اور صاف شراب اوپر آجاتی ہے جسکو راوق کہتے ہین اسی لیئے راوق کردن کے معنی شراب کے صاف کرنے اور نتھارنے کے ہین ۔ می پالا ۔ شراب صاف کرنیوالی ۔ معنی ۔ غم کی محفل جم رہی ہے اور مین آتش غم سے بید کے کوئلہ کیطرح ہوگیا ہون ۔ تاکہ میری شراب صاف کرنیوالی پلکین میرے ذریعہ سے کہ مین بید سوختہ ہوگیا ہون ۔ خم چشم کی انگوری شراب کو صاف کرین ۔ (تاکہ بزم غم کے مہمان رنج و الم وغیرہ اُسکو نوش فرمائین ۔) مطلب یہ کہ مین جو قیدخانہ کی تکلیفون سے لاغر و ناتوان ہوگیا ہون تو میری وجہ سے میری پلکین آنسوؤن کی شراب صاف کرتے ہین یعنی زار زار روتے ہین ۔

(۳) رنگ ۔ ڈھنگ ۔ طریقہ ۔ بازیچہ ۔ کھیل ۔ کھلونا ۔ اسمین چہ نسبت کیلیئے ہے ۔ گنبد نارنج رنگ ۔ مراد

آسمان کیونکہ اسکا رنگ ہری نارنگی کی مانند ہے - بروَن - باہر - مراد صورت و جسم - صفرا - پت - تلخی زرد رنگ - یہان قیدخانہ کی تلخی اور سختی سے مراد ہے - **معنی** - مین تو بہت کوشش کرتا ہون کہ میرا صفرا یعنی تلخی غم میری صورت سے ظاہر نہ ہو - لیکن چونکہ اس گنبد نارنج گون کا کام کھیل یا دل لگی بازی کا ہے اسلیئے یہ اسکو ظاہر کردیتا ہے - **مطلب** یہ کہ مین تو بہت ضابط اور متحمل ہون لیکن آسمان اپنی چالاکیون کے سبب میرے غم کو میری حالت سے ظاہر کردیتا ہے - (لفظ نارنج مین یہ لطف ہے کہ نارنگی صفرا کو باہر نکالتی ہے

(۴) تیرباران سحر - صبح کے وقت تیر برسانیوالے - یا صبح کے برسنے والے تیر - مراد آہ و نالے - سپر افگندن - عاجز ہونا - کہن گرگ - پرانا بھیڑیا - مراد آسمان - خشن - سخت - کھُردرا - بارانی - برساتی - ی نسبت کی ہے یعنی وہ لباس یا ٹوپی جو مینھ سے بچنے کے لئے پہنتے ہین - یہان بارانی آسمان کے رنگ و شکل سے مراد ہے جو بمنزلہ اسکے لباس کے ہے - **معنی** - مین چونکہ صبح کے برسنے والے تیر رکھتا ہون یعنی صبح کے وقت آہ و نالے کرتا ہون - اسلیئے یہ کھُردرے لباس والا خرانٹ بھیڑیا میرے شور و فغان سے عاجز کیون نہ ہوجائے - **مطلب** یہ کہ میری صبح کے آہون کے تیر آسمان کے پرزے اڑا دیتے ہین -

معنی دوم - سپر چون نفگند مین استفہام تعجب کے معنی بھی پیدا ہوتے ہین - یعنی باوجودیکہ مین صبح کے وقت آہ و نالے کرتا ہون مگر یہ ظالم آسمان عاجز کیون نہین ہوتا - **مطلب** یہ کہ میرے آہ و نالے اسکے دل مین اثر کیون نہین کرتے کہ یہ ظلم و ستم سے باز آئے اور الم زندان سے نجات دے -

(۵) خماہن - ایک قسم کا پتھر جو بہت نیلا مائل بسرخی ہوتا ہے - خماہن گون سے مراد آسمان - ریم آہن لوہے کا میل کچیل - پالودن - پگھلانا - نرم کرنا - سکاہن - کیٹھ - ایک قسم کا سیاہ رنگ جو سرکہ مین لوہے کا برادہ ڈالکر بناتے ہین - اصل مین سرکہ آہن تھا ر اور ہ حذف ہوگئی - درروا - معلق - اوندھا - منتظر - جسکا درد ہو - چونکہ قلب اوندھا لٹکا ہوا ہے اسلیئے درروا اسکی صفت ہے - **معنی** - یہ نیلے رنگ کا آسمان جسنے مجھکو لوہے کے میل کیطرح پگھلا کر جلا دیا ہے - میرے معلق دل کی آہون کے دہوین سے سیاہ رنگ ہوگیا ہے - **مطلب** یہ کہ میرے معلق یا منتظر دل سے ایسی دردناک آہین نکلتی ہین جنکی وجہ سے آسمان کا رنگ بھی سیاہ ہوگیا ہے - (شاہ شروان کے گناہگار ہونے کیطرف اشارہ ہے)

(۶) **معنی** - میرا خاک مین بھرا ہوا چہرہ قیدخانہ کی دیوار پر ایک گھانس کی مانند رکھا ہوا ہے - میرے زمین کے پینے والے آنسو میرے زرد رخسارہ سے کھگل کرتے ہین **مطلب** یہ کہ جیسے مٹی گھانس پانی ملاکر کھگل بناتے ہین اسیطرح میرا چہرہ غایت ضعف کے سبب گھانس کی مانند ہوگیا ہے اور وہ

گھانس خاک مین ملی ہوئی ہے اور ان دونون مین آنسوؤنکا پانی ملکر قیدخانہ کی دیوار کیلیئے کہگل بنگئی ہے۔ **خلاصہ** یہ کہ مین اپنا ضعیف و ناتوان چہرہ قیدخانہ کی دیوار پر رکھے ہوئے ہر وقت اپنے رخسارون کو آنسوؤن سے تر رکھتا ہون۔

(۷) گیا۔ مخفف گیاہ۔ غار غم۔ مراد قیدخانہ۔ لفظ غار مین یہ رعایت ہے کہ غار مین سانپ اکثر ہوا کرتا ہے۔ مار۔ مصرعہ ثانی مین زنجیر سے مراد ہے۔ ساق۔ پنڈلی۔ معنی۔ تو نے گھانس مین تو سانپ لپٹا ہوا بہت دیکھا ہوگا لیکن اب غم کے غار (قیدخانہ) مین میری گھانس جیسی پنڈلی پر سانپ لپٹا ہوا دیکھ۔ **مطلب** یہ کہ مین قید کی سختیون سے اسقدر کمزور ہوگیا ہون کہ اس حالت مین زنجیر بھی مجھکو اپنے پانؤ پر کالے سانپ کیطرح ڈستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

(۸) اژدہا۔ بڑا مہیب سانپ۔ مراد زنجیر۔ معنی۔ میرے دامن کے نیچے کنڈلی مارے ہوئے سانپ کو دیکھ۔ مین اسلیے جنبش کرتے ہوئے ڈرتا ہون کہ یہ میرے اژدہے کہین جاگ نہ اٹھین (اور مجھکو ہلاک نہ کردین) **مطلب** یہ کہ مین اسقدر مجروح و ناتوان ہوگیا ہون کہ اب زنجیر مجھکو ہلنے جلنے مین بھی تکلیف دیتی ہے اور نیز یہ بھی خوف ہے کہ اگر مین قید سے بھاگا تو بادشاہ مجھپر اور ظلم و ستم کریگا۔

(۹) طفل ہندو۔ آنکھ کی پتلی۔ مہد۔ گہوارہ۔ یہان مراد آنکھ کا حلقہ۔ معنی۔ مین ان ڈسنے والے اژدہون کو اپنے دامن کے نیچے چھپائے رکھتا ہون۔ تاکہ میری یہ دونون پتلیان آنکھ کے حلقہ مین ڈر نہ جائین۔ **مطلب** یہ کہ اب مجھکو قید کی سختی سے زنجیر کی شکل بھی مہیب معلوم ہوتی ہے اس لیے مین اسکی تکلیفون کیطرف سے اپنا خیال ہٹاتا اور دل اور طرف مصروف رکھتا ہون۔

(۱۰) ضحاک۔ عرب کا ایک مشہور ظالم بادشاہ جس نے فریدون کے باپ آبتین اور اسکے تمام خاندان کو ہلاک کردیا محض فریدون کو اسکی ماں البرز پہاڑ پر لیکر بھاگ گئی تھی جہان فریدو کو ایک درویش نے پالا تھا۔ اس ضحاک کے کندھون پر دو پھوڑے نکل آئے تھے جنمین دو کیڑے سانپ کی برابر پیدا ہوگئے تھے۔ ان پھوڑون کے اچھے ہونے کی دوا آدمی کا مغز تجویز ہوا تھا اسلیئے ہر روز ایک آدمی مارا جاتا تھا۔ آخر مجبور ہوکر لوگ فریدون کے پاس گئے اور وہ کاوہ نام ایک لوہار کی دعا و مدد سے جسکا وہ بڑا معتقد تھا ضحاک پر غالب ہوا اور اسکو قتل کیا۔ مار ضحاکی۔ مراد زنجیر۔ گنج افریدون۔ مراد عقل اور علم و ہنر۔ معنی۔ لوہار کے ہاتھ نے مجھکو مار ضحاک یعنی زنجیر مین گرفتار کردیا ہے اگر میرے دانا دل مین گنج افریدون یعنی علم و ہنر ہے تو کیا فائدہ۔ **مطلب**۔ چونکہ میرے دانا دل مین گنج افریدون موجود تھا اسلیئے آہنگر کو میری مدد کرنی چاہیئے تھی جسطرح کاوہ لوہار نے فریدون کی مدد

کی تھی نہ کہ ضحاک کی۔ پس یہ اُلٹا معاملہ کیسا ہوا کہ آہنگر نے مار ضحاک کی مدد کی نتیجہ۔ یہ کہ مین اپنے علم وہنر کے باعث قابل قدر تھا نہ کہ قابلِ قید۔

(۱۱) آتشین آب۔ سُرخ آنسو۔ جوئے خونین۔ خون کی نہر۔ مراد آنکھ۔ کعب۔ ٹخنہ۔ کعوب جمع۔ آسیا۔ چکّی۔ سنگِ آسیا۔ چکّی کا پاٹ۔ پہلے زمانہ مین بعض مجرمون کو سزا دیجاتی تھی کہ اُسکے پانو پر ایک پتھر رکھدیتے تھے کہ وہ ہل چل نہ سکے۔ معنی۔ مین خون کی نہر یعنی اپنی آنکھون سے سُرخ آنسو ٹخنون تک بہاتا ہون۔ کیونکہ میرے زمین پر چلنے والے پیرون پر چکّی کا پاٹ رکھا ہوا ہے۔

مطلب۔ چونکہ چکّی کے لئے نہر کی ضرورت ہے کہ وہ جنبش کرے اسلئے مین اپنی آنکھون کی نہر سے ٹخنون تک پانی بہاتا ہون کہ وہ اس چکّی کے پاٹ کو میرے پانو سے بہادے اور ہٹادے نتیجہ یہ کہ مین یہ گریہ وزاری میری رہائی کا ذریعہ ہو۔

(۱۲) جیب۔ گریبان۔ خارا۔ ایک سادہ ریشمی کپڑا۔ عنابی۔ سُرخ دھاریکا ایک ریشمی کپڑا۔ کوہ خارا۔ سخت پتھر کا پہاڑ۔ مراد وہی چکّی کا پاٹ۔ عطف۔ گوٹ سنجاف۔ مراد دامن کے نیچے معنی۔ میرے سادے کرتے کا گریبان سُرخ آنسوؤن سے عنابی یعنی سُرخ دھاری دار بنگیا ہے۔ اور سخت پتھر کا پہاڑ (چکّی کا پاٹ) میرے دامن کے نیچے ہے مطلب۔ این ست کہ من آن سنگ آسیا را زیر دامن پنہان داشتہ بر گریبان پیراہن اشکِ خونین میریزم۔

(۱۳) دندان خائے۔ دانت چبانیوالا۔ مراد ظالم وسفاک۔ معنی۔ تو میری پنڈلی کو شمع کے کنارون کیطرح دندانہ دار دیکھیگا۔ یعنی زنجیر کے حلقون سے جسمین نشان اور چھالے پڑگئے ہین۔ میرے ظالم نصیبہ نے گویا میری پنڈلی چبالی ہے۔ یعنی نصیبے نے ہی مجھپر یہ ظلم کیا ہے۔

(۱۴) قطب۔ ارم مین بمعنی مفعولی۔ قطب کیلی۔ وہ ستارہ جو زمین کا نقطہ اور شمال وجنوب پر ساکن ہے جسکے گرد چار ستارے چار میخون کی مانند ہین۔ چار میخ۔ ایک قسم کی سزا کہ مجرم کو زمین پر لٹاکر اُسکے ہاتھ پانو چار میخون سے باندھ دیتے تھے۔ دو مریخ۔ مراد دو زنجیر مریخ۔ منگل ستارہ جسکی تاثیر قتل وخونریزی اور نحوست ہے اسکو تو ال فلک کہتے ہین۔ ذنب۔ دُم۔ آسمان پر ایک شکل ہے جو بڑے سانپ کی مانند ہے۔ زحل۔ ایک سیاہ رنگ کا منحوس تارہ۔ معنی۔ میرے یہ دو مریخ یعنی دونون زنجیرین ذنب کا سا کام کرنیوالی۔ زحل کی سی پیشانی والی۔ مجھکو قطب تارہ کیطرح ایک نقطہ پر (چکّی کے پاٹ) پر چار میخ کی سزا دیتے ہین۔ مطلب اینکہ پائے من از ہر دو زنجیر بسنگ آسیا چنان محکم بستہ است کہ من حرکت وجنبش ہم نمیتوانم کرد (دو قطب۔ چار میخ۔ مریخ۔ ذنب۔ زحل مین صنعت مراعاۃ النظیر)

(۱۵) تاکہ ۔ از وقتیکہ ۔ آہنی کرسی ۔ مراد زنجیر ۔ ساق عرش ۔ پایۂ تخت الٰہی ۔ صور آوا ۔ صور کی سی آواز والی یہ آہ کی صفت ہے ۔ صور کی آواز سے یہان نفخۂ اول مراد ہے جسکی وحشت وہیبت سے تمام مخلوق فنا ہوجائیگی ۔ **معنی** ۔ جب سے میری تھرتھراتی ہوئی پنڈلیان لوہے کی کرسی پر بیٹھی ہین اپنی زنجیر مین بندھی ہین ۔ میری صور کی سی آوازوالی آہ سے تخت الٰہی کا پایہ بھی لرزتا ہے ۔ **یعنی** حالت من اینقدر زار شدہ کہ از زاری من ہر کسی را رحم می آید ۔

(۱۶) ویحک ۔ تجھپر رحم ہو ۔ دیکھو شعر ۲۲ قصیدۂ اول ۔ یہان اس کلمہ سے کہ تجھپر رحم ہو یا افسوس ہو شاہ شروان کیطرف اشارہ ہے ۔ بند ۔ بیڑی ۔ مراد رنج وتکلیف ۔ پند آموز ۔ ناصح ۔ چنبر ۔ حلقہ ۔ دائرہ ۔ بالا ۔ قد ۔ جسم ۔ **معنی** ۔ افسوس ہے کہ مین اس نصیحت کرنیوالی زنجیر کے قدم چومونگا ۔ اسلئے میرا جسم اس تکلیف سے حلقہ کی مانند ہوگیا ہے ۔ **مطلب** این ست کہ درین قید قد من برائے این خمیدہ شد کہ پائی بوسی این پند آموز بکنم چراکہ این مراد رمکتب دنیا پند دادہ است کہ (الدنیا دار المحن والابتلا) یعنی دنیا خانۂ مشقت ومصیبت ست ۔

(۱۷) سیہ کامی ۔ نامرادی وبے نصیبی ۔ سیہ خانہ ۔ ماوا ۔ جائے پناہ ۔ **معنی** ۔ مین اس رات جیسی تاریک بے نصیبی مین صبح کیطرح اپنا چہرہ سفید ظاہر کرتا ہون ۔ جس سے یہ میری رات کی جائے پناہ قیدخانہ بہت روشن ہوجاتا ہے ۔ **مطلب** این ست کہ من ہمہ شب عبادت وریاضت میکنم یا نعت آنحضرت میگویم پس بہ برکت این چہرۂ من نورانی میشود وتاریکی قیدخانہ زائل میگردد ۔ **معنی دوم** سیہ کامی جو شب بیا ، وحدت سفید تنظیم قیدخانہ کی صفت بھی ہوسکتا ہے یعنی ایک ایسا منحوس قیدخانہ جو رات کی مانند تاریک ہے ۔ روئے سفید آرم چو صبح کے یہ معنی کہ مین اُسکے خوف کے باعث اپنا خون خشک ہوا سفید چہرہ لیکر اُسمین داخل ہوتا ہون ۔ پس سفید آید سے یہ کنایہ کہ اُسمین کسی قسم کی روشنی نہین میرے ہی اس سفید چہرہ کی سفیدی وہان پھیلتی ہے ۔ **مطلب** یہ کہ دن بھر تو مین جیل کی مشقت مین رہتا ہون شام ہوتی ہے تو کال کوٹھری کی تاریکی اور تکلیف کے خوف سے اپنا فق ہوا چہرہ لیکر اُسمین داخل ہوتا ہون جس سے وہ سیہ خانہ سپید ہوجاتا ہے بس اور کسی قسم کی روشنی وہان نہین ہے ۔ یعنی ایسی مصیبت کی جگہہ اسطرح رات کاٹتا ہون جیسا کہ آگے مذکور ہے ۔

(۱۸) بام ۔ چھت ۔ شگوفہ ۔ کلی ۔ مراد ستارے وقطرات اشک ۔ نرگس ۔ مراد آنکھہ ۔ **معنی** ۔ مین قیدخانہ کی دیوار سے پیٹھ لگائے آسمان کی چھت کو دیکھتا ہون (مگر بوجہ کثرت تاریکی وہ دکھائی نہین دیتی اسلئے) میری بے مثل آنکھہ آسمان کیطرح شگوفون یعنی قطرات اشک سے بھری ہوئی ہے ۔ **مطلب** یہ کہ

مین اُس بلیک ہول - یا کال کوٹھڑی مین دل بہلانے کے لئے آسمان کیطرف دیکھتا ہون مگر افسوس کہ نہین دکھائی دیتا اسلئے میری آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین اور رونے لگتا ہون -

(۱۹) روئے درروئے - آمنے سامنے - مقابل - جوز مغز - اخروٹ - فندق - ایک سرخ رنگ کے فارسی میوہ کا نام جو انگلیون کے پورؤون کی مانند ہوتا ہے جس سے حسینون کے مہندی لگے ہوئے پورؤون کو تشبیہ دیا کرتے ہین - سقفِ محنت زا - مراد زندان یا آسمان - معنی - مین اور مشقت دونون اخروٹ کے مغز کی مانند ملے جلے ہین - میری مصیبت پیدا کرنے والی چھت یعنی کال کوٹھڑی کے روزن فندق کیطرح بند ہین - کہ روشنی اور ہوا تک بھی اُسمین نہین آسکتی - مطلب یہ کہ دن مین تو کام کی مشقت رات کو کال کوٹھڑی کی مصیبت معنی دوم - باوجودیکہ مین سخت محنت و مشقت اور مصیبت مین گرفتار ہون لیکن اس تکلیف پیدا کرنے والی چھت یعنی آسمان کے روزن بھی بند ہوگئے کہ میری آہ بھی اُسمین نہین جاسکتی اور کوئی فتح باب نہین ہوتا -

(۲۰) غصہ - رنج و تکلیف - یارب - اول معنی ایذا - دوم معنی آہ و نالہ - سوم معنی افسوس و تعجب - معنی ایذا یہ ہر روز کی تکلیف اور ہر آدہی رات کے آہ و نالے - افسوس دیکھئے میری آدہی رات سی آہین کیا کرین گی -

(۲۱) این صبوح چند - مراد وہ چند صبحین جو قید کی مدت مین رہگئی ہین - رستخیز - قیامت - شبِ یلدا سال بھر مین سب سے بڑی اندہیری منحوس رات جو ماہِ آذر یعنی پوس کی بیسوین تاریخ ہوتی ہے - معنی - یہ بات صبح کیطرح ظاہر ہے کہ ان چند صبحون کو (جو قید مین کاٹنی رہگئی ہین) میری لمبی اندہیری راتون سے قیامت کی صبح کا خوف ہے - یعنی اگر ہم آئین تو پھر قیامت کی صبح برپا ہو جائیگی - اس ڈر کے مارے وہ آتی ہی نہین - مطلب یہ کہ کال کوٹھڑی کی مصیبت مین رات بہت لمبی اور ڈراونی معلوم ہوتی ہے

(۲۲) منجنیق - قلعہ شکنی کا ایک آلہ - گوپھئے کیطرح کا جسمین پتھر رکھکر قلعہ کی دیوار توڑنے کے لئے مارا کرتے ہین اصل مین یہ لفظ من چہ نیک کا معرب ہے - چونکہ قلعہ شکنی کیلئے یہ آلہ نہایت خوب اور مفید تھا لہذا یہ فقرہ یہ نام رکہا گیا تھا - نکبا - چو بائی ہوا - وہ ہوا جو تیزی کے سبب ایک خاص سمت کو نہ چلے بلکہ چارونطرف تھپیڑے سے مارے - نکبا کا مادہ نکب معنی بلا اور مصیبت ہے - معنی - میری آہ سیکڑون قلعونکا توڑنے والا گوپھیا ہے آسمان اس سے غافل کیون ہے - کیونکہ وہ میری بے منجنیق کی سی نکبا یعنی بے گوپھئے کی آہ کے صدمے کے سامنے ایک شمع کی مانند ہے -

مطلب یہ کہ میری آہ کے سامنے آسمان کی کچھ بھی حقیقت نہین ہے

نالہ اک دم مین اُڑا دالے ہوئین   چرخ کیا اور چرخ کی بنیاد کیا

(۲۳) روح القدس۔ حضرت جبرئیل۔ روح القدس پیوند۔ عیسیٰؑ زا۔ خاطر کی صفت ہین یعنی ایسی خاطر جسکو روح القدس سے پیوند ہے اور عیسیٰؑ کی پیدا کرنے والی ہے۔ یہان عیسیٰ سے مراد نادر و نایاب مضامین ہین نتیجہ یہ کہ مین نے حبس مین حضرت مریمؑ کیطرح روزہ کی نیت کر لی ہے کیونکہ میری روح القدس سے تعلق رکھنے والی۔ عیسیٰ کی پیدا کرنیوالی طبیعت بھی مریم ہی کیطرح صاف ستھری ہے۔

مطلب این است کہ من در حبس خاموشی اختیار کردہ ام چرا کہ خاطر من ہمچو مریمؑ از روح القدس حاملہ است یعنی من ہر چہ میگویم حضرت جبرئیل بامر خدا در دل من القا میکنند و من از دیگر شعرا چیزے نمیگیرم بلکہ خاطر من ہمچو مریم صفائی دارد و از لوث تہمت پاک است۔ پس چنانکہ حضرت مریمؑ برائے قبولیت دعا روزہ نذر کردہ بود من ہم برائے قبولیتِ نظم خود نیتِ روزہ کردہ ام۔ تلمیح۔ حضرت مریم کا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو لوگون نے جمع ہو کر حضرت مریم سے اسکا سبب دریافت کیا۔ آپ حیران رہگئین۔ فوراً حضرت جبرئیلؑ نے خدا کیطرف سے یہ پیغام پہنچایا (فقولی انی نذرت للرحمن صوماً فلن اکلم الیوم انسیا) یعنی اے مریم ان سے اشارہ سے کہدے کہ مین نے خدا کیلئے روزہ کی نیت کی ہے۔ آج مین ہرگز کسی سے ہرگز بات نہین کرونگی (کیونکہ اُس زمانہ مین روزہ کے اندر بات کرنا جائز نہ تھا) بس خدا کے حکم کے موافق اپنے اشارہ سے کہا کہ جو کچھ پوچھنا ہو اس بچہ سے پوچھلو۔ پس اس تلمیح سے یہ نتیجہ نکلا کہ میرے مضامین حضرت عیسیٰ کیطرح اپنے نجیب الطرفین ہونے پر شاہد ہین۔

(۲۴) بیماری دل۔ مراد ہوا و ہوس۔ محبت دنیا۔ معنی۔ بیماری دل کے اندر مجھپر روزہ لازم نہین ہے اسلئے میرے حلق بھر دینے والے آنسو میرے روزہ کو باطل کرتے ہین۔ مطلب چونکہ اہل حقیقت کے نزدیک کسی دلی بیماری کے اندر روزہ کامل نہین ہوتا اور میرے دل کے اندر محبت دنیا کی بیماری لگی ہوئی ہے لہذا روزہ کی تکمیل کیلئے بیماری دل کا دور کرنا مقدم شرط ہے۔

(۲۵) افطار۔ روزہ کھولنا۔ پست۔ ستو۔ نای۔ گلا۔ حلق۔ معنی۔ روزہ کھولنے کے وقت آنکھون کے آنسو میرے منہ مین چڑھتے ہین کیونکہ میرے حلق مین گرم پانی کے سوا ذرا سے ستو بھی نہین اتر سکتے مطلب یہ کہ بیماری دل کے اندر مین نے اگرچہ روزہ رکھ لیا ہے۔ مگر اس بیماری کے باعث آنسوؤن کے گرم پانی کے سوا مجھکو کوئی غذا نہین ملتی۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے اس بیماری دل کا دور ہونا ضروری ہے۔

(۲۶) میرا پانو گویا کجروی کی بیماری مین گرفتار تھا اور پانوٴن مین یہ دردِ سر یعنی کجروی کی بیماری میرے

سوداجنون کیوجہ سے پیدا ہوئی تھی - مطلب چونکہ میرے سر مین امیرون کے پاس جانیکا سودا ابھرا ہوا تھا جسکی وجہ سے پانؤین کجروی کی بیماری پیدا ہوگئی تھی اسلیئے لوہے کی بیڑیون سے اُنکا علاج کیا گیا - لطف یہ کہ اسمرتبہ خاقانی سفر سے واپس آگئے تھے اور رات کو شکایت کر رہے تھے کہ میرے پیر مین درد ہے - صبح ہوئی تو بادشاہ نے بلاکر قید کا حکم دیا کیونکہ بادشاہ اُن کے باہر جانے سے ناراض تھا - پس یہ شعر گویا اپنی رات کی بات کی تعبیر و تفسیر اور تشریح و توضیح کے طور پر لکھا ہے -

(۲۷) چونکہ سب بیماریون کی آخری دوا لوہے سے داغ دینا ہے اسلیئے میری آہ کی آگ سے میرے پانؤ پر لوہے کا داغ ہوگیا - مطلب - چونکہ میرے دردِ کجروی اور سودائے سر کو کسی دوا سے آرام نہین ہوا اسلیئے مین نے علم طب کے اس اصول پر کہ (آخر الدواء الکی) یعنی آخری دوا لوہے سے داغ دینا ہے کے موافق اسقدر گرم گرم آتشین آہین بھرین کہ زنجیر کا لوہا گرم اور سرخ ہوگیا جس سے مین نے اپنے پانؤ کو داغ دیا تاکہ مذکورہ بیماریون کے دفعیہ کا باعث ہو -

(۲۸) مؤکل - جسکے سپرد کوئی کام کیا جائے - چرخ تفتہ - ستے یعنی شدے - پہلو سائے - پہلو کی گھسنے والی - معنی - ایک نہین بلکہ میری آہ پر آسمان نے سو مؤکل مقرر کر رکھے ہین (اگر یہ سانس کبھی نہ رکا لیتے یا) ورنہ آسمان میری پرزور آہ سے کبھی کا چھلنی ہوچکا ہوتا - مطلب یہ کہ آسمان کا ظلم حد سے گزر گیا ہے وہ مجھکو آہ تک نہین بھرنے دیتا -

(۲۹) دیلم حبشی - مراد جیل کا محافظ - ژوبین - ایک قسم کا چھوٹا نیزہ - موئے دیلم - ٹیڑھے میڑھے گھونگروالے بال - معنی - جب مین نے حبشی یعنی قیدخانہ کے مؤکل کا منہ دیکھا تو غم کیوجہ سے میرے بال نیزہ کیطرح سیدھے ہوگئے یعنی بہت ہی ڈر معلوم ہوا - حبشی کے گھونگروالے بالون کیطرح میرے بدن کے جوڑ توڑ چور مور ہوگئے -

(۳۰) رَباب - طنبور - ڈھول - معنی - رباب کیطرح میرا پیالہ خشک اور خزانہ خالی ہے - یعنی مین محتاج و قلاش ہون - اسلیئے میرے دشمنون نے میرے گلے مین رسّی ڈال رکھی ہے - مطلب یہ کہ دشمنون نے مجھکو عاجز و کمزور ہونے کے سبب اس مصیبت مین پھنسا دیا - اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو مین اُن کا منہ پھونک دیتا -

(۳۱) عفا اللہ - خدا معاف کرے - خواجگان غلط - خواجگانے چاہیئے - صفرا - پت جو سبزی کھانے سے پیدا ہوتے ہین - صفرائے جاہ - کمال غرور و تکبر - حد کی انتہا مرد ڑ - اباد اللہ - خدا ہلاک کرے - خضرا - مراد جوانی - تر و تازگی - معنی - خدا تعالےٰ اُن امیرون کے گناہ معاف کرے جو کمال غرور و تکبر

کے باعث آج میرے سبزہ یعنی جوانی پر ابا و اسد بڑھتے ہین (میری ہلاکت چاہتے ہین)
مطلب یہ کہ جسطرح سبزہ سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے اسیطرح میری تر و تازگی دیکھکر اُنکا غرور و غصہ
زیادہ ہوتا ہے اور میرے لئے ہلاکت کی دعا تجویز کرتے ہین -

(۳۲) پروا - خواہش - شان - ایشان را - بیخودی - بیہوشی - مستی - آپے سے باہر ہوجانا -
معنی - زر کیطرح عزت کی خواہش - پھول کیطرح عیش کی خواہش سے - اُنکو پروانہ کی مانند مستی کے باعث
میری مصیبت کی پروا نہین (پروانہ - پروا مین صنعت تجنیس مطرف)

(۳۳) زر و گل - مراد دنیوی ساز و سامان - بدست - حاصل - خار پا - باعث تکلیف و مانع ترقی -
معنی - دنیوی ساز و سامان سے اسکے سوا کچھہ حاصل نہین کہ وہ باعث تکلیف و مانع ترقی ہین - پس
میری عقل سخن پیرا اس کانٹے کا شکار کب ہوسکتی ہے - مطلب یہ کہ مین دنیوی ساز و سامان مین
گرفتار نہین ہوسکتا -

(۳۴) معنی - زر کے دو حرف ہین دونون آپس مین ملے ہوئے نہین - تو پس میرے یکتا دل کے
ساتھہ اُنکا تعلق کب ہوسکتا ہے - مطلب چونکہ میرا دل وحدانیت سے معمور ہونے کے سبب یکتا ہے
اور زر کے دو حرف ہین دونون الگ الگ اسلئے میرے یکتا دل سے اُنکا تعلق نہین ہوسکتا -

(۳۵) سامری - شہر سامرہ کا ایک جادوگر جسنے سونیکا ایک بچھڑا بنایا تھا جو سحر کے زور سے بولا کرتا تھا - جب
حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو سامری نے جادو کے اس چٹکلے سے حضرت موسیٰ کی ایک
جماعت کو گوسالہ پرست بنا لیا تھا - سیم - طرز روش - سیم گوسالہ اسلئے کہا کہ جب لوگ پرستش
کرتے تھے تو پہلے اُسکے سُم کو چومتے تھے - معنی - مین سامری کے طریقہ والا نہین ہون بلکہ جب تک
زندہ ہون حضرت موسیٰ کی سی عادت والا ہون - کیا میرا ید بیضا یعنی قانع اور پُر کرامت ہاتھہ سیم گوسالہ
(امرا کی دولت) مین آلودہ ہوسکتا ہے - مطلب یعنی مین مکر و فریب سے امرا کو اپنے قابو مین لا کر اُن سے
کچھہ اینٹھنا نہین چاہتا بلکہ مین حضرت موسیٰ کیطرح اُن فرعون خصلتون کی لغزشون سے بھاگ کر بتائید غیبی
اپنے معجز کلام سے اُنکو ہدایت کرتا ہون -

(۳۶) تموز - ساون کا مہینہ - مراد سخت گرمی - باد زن - پنکھا - طوبیٰ ایک بہشتی درخت کا نام جسکا
سایہ تمام اہل بہشت کے محلات پر ہوگا - معنی - سخت گرمی مین مجھکو بید کا ایک پتہ بھی نصیب نہین ہوتا
لیکن مرتبہ کے لحاظ سے - طوبیٰ کی ٹہنی میرا گرمی کا پنکھا ہوگئی ہے - مطلب اگرچہ بظاہر میری مالی
حالت خراب ہے لیکن باطن مین فقر و ہمت کے باعث میرا مرتبہ بہت بلند ہے -

(٣٧) برگ خرما - کھجور کا پتا - اپنے لاغر و خشک ہونے سے مراد ہے معنی - مین کھجور کا پتا ہون کہ لوگ مجھسے پنکھا بناتے ہین - میرے ملب مین ٹھنڈی ہوا ہے اور میرے اجزا ریزہ ریزہ ہو رہے ہین مطلب یہ کہ مین اگرچہ خود ضعیف و نحیف اور مفلس و محتاج ہون لیکن اپنے دم مسیح یعنی کلام معجز نظام سے مخلوق کو فیض و فائدہ پہنچاتا ہون -

(٣٨) معنی - مین مشک کا ایک نافہ ہون کہ اگر تو مجھکو سو قلعون مین بند کریگا - تب بھی میری جانفزا خوشبو جان ہی کیطرف اُڑے گی - مطلب یعنی اگرچہ مین قید مین گرفتار ہون لیکن میری روح بوجہ صفائی و پاکیزگی کے روحانیت ہی کیطرف رجوع ہوگی - اور میرا کلام خوش کریگا -

(٣٩ و ۴٠ و ۴١) کیمخت رنگ - سبز رنگ والا کیونکہ کیمخت کا رنگ سبز ہوتا ہے - سرزنش - ملامت - یا آوہ - یافہ - بیہودہ بات - معنی - نافہ کو ایک کیمخت رنگ والے نے ملامت کرکے کہا کہ تیرا رنگ بہت ہی برا ہے تو میری سی خوبصورت شکل نہین رکھتا - نافہ نے اُس سے کہا کہ ذرا بیہودگی کم کر کیونکہ باطنی نشانی میرے پاس ہے - میرا خوشبو دینے والا اسالش ابھی میرے دعوی کی دلیل موجود ہے - تو (اسے . م) آئینہ کی مانند ہے کہ تیری صورت تیرے باطن سے اچھی ہے - مین کیمیا کا اثر رکھنے والا ہون کہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا ہے - مطلب یہ کہ انسان مین باطنی خوبی اور کمال ہونا چاہئے اگر ظاہری حالت خراب ہو تو کچھ پروا نہین - جیسے آئینہ ظاہر مین صاف شفاف ہوتا ہے مگر اُسکے باطن مین زنگ کا میل کچیل ہوتا ہے اور کیمیا ظاہر مین اگرچہ خاک کی ایک چٹکی ہوتی ہے لیکن دوسری دھات کو سونا - کندن بنا دیتی ہے - ایسے ہی جو کامل ہوگا اُسکا کمال دوسرون پر ضرور اثر کریگا -

(۴٢) کعبہ وارم - کعبہ کیطرح سیاہ پوش ہون - سبز پوشان فلک - مراد مغفور روحین اور فرشتے وطا - لباس - چادر - شقہ - پارچہ - ٹکڑا - معنی - مین کعبہ کیطرح ارواح اور فرشتون کا پیشوا ہون - کیونکہ میری چادر کا ٹکڑا حضرت عیسیٰ کے لباس مین سے آیا ہے - مطلب یہ کہ مجھکو بھی مبدء فیوض سے اُنہی روحانی برکات مین سے حصہ ملا ہے جو حضرت عیسیٰ کو عطا ہوئی تھین -

(۴٣) ممزج - کتان کیطرح کا ایک ریشمی کپڑا - اس لفظ کے آخر مین حا مہملہ ہے - ممزوج - ملا ہوا - مُعَرّج - بیل بوٹے دار کپڑا - مسند نشین جسپر رنگ برنگ کے بیل بوٹے دار گدے بچھے ہون - معراج - آلہ عروج - باعث بزرگی - معنی - مین ریشمی کپڑے پہنتا ہون اور میری طبیعت بیل بوٹون کی شوقین ہوئی ہے - اور مین گدے بچھے ہوئے مسند نشین مین لوٹتا ہون اور میری رائے وار وغہ بہشت کیلئے باعث ترقی

وزنگی ہے مطلب اینکہ من خاطرے کو ثرآمیز وزبان گوہروار سیدارم از فکرِ من دار وغم بہشت فیض میگیرد -

(۴۴) تخصص - جسم - گل رعنا - ایک قسم کا پھول جو باہر سے زرد اور اندر سے سرخ ہوتا ہے گل برنا - مراد چہرہ - معنی - میرا وجود گل رعنا کی مانند ہے جسکو قتل کرنے کے لیئے جاتے ہین میرا جوان چہرہ شہید ہونے مین ایک گواہ رکھتا ہے - مطلب یہ کہ مین گل رعنا کیطرح اگرچہ ظاہر مین زرد ہون لیکن شوقِ شہادت سے میرا دل سرخ ہو رہا ہے اس دعوی کے ثبوت کے لیے میرے چہرہ کی وہ رنگینی اور نورانیت جو شہادت کے بعد شہید کے چہرہ پر ہوتی ہے شاہد موجود ہے - خلاصہ یہ کہ مین راہِ خدا مین شہید ہوگیا ہون -

(۴۵) پیغارہ - طعنہ - پیغولہ - گوشہ - غولان - بھوت پلید - مراد نفسانی خواہشات - معنی اے غولو یعنی نفسانی خواہشون کے پیچھے پڑنیوالو - میرے صحرائے معرفت سے دوری اختیار کیئے ہوئے دشمنو تم مجھکو کب تک یہ طعنہ دوگے کہ تو ایک گڑہے کے کونے مین چھپا ہوا ہے - مطلب یہ کہ ای دشمنون تم خود تو نفسانی خواہشون کے پیچھے پڑے ہوئے ہو اور مجھکو غفلت مین رہنے کا طعنہ دیتے ہو - دیکھو میری مثال ایسی ہے

(۴۶) ہمتا - برابر - معنی - مین آبنوس ہون کہ سیپی کیطرح دریا کی تہ مین بیٹھ جاتا ہون - مین تنکا نہین ہون کہ اوپر آجاؤن اور جھاگ میری برابر ہوجائے - مطلب یعنی مین دریائے معرفت کا عالی ظرف غواص ہون کہ راز معرفت کا موتی ہر شخص کے سامنے ظاہر نہین کرتا اور نہ ڈینگ مار کر اونے لوگون سے اپنی برابری کراتا ہون -

(۴۷) مین جان قربان کرتا ہون - سراپا عقل ہون - فیض پہنچاتا ہون - لوگون کے دل بڑھاتا ہون پھر حکومت کرنے والی بیچاری طبیعت کیا چیز ہے جو مجھپر حکم چلانے والی ہوسکے - مطلب یہ کہ مین اپنی مذکورہ صفات سے طبیعت پر غالب ہون تمہاری طرح اسکا مغلوب نہین ہون کہ نہ تم خدا کی راہ مین جان قربان کرسکتے ہو - نہ تم مین عقل ہے - نہ کسیکو فیض پہنچاتے ہو - نہ تم کسیکی دلداری کرتے ہو -

(۴۸) استقصات - طبائع اربعہ - یہ لفظ استقصات بہ تشدید صاد مہملہ تھا - استقصا - پورا گھیر لینا - معنی - مین علوی - روحانی - غیبی اور قدسی جہان کا پیدا ہوا ہون - طبائع اربعہ کی قید مین رہنا میرا اصلی مقصد نہین ہے - مطلب یہ کہ مین نے تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن مین اسقدر ریاضت کی ہے کہ میرا وجود سراپا روح ہوگیا ہے اور مین فرشتہ کی مانند ہوگیا ہون - اور فرشتہ کیطرح طبائع اربعہ

کا مغلوب نہین ہون۔

(۴۹) ذوقہ۔ جگہ۔ آخشیج۔ اربعہ عناصر۔ امّہات۔ مائین۔ معنی۔ عقل میری دایہ شریعت میری گھٹی اور انصاف میرا گہوارہ تہا۔ عناصر میری مائین اور کواکب میرے باپ تھے۔ مطلب یہ کہ خدا تعالے نے مجھکو سب نعمتین عطا فرمائی ہین مین کسی بات مین کسی کا محتاج نہین ہون۔

(۵۰) دو پستان طبیعت۔ مراد حرص وہوا۔ صبر۔ ایلوا۔ جب بچہ کا دودہ چھڑاتی ہین تو سر پستان پر ایلوا لگا دیتی ہین جسکی تلخی کے باعث بچہ دودہ نہین پیتا۔ طریقت۔ تصفیۂ باطن۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے (الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ حالی) یعنی شریعت میرے اقوال ہین اور طریقت میرے افعال ہین اور حقیقت میرا حال ہے۔ والا۔ بزرگ۔ بلند۔ معنی۔ جب عقل نے طبیعت کی ہر دو پستان (حرص وہوا) کو ایلوا لگا دیا (دونون کو چھڑا دیا) تو میرا بلند ہمت دل طریقت کے مکتب مین (سبق معرفت حاصل کرنیکو) گیا۔ یعنی مین ترک حرص وہوا کے بعد معرفت کیطرف متوجہ ہوا

(۵۱) درو گر۔ مخفف درودگر۔ بعنی بڑھی۔ یہان خاقانی رح کے والد علی شروانی رح مراد ہین۔ درودگر کی تشبیہ حضرت خلیل اللہ کے والد سے اسلئے کی ہے کہ حضرت ابراہیم کے والد پتھر اور لکڑی کے بت بنایا کرتے تھے۔ خواہر گیر۔ منہ بولی بہن۔ ترسا۔ نصارا مین ایک ستارہ پرست قوم۔ معنی۔ اور دوسری طرف یعنی جسمانیت کے لحاظ سے مین حضرت ابراہیمؑ کی طرح بڑہی کا لڑکا ہون۔ اور روحانیت کے لحاظ سے ایسا ہون کہ میری ترسا زادی مان حضرت عیسیٰؑ کی منہ بولی بہن تھی۔ مطلب یہ کہ مین روحانی کمالات کے لحاظ سے گویا حضرت عیسیٰ کی مانند ہون

(۵۲) چشمہ۔ سوت۔ صلب۔ پشت۔ کاریز۔ کہیت کی وہ نالی جو زمین کے نیچے کھود دی جاتی ہے اور جس سے پانی ابل ابلکر کہیتون مین جاتا ہے۔ گوہر۔ ذات۔ معنی۔ جب میرے باپ کی پشت کا سوت رحم کی پوشیدہ نالی مین گیا۔ تو اُس مبارک چشمہ سے میری یہ خوبصورت ذات پیدا ہوئی۔ مطلب یہ کہ مین پاک نطفہ اور پاک رحم سے پیدا ہوا ہون۔

(۵۳) شیمہ۔ وہ جھلی جسمین بچہ ہوتا ہے۔ قابلہ۔ بچہ جنانیوالی دائی۔ مولد۔ جائے ولادت۔ دار الادب۔ خانۂ علم وعقل۔ معنی۔ فقیری کا پردہ میرا شیمہ اور گویائی کا ناتھ میری قابلہ ہے۔ شروان کی خاک میری جائے ولادت اور خانۂ علم وعقل میری جائے نشو ونما ہے۔ مطلب یہ کہ مین پیدائشی فقیر اور عقیل وادیب ہون۔

(۵۴) سر ماک۔ بچون کے ایک کھیل کا نام وہ اسطرح ہے کہ جو لڑکا بازی مین غالب آتا ہے

وہ دوسرے سے چڈی لیتا ہے یعنی دوسرے کی پشت پر سوار ہو کر مقررہ مقام تک لیجاتا ہے۔ یہ مصرعہ صحیح یون ہے (زاہدا سر ما یک غفلت نبازیدم چو طفل) رقیب - محافظ۔ معنی - مین شروع ہی سے غفلت کے سبب بچون کیطرح چڈی چڑہنے کا کہیل نہین کہیلا ہون - اسواسطے کہ مان اور باپ دونون میرے محافظ تھے۔ مطلب یہ کہ مین بچپن مین اور بچون کیطرح ایسے لغو و ناشایستہ افعال سے واقف نہین ہوا جیسے کہ اور بچے ہوتے ہین پس جبکہ بچپن مین میری یہ حالت تھی تو اب کمال عقل کی حالت مین اس قسم کے افعال سے کسطرح آلودہ ہو سکتا ہون -

(۵۵) بختی - سرخ رنگ کا اونٹ جو بخت نصر بادشاہ کیطرف منسوب ہے۔ استغنا - بے پروائی - معنی - مین ایک مست اونٹ ہون جسنے تمہارا کچا پکا کچھ نہین کہایا - بلکہ تم بیوقوفون سے میری بے پروائی نئی نہین ہے۔ مطلب یہ کہ مین تم سے ہمیشہ سے بے پروا ہون کبھی کچھ فائدہ حاصل نہین کیا -

(۵۶) دختِ رز - انگوری شراب - صہبا - سفید شراب - معنی - مین نے حور پر حیض کی اور فرشتون پر ناپاکی کی تہمت لگائی ہو - اگر مین نے انگور کی آبدار شراب پی ہو - مطلب - اس شعر مین خاقانی رح اس امر کی قسم کہاتے ہین کہ اگر مین نے کبھی دنیوی نفسانی شراب پی ہو تو گویا ایسے جہوٹ اور بہتان کی مانند ہے کہ جیسے حور اور فرشتون پر ناپاکی کی تہمت لگانا یعنی مین حور اور فرشتون کی مانند بیگناہ ہون -

(۵۷) دہقانِ خلد - داروغہ بہشت - رضوان - دی - شب گذشتہ و روز گذشتہ - امروز - مراد موجودہ زندگی - اجری - روزینہ - وظیفہ - فردا - مراد قیامت -

معنی - اور اگر مین شراب (معرفت) پیتا بہی ہون تو مجہکو زیبا ہے کیونکہ داروغہ بہشت کیطرف سے میرا قیامت کا روزینہ مجھے موجودہ زندگی کے ذریعہ سے کل شب ہی کو ملگیا ہے -

مطلب اینکہ اگر من در موجودہ زندگی شراب میخورم ہمان ست کہ فردا مرا بدست آمدے پس من آن شرابِ طہور را در ہمین زندگی نوش میکنم -

(۵۸) طلق - ابرق - طلق حلال - حل کیا ہوا ابرق - مراد شراب کیونکہ جب ابرق حل ہو کر پانی کی مانند ہو جاتا ہے تو اکسیر بن جاتا ہے پس اسی رعایت سے شراب کو طلق روان یا طلقِ حلال کہتے ہین کہ وہ بہی فوائد مین اکسیر کی مانند ہے - یہان طلق حلال مراد شراب معرفت ابرک - ابرق کا معرب و مزید علیہ - جرعہ - گہونٹ - خم - سرخ - معنی - مین بہشت مین ہون - شراب معرفت پیتا ہون جسکیلیے روح کا ابرک ہوتا ہے تاکہ میری سرخ شراب کی ایک گہونٹ

پی لے۔ مطلب۔ یہ ہے کہ مین دنیوی شراب نہین پیتا بلکہ ایسی شراب پیتا ہون کہ روح کا برق اُسی کیلیے ہناک ہوجاتا ہے تا کہ مین اُسپر ایک گھونٹ ڈالدون اور وہ اُسکو پی سکے یعنی روح بھی اُس سے فیضیاب ہونا چاہتی ہے۔

(۵۹) سنگ سیاہ۔ مراد حجر اسود۔ مصحف روشن۔ قرآن شریف۔ کوثر۔ بہشتی حوض کا نام۔ لب۔ خالص۔ صاف۔ اجزا۔ مراد اجزائے وجود۔ معنی۔ اگرچہ میرے جسم کے ذرے حوض کوثر کی مانند بالکل صاف ہوجاوین۔ تب بھی مین حجر اسود اور قران شریف کی تعظیم و پیروی ضرور کرونگا۔
مطلب۔ یہ ہے کہ مین اگرچہ حوض کوثر کی مانند شراب معرفت سے معمور ہوجاؤن تب بھی مین شریعت کا ضرور تابع رہونگا۔

(۶۰) دخل۔ آمدنی۔ خراج۔ غرا۔ روشن۔ معنی۔ مین ملک سخن کا مالک خاقانی ہون کہ میری گویائی کے خزانہ کا ایک روشن نکتہ سو خاقان کے خراج کے لائق ہے۔
مطلب یہ کہ مین جو معرفت کی باتین کرتا ہون وہ اسقدر بیش قیمت ہین کہ سلاطین دنیا کی ملکی آمدنی سے بھی زیادہ ہین۔

(۶۱) جوزا۔ اسمان کے ایک برج کا نام ہے جو دو جوڑوان بچون کی شکل کا ہے۔ پس ہاتھ کی تشبیہ اسیوجہ سے دی ہے نیز یہ کہ وہ ہاتھون کو قوت بھی دیتا ہے سوم یہ کہ وہ برج بادی اور سریع السیر ہے جسکی تشبیہ قلم کی روانی کے ساتھ ہے کہ قلم بھی مثل باد سریع السیر ہے۔ حوت۔ مچھلی۔ آسمان کے بارہوین برج کا نام کیونکہ وہ بھی مچھلی کی شکل کا ہے اور مشتری کا خانہ ہے اور مشتری قاضی فلک ہے جو احکام صادر کرتا ہے۔ قلم کی حوت سے تشبیہ دو سبب سے دی گئی اول یہ کہ حوت برج آبی ہے اور قلم آب سے پرورش پاتا ہے دوم یہ کہ جسطرح جوزا پانی پر گذرتا ہے اسیطرح قلم بھی سیاہی مین سے گذرتا ہے۔ سنبلہ۔ گیہون وغیرہ کی بال۔ آسمان کے چھٹے برج کا نام کیونکہ وہ خوشہ کی مانند ہے اور عطارد کا خانہ ہے جو کہ دبیر و شاعر فلک ہے اور علم و فضل و حکمت و شعر وغیرہ کا اُس سے تعلق ہے۔ دوم یہ کہ جسطرح خوشہ مین سے صاف دانے نکلتے ہین اسیطرح میرے قلم سے پاک و صاف معانی نکلتے ہین۔
معنی۔ میرا ہاتھ جوزا کی مانند قوت عطا کرنے والا ہے۔ اور میرا قلم حوت کی مانند ہے کہ قاضی فلک کیطرح اُس سے احکام صادر ہوتے ہین اور میرے معانی سنبلہ کی مانند ہین دبیر فلک یعنی عطارد کیطرح علم و فضل عطا کرتے ہین۔ پس میرے جوزا یعنی ہاتھ کی حرکت کے سبب میرے حوت

جیسے قلم سے سنبلہ کی مانند پاک صاف معانی پیدا ہوتے ہین۔
مطلب یہ کہ خدا نے مجھکو علم و فضل عطا کیا ہے مین تصوف و معرفت کے لطیف و نفیس مضامین
لکھتا ہون لغو شعرا کیطرح حصولِ دنیا میرا مقصد نہین ہے مین خود لوگون کو فیض پہنچاتا ہون۔
(٦٢) خنثیٰ۔ وہ آدمی جسمین مرد و زن دونون کی علامتین ہوتی ہین۔ ہیجڑا۔ نامرد۔
معنی اگرچہ زن سیرت لوگون (دنیا دارون) سے میرا کام نامرد کیطرح مشکل ہوگیا ہے۔ مگر میری
بیگناہ طبیعت مردانِ خدا کی روح سے بارور ہے۔
مطلب یہ کہ مجھکو اہل دنیا سے کچھ فیض و فائدہ حاصل نہین ہوا۔ جو کچھ ہوا ہے وہ سب اہل باطن کا
کا فیضان ہے۔
(٦٣) دارالقمامہ۔ چکلہ۔ حرامکار عورتون کا اڈا۔ کوڑی جہان غلاظت وغیرہ ڈالتے ہین۔ گرجا یعنی
چرچ یہان یہی مراد ہے مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس یعنی یروشلم۔ معنی۔ ساتون ولایت یعنی کل دنیا مین
اگر کوئی اس قصیدہ کی مانند دو شعر بھی کہدے تو مین کافر ہوجاؤنگا اور گرجا وغیرہ کو اپنی عبادتگاہ بناؤنگا
مطلب یہ کہ مین نے اہل دنیا سے کچھ حاصل نہین کیا بلکہ مجھکو اہل باطن سے فیضان حاصل ہوا
ہے اسلئے میری اس باطنی روحانی کلام کی مانند کوئی نہین کہہ سکتا۔
(٦٤) غاوون۔ گمراہ ہونے والے۔ قرآن شریف مین لغو گو شعر کی نسبت ارشاد ہے۔
(الشعراء یتبعہم الغاوون) شاعر لوگ گمراہون کی پیروی کرتے ہین۔ استہزا۔ ہنسی مذاق
اڑانا۔ معنی۔ شاعرون کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین اگرچہ یتبعہم الغاوون فرمایا
ہے اور اسی وجہ سے مین لغو گو شعرا پر ہنستا ہون۔ (مگر مین ایسا نہین ہون)
(٦٥) بولہب۔ شعلہ کا باپ۔ یہ حضرت صلعم کے ایک چچا کا نام ہے جو آپ سے دشمنی کے سبب
شعلہ کیطرح جلا کرتا تھا۔ بولہب فعلان۔ بولہب کے سے کام کرنے والے۔ مراد حاسد شعرا۔ ملجاء
جائے پناہ۔ معنی۔ مین ان بولہب فعلون (دشمنون) سے باگ نہین موڑ سکتا یعنی عاجز نہین ہوسکتا۔
جبکہ حضرت محمد صلعم کی رکاب (غلامی) میرا مقصد و مدعا ہے
مطلب یہ کہ مین ان لغو گو شعرا کے رشک و حسد کے باعث کبھی عاجز نہین ہوسکتا اور نہ اس
نعت نویسی کے مبارک کام کو ترک کرسکتا ہون۔
(٦٦) قاسم۔ تقسیم کرنے والے۔ ابوالقاسم۔ قاسم کے باپ۔ یہ حضور کی کنیت ہے کیونکہ
حضور کے جو ایک صاحبزادے ہوئے اُنکا اسم مبارک قاسم تھا۔ وِلا۔ دوستی۔ محبت۔ مولا۔ غلام

معنی۔ وہ رحمت کے تقسیم کرنے والے ابوالقاسم خدا کے پیغمبر ہین۔ کہ جنکی محبت کے سبب عقل وروح کے بادشاہ میرے غلام بنگئے ہین۔

مطلب یہ کہ حضور کی نعت پاک کے طفیل مجھکو عقل وروح پر حکومت حاصل ہے اسلئے مین لغو گو شعرا کیطرح کوئی کام خلاف عقل وروحانیت نہین کرسکتا۔

قصیدۂ چہارم۔ در نعت گوید

(۱) سنت۔ طریقہ۔ عشاق۔ عاشق کی جمع۔ مراد عاشقان خدا۔ برگ۔ سامان۔ عدم۔ نیستی۔ فقیری۔ تف۔ گرمی۔ حرارت۔ مجمر۔ انگیٹھی۔ مجامر جمع۔

معنی۔ عاشقان خدا کا طریقہ کیا ہے؟ فنا ہونے کا سامان درست کرنا! دل کو جو موتی کی مانند ہے عشق خدا کی گرمی سے غم کی انگیٹھی بنانا۔ مطلب یہ کہ عاشق خدا ہر وقت اپنی جان اُسکی راہ مین قربان کرنے کے لئے موجود رہتا ہے اور اپنے دل کو اُسکی لو اور عشق کی آگ سے ہر وقت روشن رکھتا ہے۔

(۲) بدرقہ۔ رہبر و رہنما۔ تفرقہ۔ پریشانی۔ مراد پریشانئ دنیا۔ معنی۔ جب عشق خدا رہبر ہوگیا تو اُسکی راہ مین بہت ہی دوڑنا۔ اور جب دلکی پریشانی جاتی رہی تو بہت ہی تھوڑی چیز پر قناعت کرنا۔ یا کمتر سے کمتر آدمی سے موافقت کرنا۔ مطلب یہ کہ رہبرئ عشق کی حالت مین خدا کی بہت جستجو کرنی اور جو کچھ ملے یا پیش آئے اُس سے موافقت کرنی چاہیئے اور ہر امر کو خدا کی طرف سے سمجھنا چاہیئے۔

(۳) نوا۔ آواز۔ موسیقی کے ایک مقام کا نام۔ پردہ۔ آہنگ۔ راگ۔ موسیقی کے ہر ایک مقام کا نام۔ معنی۔ اگرچہ دنیا کی آواز راگ کے خلاف ہو لیکن جبکہ تو اس مجلس (دنیا) مین ہے تو سب سے موافقت کرنی چاہیئے۔

مطلب یہ کہ اہل دنیا اگرچہ تیرے مخالف ہون لیکن تجھکو زندگی بسر کرنے کیلئے سب سے موافقت کرنی ضروری ہے ؎

چنان با نیک و بد عرفی بسر کن کز پس مردن — مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوزانت

(۴) سریر۔ تخت۔ سران۔ سردار لوگ مراد بادشاہ۔ آبدہ دست۔ ہاتھ دہلانیوالا۔ آفتابہ یا لوٹا جس سے ہاتھ دہلاتے ہین۔ مراد خادم۔ تا کی ت پشت بخم داشتن کی مضاف الیہ پشت بخم داشتن ہے بیٹھ جھکانا۔ مراد عاجزی کرنا۔ تواضع کرنا۔ معنی۔ بادشاہون کے تخت کے سامنے

خدمتگار رہنا رہ، تاکہ تیرا منکسر المزاج ہونا معلوم ہو۔ **مطلب** یہ کہ عشق خدا مین تیرے عاجز و خاکسار ہونے کا ثبوت اسیوقت ظاہر ہو سکیگا کہ جب تو ہر شخص کے ساتھ عجز و انکسار سے پیش آئیگا۔

(۵) فسردہ دلان۔ ٹھٹھرے ہوے دل والے۔ مراد اہل دنیا اور ریاکار فقیر۔ قاعدہ۔ بیٹھنا۔ دل آتش فشان۔ وہ دل جسمین عشق خدا کی آگ بھری ہو۔ مراد پر جوش۔ دژم۔ غمگین۔ مراد عاجز و خاکسار۔ **معنی**۔ دنیا دارون یا مکار فقیرون کے پاس پانی کیطرح کم بیٹھ یعنی اُنکے پاس سے جلد نکل جا۔ اپنے پرجوش دل کے ساتھ چہرہ کو عاجز جھکا ہوا رکھنا چاہیئے

مطلب چونکہ اس سے اوپر کے شعر مین ہر شخص سے موافقت رکھنا عشق و خاکساری کا ثبوت بیان کیا ہے۔ لہذا یہان اہل دنیا کے ساتھ برتاؤ کرنے کا قاعدہ بیان کیا ہے کہ ان کے ساتھ کسطرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ خلاصہ یہ کہ اگرچہ دل مین عشق الٰہی کی آگ بھری ہو لیکن پھر بھی پانی کیطرح سر جھکائے رہنا چاہیئے نہ کہ آگ کیطرح سرکشی کرنا۔

(۶) **معنی**۔ دنیا کے خط یعنی اہل دنیا مین وفا کا پانا ممکن نہین ہے۔ اور پانی کی سطح پر قلم سے لکھنا ممکن نہین۔ **مطلب** یہ کہ جسطرح پانی کی سطح پر کچھ لکھنا محال ہے اسیطرح اہل دنیا سے وفا کا پانا بھی محال ہے اسلیئے اُن سے وفا کی امید پر نہ مل بلکہ محض خدا کے واسطے عاجزانہ و خاکسارانہ پیش آ۔

دہر مین نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنی نہ ہوا

(۷) لاف۔ دعوا۔ ڈینگ مارنا۔ **معنی**۔ زندگی ہے نہین عیش کا دعوی فضول ہے۔ صبح کیطرح ایک سکنڈ کی عمر کیلیئے چھترا ور جھنڈا بلند کرنا بیکار ہے۔ **مطلب** یہ کہ جسطرح آفتاب کے نکلنے سے صبح کی سب کیفیت زائل ہوجاتی ہے اسیطرح مرنے سے دنیا کی سب کیفیتین زائل اور فنا ہوجائینگی اسلیئے عمر پر بھروسہ کرکے دنیا سے دل نہین لگانا چاہیئے۔

(۸) مغیلان۔ ببول کیکر کا درخت۔ **معنی**۔ عقل کی آنکھ مین کیکر کے کانٹے چبھونا۔ یعنی خلاف عقل کام کرنا کب تک رہیگا۔ نفس کے راستہ مین ارم کا باغ سجانا کب تک رہیگا۔
مطلب یہ کہ نفس کی پیروی کرنا گویا اپنی عقل کو اندھا بنانا ہے۔ رخش گھوڑا۔ (چشم و عقل مین واو غلط۔ چشم عقل صحیح)

(۹) ہرّا۔ گھوڑے کا زیور۔ ہرّا سے زر سنہری زین۔ فگندہ سم۔ لنگڑا۔ **معنی**۔ گھوڑے کو سنہری زین یا زیور سے سجا کر دیو کے سامنے لیجانا اور لنگڑے گدھے کو حضرت سلیمانؑ کی سواری بنانا۔ (مناسب نہین ہے) **مطلب** یہ کہ دنیا کے ساز و سامان پر فریفتہ ہوکر نفس کی پیروی

کرنا ایسا ہے جیسے لنگڑے گدہے کو حضرت سلیمان ؑ کی سواری بنانا یعنی عقل جو حضرت سلیمان کی مانند ہے اُسکو عشق الٰہی کے تخت پر بٹھانا چاہیئے نہ کہ خواہشات نفس کے لنگڑے گدہے پر سوار کرانا۔

(۱۰) اَمَل۔ اُمید۔ خواہش۔ آرزو۔ معنی۔ اپنے دل سے دنیا کی خواہش نکال ڈال کیونکہ قرآن شریف اور کسی قصہ کی کتاب کو ایک جلد مین بند ہونا اچھا نہین ہے۔ مطلب یہ کہ عقل ہوتے ہوئے نفس کی پیروی کرنا گویا بھلائی۔ بُرائی دونون کو گڈمڈ کردینا ہے جو بالکل بےعقلی و نادانی کی بات ہے۔

(۱۱) شبہت۔ شک کرنا۔ تصوف کی اصطلاح مین مکر کی فقیری کو شبہت کہتے ہین۔ بسم۔ مراد بسم اللہ شریف۔ معنی۔ اپنی عقل کو شبہ کے دروازہ پر مت رکھ۔ کیونکہ آتش پرستون کی کتاب ژند کے اوپر بسم اللہ لکھنا بُری بات ہے۔ مطلب یہ کہ عقل کو منطقی یا فلسفی شک و شبہ مین ڈالنا اور مکر کی فقیری اختیار کرنا ایسا ہے جیسے اسلام کو کفر کے ساتھ ملانا۔ ؎

پائے استدلالیان چوبین بود پائے چوبین سخت بے تمکین بود

(۱۲) رصدگاہ۔ جائے امید۔ محصول وصول کرنے کا چبوترہ یعنی چنگی گھر۔ بیت حرم۔ بزرگی کا گھر مراد خانہ کعبہ۔ معنی۔ دل کے دروازہ پر نفس کی اُمیدگاہ یا چنگی گھر کب تک۔ اور ہاتھی کی قدمگاہ کو کعبہ شریف بنانا کب تک۔ مطلب یہ کہ دل جو خانہ خدا ہے اُسکو خواہشات نفس کا تابع کرنا ایسا ہے جیسے نعوذ باللہ کعبہ شریف کو ہاتھیون کے پیرون سے روندوانا۔ اس شعر مین بادشاہ حبش کے وزیر ابرہہ کے قصہ کیطرف تلمیح ہے جس نے کعبہ شریف کی کثرت زیارت پر حسد کرکے ملک یمن مین ایک بتخانہ بنوا کر اُسکا نام قلیس رکھا تھا۔ اور لوگون کو اُسکی پرستش کی تاکید کرتا اور کعبہ کی زیارت سے روکتا تھا۔ پس چونکہ اُسکے بتخانہ مین کوئی نہین جاتا تھا اسلیئے وہ غضب و غصہ سے ہاتھیون کا لشکر لیکر کعبہ شریف کے ڈہانے کے ارادہ سے شہر مکہ مین پہونچا لیکن خدا نے ابابیلون کو حکم دیا کہ اُن کے لشکر یعنی ابرہہ کے ہاتھیون آدمیون پر کنکریان برسانی شروع کین پس جو کنکری اوپر سے آتی وہ آدمی و ہاتھی دونون کے جسم سے پار ہوجاتی تھی یہانتک کہ وہ سب ہلاک ہوگئے۔ اُسی کیطرف قرآن شریف کے تیسوین پارہ مین ارشاد ہے کہ۔ (الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل وارسل علیھم طیرا ابابیل)

ترجمہ۔ کیا تونے دیکھا نہین کہ تیرے رب نے ہاتھی والون کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُنکے مکر کو غلط نہین کردیا۔ اور اُنپر اُڑنے والے جانور بھیجے۔

(۱۳) بربط - ایک باجہ کا نام جو بط کے سینہ کی مانند ہوتا ہے - معنی - دنیا کے دستر خوان پر بط کیطرح بیٹھا رہنا کب تک - اور اپنے سینۂ و دل کو حرص سے پیٹ بنانا کب تک -

مطلب یہ کہ جسطرح بربط باجہ جہان عیش و عشرت کا سامان ہوتا ہے موجود ہو جاتا ہے اسیطرح تو دنیا کی خواہشات مین بربط کیطرح پیٹو بنکر کب تک حرص و طمع کا راگ الاپتا پھریگا - اس حرص کو چھوڑ

(۱۴) نہاد - عادت - پیدایش - اصل طبیعت معنی - سانپ کیطرح پیدایش کی رُو سے دو زبان کے ساتھ جینا کب تک - مچھلی کیطرح ظاہر مین روپیون کا خزانہ درست کرنا کب تک -

مطلب یہ کہ اپنے شکم پروری کے لئے حرص و طمع کرنا یا ایذا رسانی کے لئے بہت جوش و غضب مین آکر زبان درازی کرنا اور ظاہری نمود و نمایش کا پابند رہنا محض بے سود و بیہودہ ہے -

(۱۵) صنم - بت معنی - روپیہ پیسہ بت ہونے کے سوا ہے کیا چیز ! (کچھ بھی نہین) تو بس خدا اس بت کو پسند نہین کرتا کہ دل جو اُسکی نظرگاہ ہے اسکو بتخانہ بنانا چاہیئے - مطلب یہ کہ دل جو خدا کے دیکھنے کی جگہ ہے کہ اُس سے خدا کو دیکھتے یا خدا اُسپر اپنی نظر ڈالتا ہے اُسمین خدا ہی کی محبت ہونی چاہیئے نہ کہ زر کی ورنہ یہ بھی ایک قسم کی بت پرستی ہے -

(۱۶) ہین - کلمۂ تنبیہ - خبردار - آگاہ باش - زلزلہ - بھونچال - جذر اصم - وہ عدد جسکی صحیح جذر نہ نکلے جیسے دس یا تیرہ - جذر وہ عدد جسکو خود اُسمین ضرب دین جیسے تین اسکا مجذور نو ہے یہان معنی بہرا - معنی - خبردار ہو کہ نفخ صور کے زلزلے نے دل کا دروازہ توڑ دیا - عقل کے کان کو بہرا بنانا انسانیت کی شرط نہین ہے - مطلب یہ کہ ہماری غفلتون اور گناہون پر جو خدا کیطرف سے تنبیہ ہوتی ہے وہ دل کی بیداری کا ذریعہ ہے اُسکو عقل کے کان سے سننا چاہیئے نہ کہ اُسکی طرف سے غفلت و بے پروائی کرنا -

(۱۷) دم معجز نما - مراد کلام پرتاثیر اور وعظ و نصیحت - سمر - خیال - قوت - زاد - توشہ - معنی - اے خاقانی اس پرتاثیر کلام اور وعظ و نصیحت کو مت چھوڑ - کیونکہ تو اس کلام کے ذریعہ راہِ عدم کا توشہ بنا سکتا ہے -

(۱۸) رضا - اصطلاح تصوف مین اُس حالت کا نام ہے کہ جو کچھ حکم خدا سے پیش آئے اُسپر خوش رہے - صبر کا مرتبہ اس سے کم ہے تسلیم کا زیادہ - معنی - اگرچہ حکم الٰہی کی وجہ سے تجھپر کتنے ہی ظلم ہون مگر حکم خدا پر راضی ہونے کے سوا ظلم کے دور کرنے کی کوئی تدبیر نہین ہے -

(۱۹) آیت - نشانی - معجزہ - گرسنہ دلان - مشتاقانِ کلام یا بے علم و نادان لوگ - معنی - دلون کا

یوسف تو ہی ہے کیونکہ (حسن) کلام اور بھوکے دل والون کے سامنے دستر خوان سجانا تیرا معجزہ ہے
مطلب یہ کہ جسطرح حسن حضرت یوسف کا معجزہ تھا اسیطرح یہ کلام تیرا معجزہ ہے اور جسطرح حضرت
یوسف ؑ نے مصر کے قحط مین قحط زدون کو کھانے سے مدد کی تھی اسیطرح تو اس قحط نیکی کے زمانہ مین
اس روحانی کلام اور وعظ و نصیحت سے لوگون کی تربیت کرتا ہے۔

(۲۰) شماخی ۔ شروان کے پاس ایک قصبہ ہے۔ شہر بند۔ محبوس و مقید۔ معنی۔ جب حکم الہی نے
تجھکو قصبہ شماخی مین قید کیا ہے۔ تو بس تیرے نبایت کلام کے باعث اسکا نام ملک فارس کا مصر
رکھنا چاہیئے۔

مطلب یہ کہ جسطرح حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط کے زمانہ مین خوان طعام سے صلائے
عام دی تھی اسیطرح تو نے کہ مصر سخن کا یوسف ہے اور اپنے تصوف و معرفت کے خوان کلام سے
روحانی زندگی کے بھوکونکو یہ آسمانی غذا دی ہے اسلیئے شماخی کا نام مصر عجم رکھنا مناسب ہے۔

(۲۲) عبرہ ۔ عبور۔ گذرنا معنی۔ تیرا چچا دنیا سے گذر گیا تیرے لیئے یہی عبرت کافی ہے۔ چچا کے
مرنے پر عیش کا سامان درست کرنا مناسب نہین۔ مطلب یہ کہ نصیحت حاصل کرنے کے لیئے
یہی امر کافی ہے کہ تیرا چچا جو تیرا شفق مربی اور ہادی و مرشد تھا دنیا سے گذر گیا پس ایسے لائق
فائق اور مہربان چچا کے مرنے کے بعد پھر عیش کا لطف کیا رہا (شعر مین غم زجہان غلط ہے غم زجہان
چاہیئے۔ عبرہ۔ عبرت۔ غم نظم مین صنعت تجنیس)

(۲۳) جبکہ تو نے نجات کا طریقہ (ہدایت) چچا کے دروازہ سے پایا ہے۔ اسلیئے اسکی قبر کو اپنا قبلہ گاہ
بنانا مناسب ہے مطلب یہ کہ اب ترک دنیا کرکے چچا کی قبر پہ بیٹھ اور ذکر خدا مین مشغول ہو۔

(۲۴) حرز۔ تعویذ۔ اُمم۔ اُمت کی جمع۔ معنی۔ جبکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے دروازہ پر حسان بن ثابت
کا قائمقام تو ہی ہے۔ تو اسکی تعریف کو مسلمانون کے گروہون کا تعویذ بنانا تیرا فرض ہے۔
مطلب یہ کہ جب کہ خدا نے تجھکو سخنگوی مین یہ مرتبہ اور ملکہ عطا فرمایا ہے تو تیرا فرض ہے کہ تو بھی
حضرت حسان کیطرح حضور کی ایسی عمدہ نعت شریف لکھے کہ ہر مسلمان اُسکو اپنا تعویذ جان بنائے
اور ذریعہ نجات و شفاعت جانے۔ ع

بھیج یارب مرے درود و سلام ___ برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

آئینۂ سخنوری

شرح قصائد انوری

(۱) قاعدہ - بنیاد - بنو - بنان - بن کی جمع - پورے - انگلیان -

ترجمہ - اے (ممدوح) تیرے ہاتھ سے سخاوت کی ایک نئی بنیاد (رکھی گئی ہے) اے (موصوف) تیری انگلیوں سے قلم کو ایک جدید رتبہ (ملگیا) ہے -

(۲) سحر - جادو - اسحار سحور جمع - اعجاز - عاجز کرنا - معجزہ کف ہتیلی - ہاتھ - کفوف جمع -

ترجمہ - اگر قلم اور سخاوت کا کام (یا ہاتھ) چل رہا ہے تو وہ تیری ہی انگلیوں کے جادو (اثر کتابت) اور تیرے ہی (سخی) ہاتھ کی (سخاوت کے) معجزہ سے ہے -

(۳) دین - مذہب - ادیان جمع - یا ادب - یہان کلمۂ تعجب - چہ استفہام تعجب -

ترجمہ - عرب کا مذہب اسلام اور فارس کا ملک سب تجھ سے کمال کے مرتبہ پر پہنچ گئے ہین تو عرب اور فارس دونون کے لئے بڑے ہی کمال کا باعث ہے) !

۴ - صدر - سردار - صدور جمع شارع - راستہ - شوارع جمع حدوث - وجود - ہونا - قدم - ہمیشگی - ہمیشہ ہونا -

ترجمہ - تو دنیا کا ایسا بڑا سردار ہے کہ تعظیم کے راستہ مین تیرا وجود قدامت کا دوسرا ساتھی ہوگیا (یعنی اول قدامت ہی قدامت تھی جب سے تیرا وجود ہوا تو وہ اپنے قیام و دوام کی وجہ سے اسکا ساتھی بنگیا)

۵ - سرمایہ - اصل پونجی - دہ خانہ - نشاندن - گھر مین بٹھائے رکھنا - باہر نکالنا - عدم - نہ ہونا نیستی وجود کا مقابل -

ترجمہ - صرف تیرے وجود کے باعث جو تمام دنیا کی اصل دولت ہے "یہ کچھ اچھا معلوم نہ دیا کہ عدم کو ظاہر نہ کرین (اسی لئے اس کو موجود کیا) یا کچھ تعجب نہین ہے کہ عدم کو گھر مین بیٹھا رہنے دین یعنی اوسکو گھر سے نکلنے ہی نہ دین

۶ - تقدیم - آگے ہونا - افضلیت - عنان باز تافتن - باگ روکنا - قدم - ہمیشگی -

ترجمہ - تیری افضلیت اور بزرگی ایک ایسا مقام ہے کہ جس کے پیچھے آسمان قدم کی باگ روک نہین سکتا - یعنی ہمیشگی بھی تیرے پیچھے چلنے والون مین ہے اور افلاک تک کی یہ مجال نہین کہ اس کو اتباع سے

روک لین۔ یا افلاک تیرے رتبہ کی پیروی سے قدم کی باگ روک نہین سکتے یعنی افلاک بھی تیرے تابع ہین۔

۷۔ اجرام۔ جرم کی جمع۔ اجسام۔ اکثر آسمانی جسمون کے لئے آتا ہے۔ عارض۔ پیش کرنیوالا۔ بخشی۔ عوارض جمع۔ حشم۔ فوج و لشکر۔ شان و شوکت۔

ترجمہ۔ اگر تیرے مرتبہ کا بیان کرنیوالا (نقیب) تیری فوج و خدام کو پیش کرنے لگے تو آسمان کے کل اجسام (ستارے وغیرہ) سب قلم مین (اسی شمار مین) آجائین گے) آسمان اور ما فیہا سب تیری خادم ہین۔

۸۔ عطارد۔ منشیٔ فلک۔ بُدھ۔ منقار۔ چونچ۔ مناقیر جمع۔ در سر منقار کشد۔ بیان و ظاہر کرے۔ جذر اصم۔ وہ عدد جسکی صحیح جذر نہ نکلے جیسے دس یا تیرہ۔ جذر وہ عدد جسکو خود اس مین ضرب دین جیسے تین۔ اسکا مجذور نو ہے۔

ترجمہ۔ تیرا قلم اگر جذر اصم کو بیان کرے تو وہ اُس کو عطارد کے بلند مرتبہ پر بٹھا دیگا۔ یعنی تیرا قلم تمام مشکلات کا حل کرنیوالا ہے خواہ وہ کیسی ہی دشوار کیون نہون۔

۹۔ حرام۔ محفوظ مکان۔ بویہ۔ خوشبو۔ امید۔ آھوئ حرام۔ کعبہ کا ہرن۔ جسکا شکار ممنوع ہے۔

ترجمہ۔ اے ممدوح تیرے مرتبہ کے حرم مین وہ امن و آسایش ہے جسکی بو سے کعبہ کے ہرن کو وہانکی آرام دہ نیند بھلی معلوم نہو گی (بلکہ وہ تیرے حرم مین آنا چاہیگا۔ یعنی تو بڑا محافظ ہے۔

۱۰۔ سخط۔ غصہ۔ اُلفت۔ محبت۔ دوستی۔ ناف بمراید تد۔ آفریدند۔ الم۔ تکلیف۔ آلام جمع۔

ترجمہ۔ جب (قضا و قدر نے) تندرستی و تکلیف کو پیدا کیا اُسی وقت سے اِن دونون نے تیری معافی اور غصہ سے دوستی کر لی (لف و نشر مرتب) یعنی شفا نے تیرے عفو سے الم نے تیرے غصہ سے الفت اختیار کی۔

۱۱۔ نقش بستن۔ پیدا کرنا۔ سقم۔ بیماری۔ اسقام جمع۔

ترجمہ۔ جبتک تیرے کفِ پا (تلوے) کی خاک کو موجود نہین کیا بیماری کو بخار اور جاڑے کے سبب نہین دیئے (تیرا وجود سب سے مقدم اور کل کائنات کی شفا کا باعث ہے)

۱۲۔ شبان۔ گڈریا۔ گلہ بان۔ غنم۔ بھیڑ بکری اونٹون کے گلے۔

ترجمہ۔ تو انصاف دے اس لئے کہ جبتک تیرے انصاف کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ گڈریا بھیڑیے سے زیادہ بکریون کا محافظ و ہمدرد نہین ہے۔ مطلب یہ کہ تیرے انصاف سے بھیڑیے گڈریون کا کام کر رہے ہین

۱۳۔ ترجمہ۔ جبتک تیرے انصاف کا پھول کھلا ہوا ہے آسمان کی ریتی ستم کے کانٹے کو تیز نہین کر سکتی۔ یعنی تیرے انصاف کے زمانہ مین کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا۔

۱۴۔ شمر۔ حوض۔ تالاب۔ یم۔ دریا۔

ترجمہ۔ وزارت کا ہاتھ تیرے مرتبہ کو بلند نہین کرتا (کیونکہ وہ پہلے ہی سے بلند ہے) جس طرح نالاب کی کوشش سمندر کی وسعت زیادہ نہین کرتی۔ یعنی تو اپنے مرتبہ کی بلندی مین کسی کا محتاج نہین ہے۔

۱۵۔ خواجہ۔ سردار۔ وزیر۔ حکم۔ پنچ۔ ثالث۔

ترجمہ۔ اگر شاہ کے سے مرتبہ والا وزیر ہوتا ہے تو وہ سرداری (بھی) ہے۔ یہہ بات دن کی طرح صاف ہے اس مین کسی حکم کرنیوالے کو ذرا شک نہین ہے۔

۱۶۔ تمتّع۔ فائدہ۔ خاتم۔ انگوٹھی۔ خواتم جمع۔ خنصر۔ چھوٹی انگلی۔ خناصر جمع۔ جم سے حضرت سلیمان مراد ہے۔

ترجمہ۔ دنیا کے حاصل سے تجھ جیسے کو کیا فائدہ۔ اور سبزہ کی انگوٹھی سے سلیمان کی انگوٹھی کو کیا بزرگی (مل گئی) (بلکہ اُن کی انگلی سے انگوٹھی کو شرف ملا۔) یعنی دنیا کو خود تیری ذات سے نفع ہے۔

۱۷ و ۱۸۔ طائفہ۔ گروہ۔ طوائف جمع۔ اعزاز۔ عزت پانا۔ نِعم۔ نعمت کی جمع۔ صیت۔ شہرۃ۔ مستہتر۔ فریفتہ۔ متوجہ۔

ترجمہ۔ اس سے پہلے لوگون کے ہر گروہ کی جانچ کے موافق۔ نعمتون کو عزت پانیکی شہرت بہت تھی آج تیرے اقبال کے زمانہ مین بیچاری نعمتون کی وہ شہرت نہین رہی۔ جب سے تو اون (نعمتون سخاوتون) پر فریفتہ ہوا ہے۔ یعنی تجھسے پہلے ہر شخص پچھلی سخاوتون کی بہت عزت کیا کرتا تہا لیکن جب سے تو نے اونکو عام کر دیا اونکی شہرت نہین رہی۔

۱۹۔ مطبخ۔ باورچیخانہ۔ مطابخ جمع۔ ذادن۔ نم۔ پانی پیدا کرنا۔

ترجمہ۔ وہ دہوان جو تیرے سخاوت کے باورچیخانہ سے اوٹھتا ہے۔ وہ پانی برسانے کے لئے بادلون سے زیادہ تیار ہوتا ہے۔ یعنی تیرے باورچیخانہ کا دہوان تک بھی سخی ہے تاکہ وہ غلّہ پیدا کر کے پھر جلد تر تقسیم کر دے۔

۲۰۔ چوز۔ ایک چھوٹی قسم کا الّو۔ باغ ارم۔ وہ باغ جو نمرود نے جنت کے مقابلہ مین بنوایا تھا۔

ترجمہ۔ جس جگہ تیری مجلس کی بلبل چہچہانے لگے تو پھر باغ ارم مین الّو کے سوا کوئی نہین جائیگا۔ (وہ اُجڑ جائے گا اور تمام رونق تیری بلبل کے قریب ہو جائے گی۔

۲۱۔ اَجَم۔ بیشۂ شیر۔ جھاڑی۔ علم۔ جھنڈا۔ اعلام جمع۔ اثر۔ نشان و تاثیر قدم۔

ترجمہ۔ جس روز تیرے جھنڈے کا شیر تیری آگ لگا ہوا لی تلوار کے ساتھ حملہ کرے تو وہ (مصنوعی) شیر جھاڑی کے (حقیقی) شیر کو بھی ہوا کیطرح سٹک جائیگا یعنی جیسے ہوا کو کھا تا ہے اسیطرح اوسکو کھا جائیگا۔

۲۲۔ نعرہ۔ چلّانا۔ خناق۔ گلا بیٹھنا۔ آواز نہ نکلنا۔ جلوہ۔ چمک دمک۔ رونق۔ تشنّج۔ ہاتھ اور

پاؤن کا کھینچنا۔

ترجمہ۔ اگر تیرا دبدبہ نقارے اور جھنڈے کو مدد نہ دے تو چلاتے وقت (نقارہ کی) آواز بیٹھ جائے اور اُڑتے وقت جھنڈے کے ہاتھ پاؤن مین اینٹھن پیدا ہو جائے۔

۲۳ و ۲۴۔ کلک۔ قلم۔ عشوہ دھد۔ رونق دے۔ دژم۔ ناچیز بحقیقت۔ شست سوفار کی گرفت۔ نالہ دھد۔ رولائے تکلیف دے۔

ترجمہ۔ جہان تیرا دشمن اپنے ناچیز نصیب کی رونق دکھلائے۔ وہان ملک کی مدد مین تیرے قلم کا ایک نعرہ اس سے زیادہ مفید ہے کہ رمضان کا چاند ہر روز اپنی کمان کے سوفار سے اپنی خمیدہ پشت کو تکلیف دے۔ یعنی ظاہر ہونیکی تکلیف گوارا کرے۔ مطلب یہ کہ جسطرح رمضان کے چاند سے خیر و برکت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اس سے زیادہ تیری قلم کی آواز سے ملک کو مدد کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا یہ کہ جیسے رمضان کا چاند اپنی کمان جیسی شکل سے پشت نجم یعنی لوٹے ہونیکو روزہ کے خیال سے رولاتا ہے اس سے زیادہ تیرے قلم کی آواز تیرے دشمن کو رولاتی ہے کیونکہ اسکو موت کا روزہ

(۲۵) مقائیس۔ مقیاس کی جمع۔ قیاس کرنے یا ناپنے کا آلہ۔ ہمم۔ ہمت کی جمع۔

ترجمہ۔ تیری ہمت تک کوئی (کسی کا خیال) نہین پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ لوگون کی ہمتون کے پیمانون کو اُس مرتبہ کا ناپنا ہی محال ہے۔ یعنی تو سب سے زیادہ بلند ہمت ہے۔

(۲۶) عالی۔ پورا۔ بلند۔ نامی بمعنی مشہور۔

ترجمہ۔ دشمن اگر تیرے کمال کے ساتھ تشبیہ نہین پا سکتا تو یہی ٹھیک ہے (کیونکہ) بے ہاتھ والا بازو جھنڈے کو کیا بلند یا مشہور کر سکتا ہے یعنی نہین کر سکتا۔

(۲۷) سمین۔ فربہ۔ مراد قوی۔ نیل کشیدن۔ ہلاک کرنا۔ نیل کشیدن۔ فائدہ پہنچانا۔

ترجمہ۔ تیرا اقبال اگر بدنصیب منحوس دشمن کو ہلاک کرے تو کیا تیرا نصیب قوی نہین ہے کہ اقبال راستہ بھول جائے اور لوٹ کر نہ آئے یعنی تیرا ہی نصیب قوی ہے اس لئے کسی اور کیطرف نہین جائیگا تیرا ہی تابع رہیگا دشمن کو

(۲۸) ترجمہ۔ تیرا دشمن اس آباد مٹی (سرزمین) کے تختہ پر ایک ایسا صفر ہے جو کسی رقم کو بڑھا نہین سکتا (جمع مین صفر کا کچھ شمار نہین ہوتا) یعنی تیرے دشمن کا وجود محض بیہودہ بے سود ہے۔

(۲۹) حساد۔ حاسد کی جمع۔ اصناف۔ صنف کی جمع۔ قسمین۔ اُمم۔ اُمت کی جمع۔ گروہ۔

ترجمہ۔ خوف کی وجہ سے تیرے حسد کرنے والون کے بدن مین خون نہین رہا۔ اور اگر ہے تو ایسا نہین جیسا کہ اور لوگون مین ہے۔ یعنی تیرے خوف سے اونکے چہرے زرد پڑے ہین۔

(۳۰) سبابہ۔ بڑی انگلی جس سے نبض دیکھتے ہین۔ لبقراط قضا۔ اضافت مجازی

ابقراط۔ ایک بہت بڑے یونانی حکیم کا نام۔ شریان۔ دل کی رگ۔ شرائین جمع۔ بقم۔ پتنگ جس سے پہلے سرخ رنگ نکالتے تھے۔

ترجمہ۔ موت کی ابقراط نے تیرے دشمن اور پتنگ کے دل کی رگوں کی حرکت ایک سی پائی۔ (جسطرح وہ خوناخون ہونے کے لئے تیار رہتا ہے اسی طرح تیرا دشمن۔)

(۳۱) جمرہ۔ چنگاری۔ جمرات جمع۔ منصب۔ مرتبہ۔ سہ دم۔ تھوڑی سی دیر۔

ترجمہ۔ شاید تیرا دشمن چنگاری ہے اس لئے کہ کسی کام میں اسکا رتبہ تھوڑی سی دیر سے زیادہ نہیں ٹھیرتا۔ یعنی تیرے دشمن جلد فنا ہو جاتے ہیں (اس سے اگلے قطعہ میں صنعت لف ونشر مرتب ہے۔)

(۳۲ و ۳۳) کائن۔ موجود ہونیوالا۔ فاسد۔ بگڑنے والا۔ پرداختہ۔ خالی۔

ترجمہ۔ جبتک ہر پیدا ہونے والے اور مرنے والے کے آنے جانے کی خاک۔ (زمین کی) پیٹھ اور پیٹ کو خالی اور پر نہیں کرتی (یعنی جبتک کہ پیدا ہونیوالوں سے زمین کی پیٹھ خالی نہیں ہوتی اور مرنے والوں سے اسکا پیٹ بھرتا نہیں۔ مراد قیامت تک) زمین پر تیرا نشان خوش نصیبی کے ساتھ رہے۔ اس لئے کہ آسمان کی پیٹ یعنی دنیا میں ہر خوشی اور غم کے لئے (ملجا وپناہ) تو ہی ہے۔

(۳۴) حجاب۔ حاجب کی جمع۔ دربان۔ بہرام فلک۔ مریخ۔ حواشی۔ حاشیہ کی جمع۔ اوپری نوکر چاکر۔ خدم۔ خادم کی جمع۔

ترجمہ۔ آسمان کے بہرام۔ مریخ نے تیرے دربار میں نوکر چاکر اور خادموں کے انتظام کے لئے دربانوں کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔

(۳۵) عیوق۔ مریخ کے قریب ایک بلند تارے کا نام۔ چہرہ بعیوق بردن۔ بلند کرنا عزت دینا۔ ناھید۔ زہرہ۔ مثلث۔ تین تار کا باجا یعنی ستار۔ بم۔ بلند آواز۔ الاپ

ترجمہ۔ آسمان کے زہرہ نے تیرے ہی دربار میں آکر گانے بجانے کے شعبدہ کو ترقی وعزت دی ہے (نہ وہ تیرے دربار کی مطرب ہوتی نہ اس کے شعبدہ کو عزت ملتی)۔

(۳۶) سجدہ۔ سر جھکانا۔ احرار۔ حر کی جمع۔ آزاد اور شریف لوگ۔ مستتر۔ چھپا ہوا۔ شمن بت پرست۔ صنم۔ بت۔ اصنام جمع۔

ترجمہ۔ جبتک کوئی بت پرست بت کو سجدہ کرتا ہے۔ (قیامت تک) تیرے دروازہ کی خاک شرفا کے سجدہ سے پر اور مستور رہے۔

(۳۷) فہرشان شوکت۔ قافیہ۔ آخر شعر کے ہموزن الفاظ۔ ردیف۔ وہ کلمہ جو آخر شعر میں بار بار آئے۔

ترجمہ۔ یہ شعر ایسے وزن اور قافیہ اور ردیف پر ہین (کہ ان کی وجہ سے) آج بزرگی اور کرم کو بھی نہایت ہی خوشی ہے۔ رفزہ کے معنی زیادہ فتح اور غلبہ کے ہین لیکن فروفضل ہوا و عطف اچھا ہے)

دوسرا قصیدہ سلطان سنجر کے وزیر ابو علی حسن کی تعریف مین

(۱) ترجمہ۔ جب صبح کے وقت دُنیا کی آنکھین نیند سے سیر ہوئین (سب سوکر اوٹھے) رات کے (مشکین) کالے ڈیرہ کی طناب ٹوٹی یعنی رات ختم ہوئی دن نکلا۔

(۲) ترجمہ۔ اور صبح کی صورت نے رات کی بغل مین سے اس طرح چہرہ دکھلایا جسطرح کو روپہلی نہر نیلے نیلے ریت کے کنارے پر (چمکتی دمکتی ہتی دکھلائی دیتی ہے)

(۳) ترجمہ۔ مین بچھونے پر سے اوٹھا اور گھر مین بیٹھا اس حالت مین کہ (ایک طرف تو میرا سینہ (دوست کی جدائی کی) آگ سے بھرا ہوا تھا۔ اور ایک طرف میری آنکھین آنسوؤن سے بھری تھین

(۴) ترجمہ۔ (اس امید پر بیٹھا ہوا تھا) کہ شاید اس کے سہوتی جیسے چہرہ کا کچھ نشان دیکھون یا شاید اُس کے میٹھے میٹھے ہونٹون سے کچھ جواب پاؤن۔

(۵) ترجمہ۔ اول مین نے کاغذ ہاتھ مین لیا اور قلم اوٹھایا اور قلم کی نوک کو خالص مشکی سیاہی سے بھرا۔

(۶) ترجمہ۔ اول مین نے اپنی حالت کے موافق دعا کی۔ مین نے ہزارون فصلین بیان کین اور کسی بات مین نہین ٹھیرا (کہتا چلا گیا)۔

(۷) ترجمہ۔ کبھی دوست سے عذر تھا اور کبھی اوس کو ملامت کبھی اوسپر ناز تھا اور کبھی اپنی حاجت (کا اظہار) کبھی صلح تھی اور کبھی سفارش اور کبھی لڑائی اور کبھی غصہ۔

(۸) ترجمہ۔ (مین نے کہا) اے دوست تیرے جان بڑہانے والے میٹھے (ہونٹ) زندگی کی نعمت کی مانند ہین۔ اور اے پیارے تیری دل چھیننے والی ملاقات جوانی کی مانند (پیاری اور غنیمت) ہے۔

(۹) ترجمہ۔ تو فراق کے قید خانہ مین میرے بدن کو قید نہ کر۔ اور صبر کی آگ پر میرے دل کو کباب نہ کر (مت جلا)۔

(۱۰) ترجمہ۔ میرے ہونٹوں پہ ہمیشہ آہین رہتی ہین اور دونون آنکھون مین آنسو۔ مین ان آہون سے بہت جلاتا ہون (دق ہوتا ہون) اور ان آنسوٗن سے عذاب مین ہون۔

(۱۱) ترجمہ۔ ہر صبح کو جب میرے دل کا خون موجین مارتا ہے۔ میرا سینہ گرمی اور حرارت کے ہزارون شعلہ نکالتا ہے۔ یعنی بیقراری کی حالت ہوتی ہے۔

(۱۲) تاب دادن۔ گرمی پہنچانا۔ جلانا۔ کف الخضیب۔ ایک سُرخ رنگ کے ستارے کا نام۔

ترجمہ۔ مین بلند آسمان کو سینہ کی گرمی سے جلا دیتا ہون (گو وہ حرارت کا مخزن ہے) اور کف الخضیب کو (گو وہ سُرخ ہے) اپنے دل کے خون سے رنگ دیتا ہون۔

(۱۳) مُصیب۔ صواب اور درست کام کرنے والا۔ اسم فاعل۔ مُصاب۔ ٹھیک اور درست اسم مفعول۔ کورس مین مضاب غلط چھپا ہے۔

ترجمہ۔ اگر تو ذرا بھی میرے دل سے واقف ہو جائے۔ تو مجھکو اس جا سر اور ٹھیک رونے مین حق پر سمجھے گا۔

(۱۴) رشک آفتاب۔ وہ جس کو دیکھ کر آفتاب بھی اُس پر رشک کرتا ہو۔

ترجمہ۔ مین ان باتون مین ہی تھا کہ آفتاب کی مانند چاند سے چہرہ والے میرے دوست نے اچانک دروازہ آکر کھٹکھٹایا۔

(۱۵) ترجمہ۔ اس کی نرگس (آنکھ) کے اشارون سے انگنت جادو ظاہر ہو رہے تھے) اور اُس کی سنبل کی شاخون (لمبے لمبے بالون) سے بے انتہا پیچ (دکھائی دیتے تھے)۔

(۱۶) والہ۔ حیران و پریشان۔

ترجمہ۔ مین گھبرائے ہوٗون کی طرح اپنی جگہ سے اوٹھا اور اس کو دیکھا۔ اس کو بغل مین لیا اور (اُس کے چہرہ پر سے) نقاب ہٹایا۔

(۱۷) ترجمہ۔ مین اُس کو بٹھانے کی جگہ مسند پر لایا اور وہ میرے سامنے بیٹھا۔ مین نے اُس کے ہاتھ کو چوما اور اُس کے چہرہ پر گلاب چھڑکا۔

(۱۸) ترجمہ۔ مین ایسا سمجھ چکا ہوا کہ جسکی حد نہین کہ ایسا مہمان عمر بھر کسی رات میرے خواب مین بھی نہین آئے گا۔ یہان نیاید کی جگہ بیاید ہو تو خوب ہے۔

(۱۹) دیرہنگ۔ دیر۔ بشرط۔ شرط کے موافق۔ جیسی کہ چاہئے۔ لیسار۔ دولتمند۔ مال۔

ابساز نہ۔ اتنا سامان نہین تھا۔ جُلّاب۔ شربت گلاب۔

ترجمہ۔ اتنی دیر نہ تھی کہ مین شرط صحبت کے مطابق اُس کی خدمت کرتا (کیونکہ وہ جلدی واپس جانیکو تھا) اور اتنی مقدرت نہ تھی کہ تھوڑا سا گلاب کا شربت تیار کرتا۔ (مین غریب تھا)

(۲۰) ترجمہ۔ مین تنہائی مین اپنے دوست سے عذر چاہ رہا تھا۔ اور آنکھون کے آنسوؤن سے اُس کے آس پاس کی زمین کیچڑ ہو گئی تھی۔

(۲۱) ترجمہ۔ حاصل کلام یہ کہ اُسنے مجھکو پوچھ لینے کے بعد کہا وہ کونسی حاجت ہے جس کو مین بیان کرون اور ٹھیک ہو؟

(۲۲) زادہ طبع۔ دل سے بنایا ہوا کلام۔ اشعار۔

ترجمہ۔ مین نے کہا بیان کر۔ بولا مین اپنے کلام مین سے تیرے اشعار کی مانند خالص جادو کے اثر والے اشعار لایا ہون (اس شعر سے مدح کی طرف ترجیع وگریز ہے)

(۲۳) ترجمہ۔ تاکہ توکل مقصد ور وزیر کی محفوظ مجلس مین ان کو بے روک ٹوک بیان کرے۔

(۲۴) ترجمہ۔ آخر اُس نے وہ تعریف کا کاغذ میرے سامنے رکھا (جس مین) تھوڑی سی باتین کُھلی ہوئی موتیون سے اچھی لکھی ہوئی تھین (یا لفظ یہ زائد ہے۔)

(۲۵) مالک الرقاب۔ گردنون کا مالک۔ مراد مالک۔ گفتہ کی بجائے گشتہ ہونا چاہئے۔

ترجمہ۔ اُس مین یہ لکھا تھا کہ اے وزیر نصیبہ نے تیری رائے کو سچائی کا رہنما بنایا ہے۔ اور اے ممدوح اقبال تیری سخاوت کا مالک ہو گیا ہے۔ یا تیری بخشش کا اقبال لوگونکی گردنون کا مالک بنگیا ہے۔

(۲۶) نصاب۔ زکوۃ۔ صدقہ۔

ترجمہ۔ تیرے کامل انصاف سے ملک کو حصہ ملتا ہے۔ تیرے سب پر پہونچنے والے نصیبہ سے اقبال کو بھی صدقہ ملتا ہے۔

(۲۷) ترجمہ۔ مفلسی عنقا کی شکل کی مانند چھپ گئی ہے کیونکہ تیری سخاوت نے مفلسی کی بنیاد خراب کر دی ہے۔

(۲۸) ترجمہ۔ اگر تیرے ہاتھ کے دریا کا ایک ذرا سا بخار (بھاپ) ہوا پر چلا جائے تو بادل قیامت تک سنہرے اولے برساتا رہے۔ یعنی تو بہت اشرفیان عطا کرتا ہے۔

(۲۹) ترجمہ۔ آسمان کے تارے تیری باگ کو چومتے ہین اور دنیا کے شریف لوگ تیری رکاب پکڑتے ہین (تیرے خادم ہین)

(۳۰) ندیم ۔ ہمنشین ۔ ندما رجمع ۔ مآب ۔ جائے پناہ ۔ ٹھکانا ۔

ترجمہ ۔ تیرے اقبال کا زمانہ آسمانون کا ہمنشین ہے ۔ تیری بلند چوکھٹ بزرگون کا ٹھکانا ہے

(۳۱) مراتع ۔ چراگاہ ۔ ذیاب ۔ ذیب کی جمع بھیڑیئے ۔ غنم ۔ بھیڑ بکریان ۔

ترجمہ ۔ تیری بزرگی کی مجلس مین خلقت کی آنکھ نے بکریون کی فوجون کو بھیڑیون کی چراگاہ مین آرام کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔ یعنی تو بڑا عادل ہے

(۳۲ و ۳۳) سداب ۔ ایک ہمیشہ سرسبز رہنے والی گھاس ۔ مرکز خاک ۔ دُنیا ۔ مفر جمع پناہ ۔ ٹھکانا ۔ اجتناب ۔ پرہیز کرنا ۔

ترجمہ ۔ جبتک طبعیت اور خاصیت کے لحاظ سے اس خاک کے مرکز کے بچھونے (دنیا) پر زعفران کی زردی اور سداب گھاس کی سبزی نہین جاتی (قیامت تک) تیرے دربار کا عالم زندگی کا ٹھکانا رہے اور حادثہ تیری جناب سے پرہیز کرتا رہے ۔

قصیدہ سوم مدح مین

(۶) حوت ۔ آسمان کے بارہ برجون مین سے ایک حصہ کا نام حمل بھی اسی طرح ۔ اشہب سپید گھوڑا ۔ اضافت تشبیہی ۔ ادہم ۔ کالا گھوڑا ۔ ارجل ۔ وہ گھوڑا جبکا ایک پاؤن سفید ہو اور باقی یک رنگ ۔ اشاہب ۔ اداہم ۔ اراجل جمع ہین ۔

ترجمہ ۔ جب آفتاب کا جسم برج حوت سے نکل کر برج حمل مین آتا ہے (مارچ کا مہینہ اور بہار شروع ہوئی) تو دن کا سپید گھوڑا رات کے کالے گھوڑے کا ایک پاؤن (ایک پہر) سفید کر دیتا ہے ہے (دن بڑا ہو جاتا ہے اور رات چھوٹی)

(۲) ظرایف ۔ ظریفہ کی جمع ۔ عمدہ باتین دلکش چیزین ۔ ہامون ۔ پہاڑ تل ۔ ٹیلے ۔ کوہ رامین را اضافی ۔

ترجمہ ۔ بادلون کے سایہ اور رات کی اوس کی مدد (ذریعہ) سے پہاڑ کے تمام اطراف کیا ٹیلے اور کیا پہاڑیان سب خوبیون (سبزہ) سے بھر جاتے ہین ۔

(۳) دست بہم برزدن ۔ تالیان بجانا ۔ ہاتھ ملانا ۔ منحل ۔ نرم زمین

ترجمہ ۔ جب پودے جنگل مین مل ملکر تالیان بجاتی یا ہاتھ ملاتے ہین تو لالہ کے پاؤن نرم زمین مین دھنسنے لگتے ہین ۔ پائے بگل شدن شرمندہ ہونا ۔ عاجز ہونا ۔ یعنی لالہ سبزہ سے شرمندہ ہو گیا ۔

(۴) ساعد۔ پہنچا۔ سواعد جمع۔ ساق۔ پنڈلی۔ سیقان اسواق جمع۔ حلی۔ حلیۃ کی جمع زیورات۔ حلل۔ حلہ کی جمع پوشاکین۔

ترجمہ۔ توچمن کی ڈالیوں کے (درختوں کے) پہنچے اور پنڈلیاں زیوروں سے بھرے ہوئے اور سب کو پوشاکین پہنے ہوئے دیکھے گا۔

(۵) ترجمہ۔ پھولوں کی برچھیاں اور بجلی کی تلوار اس لئے آگے رکھی ہوئی ہوگی تاکہ وہ مخالفت کی سازش نہ کریں اور باہم لڑ نہ سکیں۔ (پیکان گل۔ غنچہ سے مراد ہے)

(۶) محیط۔ گھیرنے والا دریا۔ کُرہ۔ گیند۔ زمین۔ خوید۔ سبز گھاس۔ طل۔ ٹیلہ اطلال جمع۔

ترجمہ۔ آسمان کے دریا پر چاند ہالہ کو (اپنی بچاؤ کی) ڈھال بنائے گا۔ اور زمین کے فرش پر ٹیلے سبز گھاس کی زرہ پہنیں گے۔ تالہ کی بجائے ہالہ ہونا چاہیے)

(۷) اکحل۔ ایک رگ کا نام۔ جب بدن میں خون زیادہ ہو جاتا ہے اس کی فصد سے کم کرتے ہیں۔

ترجمہ۔ سُرخ بید کے تمام اعضا سے رگ اکحل کھلے گی تاکہ خون (زیادتی سے) اسکا مزاج بگاڑ نہ دے (بید بالکل سرخ دکھلائی دیگی)۔

(۸) شمر۔ حوض۔ تالاب۔ سوھان۔ ریتی۔ پالش کا آلہ۔ صیقل۔ صاف کرنا۔

ترجمہ۔ ہوا تالاب کے پانی کے ساتھ وہ معاملہ کرے گی جو صیقل سوہان سے آئینہ کے چہرہ کے ساتھ کرتی ہے (صاف وشفاف بنادے گی)

(۹) دَی۔ جاڑے کا ماگھ مہینہ۔ خزان۔ نما۔ بڑھنا۔ عزل۔ بیکاری۔ شحنہ۔ کوتوال

ترجمہ۔ خزان کے موسم نے جس کو بڑھنے کے کام سے معزول کر دیا تھا۔ قوتِ روئیدگی کا کوتوال اب اس کو کام سپرد لگاتا ہے۔ یعنی بڑھنے کا حکم دیتا ہے۔

(۱۰) عکس۔ پرچھائیں۔ منقل۔ بھٹی۔ انگیٹھی۔ مناقل جمع۔

ترجمہ۔ گلاب اور لالہ کے پھول کا عکس اپنے آس پاس کے ساتھ وہ بات (روشنی کرتا ہے) کہ رات کے وقت تنور اور انگیٹھی کے چاروں طرف آگ کا عکس بھی نہیں کرتا۔

(۱۱) صمغزاد۔ سبزہ زار۔ ناقہ۔ اونٹنی۔ نوق جمع۔ جمل۔ اونٹ۔ جمال جمع۔

ترجمہ۔ اب آسمان ایک سبزہ زار بنجائے گا اور اُس میں بادل ایسے معلوم ہونگے کہ گویا بالکل سچ مچ سب اونٹنیوں اور اونٹوں (کے قافلے) چلے جارہے ہیں۔

(۱۲) مَیل - خواہش - اطفال نبات - روئیدگی کے بچے - پودے - قوّت - پہلا بمعنی طاقت دویم بمعنی روزی -

ترجمہ - طاقت اور غذا کے لحاظ سے پودون کا مختلف میلان ہوگا - ایک نے (قوت سے) اوپر کو سر اوٹھا رکھا ہوگا اور دوسرے نے (غذا کے لئے) نیچے کو سر جھکا دیا ہوگا -

(۱۳) نمازدگر - ہی عصر کیوقت کی نماز - افراشتہ کا فاعل بہار - پلّہ - یائے نسبت منسوب بہ پلّہ بمعنی زینہ و مرتبہ - در گہ نیتی بھی صحیح ترجمہ - بہار نے ہر عصر کی نماز کے وقت (سر شام) قوس قزح (یا شفق) کے اثر سے زحل کے اوپر ایک بڑا زینہ دار یا مرتبہ کا محل بنایا ہے یعنی فصل بہار نے قوس قزح سے اپنے لئے ایک بڑا مرتبہ کا محل بنایا ہے - یا نمازدگری نے نیتی کی درگاہ اوج زحل پر بلندی کی ہر یعنی نیستی کو دنیا سے اوٹھا دیا -

(۱۴) خیر - بھلائی - مثل زدن - تشبیہ دینا - دستورِ قوی - مراد وزیر - صدر - سینہ - سردار صدور جمع - اجل - جلیل کا اسم تفضیل بہت بڑا -

ترجمہ - اس طور پر کہ اس کی بھلائی یا بلندی کی تشبیہ بہت بڑے سردار زمانہ کے وزیر کے بلند دروازہ (محل) کے سوا (کسی اور چیز) سے نہین دے سکتے یعنی وہ قوس قزح کا محل وزیر کی محل کی مانند ہے

(۱۵) ناصر - مددگار - انصار جمع - طاہر - پاک - اطہار جمع - دین کی جمع ادیان اور دولت کی جمع دُوَل - ترتیب - ہر چیز کو اس کے رتبہ پر رکھنا -

ترجمہ - دولت (سلطنت) اور مذہب کا حامی مددگار پاکیزہ - پاک خاندان والا وہ جو دین کی پرورش اور دولتون کی ترتیب کا سبب ہے - یعنی بڑا دیندار اور بہت منتظم ہے -

(۱۶) اجرام - اجسام - جرم کی جمع - کواکب - ستارے - کوکب کی جمع - حوادث - نئی ہونیوالی باتین - مشکلات - حادثہ کی جمع -

ترجمہ - وہ (وزیر) جس کی رائے ستارون کے جسمون کو روشنی دیتی ہے - اور وہ جسکا قلم مشکلون کی شکلون کو حل کرتا ہے (دور کر دیتا ہے)

(۱۷) صدق - سچائی - صواب - درستی - علل - علت کی جمع - بیماریان - (عربی عبارت پڑھنے کے لئے بھی نحو کی ضرورت ہے -)

ترجمہ - وہ جس کی باتون مین سچائی اور درستی اس طرح داخل ہے جس طرح کہ عربی زبان کے کلمون مین نحو اور تعلیلات (ہوتی ہین) یعنی صدق و صواب اسکے کلام سے کبھی جدا نہین ہو سکتا -

(۱۸) مکارمت - بزرگی - مکارم جمع - ریا - دکھلاوا - معجزہ - عاجز کرنیوالی بات - نہایت نشاد

ذِمراق - مکاری - حِیَل - حیلہ کی جمع -
ترجمہ - وہ جس کی بزرگی سے دکھلاوے کا خیال اس طرح دور ہے - جسطرح کہ پیغمبر کے معجزون سے مکاری اور حیلے دور ہین -)
(۱۹) رخصت - اجازت - رُخص جمع - الوان - رنگ لون کی جمع - حدوث - ہونا - خلقت - اکثر - زیادہ - اقل - کم -
ترجمہ - اوس کی اجازت بغیر طبیعت (نیچر) کائنات کے رنگ نہین باندہتی (پیدا نہین کرتی) اور عقل اس کے دفتر بغیر کم اور زیادہ مین تمیز نہین کرتی -
(۲۰) اعجال - جلدی کرنا - تجبر او - قایم ہونا ہے - جبل - پہاڑ - جبال جمع -
ترجمہ - اُس کی باگ کے ہاتھ سے پورا ہوا کی سی جلدی پیدا ہوتی ہے - اسکی سواری کے پاؤن سے پہاڑ کا سا قیام نکلتا ہے - یعنی اوسکا گھوڑا چلنے کیوقت ہوا اور ٹھیرنے کیوقت پہاڑ کی مانند ہے -
(۲۱) لال - گونگا - اجہاش - موٹی زبان والا - گم سُم - احول - بھینگا - جس کو ایک چیز کی دو دکھلائی دیتی ہین -
ترجمہ - گویائی اس کے قلم کے سامنے موٹی زبان والے کی مانند چپ چاپ رہتی ہے - عقل اسکی نگاہ کے سامنے بھینگے کی طرح ٹیڑہا دیکھنے لگتی ہے - یعنی وہ بڑا منشی اور بصر وقیافہ شناس ہے -
(۲۲) مولود - اسم مفعول بمعنی مصدر - ولادت - موالید - مولود کی جمع - پیدا کی ہوئی چیزین عناصر - مرحبا - خوش آمدی - ویلکم -
ترجمہ - (قضا و قدر نے) اس کی ذات کے عناصر پیدا ہونے کے دن یہہ کہا - اے عملی (دنیائی وجود) کے لحاظ سے آخر اور علم و فضیلت کے اعتبار سے اول مرحبا - آئے آئے
(۲۳) سمر - قصہ - شہرت - مراد مشہور - اسمار جمع - اجناس - جنس کی جمع - قسمین - آفاق اُفق کی جمع آسمان کے کنارے - مراد دنیا - مثل - کہاوت - امثال جمع -
ترجمہ - اسے بزرگی کی تمام قسمون کے ساتھ تمام دنیا مین مشہور (ممدوح) اور اے ہنر کی ساری باتون کے ساتھ کل جہان مین کہاوت (ضرب المثل)
(۲۴) نظرا - کورس مین غلط ہے - نظیر - مانند - چاہیئے - ذات وخوابت کی ضمیر اضافی نظیرہ بدل سے متعلق ہے -
ترجمہ - تیری ذات کے آئینہ کی سواد کہین اور) تیرا النظیر نہین دیکھ سکتے - تیرے خوابگ

خیال کے سوا تیرا مانند نہین دیکھ سکتے۔ (خواب مین انسان اپنے دل کو کام وغیرہ کرتے دیکھتا ہے
اور حقیقت مین وہ خود نہین ہوتا۔ اس لئے کہا کہ توہی اپنے خواب مین اپنا بدل دیکھ سکتا ہے)
(۲۵) خدائی ورسول کی بائے خطاب بمعنی ہستی۔ مقدر۔ مقرر کیا ہوا۔ وحی۔ خداوندی الہام
منزل۔ خدا کی طرف سے اوتاری ہوئی۔
ترجمہ۔ توخدا نہین ہے لیکن تیرا ہاتھ تقدیر مین لکھا ہوا رزق لوگون کو دیتا ہے۔ تو رسول وپیغمبر نہین
ہے لیکن تیری گفتگو خدا کی طرف سے آتاری ہوئی وحی ہے۔
(۲۶) عزّ وجل۔ بہت ہی عزّت وجلال والا (دونون صرف خدا ہی کے لئے بطور صفت استعمال
ہوتے ہین۔)
ترجمہ۔ توبھی جانتا ہے کہ مین جو کچھ تیری تعریف مین کہون سب درست ہے۔ عزوجل کے سوا (کیا دکو ثنا
وصفت) ہے جو تجھپر درست نہین۔
(۲۷) عصیان۔ نافرمانی۔ زلل۔ لغزش۔ خطا۔ زلات جمع۔
ترجمہ۔ جو تعریف مین تیرے لئے نہ کہون تہمت اور غلطی ہے۔ جو فرمانبرداری مین تیرے واسطے
نجالاؤن نافرمانی اور خطا ہے۔
(۲۸) محلّ۔ موقع۔ قابل۔ درست۔ شَرع۔ مذہب شرائع جمع۔ نبیّ مرسل۔ خدا کی طرف سے
بھیجے ہوئے پیغمبر۔
ترجمہ۔ عمدہ موقع کے بغیر شعر ٹھیک اور اچھے نہین ہوتے (جس طرح) بھیجے ہوئے نبی کے بغیر مذہب
کامل نہین ہوتا (ربقا رمر بغیر اصلاح نہین ہوتی)
(۲۹) مُفصّل۔ شرح کے ساتھ بیان کیا ہوا۔ مُجمل۔ اختصار کے ساتھ ظاہر کیا ہوا۔ مختصر۔
ترجمہ۔ مین تجھکو دوسری (مستقل) دنیا بھی نہین کہہ سکتا۔ کیونکہ یہہ (دنیا) مفصل جہان ہے اور
تو مجمل (یہہ سب تیری ہی تفصیل ہے)
(۳۰) اَسبابِ وجود۔ ہونے کے سبب۔ عَون۔ مدد۔ نہ زال لا لکی چاہئے۔ دُوَل۔ دولت
کی جمع۔
ترجمہ۔ جہان ہر چیز کا) سبب صرف تیری کوشش کو جانتا ہے نہ کہ وجود کے اسباب کو۔ یعنی ہر چیز کے
وجود کا سبب توہی توہوتا ہے نہ دنیا کے معمولی اسباب) زمانہ تیری ہی مدد سے دولتین پاتا ہے۔ اور نہ
آسمانون سے۔

(۳۱) مکان - رتبہ ہونا - خردل - رائی - - همه - بڑی -
ترجمہ - تیرے ہونیکی وجہ سے دنیا ساتون آسمان سے بڑھکر ہے اور تیرے کمال کے مقابلہ مین تمام دنیا ایک رائے سے بھی کم ہے -
(۳۲) آیمن - بیخوف - آمن کا امالہ - نیاز - حاجت -
ترجمہ - تیری سخاوت کی وجہ سے تمام دنیا حاجت و فقر سے بے پرواہ ہے - تیرے انصاف کی وجہ سے تمام دنیا خرابی سے پاک ہے -
(۳۳) آزل - پیدایش - زمانہ قدیم -
ترجمہ - کہربا پتھر نے جب تیری عدل والی پیشانی کی گرہ دیکھی (یعہ دیکھا کہ جہان عدل کی وجہ سے تیری طرف کھنچا چلا آتا ہے) تو اس کے مزاج نے اپنی (تنکون کو اپنی طرف کھینچنے کی) تاثیر کو گذشتہ زمانہ کی طرف واپس بھیجدیا (کیونکہ وہ آدمیون کو کھینچتا دیکھ کر شرمندہ ہوگیا -)
ترجمہ - تیرے انصاف کا ہاتھ دنیا پر اس طرح پھیلا ہوا ہے کہ اگر موت کا ہاتھ بھی (اس دنیا کے لینے کا) قصد کرے تو بندہ جائے (شل ہوجائے) -
(۳۵) عقل کل - حضرت جبرئیل - پہلی عقل جس کو خدا نے پیدا کیا اور باقی تمام عقلون کو اسنے -
قبل - طرف - طرح -
ترجمہ - عقل اول بھی کسی قیاس و اندازہ سے تجھپر واقف نہین ہوسکتی - اور دشمن کسی طرح سے تجھ سے بے خوف نہین ہوسکتا -
(۳۶) بالش - تکیہ - صدر - مسند - گدی - جمع - مختل - گڑبڑ - پریشان - اسم مفعول
ترجمہ - تیرے تکیہ بغیر وزارت کی مسند خالی - تیرے دبدبہ کے بغیر ملکون کے کام خراب تھے -

(۳۷) دولتکے - اور روزکے مین کاف تصغیر اور یائے تحقیر - تزویر - جھوٹ بولنا - مکاری -
حیل - حیلہ کی جمع -
ترجمہ - تیرے دشمن نے اگر بیکڑون کوششون سے ذراسی دولت پائی بھی تو مکاریون اور حیلون سے اُس کو صرف چند روز قایم رکھ سکا -
(۳۹) خیل - یہان مراد تکبر و حشمت - وحل - کیچڑ -
ترجمہ - آخر کار اس کی حشمت کا گھوڑا سر کے بل گرا - یہانتک کہ وہ ایک ہی دفعہ گدہے کیطرح کیچڑ مین پھنسگیا

یا تیرے ایک ہی حملہ مین ایسا عاجز ہو گیا جیسا گدھا کیچڑ مین پھنس کر ہو جاتا ہے۔
(۳۹) رائحہ۔ خوشبو۔ رائحہ گل۔ مراد آرام و راحت۔ روح اجل۔ آخری وقت کی روح مرتے وقت کی
جان۔ کیونکہ اجل کے معنی زمانِ عمر کے ختم ہونیکے ہین۔ پچھلے سانس۔ یا روح اجل۔ مراد موت کا فرشتہ
ترجمہ۔ پس دولت مین تیری دشمن کو کوئی قیام نہین ہے۔ اگر اوسکی اخیر جان پھول کی ذراسی بھی خوشبو نہ پاسکے تو
کچھ تعجب نہین یا موت کا فرشتہ اوس کیلئے پھول کی ذراسی بھی خوشبو نہ لیجائے یعنی اوسکی جان آرام کیساتھ نہ نکالے تو کچھ
(۴۰) دعاوی۔ دعوے کی جمع۔
ترجمہ۔ اے ممدوح سخاوت کے دعوے تیرے ہاتھ کی ہتیلی بغیر بیکار و فضول ہین۔ (تو بڑا سخی
اور شاعر ہے) اسے موصوف کلام یا شاعری کے قانون تیرے قلم بغیر برباد ہین۔
(۴۱) کنف۔ پناہ۔ اکناف جمع۔ اکثر۔ زیادہ۔ اقل۔ کم۔ دو جگہ پہ سادات کے لئے ہے۔
ترجمہ۔ بندہ کو برسون گذرے ہین کہ تیری دولت کی پناہ مین اپنے زمانہ کا غم کیا کم اور کیا زیادہ۔
(بالکل) نہین کھایا۔ بالکل بےغمی سے زندگی بسر کرتا ہون۔
(۴۲) ترجمہ۔ ورنہ اس سے پہلے زمانہ اُس کے ساتھ وہ معاملہ کرتا تھا۔ جو کہ آگ اور پانی شکر اور شہد
کے موم (کچے موم) کے ساتھ کرتے ہین۔
(۴۳) سماک۔ برج اسد کے نیچے دو ستارے ہین۔ ایک کو سماک رامح کہتے ہین کیونکہ اس کی شکل ایک
دمدار ستارہ قریب ہونیکی وجہ سے نیزہ دار کے مانند ہے دوسرا تنہا ہے اس لئے اسکو اعزل کہتے ہین
ضرابت۔ مار۔ نکبت۔ مصیبت۔ نکبات جمع۔
ترجمہ۔ کبھی سماک رامح کی طرف سے نیزہ کا سا کچوکا لگتا تھا۔ اور کبھی سماک اعزل کی طرف سے بیکاری
کی مصیبت پہنچتی تھی۔ مین طرح طرح کی آسمانی بلاؤن مین گرفتار تھا۔
(۴۴) گل خودرو۔ خود اُگنے والی گھاس پوس کے مختلف رنگون کے پھول جو برسات مین اکثر
ہوتے ہین۔
ترجمہ۔ ڈر اور شرمندگی کا اثر زمانہ کی غصہ کی وجہ سے دوست اور دشمن سب کے سامنے اُسکے
چہرہ کو خود اُگنے والے پھولون کی طرح پھیکا اور زرد پیلا رکھتا تھا۔ یعنی مین ہمیشہ غمگین رہتا تھا۔
(۴۵) کارہ۔ نفرت کرنیوالا۔ بُرا سمجھنے والا۔ لا تستمع۔ سمع سے نہی۔ نہ سُن۔ واَلِہ۔ پریشان والہان
جمع۔ لا تسئال۔ سوال سے نہی۔ مت پوچھ۔ اُوکی ضمیر ایام کی طرف پھرتی ہے۔
ترجمہ۔ اُس کے غصہ سے کانون کو نفرت ہوگی۔ بس سنو ہی مت۔ اس کے غصہ سے ہوش پریشان

ہون گے پوچھو ہی مت !۔

(۴۶) - الحمد للہ - خدا کا بڑا شکر ہے۔ تعب - تکلیف۔ ناق - اونٹنی - نوق جمع - جمل - اونٹ - جمال جمع -

ترجمہ - خدا کا بڑا شکر ہے کہ اب قیامت تک (وہ تو وہ) اس کے اونٹ اور اونٹنیاں بھی مصیبت کی قطار مین نہین بندھ سکتے -

(۴۷) قسرا - دبدبہ - مہربانی - تجویف - وہ چیز جو کسی کھوکھلی چیز کے اندر بھری ہو - گودا - بصل پیاز -

ترجمہ - (وہ اسکا دماغ آج) تیری مہربانی کی وجہ سے دماغ کے گودے کی مانند (مغز گری) بنگیا - اگرچہ کل پیاز کی ترکیب کی مانند (جس مین چھلکون کے سوا کچھ نہین ہوتا) بالکل پوست ہی پوست تھا -

(۴۸) ترجمہ - یہ تیرا نصیبہ ہی تھا جس نے اس کی سوئی ہوئی دولت کو ایسی سستی کی نیند سے اس طرح جگا دیا

(۴۹) محل - درجہ - مرتبہ - شرافت - بزرگی - یہان سے دعائیہ اشعار شروع ہو گئے ہین -

ترجمہ - جبتک ہر چیز کا مرتبہ اس کی بزرگی سے بلند ہوتا ہے - تجھکو تمام چیزون پر بزرگی اور مرتبہ حاصل ہے -

(۵۰) فاعل اول - عقل اول یا حضرت جبرئیل جو سب سے اول پیدا ہوئے - سماوات - آسمان - سما کی جمع - قابل آخر - نہایت ہی آخری درجہ کی ادنے قوت - اسفل - پست تر - سب سے نیچے - گھٹیا -

ترجمہ - فاعل اول جب تک آسمانون سے بلند ہو ؛ اور قابل آخر عناصر مین سب سے کمتر ہو - قیامت تک -

(۵۲) ترجمہ - ہر مجلس مین تکیہ اور گدی تجھ سے آراستہ رہین - گدی کا مرتبہ ہر محل مین تیری وجہ سے بلند رہے -

(۵۳) ارکان - وزرا - امرا - آعیان سردار - عین کی جمع - ملجاء - جائے پناہ - حجاب - دربانون کا انتظام

ترجمہ - تیری درگاہ وزیرون اور امیرون کا مقصد رہے اور اوسپر دربانون کا انتظام رہے - تیری مجلس سردارون کی جائے پناہ اور اوس مین مدح اور غزل رہین (ہمیشہ پڑھی جایا کرین)

(۵۴) ترجمہ - زمانہ کے اقبال کا پاؤن تیرے بدخواہ (دشمن) کی طرف جانے کے لئے لنگڑا ہو جائے - اور آسمان کا اسیب وتکلیف (پہنچانیوالا) ہاتھ تیرے بھلا چاہنے والے کی طرف (جانیمین) بیکار رہے -

طریق کامیابی

شرح قصائد ظہیر فاریابی

یہ قصیدہ ظہیر نے قزل ارسلان کی تعریف مین لکھا ہے

(۱) محرم - رازدار - واقف - محارم جمع - توبوا الی اللہ - خدا کی طرف لوٹو - توبو - توبہ سے امر جمع مذکر - الی - طرف - اللہ - خدا - ترجمہ = صبح ہی صبح جب مین عیش و خوشی کی محفل کا رازدار ہوا (جب صبح کے وقت مجھکو بہت ہی خوشی ہوئی) تو مینے حورون کے ہونٹون سے یہ آیت سنی "تم خدا کی طرف رجوع ہو"

(۲) گوش ہوش - اضافت استعارہ - قدس - پاکیزگی - زبدہ - خلاصہ - چنا ہوا - چھانٹا ہوا - مقدورت مخلوق - ترجمہ = پاکیزگی کے دربار (خدائے پاک) کیطرف میری عقل کے کان مین آواز آئی کہ اے تقدیر (خداوندی قوت و احکام) کے خلاصہ اور دنیا (مخلوقات) مین سب سے چنے ہوئے (ظہیر! جواب مذ آیندہ اشعار مین ہے)

(۳) رباط - سرائے - مکان - اربطہ جمع - سیل - رو - سیول جمع - معمور - پر - بھری ہوئی - معمور و خراب مین تضاد و مقابلہ - ترجمہ = دنیا رو کے راستہ مین ایک اجڑے ہوئے مکان کی مانند ہے - تو یہ خیال مت کر کہ وہ تیری ایک مٹھی بھر خاک سے آباد ہو جائیگی یعنی تیرے وجود کی مٹھی بھر خاک دنیا کو آباد نہین کر سکتی اسلئے بقائے دائمی کے فکر مین نہ پڑ -

(۴) نزہت - سیر و تفریح - قصور - قصر کی جمع - محلات - ترجمہ = تو فنا کی چوکھٹ (دنیا) پر دل نہ لگا - اسلئے کہ دوسری جگہہ (بہشت مین - کارکنان قضا و قدر نے) تیری تفریح کے لئے محلات تیار کئے ہین (تیرا اصلی و جاودانی مکان بہشت ہے)

(۵) حسود - حاسد کی جمع - دیکھکر جلنے والے - غیور - غائر کی جمع - غیرت والے مراد و فادار - مگر حرف

ترجّی - ترجمہ = شاید تجھکو یہ معلوم نہین ہے کہ یہان (دنیا مین تجھپر حسد کرنے والے دشمن کتنے زیادہ) ہین اور تیرے وفادار دوست کتنے (کم) ہین -

(۶) مآمن - جائے پناہ - مآمن جمع - مخوف - خوف سے بھری ہوئی - ترجمہ = کوشش کرتا کہ تو سلامتی سے کسی امن کی جگہہ مین پہنچ جائے کیونکہ راستہ (دنیا) بہت خوفناک ہے اور منزل (بہشت یا عالم آخرت) بہت دور ہے -

(۷) نشیب و فراز - اونچ نیچ - مراد مشکلات - پیشگاہ پیش ہونیکی جگہہ - مراد میدان قیامت - نُشور - اُٹھنا - مراد قیامت - ترجمہ = تو خیال کر کہ راستہ مین عدم کی چوکھٹ (دنیا) سے لیکر قیامت کی کچہری تک کسقدر مشکلین ہین (بہت ہین)

(۸) مسافت - فاصلہ - سفر کرنا - اقامت - ٹھیرنا - مغرور - دھوکا کھایا ہوا - اسم مفعول - ترجمہ = تجھکو راستہ (زندگی) مین بہت لمبا چوڑا سفر کرنا ہے تو اِس دو دن کے قیام (چند روزہ زندگی) پر کیون دھوکا کھاتا ہے -

(۹) نفور - نفرت کرنے والے - ترجمہ = تو ایک گروہ (دنیا کے مجمع) مین پردیسی اور مہمان ہے ایسا کام مت کر کہ لوگ تجھسے ایک دفعہ ہی نفرت کرنے لگین بلکہ ایسا جینا کہ بعد مرنے کے + گا ہے گا ہے تو کوئی یاد کرے -

(۱۰) مایہ - دولت - یہان صرف کثرت ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے - ترجمہ = ذرا دیکھ تو سہی کہ جب سے تیرا پیٹ بھرا اور بدن ڈھکا ہے تو کتنے جاندار تجھسے گھائل اور دکھیا ہوئے ہین (تو نے اپنا پیٹ پالنے اور بدن ڈھکنے کے لئے بہت سے جاندارونکو تکلیف دی ہے)

(۱۱) سوآم - سائم کی جمع - چرنے والے جانور - ہوآم - ہامہ کی جمع - کاٹنے والے کیڑے مکوڑے - طیور - طائر کی جمع - پرندے - ترجمہ = تیری وجہ سے پرندون اور کیڑے مکوڑون کے بدن پر کیا کیا بوجھ (رکھے ہوئے) ہین (بہت تکلیفین ہین) جنگلی جانور اور پرندون کے دلون مین تیرے سبب سے کتنے داغ (بہت ہی مصیبتین) ہین -

(۱۲) ساطور - چھرہ - سواطیر جمع - خلق کورس مین غلط ہے خ پر نقطہ نہین چاہیے - ترجمہ = جنگل مین جانور بیفکر جھاڑ جھنکار کھاتا ہے اور تو اُسکے حلق کے لئے چھرا تیز کرتا ہے - (تو بڑا بیرحم ہے)

(۱۳) کناغ - کرم پیلہ ریشم کا کیڑا - اطلس و سیفور - رنگین ریشمین کپڑون کے نام - ترجمہ = ریشم کے چند کمزور کیڑے دل کا خون پی پی کر (بڑی تکلیفون سے) تنتے ہین (کوئے بناتے ہین) تو اُنکو جمع

کرتا ہے (اور کہتا ہے) یہ اطلس ہے اور یہ کمخواب ہے۔
(۱۴) کفن۔ مردہ پر کا کپڑا۔ اکفان جمع۔ مروّت۔ آدمیّت۔ انسانیت۔ کہ وارد ہے مین کاف کدامیہ۔
ترجمہ = تو مردہ کپڑے کا کفن کسوٹ کر پہنتا ہے۔ مروّت والون مین سے تجھکو کون معذور سمجھیگا (یہ کام مروت کے خلاف ہے)
(۱۵) غایت۔ زیادتی۔ مترصّد۔ منتظر۔ قے۔ اوگلنا۔ ترجمہ = حرص کی زیادتی سے تو اس لالچ پہ منتظر بیٹھا ہے کہ شہد کی مکھی شہد اُگلے اور تو اپنا مُنہ میٹھا کرے۔
(۱۶) دیجور۔ کالی سیاہ رات۔ دیاجی جمع۔ وقتِ صبح۔ مراد قیامت۔ شب دیجور۔ مراد دنیا۔ زندگی
ترجمہ = صبح کے وقت (قیامت کے دن) تجھکو دن کی طرح صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ تونے اندھیری رات (زندگیِ دنیا) مین کسکے ساتھ محبت کی ہے؟ (دنیا کی حرص و طمع مین گرفتار رہا)
(۱۷) تتق۔ مکان کا پردہ۔ یہ لفظ ترکی ہے۔ مقہور۔ مغلوب۔ ترجمہ = کیونکہ آدمی بزرگی کے پردہ (خدا کے دربار) مین دخل نہین پاتا۔ لیکن جب خواہش اور لالچ کے لشکر کو دبا لے۔
(۱۸) ترجمہ = شراب سے ہاتھ آلودہ مت کر کیونکہ وہ نرا خون ہی جو انگور کے دل سے بوند بوند ہو کر ٹپکا ہے۔
(۱۹) ترجمہ = جب سے خدا کی محبت نے میرے دل کا گریبان پکڑا (میرے دل مین خدا کی محبت پیدا ہوئی) اُسی وقت سے مینے اس دھوکے کی ٹٹی (دنیا) سے اپنی ہمّت کا دامن چھڑا لیا۔
(۲۰) ترجمہ = میرے دل سے شراب اور معشوق کا خیال دور ہو گیا۔ اور میرے سر سے طنبورا اور بربط کی آواز نکل گئی۔ (طبلہ کی تھاپ اور سرنگی کا سر سب بھول گیا)
(۲۱) ثنا۔ تعریف اثنیہ جمع۔ خداگان مین الف و نون نسبت کا ہے یعنی قبضہ و تصرف مین خدا کے مانند آقا۔ صدور۔ صدر کی جمع۔ سردار۔ خداگانِ صدور۔ دلو نکا مالک۔ ترجمہ = سردارون کے آقا یا دلون کے مالک (ممدوح) کی تعریف اور دعا کے علاوہ مینے جو کچھ کہا اور کیا اب اس سے شرمندہ ہون۔
(۲۲) وزیر۔ بوجھ اُٹھانے والا۔ وزراء جمع۔ نصیر۔ مددگار۔ انصار جمع۔ رایت۔ جھنڈا۔ منصور۔ فتحمند۔ کامیاب۔ ترجمہ = پورب اور پچھم کا سنبھالنے والا سلطنت اور مذہب کا مددگار (خدا کرے) کہ اُسکا بلند جھنڈا قیامت تک فتحمند رہے۔
(۲۳) حدیقہ۔ چھوٹا سا باغ۔ حدائق جمع۔ صحیفہ۔ چھوٹی سی کتاب۔ صحائف جمع۔ اس شعر مین اضافات تشبیہی ہین۔ ترجمہ = اُسکے فکر کے باغ مین غلط ہوا کبھی نہین چلی۔ (اسکی رائے ہمیشہ صائب رہی) اور پریشانی کی گرد اسکے ارادہ کی کتاب پر کبھی نہین بیٹھی (وہ اپنے ارادہ پر ہمیشہ قایم رہا)

(۲۴) جہات - جہت کی جمع - اطراف - صدرہ - سینکڑون مرتبہ - ہندسان فلک - آسمان کے ہندسہ دان لوگ - نجومی - معترف - اقرار کرنے والا - ترجمہ = اسکے کمال کی لمبائی اور چوڑائی کی وسعت تا پینے مین نجومیون نے سیکڑون دفعہ اپنی کم علمی کا اقرار کیا ہے -

(۲۵) صولت - دبدبہ - شان وشوکت - مراد زور - مخمور - نشہ مین مست - شرابی - ترجمہ = بادشاہون کے دل اور آنکھون پر اسکا خوف ایسا چھایا ہوا ہے - جیسے کہ شراب کا زور شرابی کی طبیعت پر (سب ممدوح سے مغلوب ہین)

(۲۶) دقائق - دقیقہ کی جمع - باریکیان - سُہا - بنات النعش مین سے ایک ستارہ کا نام - ترجمہ = تیری گویائی کی باریکیان سہا ستارے کی طرح کیا خوب چھپی ہوئی ہین - لیکن دنیا مین آفتاب کی طرح مشہور ہین

(۲۷) صریر - لکھنے مین قلم کی آواز - کشف - کھولنا - دور کرنا - زبور - حضرت داؤدؑ پر اتری ہوئی کتاب کا نام - آپ زبور کو بہت خوش آوازی سے پڑھا کرتے تھے - ترجمہ = تیرے قلم کی آواز مشکلون کے حل کرنے مین (وہ اثر رکھتی ہے) جو حضرت داؤدؑ کی آواز زبور کے ادا کرنے مین (رکھتی تھی)

(۲۸) مجمر - انگیٹھی - مجامر جمع - جیب - گریبان - جیوب جمع - بخار - دھوان - بھاپ - ابخرہ جمع - بخور - اچھی دھونی - ترجمہ = آسمانون کے دامن کے نیچے تیرا خلق ایک ایسی انگیٹھی ہے جس نے افق (تمام جہان) کے گریبان کو خوشبوون کے دھوئین سے بھر دیا (بسا دیا) ہے یعنی تو بڑا خلیق ہے

(۲۹) خطہ - سرزمین - ملک - خطط جمع - شعریٰ - ایک نہایت روشن ستارہ جو کہکشان کو پار کرکے چلا جاتا ہے - عبور - پار اترنا - ترجمہ = ملک اسلام کے چارون طرف تیری حفاظت ایسی خندق ہے کہ شعریٰ کو بھی اُس سے پار ہونیکی طاقت نہین -

(۳۰) حریم - محفوظ مکان - احاطہ - چار دیواری - کلیم - حضرت موسیٰ جنہون نے طور پر خدا سے کلام کیا تھا - طور - ایک پہاڑی کا نام جسپر سے حضرت موسیٰ احکام خداوندی سنا کرتے تھے - ترجمہ = بزرگی کے محل کی طرف تجکو اُسی رہنما نے راستہ دکھایا جسنے پہلے حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ کی طرف دکھایا تھا - یعنی خدا خود تیرا رہبر ہے -

(۳۱) علم و رایت - جھنڈا - اعلام و رایات جمع - ترجمہ = تو نے ایک ایسے جھنڈے (شہرت) کے سائے منہ دکھایا ہے کہ صبح کا جھنڈا (سورج) اُسکے سایہ کے نیچے نکلتے وقت چھپ جاتا ہے (تیری شہرت آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے)

(۳۲) حبل - رسّی - حبال جمع - متین - مضبوط - اعتصام - مضبوط تھامنا - سنین - سن کی جمع - سال

شہور۔ شہر کی جمع۔ مہینے۔ ترجمہ۔ اگر سال اور مہینون کا تاگا ٹوٹ بھی جائے (دنیا درہم برہم بھی ہوجائے تو) تجھکو کچھہ خوف نہین کیونکہ تونے ایک مضبوط رسّی (اسلام) کو مضبوط پکڑ رکھا ہے۔

(۳۳) ترجمہ۔ (قضا و قدر نے) تیرے نصیبہ کا چراغ اُس شمع سے روشن کیا ہے جس سے سورج بھی پروانہ کی طرح روشنی مانگتا ہے (تیرے نصیبہ کی روشنی ذات خدا یا ذات محمدی سے ہے)

(۳۴) نہال۔ پودہ۔ نما۔ اُگنا بڑھنا۔ ترشح۔ پھوار۔ بحور۔ بحر کی جمع۔ دریا۔ ترجمہ۔ تیرے مرتبے کے پودے نے اُس حوض سے نشو و نما پائی ہے جسکی پھوار سے دریا نکلے ہین۔

(۳۵) ترجمہ۔ جب تیری عقلمندی نے جہان مین روشنی پھیلائی تو غیب کے پردے مین کوئی بھید چھپا نہین رہا (تو بہت بڑا عقلمند اور غیب کی باتون سے آگاہ ہے)

(۳۶) کرکسان گردون۔ دو نہایت اونچے ستارون کا نام جن مین ایک کی شکل اُڑنے والے گدہ کی مانند ہے اور دوسرے کی گرنے والے کے مثل جن مین سے اول کو نسر طائر۔ دوم کو نسر واقع کہتے ہین تیہو۔ تیتر۔ بٹیر یا کوا۔ عصفور۔ چڑیا۔ عصافیر۔ ترجمہ۔ تیری ہمت کے ہمانے آسمان کے گدھون (ستارون) کو کمزوری کی عاجزی سے کوا بلکہ چڑیا خیال کیا ہے۔ (تیری ہمت نہایت بلند ہے اور تیرے مقاصد بہت عالی ہین)

(۳۷) حصر۔ گھیرنا۔ گننا۔ دور۔ گردش۔ چکر۔ ادوار جمع۔ محصور۔ شمار کی ہوئی۔ اسم مفعول۔ ترجمہ۔ جسطرح آسمان کے چکرون کو گن نہین سکتے (قیامت تک) آسمان کے چکرون کی مانند تیری عمر بھی انگنت (بہت سی) ہو۔

(۳۸) ملل۔ ملت کی جمع۔ مذاہب۔ اقوام۔ بنی۔ بُنیاد ڈالا ہوا۔ موقوف۔ کفایت۔ حمایت۔ مقصود۔ بند کیا ہوا۔ منحصر۔ ترجمہ۔ ملک اور قومون کی درستی تیری عنایت پر موقوف ہے۔ مذہب اور سلطنت کی ہمیشگی تیری حمایت پر منحصر ہے۔

بادشاہ نُصرۃ الدین ابوبکر ابن محمد کی تعریف اور تخت نشینی کی تعریف مین

ظہیر اصل مین ابو بکر ابن محمد کا ہی پالا ہوا ہے لیکن قزل ارسلان نے تخت نشینی کے بعد اسکو اپنے پاس بلا لیا تھا مدت کے بعد لوگون نے اسکا رسوخ دیکھکر چغلیان کھائین اور بادشاہ کو مخالف بنادیا قزل ارسلان مر گیا اور ابو بکر کی تخت نشینی ظہیر نے یہ قصیدہ لکھا۔

(۱) صفّہ۔ چبوترہ۔ مکان۔ صُفف جمع۔ ترجمہ۔ صبح کے وقت جب بادل باغ مین ڈیرہ ڈالتے مین (باغ پر چھا جاتے ہین) تو پھول تنہائی کی کوٹھری (حالت غنچگی سے نکلکر اور شگفتہ ہوکر) دوست

کی مجلس مین جاتا ہے (صبح کے سُہانے وقت کھلے کھلے پھول دوست کے پاس جاتے ہین)

(۲) اعتدال۔ مساوات۔ برابر ہونا۔ مصدر باب افتعال۔ ترجمہ= اگر قلم کی نوک سے کوئی تصویر بناتے ہین تو ہوا کے اعتدال سے وہ جاندار بنجاتی ہے۔

(۳) نوائے خارکن۔ دل سے خارِ غم نکالنے والی آواز مراد خوش کرنے والی۔ عندلیب کی جمع عنادل سروکار۔ تعلق۔ کام کاج۔ ترجمہ= بلبل سے غم رُبا آواز کا نکلنا کوئی تعجب کی بات نہین کیونکہ مدت تک اسکا تعلق کانٹون (خزان) کے سوا کسی چیز سے نہین تھا (خزان گئی بہار آئی بلبل چہچہانے لگین)

(۴) ترجمہ= کیا کیفیت ہے کہ پرندے چہچہا رہے ہین۔ کیا سبب ہے کہ پھول نچھاور کر رہے ہین (خود کو بہار کی دامنون پر قربان کر رہے ہین)

(۵) سہی۔ سیدھا۔ رقص۔ ناچنا۔ دست زدن۔ تالیان بجانا۔ خوشی کرنا۔ ترجمہ= ابھی تو سیدھے (خوبصورت) قدوالے سرو نے ناچنا شروع نہین کیا۔ چنار اپنے ہاتھون (پتّون) کی تالیان بجا بجا کر کیون خوش ہو رہا ہے؟

(۶) غالیہ۔ ایک مرکب خوشبو کا نام۔ لُولُو۔ موتی۔ لآلی جمع۔ ترجمہ= شاید آج باغ کی دُلہن اپنا جلوہ دکھلائیگی (بن ٹھن کر ظاہر ہوگی) کیونکہ باد بہار خوشبو پھیلا رہی ہے اور بادل موتی برسا رہے ہین۔

(۷) کلیم۔ خدا سے باتین کرنے والے حضرت موسیٰ۔ فروغ۔ روشنی۔ ترجمہ= سُرخیِ گلاب کی چمک نے بلبل کو درخت کی ٹہنی سے حضرت موسیٰ کی طرح دیدار کا عاشق بنا دیا ہے یعنی پھولون مین جلوۂ طور نظر آ رہا ہے۔

(۸) مہد۔ گہوارہ۔ مُہود۔ جمع۔ ترجمہ= سوسن کا پھول ابھی گہوارہ کی قید سے رہا نہین ہوا (پوری طرح کھلنے بھی نہین پایا) کہ حضرت عیسےٰ کی طرح بولنے مین اپنی زبان نکالی (جب حضرت مریمؑ پر لوگون نے بدگمانی کی تو حضرت عیسےٰؑ نے گہوارہ مین سے خود انکی برأت اور اپنی عبودیت ظاہر کی تھی)

(۹) شاہد۔ خوبصورت۔ معشوق۔ عذار۔ رخسار۔ ترجمہ= باغ نے ابھی بادل کے دودھ (مینھ) سے ہونٹ نہین دھوئے مگر معشوقونکی طرح اسکے رخسارے کے گرد سبز خط نکل آیا۔ (مینھ کو برسے کچھ دیر نہین ہوئی کہ تمام باغ سرسبز ہوگیا)

(۱۰) رعنا۔ خوبصورت۔ شہلان۔ مست۔ خمار۔ نشہ۔ ترجمہ= خوبصورت نرگس نے مستی کی نیند مین پھر سر جھکا دیا۔ حالانکہ ابھی اسکی آنکھون سے نشہ کا نشان گیا بھی نہ تھا (ابھی اسکا نشہ دور نہین ہوا تھا کہ فصل بہار کی کیفیت سے پھر مست ہوگئی)

(۱۱) ترجمہ= دنیا خوشی کی اس حالت مین اور اس (جہان مین) بادشاہ کی مجلس ایسی ہی ہے جسطرح کہ

سال کے درمیان بہار کا موسم (تمام جہان خوشی سے بہرا ہوا ہے اور خاصکر بادشاہ کی مجلس تو سال کی بہار کی مانند ہے)

(۱۲) مطالع - مطلع کی جمع - روشنی کی جگہہ - مراد پیشانیان عصمت - بیگناہی - ترجمہ = وہ مجلس نہین ہے بلکہ ایک ایسا آسمان ہے جسکے مطلعون (ستارہ نکلنے کے مقامات) سے بیگناہی کا ستارہ ایک ایک گہڑی مین سو مرتبہ چمکتا ہے (بادشاہ کی مجلس گناہ سے پاک صاف ہے)

(۱۳) ترنم - سر نکالنا - الحان - لہجہ کے ساتھ پڑہنا - گانا - موسیقار - ایک جانور کا نام جس کی آوازون پر علم موسیقی کی بنیاد ڈالی گئی ہے یہ جانور ہزارون راگ جانتا ہے - ترجمہ = اُسکی محفل مین کے گویون کے راگ اور گیتون کی کثرت سے آسمان کا دماغ ہمیشہ موسیقار کی آواز سے بہرا رہتا ہے -

(۱۴) حریم محفوظ مکان - ترجمہ = اُسکے دربار کے احاطہ مین کوئی گمان بہی نہین کرتا کہ آسمان نے ظلم سے کسی دل پر تکلیف ہے -

(۱۵) نعرہ - غل - تحسین - شاباش دینا - راوی - بیان کرنے والا - رواۃ جمع - ترجمہ = زمانہ تعریفنا کا نعرہ مارتا ہے جب بادشاہ کی مدح کسی شعر بیان کرنے والے کے لفظون سے اُسکے کان مین پہنچتی ہے (اُسکی مدح سنکر لوگ بہت خوش ہوتے ہین)

(۱۶) سرہنگ - فوجی سردار - سپاہی - یمین - داہنا - یسار - بایان - ترجمہ = خدمت اور فرمانبرداری کے طور پر سپاہیون کی جگہہ اُسکے دروازہ پر بادشاہ دائین بائین قطار باندہے کہڑے ہین -

(۱۷) طالع نصیبہ - ستارہ - سعد - نیک - اچہا - مسند - گدی - تخت - مسانہ جمع - ترجمہ = تمام زمین کا بادشاہ نیک نصیبہ کے ساتھ سلیمان کی طرح بادشاہی کی گدی پر بیٹہا ہوا ہے -

(۱۸) نصرۃ - مدد مصدر سے بطور مبالغہ اسم فاعل مراد ہے - مدار - گردش - چکر کرنا مصدر میمی - ترجمہ = زمانہ کے بادشاہ ہونگا آقا مذہب کا مددگار (نصرۃ الدین نام بہی ہوسکتا ہے) سورج اور چاند جسکے حکم کے موافق گردش کرتے ہین -

(۱۹) ترجمہ = دنیا کا فتح کرنے والا ابو بکر ابن محمد ایسا ہے کہ ایک پیدل سے ایک لاکہ سوار کو بہگا سکتا ہے

(۲۰) خلد - ہمیشگی - جنت - نکہت - خوشبو - طبلہ - صندوقچہ - ڈبہ - ترجمہ = اسکی محفل کی خاک سے بہشت کی خوشبو آتی ہے - جسطرح عطار کے ڈبہ سے عنبر کی مہک (آتی ہے)

(۲۱) سرہ - پاکیزہ و عمدہ - ترجمہ = ایسے عمدہ وقت مین کوئی شخص ایسی محفل اپنے اختیار مین نہین رکہتا تو یہ بات چہوڑ دے (کسی کے بس مین نہین ہے کہ ایسے موقع پر ایسی مجلس سجا سکے)

(۲۲) ترجمہ = زمانہ نے مجھپر بدخدمتی کی تہمت لگائی (اور کہا) کہ وہ (ظہیر) دنیا کے حاکم (بادشاہ) کی درگاہ سے بیزار ہوگیا ہے (پھر گیا ہے)

(۲۳) عقیدہ - دلی خیال - محبت - عقائد جمع - ناچار - مجبور - ضرور - ترجمہ = جو شخص میرے عقیدہ سے واقف نہین ہے اگر یہ بات سنی تو مجبور (ضرور) اسکو یقین کرلے گا (کیونکہ اسکو میری دلی حالت معلوم نہین)

(۲۴) ترجمہ = جب میرا تمام فخر (گھمنڈ) علم پر ہے اور وہ نادانی کی نشانی ہے - تو اب مین یہ شرم (عیب) کہان لیجاؤن - اور اس شرم کی بات کو کیونکر سہون -

(۲۵) اصرار - ضد کرنا - ترجمہ = مجھکو (مجھمین) صبر کرنے کی طاقت کہان رہ سکتی ہے جب زمانہ ایک جھوٹی بات پر ایسا اصرار کرتا ہے یعنی بدخدمتی کی تہمت پر -

(۲۶) صلیب - سولی - ایک تکھنٹی لکڑی کا نام جسکو کیتھولک عیسائی گلے مین پہنتے ہین یہان کفار سے وہی مراد ہین - زُنّار - جنیو - وہ دہاگہ جو ہندو گلے مین پہنتے ہین - ترجمہ = تو یہ خیال نہ کر کہ کافر لوگ اپنی صلیب توڑ ڈالینگے (تیرے دشمن بہتان باندہنے و دشمنی سے باز آجا ئینگے) یہ ہی غنیمت ہے کہ ایماندار لوگ (تیرے دوست) جنیو نہ پہن لین (مخالف نہ بنجائین - خود کو خطاب کرتا ہے -

(۲۷) استظہار - مدد چاہنا - عون - مدد - ترجمہ = اے دنیا کی پناہ (بچانے والے) آج زمانہ مین تو ہی ہے کہ زمانہ تیرے عہد سے مدد مانگتا ہے (اس شعر مین چونکہ ذرا سا سکتہ پڑتا ہے اسلئے امروز کے الف کو ساکن پڑھنا چاہئے)

(۲۸) ترجمہ = آسمان نے تیرے رتبہ کی وجہ سے (چونکہ تو اسکے نیچے ہے) گدّی سے پیٹھ لگائی تیرے انصاف سے ظلم نے دیوار کی طرف مُنہ پھیر لیا -

(۲۹) پشت بر مسند افراشتن - بکمال قوت پانا - روئے در دیوار آوردن - حیران و پریشان ہونا - ترجمہ = زمانہ نے تیرے ہاتھ کو روزیون کا ذمہ دار دیکھا (ہے) آفتاب نے (جو اپنی گردش سے عمرین کاٹتا ہی) تیری تلوار کو عمرونکا کاٹنے والا پایا (ہے)

(۳۰) مرکب - سواری - موکب - لشکر - مراکب و مواکب جمع - کیمیا - وہ دوا جس سے تانبا سونا رانگ چاندی بنجائے - سکّہ خورشید - گولائی کی وجہ سے اضافت تشبیہی - عیار - پرکھنا - خالص - ترجمہ تیری سواری کی گرد ایسی سچی اور حکمی کیمیا ہے کہ آفتاب کی مُہر (اشرفی) اس سے بالکل خالص سونا نکلی

(۳۱) رَیّ - عراق عجم کا ایک مشہور شہر - چشم ہمّت - اضافت استعارہ - ترجمہ = جس شخص نے دنیا مین تیری قبولیت کی عزّت پائی (تو نے اسکو قبول کرلیا) اسکی ہمّت کی آنکھ مین رَیّ کا ملک نہایت ہی

ذلیل ہے یعنی ملک رے جہان مین رہا کرتا تھا اور جسکو بوجہ خوبی کے عروس الدنیا کہتے ہین وہ بھی کچھ حقیقت نہین رکھتا۔

(۳۲) ترجمہ = تیرے دربار کی جدائی مین مجکو کسطرح قرار ہو سکتا ہے۔ حالانکہ آسمان نے ابھی میرے کام کو قرار نہین دیا یعنی اگر رے مین میرا کام برقرار ہوجاتا تو شاید وہان ٹھیر بھی جاتا لیکن جبکہ کام بگڑگیا تو مین کس طرح ٹھیر سکتا تھا۔

(۳۳) ترجمہ = مین نے عمر کے باغ مین جو سینکڑون پودے لگائے تھے میری قسمت سے ابھی تک اُن مین سے ایک بھی پھل نہین لایا یعنی ایک مراد بھی پوری نہین ہوئی۔

(۳۴) داد دادن۔ انصاف کرنا۔ حق ادا کرنا۔ زنہار۔ حرف تنبیہ۔ ترجمہ = زمانہ جب تک میری بزرگی اور عقلمندی کی داد نہ دے (مین اُنکا ثمرہ نپاؤن) بھلا مین تیرے دامن سے کس طرح ہاتھ اُٹھا سکتا ہون (دامنش کی شین ممدوح کی طرف راجع ہے)

(۳۵) عُزلت۔ تنہائی۔ انزوا۔ گوشہ نشینی خلقت کو چھوڑنا۔ تمتع۔ فائدہ پانا۔ خوش نصیبی۔ دوّار۔ گھومنے والا۔ ترجمہ = میرے واسطے تنہائی کا وقت اور گوشہ نشینی کا کیا موقعہ ہے یعنی نہین ہے (کیونکہ ابھی تک) گردش کرنے والے آسمان سے مین نے ابھی تک خوش نصیبی اور فائدہ کا دور حال نہین کیا (مین نے زمانہ سے ابھی کچھ فائدہ نہین اُٹھایا۔

(۳۶) پیش رکاب۔ سائیس۔ غاشیہ۔ زین پوش کیمخت۔ مضبوط چمڑہ۔ غاشیہ وار۔ زین پوش کی مانند ترجمہ = ابھی تک میرے زین بردار نے اپنے کندھون پر زین پوش کی بجائے چاند کی کیمخت غاشیہ کی مانند نہین اُٹھائی یعنی میرے مرتبہ کے موافق ہنوز میری قدر نہین ہوئی۔

(۳۷) جوزا۔ یہان وہ شکل مراد ہے جو آسمان پر جنوب مین ایک مرد کی صورت دو کرسی پر قایم ہے پٹکا باندھے ہوئے۔ آڑی تلوار لٹکائے ہوئے سر اور داہنے ہاتھ مین ایک عصا لیئے ہوئے ہے۔ ایثار۔ اپنے نفع پر دوسرے کے نفع کو مقدم رکھنا۔ مجازاً بخشش۔ ترجمہ = ابھی تک جوزا کے پرتلے نے میرے پیٹھ پیچھے سرداروں کی تلوار پر بخشش نہین کی ہے یعنی ابھی مجھے اس قابل نہین بنایا ہے کہ بہت سے سردار تلوار باندھکر میرے پیچھے چلتے ہون۔ معنی دوم = جوزا کے پرتلے نے ابھی تک میری پیٹھ کے پیچھے سردار کی تلوار پر کچھ نچھاور نہین کیا ہے۔ یا اپنے آپکو قربان نہین کیا ہے۔

(۳۸) بساط۔ فرش۔ بُسُط جمع۔ نعوذ۔ ہم پناہ مانگتے ہین۔ باللہ۔ خدا سے۔ یہان بطور کلمۂ تعجب استعمال ہوا ہے۔ ترجمہ = مین بادشاہ کے فرش سے سر کس طرح اُٹھالون۔ خدا کی پناہ! مین اسے

سروکار (تعلق وکام) سے بالکل بیزار ہون۔
(۳۹) ترجمہ = اُس خدا کی قسم ہے کہ زمین اور آسمان کے ذرّے (چھوٹی سے چھوٹی چیزین) اُسکی ذات کی پاکیزگی کا اقرار کرتے ہین۔
(۴۰) ازلیت ۔ مقدم ۔ پہلے ہونا ۔ آثار ۔ اثر کی جمع ۔ نشانیان ۔ ترجمہ = اُس ہمیشہ رہنے والے کی قسم جسکی ازلیّت کے زمانہ مین نہ تو دنیا تھی اور نہ دنیا کے کچھ آثار تھے۔
(۴۱) کشف ۔ کھلنا حقیقت ۔ ترجمہ = جب اُس نے آسمان اور زمین کو نبیون سے سرفرازی دی یعنی اُن مین نبیون کو پیدا کیا اور آدم کو زمین پر اُتارا ۔ تو ان بھیدون یعنی آدم کے اُتارنے اور نبیون کے پیدا کرنے ۔ کی حقیقت اُن دونون مین سے کسی کو معلوم نہ تھی۔
(۴۲) پری سے مراد جنّات ہین ۔ اِہبطو ۔ امر جمع مذکر ہبوط سے ۔ تم اُترجاؤ ۔ ترجمہ = جب اُس نے اہبطو (زمین پر اُترجاؤ) کے حکم سے جن و انسان کو زمین پر پھینکدیا تو ہر ایک کے دل سے رونے کی ہزارون آوازین نکلین یعنی اپنی مصیبت و ذلت پر گریہ و زاری کی۔
(۴۳) اطوار ۔ طور کی جمع ۔ طریقے ۔ اغیار ۔ غیر کی جمع ۔ خدا کے سوا مخلوقات مراد ہے ۔ ترجمہ غیب کے طریقون مین تقدیر کا بھید اس طرح چھپا رہا کہ غیر و نمین کسی کے وہم اور خیال نے (کسی نے) راستہ نہ پایا (کوئی نہ سمجھ سکا)
(۴۴) الواح ۔ تختیان ۔ اُلو ۔ صاحب ۔ مالک ۔ ذو کی جمع ۔ الابصار ۔ بینائیان ۔ مراد عقلمند لوگ۔ ترجمہ = اِس نے عقل کی تختیون پر علم کی شکل اسطرح سے لکھی (عقل کو علوم سمجھنے کی طاقت دی) کہ دیکھنے والونکی آنکھین حیران رہ گئین۔
(۴۵) عمود ۔ ستون شفق ۔ شام کی سُرخ روشنی ۔ خیط ۔ دھاگا خیوط جمع ۔ اُفق ۔ آسمان کا کنارہ جہان زمین و آسمان ملتے دکھائی دیتے ہین ۔ آفاق جمع ۔ طیّار ۔ پرند ۔ مساوی ۔ ترجمہ = جب اُس نے افق کے ستون پر صبح اور شام کی سرخی کا تاگا باندھا ۔ رات اور دن کی ترازو کسطرح برابر ہو گئی۔
(۴۶) فطرت ۔ پیدائش ۔ نیچر ۔ گلنار ۔ انار کا پھول ۔ ترجمہ = اُس کاریگر کی قسم کہ جس نے نیچر کے باغ کو سرو کے سے قد کی خوبی اور گلنار کے سے چہرہ سے سجایا۔
(۴۷) مبدع ۔ ایجاد کرنے والا ۔ تعبیہ ۔ جوڑنا ۔ قایم کرنا ۔ ترجمہ = اُس موجد کی قسم جس نے خاک کے ٹکڑون (انسان) مین خدا کو پہچاننے والا دل اور شکر کرنیوالی زبان قایم کی (اسکو خدا شناس و شکر گزار بنایا)
(۴۸) جواد ۔ سخی ۔ باد بادست ۔ فضول خرچ ۔ وجوہ ۔ وجہ کی جمع ۔ طریقے ۔ وظایف ۔ خرچ کی بجائے

خرج بھی صحیح ہے • وراد۔ وظیفہ بخشش۔ ترجمہ = اُس سخی (خدا) کی قسم جو بادل اور ہوا جیسے فضولخرچ کو ایک ہی بخشش سے برسونکا وظیفہ دیدیتا ہے۔

(۴۹) کریم۔ بزرگ۔ سخی۔ کرام جمع۔ امداد لطف۔ اضافت اقترانی۔ اسحار۔ سحر کی جمع۔ صبح۔ مُبشّر خوشخبری دینے والا۔ ترجمہ = اُس مہربان کرم گستر کی قسم جو ہوا جیسی ناچیز کو صبح کے وقتون مین (اپنی) مہربانی کی امداد کا قاصد (خوشخبری دینے والا بناکر) بھیجتا ہے۔ (امدادِ لطف در اشجار کا بھی نسخہ ہے جس سے شجر طور اور حضرت موسیٰ کے قصّہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

(۵۰) غفور۔ بخشنے والا۔ نفس۔ سانس۔ انفاس جمع۔ استغفار۔ بخشش چاہنا۔ معافی مانگنا۔ آبِ استغفار۔ اضافت تشبیہی۔ ترجمہ = اُس بخشنے والے کی قسم ہے جو استغفار کے پانی سے گناہون کی ہزارون کتابونکو ایک دم مین دھوڈالتا ہے (جب اس سے کوئی گناہونکی معافی مانگتا ہے تو وہ فوراً بخشدیتا ہے)

(۵۱) حصر۔ گھیرنا۔ شمار کرنا۔ روزِ شمار۔ قیامت کا دن۔ کیونکہ اُسدن سب کے گناہ شمار ہونگے۔ ترجمہ = اُس سخی کی قسم کہ اگر تو اُسکی نعمتون کو شمار کرنا چاہے تو قیامت تک بھی اُنکو گن نہین سکتا۔

(۵۲) حکمت۔ عقلمندی۔ مرضی۔ سجل۔ کتاب کو ہمین نقطہ لکھ لو! دیّار۔ دار کی جمع۔ مُلک۔ دیّار۔ بسنے والا رہنے والا۔ ترجمہ = جب اسکی حکمت کا ہاتھ وجود کی کتاب (دنیا و موجودات) کو طے کریگا۔ تو نہ کسی ملک کا نشان باقی رہیگا اور نہ کسی بسنے والے کا (نام رہیگا)

(۵۳) خطبہ۔ اسپیچ۔ قول۔ خُطب جمع۔ لمن الملک۔ آج کسکی سلطنت ہے۔ یہ خدائے پاک دنیا والون سے قیامت کے دن پوچھیگا۔ ترجمہ = جب وہ (قیامت کو) دنیا کے سامنے لمن الملک کا دعویٰ سُنائیگا۔ وہ دنیا والون کے دماغ سے تکبر دور کردیگا۔ (کیونکہ اُنکو صاف معلوم ہوجائیگا کہ حقیقت مین ہم کسی چیز کے مالک نہین)

(۵۴) زلازل۔ زلزلہ کی جمع۔ نفوس۔ انسان مراد ہین۔ ترجمہ = اُن خوف سے بھرے ہوئے زلزلون کی قسم جو عمر کی شام (بوڑھاپے) مین انسانون کو غفلت کی بیہوشی سے خبردار کیا کرتے ہین (بوڑھاپا بتلاتا ہے کہ اب غفلت ہوچکی چلنے کا سامان کرو سفر قریب ہے)

(۵۵) حشر۔ جمع ہونا۔ قیامت۔ ترجمہ = اِس عزت والے ندا دینے والے (اسرافیل یا ذات خداوندی) کی قسم جو قیامت کی صبح کو مخلوقات کو عدم کی نیند سے جگائیگا۔

(۵۶) کرامت۔ بزرگی۔ خلاف عادت کوئی بات مثل معجزہ۔ اخیار۔ خیر کی جمع۔ بھلے نیک لوگ۔ ترجمہ اُن کرامت کے تحفون کی قسم جو (کارکنانِ قضا و قدر) غیب کی طرف سے نیک لوگون کے دامن

مین ڈالتے ہین (دیتے ہین)

(۵۷) جذبہ۔جوش۔بضاعت۔پونجی۔ابرار۔بَرّ کی جمع۔نیک لوگ۔ترجمہ=(خداوندی) عنایت کے اُن جذبون کی قسم جنکے مقابلہ مین نیک لوگون کی پونجی (عبادت) آدھے ذرّے کے برابر بھی نہین تلتی (جسے مولیٰ خود دے اُسکو کاہے کی کمی)

(۵۸) گنجنامہ۔خزانہ کی کتاب۔تاویل مطلب بیان کرنا۔ترجمہ=اُس عقلمندی کے گنجنامہ (لوح محفوظ) کی قسم جسکے معنی کا بھید اسرار کی دنیا سے باہر والا کوئی نہین جانتا۔

(۵۹) دُرج۔ڈبیہ۔ودیعت۔امانت۔ودائع جمع۔مختار۔چھانٹے ہوئے۔پسندیدہ۔مُہر سیل وہ نشان جو بشکل مہر آپکی پُشت پر تھا۔ترجمہ=اُس نبوّت کی ڈبیہ کی مُہر کی قسم کہ اُس امانت (نبوّت) کا رکھنے والا پسندیدہ نبی کی مانند کوئی اور نہ تھا۔

(۶۰) ترجمہ=ابھی رسالت کی صبح نکلنے بھی نہین پائی تھی (آپ رسول نہین ہونے پائے تھے) کہ اُسکی پیشانی کی پرچھائین نے تمام دنیا کو روشنیون سے بھر دیا۔

(۶۱) سکینہ۔تسلّی۔قرار۔عصمت۔حفاظت۔بیگناہی۔عنکبوت۔مکڑی۔عناکب جمع۔ترجمہ=اُس حفاظت یا بیگناہی کی تسلّی کی قسم جسنے اُنکو غار کے دروازہ پر ایک مکڑی کے جالے سے ہی خوش کر دیا

تلمیح شعر۔جب کفار نے آپکے قتل کا ارادہ کیا تو آپ مکّہ سے دو میل ایک غار مین جاکر چھُپے۔قدرت خدا سے مکڑی نے اسپر جالا تن دیا۔جسکو کفار دیکھکر بدین خیال کہ اگر اس مین آپ جاتے تو جالا ضرور ٹوٹ جاتا۔واپس ہوگئے۔آپکے ساتھی حضرت ابوبکر گھبرائے بھی تھے لیکن آپ نے فرمایا ”غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے“ وہ مطلق نہ گھبرائے اور خدا نے اس مکڑی کے کمزور جالے کو ہی حفاظت کاملہ کا ذریعہ بنا دیا۔اور یہ تمام وثوق آپکو اپنی عصمت کی وجہ سے تھا۔

(۶۲) ہمائے سعادت۔اضافت افترانی۔مہاجر۔وہ لوگ جنہون نے مکہ سے مدینہ کی ہجرت اختیار کی انصار۔ناصر کی جمع۔مدینہ والے مسلمان جنکے ہان آپ مقیم رہے۔ترجمہ=اُس نیکبختی کے ہما (نبی پاک) کی قسم جسکا سایہ ہمیشہ کی حکمت (والے خداوند) نے مہاجر اور انصار پر ڈالا۔

(۶۳) حرمت۔بزرگی۔سبق۔آگے بڑھنا۔مضمار۔دوڑ کا میدان۔مضامر جمع۔ترجمہ=ان بہادرون کے سچائی والے قدم کی قسم جنپر اِس (خداشناسی کے) میدان مین کوئی سبقت نہ لیجا سکا نہ بڑھ سکا

(۶۴) طلعت۔چہرہ۔وقار۔عزت۔دبدبہ۔نظر۔ٹکٹکی لگاکر دیکھنا۔ترجمہ=بادشاہ (نصرۃ الدین ابوبکر) کے چہرہ کی روشنی کی قسم کہ گستاخ (بے ادب) آسمان جسپر (اُسکے) دبدبہ کی وجہ سے نگاہ نہین

جما سکتا (گستاخ - حال یا مفعول مطلق واقع ہوا ہے)

(۶۵) چار بالش - چار عناصر - گاؤ تکیہ تخت - چار بالشِ قدر - اضافت تشبیہی - ترجمہ = اُسکے مرتبہ کے تخت یا مسند کی قسم جسکے واسطے رات اور دن کے کالے اور سفید دو سائبان ڈالے ہین یعنی دن اور رات اُسکے لئے بنائے ہین -

(۶۶) پلارک تلوار کے جوہر - تلوار - کف ہتیلی - ہاتھ - بحار - بحر کی جمع - نار کی جمع نیران - ترجمہ = اس موتی جہاڑنے والی تلوار کی قسم جو بادشاہ کے ہاتھ ہین (ایسی معلوم ہوتی ہے) جسطرح کہ آگ کا شعلہ دریاؤن مین ہو -

(۶۷) ترجمہ = اُس زمانہ کی سی تیزی والے اور زمین کو طے کرنے والے گھوڑے کی قسم - اُس آسمان کو ہپاٹنے والی اور ستارون کا شکار کرنے والی کمند کی قسم (زمین پیما - زمان سرعت وغیرہ چارون اسم فاعل ترکیبی ہین)

(۶۸) ترجمہ = اِن تمام قسمون کی سچائی کی قسم کہ بڑائی کی وجہ سے جنکا بوجھ اُٹھانا زمین و آسمان کیلئے مشکل ہے

(۶۹) بستر م - بالم - ترجمہ = کہ دنیا مین میری آنکھ اُسوقت روشن ہوگی جب مین بادشاہ کی چوکھٹ کا غبار چہرہ پر ملون (یا آنکھون مین لگاؤن)

(۷۰) ترجمہ = ای آقا اگر تو میری حالت کی تحقیق کرے تو (معلوم ہوگا کہ) سچی باتون مین سے مینے جو کچھ کہا وہ ہزار مین سے ایک ہے -

(۷۱) ترجمہ = مین تیرے دروازہ کو تمام یورپ و پچہم کے عوض کبھی نہ بیچونگا - کیونکہ مٹ جانے والے ڈھیر کی مٹی (مجھکو) بقدر نہین ہے (ایک نسخہ تو دہ قالی کا بھی ہے یعنی وہ مٹی جو قالین کے نیچے جمع ہوجاتی ہے)

(۷۲) شاغل - متوجہ کرنے والی - تبار - خاندان - عقار - غیر منقولہ جائداد - ملک - وہ چیز جو قبضہ مین ہو - ترجمہ = دنیا مین کونسی چیز مجھکو تیری خدمت سے (روک کر) اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے - کونسا عزیز - کونسا کنبہ اور کونسی ملک و جائداد ہے ؟ (کوئی نہین روک سکتا)

(۷۳) نصاب - اتنا مال جسپر زکوٰۃ واجب ہو - اصل - ترجمہ = میری دولت کی اصل (اصلی دولت) عقلمندی ہے اور یہ تو جانتا ہے کہ اِس بازار (دنیا زمانہ) مین یہ پونجی ایک جو کے برابر (قیمت) نہین رکھتی -

(۷۴) ترجمہ = تیرے دربار سے میرے غائب ہونیکا سبب یہی تھا کہ مین دل سے رنجیدہ (دکھیا دل والا) اور بدن سے بیمار تھا -

(۷۵) ترجمہ = آہ - آسمان کی طرف سے میرے دلپر کتنے داغ بیٹھے اور میری آنکھون مین سے کتنے

کتنے آنسو (ٹکلکر) رخساروں پر بہے ؟

(۷۶) ترجمہ ۔ مین ابھی اس غم مین پڑا ہوا ہون کہ مصیبتون کی موج سے میری عمر کی ناؤ کنارہ پر کسطرح پہنچیگی (دیکھیئے انجام کیا ہوتا ہے اور موت کسطرح لکھی ہے)

(۷۷) رجا ۔ اُمید ۔ ترجمہ ۔ اگر مین ڈر اور اُمید کی وجہ سے حیرانی مین ہون تو وہ اسلیئے ہے کہ میرا پاؤن خزانے پر ہے اور ہاتھ سانپ کی دُم مین ہے (یعنی اُمید سے خوف زیادہ ہے)

(۷۸) ترجمہ ۔ میری شکایتین بہت ہین اور شکر بہت کم ۔ اگرچہ مین تھوڑے اور بہت کی بابت دم تک نہین مارتا (کچھ نہین کہتا)

(۷۹) ترجمہ ۔ عقلمند اور نادان مین فرق بھی اتنا ہی ہے کہ (عالم) اپنی باگ روکے رکھتا ہے (اپنی باتون کو ضبط کرتا ہے) اور (جاہل) کی مہار ٹوٹی رہتی ہے (وہ مُنہ پھٹ ہوتا ہے ضبط نہین کرتا جو کچھ اسپر گزرے کہتا پھرا کرتا ہے)

(۸۰) ترجمہ ۔ مین دائرہ سے باہر قدم نہین رکھتا ۔ مجھکو پرکار کی طرح سر کے بل دنیا کے چارون طرف پھرتا ہوا فرض کر لے ۔

(۸۱) درس ۔ سبق ۔ وظیفہ ۔ ورد ۔ پڑہنا ۔ دُعا ۔ ترجمہ ۔ مین تیری تعریف کا سبق پڑہتا رہتا ہون اور رات کو تیری مدح کا وظیفہ دُہراتا رہتا ہون ۔

(۸۲) سِدرہ ۔ بیری کا درخت ۔ ساتون آسمانون کے بعد ایک مقام کا نام جہانتک حضرت جبرئیلؑ اُڑ سکتے ہین ۔ منقار ۔ چونچ ۔ مناقیر جمع ۔ ترجمہ ۔ میری کسی بندگی کا پرند تیری دعا کا رقعہ چونچ مین لیئے بغیر سدرہ تک نہین اُڑتا (جب خدا کے پاس میری کوئی بندگی جاتی ہے تیرے واسطے دعا کی آمین ضرور ہوتی ہے)

(۸۳) ترجمہ ۔ یہ قصہ بڑہا چلا جاتا ہے اور مین ڈرتا ہون کہ کوئی دل کے گھبرانے سے انکار کرے (اسکو بُرا سمجھے)

(۸۴) ترجمہ ۔ ای بادشاہ مین تیرے واسطے اس سے بہتر دعا نہین جانتا کہ "خدا کرے تو مرتبہ اور عمر سے ہمیشہ پھل کھائے"

مظفرالدین قزل ارسلان کی تعریف مین

(۱) طعم ۔ مزا ۔ اطعام جمع ۔ ترجمہ ۔ تیرے علم کی شرح (تفصیل بیان کرنا) جان کو خوشی کا لطف دیتا ہے ۔ تیرے ہونٹون کی یاد مُنہ مین شکر کا مزا پیدا کرتی ہے ۔

(۲) زبان دادن۔ بیان کرنا۔ حدیث۔ بات۔ احادیث جمع۔ بجلوہ درآمدن۔ خوشی منانا۔ ناچنا۔ طاؤس جان۔ طوطی لب۔ باضافت تشبیہی۔ ترجمہ۔ جب تیرے ہونٹوں کا طوطی کوئی بات بیان کرتا ہے تو جان کا مور خوشی کے مارے ناچنے لگتا ہے یعنی تیری باتوں سے جان کو بہت خوشی حاصل ہوتی ہے۔

(۳) پروانہ۔ فرمان۔ حکم۔ اس میں ایہام تناسب ہے۔ ضیاء۔ روشنی۔ ترجمہ۔ تیرا چہرہ ایک ایسی شمع ہے جو ہر رات اپنے نور سے آسمان کے چاند کو روشنی کا ایک فرمان دیتی ہے (تیرے روشن چہرہ کے حکم سے چاند روشن ہوتا ہے)

(۴) ترجمہ۔ بہت سی خلقت تیرے چہرہ کی ذراسی پرچھائیں سے پروانہ کے مانند جل گئی (لیکن) کوئی اتنا نہیں کہ تیرے چہرہ کی حقیقت و ماہیت کا پتہ بتلا سکے۔ (سب تجھ پر جو اور تیری کنہ ذات سے بیخبر ہیں)

(۵) ترجمہ۔ جہان کہیں کوئی دل ہے تیری زلفیں جادو کرکے لیجاتی ہیں اور بے رنا مہربان آنکھ اور ابرو کے سپرد کر دیتی ہیں۔

(۶) میں نے کوئی ہندو ایسا نہیں دیکھا جو لڑنے والے ترکوں کی مانند جو کچھ اسکے ہاتھ لگ جائے تیر اور کمان (ابرو و نگاہ) کے حوالے کردے (کالا ہونے کے لحاظ سے آنکھوں کی پتلیوں کو ہندو کہا ہے) (اور تیر و کمان سے پلکیں اور ابرو مراد ہے)

(۷) ترجمہ۔ میں نے تیرے زلف اور چہرہ کے سوا کسی کو نہیں دیکھا کہ آفتاب (تیرے چہرہ) کو رات کی اندھیری (کالی زلفوں) کا سائبان دے (بنا دے)

(۸) مقبل۔ اقبالمند۔ خوش نصیب۔ عارض۔ رخسارہ۔ ہجران۔ جدائی۔ ترجمہ۔ اقبالمند وہ شخص ہے جسکو تیرے رخسار کے آفتاب (کی تپش) سے ہجر تیری زلفوں کے سایہ میں پناہ دے یعنی جسکو جسکو تیری زلفوں کا سایہ میسر ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے۔

(۹) در رخم۔ میرا چہرہ دیکھکر۔ زعفران کے کھیت پر جب گزرتے ہیں تو خود بخود ہنسی آیا کرتی ہے۔ ترجمہ اگرچہ میرا چہرہ دیکھکر تجھکو ہنسی آئے تو مجھ پر (اس بات کا) کا احسان مت رکھ (کہ میں صرف تیری خاطر کے لئے ہنستا ہوں) کیونکہ یہ تاثیر تو میرے زعفران جیسے چہرہ کی ہے۔

(۱۰) حرز۔ وہ نرم کھانا جو بیمار کو تسلی کے لئے کھلائیں۔ ناردان۔ انار دانہ کا مخفف۔ ترجمہ۔ اگر تیرے ہونٹ عشق کے بیمار کو تسلی کے کھانے کے طور پر کچھ شکر (میٹھی باتیں) اور انار کے دانے (ہنسی کے دانت) دکھاویں تو اسکا وقت ضرور ہے یعنی اگر تو میری حالت زار پر رحم کرے تو بجا ہے۔

(۱۱) ترجمہ۔ ہم ہیں اور آنکھوں کے آنسو۔ اسلئے کہ دوست کے کوچہ کا سقا اس دولت (اشک) کی

سینکڑون مشکین ایک روٹی کے عوض دیتا ہے (یہان آب اشک بہت سستا ہے)
(۱۲) ترجمہ = وہ نصیبہ واقبال کہان ہو کہ یہ دکھیا عاشق اس کمزور دل اور دبلے بدن کو کچھ قوت دے
(اب تو یہ بھی نہین ہوسکتا کہ طبیعت سنبھال کر دل وجسم کو کچھ قوت دے سکون)
(۱۳) ترجمہ = اب وہ طاقت کہان ہو کہ دل کے درد سے خسرو کے سے مرتبے والے بادشاہ کے
دربار مین (جاکر) ایک آواز لگائے (درد دل کہکر سنائے)
(۱۴) طارم - تارم کا معرّب - لکڑی کا گھر - بالاخانہ - اِمکان - سکت - طاقت - زحمت - تکلیف -
ترجمہ = میری فریاد آسمان کے بالاخانہ سے تو گزر گئی (لیکن اسکو) اتنی طاقت نہین کہ اُس (بادشاہ
کی) چوکھٹ کو کچھہ تکلیف دے (وہان پہنچ کر اسکو میرا کچھہ حال سنائے)
(۱۵) اندیشہ - خیال - ترجمہ = خیال اپنے پاؤن کے نیچے آسمانون کی نو کرسئین رکھے تب قزل ارسلان
کی رکاب کو بوسہ دیسکے یعنی اُسکا مرتبہ نو آسمانون سے بھی بلند ہے۔
فائدہ = حضرت شیخ سعدیؒ نے بوستان مین سعد زنگی کی سیدھی سادی سچّی تعریف لکھتے ہوئے
ظہیر کے اس شعر پر اعتراض کیا ہے کہ ؎ چہ حاجت کہ نہ کرسیِ آسمان + نہی زیر پائے قزل ارسلان -
(۱۶) رُوح القدس - ہولی اسپرٹ - پاکیزہ روح - جبریلؑ - نصرت - کامیابی - فتحمندی - ترجمہ = حضرت
جبرئیلؑ کے مانند جس مقام مین وہ سانس لیتا ہے (جاکر ٹھیرتا ہے) فتحمندی اسکے جھنڈے کے ہما کو
جان دیتی ہو (زندہ بنا دیتی ہے)
(۱۷) کلّہ - کھوپری - نسرین - گدہ کی شکل کے دو ستارے - ایک نسر طائر ہے جو اُڑتے ہوئے گدہ سے
مشابہ ہے - دوسرا نسر واقع جو بیٹھنے والے گدہ کے مثل ہے - ترجمہ = تیری تلوار دشمنون کے بھیجے
(عقل سے خالی) سرونکی کھوپریونکی ہڈیان نسرین کو جو کہ ہما کی مانند ہین بخشتی ہے - (تو تلوار سے دشمنون
کے سر کاٹ کر اوپر کو پھینک دیتا ہے تا کہ نسرین بھی تلوار کے فیض سے محروم نہ رہین)
(۱۸) کائنات - مخلوقات - جناب - دربار - سیمرغ - ایک بہت ہی بڑا پرند - ترجمہ = جب وہم کا سیمرغ
لاکھون سال مخلوقات سے باہر اُڑتا رہے تب شاید اُسکے دربار کا پتا بتا سکے - (کیونکہ دنیا مین تو کوئی
اسکا نظیر ہے نہین)
(۱۹) برگ ریز - بیت جھڑ کا موسم - پتّے گرنا - صرصر - آندھی - تیز ہوا - صراصر جمع - نوروز - بہار کا پہلا دن
ترجمہ = دشمن کی عمر کے پتّے گرانے (دن کم کرنے) مین موت کی آندھی - نوروز کو بھی خزان کی سی
طبیعت (تاثیر) دیتی ہے یعنی مفید چیز بھی اُسکے لیے مضر ہو جاتی ہے -

(۲۰) معرکہ۔ دھکاپیل کی جگھہ۔ لڑائی کا میدان۔ معارک جمع۔ ارغوان۔ ولایتی ڈہاک۔ بہار کے موسم مین اسکے پتے گرجاتے ہین اور تمام سُرخ پھولون سے لدہ جاتا ہے اور باقی موسمون مین پتے رہتے ہین۔ ترجمہ = تیری چمکتی ہوئی تلوار میدان جنگ کے باغ کے عضون کو کشتون کے خون سے ارغوان کے پھولو نکا رنگ دیتی ہے (لالہ زار بنا دیتی ہے)

(۲۱) تر دامنی۔ گنہگاری سے کنایہ ہے۔ برگستوان۔ زرہ۔ جوشن۔ سینہ کے بچاؤ کا فولادی تختہ۔ ترجمہ = اُسکے دشمن کی گناہگاری تاثیر کے لحاظ سے جوشن او رزرہ کا سا رنگ دیتی ہے یعنی گناہِ دشمنی کے سبب وہ روسیاہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لوہے کا اصلی رنگ سیاہ ہے۔

(۲۲) ترجمہ = دشمن پر چھٹکارے کا راستہ اس طرح بند ہو جاتا ہے کہ موت اُسپر کہکشان کے راستہ کو بھی بند کر دیتی ہے (تاکہ دشمن اس سے بھی نہ بھاگ سکے)

(۲۳) سرگرانی۔ تکبر۔ سر کو بھاری کرنا۔ مضبوط بنانا۔ ترجمہ = اُسکا دشمن عمر بھر مین جتنا سر کو بھاری بناتا ہے (تکبر کے پھلاتا ہے) اُسکا بازو حملہ کے وقت اُس گھمنڈ کو بھاری گرز کے سپرد کر دیتا ہے (ہلاک کر دیتا ہے)

(۲۴) ترجمہ = ای بادشاہ تو ایسا ہے کہ بندوبست کے وقت تیری حفاظت گندک کو آگ کے حملہ سے پناہ دیتی ہے۔

(۲۵) وسادہ۔ گدّی۔ رآیت۔ تیری رائے۔ ترجمہ = جہان تدبیر کے راستہ سے تیری رائے داخل ہو جاتی ہے تقدیر اُسکو حکومت کی گدّی پر جگہہ دیتی ہے۔

(۲۶) ترجمہ = آسمان بوڑہا ہے اور تیرے نصیبہ کا ستارہ نوجوان ہے۔ یہی بہتر ہے کہ بوڑہا اپنی (حکومت وغیرہ کی) باری جوان کو دیدے۔

(۲۷) ترجمہ = بادشاہت کے ہما کا مرتبہ اُسی کے لئے سزاوار ہے جسکو تیرا حکم (اپنے) چہتر کے سایہ مین گھونسلا (پناہ) دے (جسکو تیرا حکم پناہ دے وہ ہی بادشاہی کے ہما کی شان پاتا ہے)

(۲۸) ترجمہ = ہر ایک لوہا جو کسی لکڑی پر درست کر کے لگا لین۔ تیرے نیزہ کی مانند دنیا کو آرام کیونکر دیسکتا ہے (تو ہی اپنے نیزہ سے دنیا کا انتظام کرسکتا ہے۔ سب نیزے نہین کرسکتے۔

(۲۹) اعجاز۔ معجزہ۔ شعیب حضرت موسیٰ کے خسر۔ ایک بڑے پیغمبر ہین۔ ترجمہ = ہر جگہہ جہان کوئی حضرت شعیب کی طرح نیزہ کے ہاتھ مین کوئی لکڑی دے (لکڑی کا نیزہ بنائے) تو اس مین حضرت موسیٰ کے سے معجزہ کا اثر نہین ہوسکتا یعنی وہ دشمنون کو ہلاک نہین کرسکتی۔ یہ شعر پہلے شعر سے متعلق ہے)

تلمیح۔ حضرت موسیٰ جب مصر آنے کے لئے تیار ہوئے تو وقت رخصت حضرت شعیب نے انکو بحکم خدا ایک لکڑی دی تھی جب نبوت کے ساتھ حضرت موسیٰ کو دو معجزے ملے اُن مین سے ایک یہ بھی تھا کہ یہ لکڑی زمین پر پھینک دینے سے سانپ بنجاتی تھی اور جب فرعون نے اس معجزہ کو جھوٹا سمجھکر اپنے جادوگرون سے اسکا مقابلہ کروایا تو پہلے انہون نے اپنی اپنی لکڑیان ڈالین اور وہ سانپ بنکر چلنے لگین تو حضرت موسیٰ یہ دیکھکر ڈرے۔ حکم خدا ہوا تم نہ ڈرو ہم تمکو غالب رکھینگے۔ جب انھون نے اپنی لکڑی ہاتھ سے چھوڑی تو وہ بہت ہی بڑا اژدہا بنکر اُن جادوگرون کے کل سانپون کو ہڑپ کرگئی۔ یہان اسی موقع کی تلمیح ہے۔

(۳۰) زمام۔ باگ۔ ازمّہ جمع۔ قران۔ آفتاب کے سوا دو نیک ستارونکا ایک برج مین جمع ہونا۔ صاحبقران وہ شخص جو اسوقت پیدا ہو۔ ترجمہ = اس دنیا سے زیادہ سینکڑون (جہان) گزرجائین (تو شاید) اقبال تجھ جیسے خوش نصیب کے ہاتھ مین ملک کی باگ دے (تیرے مانند خوش نصیب لوگ جلدی پیدا نہین ہوتے)

(۳۱) ترجمہ = تو لڑائی کے میدان مین رستم (کی مانند بہادر) ہے اور خوشی کی مجلس مین حاتم (کی مانند سخی) ہے۔ آسمان اسی سبب سے (زمانہ کی) باگ اور خوشی کا پیالہ تجھکو دیتا ہے۔ (عنان رستم کے متعلق ہے اور قدح حاتم کے متعلق)

(۳۲) برزدن۔ عاجز کرنا۔ مقابلہ کرنا۔ کین کشیدن۔ دشمنی نکالنا۔ بدلہ لینا۔ ترجمہ = جب وہ (آسمان) تیرے سامنے پیالہ رکھتا ہے (تیرے لئے مجلس عیش سجاتا ہے) تو دریا کو شرماتا ہے یعنی تو دریا سے زیادہ فیض کرتا ہے اور جب وہ تیرے ہاتھ مین (ملک کی) باگ دیتا ہے تو تو آفتاب سے بھی سبقت لیجاتا ہے

(۳۳) ترجمہ = جو شخص تلوار کے مانند تیرے سامنے زبان آوری و گستاخی کرتا ہے تیرا غصہ اسکا جواب نیزہ کی زبان (نوک) سے دیتا ہے یعنی اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔

(۳۴) کیوان۔ زحل۔ سنیچر ستارہ جو سیارون مین سب سے بلند ہے۔ یتاق۔ ترکی لفظ ہے۔ پاسبانی چوکیداری ترجمہ = زحل تیری درگاہ کے چارون طرف اپنے پہرہ کی رات کو دن نکلنے تک پاسبان کے قدم چومتا رہتا ہے (تیرے پاسبان کا مرتبہ بھی ایسا بلند ہے کہ زحل بھی اسکو بڑا سمجھتا ہے)

(۳۵) خلائق۔ خلیقہ کی جمع۔ خلقت کے لوگ۔ ہوان۔ نیستی۔ ذلت۔ ترجمہ = ای بادشاہ تمام جہان والے تجھسے عزت دار و دولتمند بنے ہوئے ہین (کیا یہ بات زیبا ہے کہ فقیری مجکو ذلیل کرے) اگر تو میری فقیری کو نیستی کے ہاتھ دیدے (اسکو نیست و نابود کر دے) تو مناسب و سزاوار ہے (ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ مین مستحق ہون)

(۳۶) خرقہ - گدڑی - طیلسان - چوغہ - سر پر باندھنے کا رومال - ترجمہ = زہرہ (عام شعرا) نے تو زربفت کے کپڑے پہن رکھے ہین - اور مشتری (ظہیر) اس گدڑی کا محتاج ہے جو وہ طیلسان کی شکل مین عطا کرے (مشتری (ظہیر) حالانکہ زہرہ (اور باقی شعرا) سے کہین افضل ہے انکا بھی محتاج ہے)

(۳۷ و ۳۸) ترجمہ = تجھ جیسے بادشاہ کے زمانہ مین جب کہ آسمان کی سی بلند جھنڈے والا تیرا وزیر اپنی سخاوت کے) بادلون کے فضلہ سے دریا اور کان بخشتا ہے - کیا یہ مناسب ہے کہ عراق مین (تیرے یہان) تیس سال تک خدمت کرنے کے بعد بھی میری روٹیان (وظیفہ - تنخواہ) مازندران کا بادشاہ ہی دیتا رہے -

نوٹ = آخری وقت قزل ارسلان حسّاد کی چغلیان وغیرہ سنکر ظہیر سے کچھ کشیدہ خاطر ہوگیا تھا - اسکی معذرت مین یہ قصیدہ ہے - شاہ مازندران سے اتابک ابوبکر مراد ہے جو ظہیر کا پہلا مربّی ہے اور آخر مین بھی ظہیر قزل ارسلان کی بے التفاتیون سے عاجز آکر اسی کے پاس چلا گیا تھا سوانح عمری ظہیر دیکھو!

(۳۹ و ۴۰) کسوت - لباس - شہاب - دُمدار اور ٹوٹنے والا ستارہ - طراز - رونق پسندیدگی - رفو مرمت کرنا ترجمہ = (یہ دونون شعر دعائیہ ہین) جب تک آسمان رات کی گدڑی کو رفو کرتا رہے - کبھی شہاب سے سوئی اور کبھی تاگا بناتا ہے (مراد قیامت تک رات اور ستارے رہین گے) خدا کرے ایسا ہو کہ قضا (حکم الٰہی) تیری عمر کے لباس کو بالکل ہمیشہ کی سلطنت کی رونق دے (تو عمر دراز کے ساتھ تخت سلطنت پر قایم رہے)

مظفر الدین قزل ارسلان کی تعریف مین

(۱) غمزہ - آنکھون کا اشارہ - خیرہ کُش - بیگناہ قتل کرنے والا - ظالم - بیباک - ترجمہ = جب سے تیری آنکھون کے اشارون نے جفا کا تیر (بھوؤن کی) کمان پر چڑھایا ہے تیری آنکھ نے دنیا مین بیگناہون کے مار ڈالنے کی رسم (کی بنیاد) ڈالی ہے -

(۲) ترجمہ = اُن تیرون سے جو تیرے غمزون نے کمان پر چڑھائے - بہت سی نازک اور کمزور جانین بلا کے تیر کا نشانہ بنگئین (ہلاک ہوگئین)

(۳) دست سبب - قدم بر کران نہادن کسی کام سے علیحدہ ہونا - ترجمہ = وہ صبر جو غم کی حالت

ہین میرا مددگار تھا (مجھکو تسلّی دیتا تھا) تیرے ہی عشق کی تکلیفون سے (تنگ آکر) جاتا رہا (مجھسے علیحدہ ہوگیا)

(۴) عنان نہادکی جگہہ نہان نہاد ہو تو زیادہ مناسب ہے - عنان در دست کسے نہادن - اختیار دینا - ترجمہ = وہ فکر جو اپنی تاریکی سے عقل کی آنکھ بند کردے - زمانہ کے ہاتھ نے تیری زلفون مین اُسکی باگ رکھی ہے یا اُسکو چھپا دیا ہے (جو تیری زلفون کے جال مین پھنسا فکر مین مبتلا ہوکر عقل سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا یا تیری زلف اِس فکر مین لگی رہتی ہے کہ لوگونکی عقل کو دیوانہ بنائے)

(۵) لطف - پاکیزگی - نزاکت ضمیر - دل ضمائر جمع - درمیان نہادن - ظاہر کرنا - ترجمہ = اور ایسا خیال کہ نزاکت کی وجہ سے دل مین گم ہو جائے آسمان نے راز کے طور پر تیری کمر کے سامنے رکھدیا ہے - مطلب = یہ کہ تیری کمر ایسے خیال کی طرح جو اپنے لطافت کے سبب دل مین گم ہو جاتا ہے موہوم ہے (ماکرت غلط باکمرت چاہئے)

(۶) ترجمہ = آنکھین پردہ سے لگی بیٹھی ہین (منتظر ہین) کہ وہ وعدے جو تیری مہربانی نے جان کے کان مین ڈالے ہین دیکھئے کب پورے ہونگے - پردہ نشستن دیدہ - آنکھ نے اپنا پردہ نہین دھویا یعنی جھپکی تک نہین مراد یہ کہ کھُلی ہوئی ہے - اور منتظر ہے (آنکھ کے ساتھ لفظ پردہ مین صنعت ایہام تناسب)

(۷) درچرا شدن لطف حاصل کرنا چرا - چراگاہ - درخط شدن - عاجز و شرمندہ ہونا - ترجمہ مین ہر وقت تیرے سبزہ خط سے لطف حاصل کرتا ہون عجب ہے کہ میرے لب نے تیرے لب کو چراگاہ سمجھا ہے - یا مین تیرے سبزہ خط سے ہر وقت حیران ہون کہ اُس نے اُس لب شکر فشان پر اپنے لب کیون رکھے ہین (تیرے لب کو چراگاہ سمجھنے سے یہ مطلب ہے کہ مین اُس سے لطف حاصل کرتا ہون)

(۸) ترجمہ = مین تیری زلف (پر رشک) کی غیرت سے اپنا سر پیٹتا ہون کہ اُسنے ارغوان کے تازہ پھولون (تیرے رخسارون) کی بغل مین سر کیون رکھا ہے

(۹) ترجمہ = اِس قسم کی مشکلون اور مصیبتون سے جو کہ تیری محبت کے راستہ مین ہین - وفا کرنے اور عہد (محبت یعنی نبہاؤ قائم رکھنے) پر بہت ہی مشکل سے دل کو قائم رکھ سکتے ہین - (کیونکہ اگر قائم رہین تو وہ مشکلین جنکی برداشت بھی انسانی قوت سے باہر ہے اُٹھانی پڑتی ہین)

(۱۰) ترجمہ = مجھکو یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ محبّت (اللّذت) جو تیرے نازو ادا نے میری

زبان پر رکھی ہے اسکو بادشاہ کی تعریف کے سوا کوئی اور چیز توڑ نہین سکتی۔
(۱۱) ترجمہ = اُس خدائے پاک کا بڑا احسان ہے جسنے آقا (قزل ارسلان) کے نام سے بوڑھے آسمان پر (اس کے) جوان نصیبہ کی گدی رکھی (قایم کی)
(۱۲) ترجمہ = زمانہ کے ہاتھ نے سلطنت کا موتی (اضافت تشبیہی) نیک شگون کے ساتھ قزل ارسلان کے حکم کی آستین مین رکھا (اسکو حاکم وسلطان بنایا)
(۱۳) ترجمہ = دنیا کا بادشاہ مظفر الدین۔ فارس کا مالک۔ جسنے عزت کی وجہ سے ساتون آسمانون پر اپنا قدم جمایا یعنی بڑا مرتبہ والا۔
(۱۴) تنگنائے۔ درہ۔ گلی۔ تنگ مقام۔ تنگنائے سے مراد انڈے کا اندرونی حصہ ہے۔ ترجمہ اُسکے انصاف کی تاثیر کے انڈے مین کاریگری والے نقاش (خدا) نے (انتظام کے) پرند کا جسم اسطرح رکھا ہے (یعنی دنیا کا موجودہ امن وانتظام جو کچھ ہے وہ ایک پرند ہے جو خدا نے بادشاہ کے انصاف کے انڈے مین رکھا تھا۔ اور اب وہ پرند نکل آیا ہے۔ دیکھ لو) آنکھان نہاں اسطرح رکھا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔
(۱۵) اسکے مرتبے نے آسمان کی رکاب کے ساتھ اپنی رکاب رکھی (جمائی) اُسکے حکم نے زمانہ کی باگ کے ساتھ باگ ملائی (اور اسکا ہم پہلو ومقابل بنا)
(۱۶) ہیجا۔ گھمسان کی لڑائی۔ ہمتا۔ مانند۔ برابر۔ شریان۔ غصہ ور۔ ترجمہ = ای بادشاہ لڑائی کے میدان مین عقل نے تجھکو جنگی ہاتھیون اور غرانے والے شیرون کی برابر رکھا ہے (انہی مین سے شمار کیا ہے۔ شجاعت وغیرہ کے لحاظ سے)
(۱۷) ترجمہ = تیرے ہی انصاف کے بدلہ لینے کی وجہ سے چکور نے باوجود اپنی کمزوری کے باشہ کی آنکھ اور باز کے دل مین اپنا گھونسلا بنایا ہے (گویا بازون اور باشون نے تیرے انصاف کی وجہ سے اب شکار کرنا چھوڑ دیا اور چکورون کے دوست بنگئے)
(۱۸) ترجمہ = بنفشہ کی آنکھ نے تیرے غصہ کی تصویر خواب مین دیکھی تھی۔ اسلیئے تیرے دشمن کی طرح گھٹنون مین سر جھکا لیا ہے۔
(۱۹) زشب یعنی از شب۔ پاسبان سے مراد پاسبان فلک۔ زحل ہے۔ یہ ستارہ سب سے بلند ہے ترجمہ = آسمان کے ساتون قلعون کی چھت پر رات کے وقت (جب پاسبان اپنے کام پر مستعد ہوتے ہین) تیری ہوشیاری نے اپنا پانون پاسبان فلک کے اوپر رکھدیا یعنی تجھکو

اس سے زیادہ بلندی دی اور تو اپنی دانشمندی کی وجہ سے اسکی پاسبانی کے سبب اس سے زیادہ بلند ہو گیا)

(۲۰) قرین۔ ساتھی۔ مانند۔ اقران جمع۔ ترجمہ = تو اپنے تمام ہمعصرون سے ممتاز اور بے مانند ہے اسی لئے زمانہ نے تیرا نام خسرو صاحبقران (وہ بادشاہ جو دو نیک ستارون کے ایک برج مین جمع ہونے کے وقت پیدا ہوا ہو) رکھا ہے۔

(۲۱) بباد داد۔ ہوا مین اڑا دیا۔ باد ہا۔ مین ایہام تناسب ہے۔ ترجمہ = تیرے ہاتھ نے دین کے مخالف کے سر کو اُن ہواؤن (قوت) سے جو کہ اسنے (ہاتھ نے) بھاری بھاری گرزون کے سرون مین رکھی ہے بالکل اُڑا دیا (نیست و نابود کر دیا)

(۲۲) ترجمہ = تیرے مرتبہ نے آفتاب اور آسمان کے سر پر گھوڑا دوڑایا (انکو بھی مات کر دیا) تیری سخاوت نے دریا اور کان کے دل پر داغ لگا دیا (کیونکہ وہ بھی اُتنے زر و جواہر نہ دیتے ہونگے جتنے تو دیتا ہے)

(۲۳) ترجمہ = دنیا کی طبیعت اگرچہ غل اور فساد سے بھری ہوئی تھی (لیکن) تیرے انصاف نے پھر چین چان کی عادت ڈال دی۔

(۲۴) ترجمہ = دنیا مین حسد کے سبب جو تاریکی پیدا ہوئی ہے اُسکو سرمہ اجل کے سوا کوئی زائل نہین کر سکتا اسلئے تیرے دشمن کی آنکھ مین (فلک نے) نیزہ کی نوک سے سرمہ اجل لگایا ہے یا وہ چکا چوند جو زمانہ نے تیرے دشمنو کی آنکھ مین نیزہ کی نوک سے بھر دی ہے وہ سرمہ اجل کے سوا دور نہین ہو گی

(۲۵) مسرع۔ جلدی کرنے والا۔ ترجمہ = تیرا تیر ایک ایسا تیز پرواز ہے کہ کمان کے جھکنے سے پہلے تقدیر نے فتحمندی کی خوشخبری اسکے منہ مین رکھدی ہے (جہان جا کر لگے گا کارگر ہو گا اور فتحمندی کا باعث بنے گا) یا یہ کہ تقدیر نے اس خیال سے کہ تیر مجھسے پہلے پہنچیگا اسلئے اُس نے فتحمندی کی خوشخبری کمان مین سے نکلنے سے پہلے ہی اُسکے منہ مین رکھدی۔

(۲۶) خط تکلیف کسی کام کے کرنے کا حکم جیطرح شریعت کے احکام ہین۔ امتثال۔ حکم ماننا ترجمہ = وہ سر جو آسمان نے تکلیف کے خط (بندگی کے فرمان) سے پھیر لیا تھا (اور کسی کا کہنا نہ مانتا تھا) تیرے حکم کے ماننے مین تیری چوکھٹ پر رکھا ہے۔

(۲۷ و ۲۸) ترجمہ = جب تک عقل کے ماننے مین یہ بات نہین آتی (عقل نہین مانتی) کسی شخص نے سلطنت کے ہمیشہ باقی رہنے پر دل پختہ کر لیا (یقین کر لیا ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ سبکو سامنے فنا ہوتا دیکھتا ہے) تو ہمیشہ زندہ

کیونکہ حکم الٰہی نے تیری سلطنت کی باری کو آخری زمانہ کا فتنہ دور کرنے کے لیے مقرر کیا ہے ۔ تمت

کارنامۂ سخن طرازی

شرحِ قصائدِ عرفی شیرازی

در نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

(۱) اقبال۔ قبول کرنا۔ میگزد۔ ڈنک مارتا ہے۔ تکلیف دیتا ہے۔ ارباب ہمم۔ ہمت والے لوگ۔ ہمم ہمت کی جمع۔ نیشتر۔ نشتر۔ آلۂ فصد۔ لا۔ کلمۂ نفی۔ نہین۔ نعم۔ کلمۂ ایجاب۔ ہان۔ معنی:۔ اہل ہمت (فقرا) کو لوگون کی بخشش کا قبول کرنا۔ برا معلوم ہوتا ہے۔ انکی ہمت ہان اور نہین کا نشتر نہین کھاتی ہے۔ مطلب۔ یعنی اگر کسے بر اہل ہمت کرم کند ایشان را قبول کردن آن ہم سخت ناگوار ست چہ جائیکہ پیش کسے دستِ سوال دراز کردہ نشتر لا و نعم خوردن غرض اوصاف ہمت ہمان ست کہ خاقانی رح در قصیدۂ خود تحریر کردہ نیز دیگرے میگوید۔ ؎

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق   باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

(۲) از رغبت مین از سببیہ ہے۔ الم آشوب۔ الم کا پریشان کرنے والا۔ زین باد۔ اشارہ بطرف ہوائے دنیا۔ معنی:۔ مین دنیا کی خواہش کے سبب الم کا پریشان کرنے والا نہین بنتا اور اس ہوا سے الم کی زلف (جمعیت) کو پریشان نہین کرتا۔ مطلب:۔ این ست کہ من رغبت دنیا نمی کنم از انیکہ حالا ہمین یک الم ست کہ دنیا مرا حاصل نیست ازین خیال زلفِ الم مجموع ست و اگر رغبت او کنم و در ہوا و ہوس گرفتار شوم از یک الم مجموعۂ آلام خواہم شد

(۳) فقیری۔ یہان اُس فقر سے مراد ہے جسکی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ الفقر فخری۔ نقم سکی میم مفعولی۔ سیاست۔ حکومت و انتظام۔ شریعت کے موافق سزا دینا۔ وجود۔ ہستی عدم۔ نیستی۔ معنی:۔ اگر مین عدم کو وجود کی آنکھ مین جگہ نہ دون یعنی ہستی کو معدوم نہ سمجھون۔ تو

تو فقیری مجھکو ہمت کی مسند سے سیاست کے ساتھ گھسیٹ کر نیچے ڈالدے۔ مطلب یعنی اگر من رغبتِ دنیا کنم و ماسوائے واجب الوجود چیزے دیگر را موجود شمارم از نعمتِ فقر و ہمت محروم شوم

(۴) بے برگی۔ بےسامانی۔ ساماں۔ مین الف لون نسبت کا ہے یعنی منسوب بہ زر کیونکہ سام کے معنی زر کے ہین۔ بیمہری۔ محبت نہ کرنا۔ مراد بےپروائی۔ درم۔ ساڑھے تین ماشہ چاندی کا سکہ مجازاً روپیہ معنی۔ میری بےسامانی خود سامان کے دل پر رشک کا داغ لگاتی ہے۔ میری بےپرائی دینار و درم کے چہرہ کو زرد کرتی ہے مطلب۔ یعنی چونکہ من بادشاہِ مسندِ فقرم ازین رو جمعیت خاطرِ من از بیسامانی ست چراکہ در سامانِ دنیا اندیشۂ سود و زیان ست و بیسامان فارغ از سود و زیان ہمچنین دینار و درم ازین ندامت زرد رو یعنی شرمندہ اند کہ عرفی از ما مہر نمی کند اگر او مہر کردے ما خود را چیزے دانستندے۔

(۵) جوہر۔ وہ شے جو بالذات قایم ہو۔ مجازاً کمال و ہنر۔ شرف۔ بزرگی۔ آبا۔ باپ دادا۔ اب کی جمع۔ اینجا اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف۔ یم۔ دریا۔ یہان مراد باپ دادا۔ سر بہ ابر سودن۔ فخر کرنا۔ جیسے۔ سر بفلک سودن معنی۔ اگرچہ اس موتی (مین) نے دریا کا سر ابر تک پہنچا دیا ہے یعنی گو میری وجہ سے میرے خاندان کو عزت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن تاہم یہ فقر و ہمت کا جوہر ذات باپ دادا ہی کے شرف نسبت سے حاصل ہوا ہے مطلب این ست کہ این مسندِ فقر و ہمت مرا از آبا و اجداد رسیدہ است کہ ایشان ہمہ اربابِ ہمم و اصحابِ کرم بودہ اند پس من مصداق (الولد سر لابیہ یعنی بیٹا باپ کا ایک بھید ہوتا ہے) چرا صاحب فقر و ہمت نشوم۔

(۶ و ۷) مناصب۔ بڑے عہدے۔ دودہ۔ خاندان۔ نقش و نگار در و دیوار شکستہ سے عرفی اپنی ذات مراد لیتا ہے کہ جسکی حالت بوجہ فقر و ہمت کے ٹوٹی پھوٹی اور خراب خستہ ہے۔ آثار نشانیان۔ بدید۔ ظاہر۔ صناوید۔ بزرگ اور سردار لوگ۔ صندید کی جمع۔ عجم۔ ملک فارس۔ معنی۔ اگرچہ مرتبون اور بڑے عہدون کی کشمکش مین سب نے خاندان کو گمنام کردیا یعنی اسکی شہرت جاتی رہی لیکن ٹوٹے پھوٹے در و دیوار کے نقش و نگار یعنی میری ذات سے ملک فارس کے بزرگون کی نشانیان ظاہر ہین اپنے صاحب فقر و ہمت ہونے کی تائید مین کہتا ہے کہ اگرچہ۔ مطلب۔ اگرچہ خویش و تبارِ من دامنِ ہمت و دولتِ فقر را گذاشتہ بدنیا طلبی مشغول شدند لیکن از ذاتِ خراب خستہ من ثابت میشود کہ این از خاندان عالیشانِ اربابِ ہمت و فقر است۔

(۸) تا - انتہائے گوہر - ذات - نسب - نسل - خاندان - بازنہ استد - نہ رُکے - آبا - باپ دادا - اب کی جمع - معنی - اگر میں اپنے باپ داوون مین اصحاب کرم کو شمار کرون - تو حضرت آدم کی ذات تک میرا نسب نہین رُک سکتا - مطلب - اینکہ من آنچنان کس ہستم کہ از من تا آدم ہمہ بزرگان من اصحاب کرم بودند -

(۹) اما - لیکن - وصف اضافی - وہ وصف جو کسی کی طرف نسبت دینے سے ہو - فتوی - حکم شرع - معنی - لیکن نسبتی وصف ذاتی ہنر نہین ہو سکتا - ہمت والون کے لئے ہمت کا یہی حکم ہے - مطلب - اینکہ ہمہ آبا و اجداد من اگرچہ تا آدم اصحاب کرم بودند لیکن ہمت من برین وصف اضافی راضی نمیشود و میگوید کہ از وصف ذاتی بر مسند فقر بنشین و کوس لمن الملکی بزن -

(۱۰) نجابت - اصالت - بزرگی - جہد یعنی چمکتی ہے - اب و عم - باپ اور چچا - معنی - یہ اصالت اور بزرگی کی بجلی جو میری ذات سے چمکتی ہے - ایک تعریف تو ہے لیکن میرے باپ دادا کی ذات کے لئے - مطلب - این سخن کہ من از خاندان اصحاب کرم ہستم اگرچہ اصالت و نجابت من ظاہر میکند لیکن این امر برائے من قابل مدح نیست بلکہ برائے بزرگان من است -

(۱۱) گل - پھول - مخصوص گلاب کا پھول - ریحان - سبزہ - خوشبودار گھانس - شم - سونگھنا - قوت شم - سونگھنے کی طاقت یعنی شامہ - معنی - پھول اور سبزہ کی تعریف ہوا کی طرف نہین لوٹ سکتی - اگرچہ ہوا سونگھنے کی طاقت کو خوشبو دیتی ہے - مطلب - یعنی چنانکہ وصف خوشبو جانب گل و ریحان راجع میشود نہ جانب ہوا ہمچنین وصف نجابت من سوئے بزرگان من راجع میشود نہ مخصوص من -

(۱۲) الحمد للہ - خدا کا شکر ہے - اینک - ابھی - شہادت - گواہی - لوح - علم الٰہی - تختی - قلم - حکم خدا - خامہ - معنی - خدا کا شکر ہے کہ مجھکو نسب کی پروا نہین ہے - اس دعوی کی گواہی کے لئے مین ابھی لوح و قلم کو طلب کرتا ہون - مطلب - یعنی شکر خدا است کہ شرف من برین اصالت و نجابت نسبی نیست بلکہ خدا تعالی مرا جوہر ذاتی دادہ است کہ من شہنشاہ ملک سخن ہستم و برین دعوی من لوح و قلم دو گواہ عادل موجود ہست -

(۱۳) دو چیز را بیک دست برداشتن مراد ان دونون کو برابر سمجھنا - علم - جھنڈا - معنی - سکندر کے اقبال نے میرے نظم کی بادشاہت کے سبب قلم اور جھنڈے دونون کو برابر سمجھا ہے - مطلب این است کہ نظم من بزور قلم چنان جہانگیری کرد کہ اقبال سکندر ہم بطفیل آن علم و قلم ہر دو را برابر اختیار

کردہ است۔

(۱۴-۱۵-۱۶) دوران۔ زمانہ۔ آزنو یعنی از سر نو۔ شید۔ راگ۔ الاپ۔ نغم۔ نغمہ کی جمع۔ کہ بود مین کاف کلامیہ۔ عرب۔ ملک عرب۔ اور وہان کے شہری لوگ۔ دیہقانیون کو اعرابی کہتے ہین۔ عجم۔ فارس۔ معنی۔ زمانہ سے کہدو کہ اب میرا نمبر ہے۔ مسند جمشید کو از سر نو آراستہ کرے۔ نہین نہین مین نے یہ نغمہ موقعہ پر نہین گایا۔ یہ نغمہ نوا اور آوازون اور نغمون کی الاپ ہے۔ زمانہ کیا چیز ہے جو شہنشاہِ عرب و عجم کے مداح کی مسند کی آرایش کرے۔ مطلب۔ ان تینون مذکورۂ بالا اشعار مین تشبیب کے بعد گریز ہے۔ یعنی زمانہ نے اگرچہ بہت مسند آرائیان کی ہین لیکن اب چونکہ میرا نمبر ہے اسلیئے وہ میرے واسطے مسند آراستہ کرے۔ پھر اس سے بھی اعراض کرکے کہتا ہے کہ نہین نہین مین نے یہ بات غلط کہی کیونکہ یہ الاپ اُن لوگون کی ہے جو امرا و سلاطین کے مداح ہوتے ہین۔ مین تو خدا کے خاص محبوب کا مداح ہون میرا مسند آرا بھی کوئی خاص بڑے مرتبہ والا ہونا چاہیئے۔ یعنی بوجہ آپ کی مدح کے میرا مرتبہ جمشید سے بھی بڑا ہے۔

(۱۷) وہ شہنشاہِ عرب و عجم ایوانِ نبوت کی آرایش ہین کیونکہ تعظیم کے سبب۔ اُن کے دروازہ کی خاک نے قسم کو بزرگی کی بلندی عطا فرمائی ہے۔ مطلب۔ یہ کہ آپکا مرتبہ ایسا بلند ہے کہ خود نبوت کو آپ کی ذات سے آرایش حاصل ہے۔ اور آپ کی خاکِ آستان کی یہ فضیلت ہے کہ اگر کوئی اُسکی قسم کھائے تو خود قسم کو عزت و شرف حاصل ہوا اور وہ خاک اُس کے سر کی تاج بنجائے یعنی قسم قابل تعظیم و تسلیم ہو جائیگی۔

(۱۸) محالات۔ محال کی جمع۔ امر ناممکن۔ عدیل۔ برابر۔ ہمرتبہ۔ وہ دو آدمی جو ایک کجاوہ مین دو طرف بیٹھین اُنمین سے ہر ایک باہم عدیل کہلاتا ہے۔ تاریخ۔ تعین مدت۔ شمر دن و نوشتن کے فاعل قضا و قدر۔ معنی۔ جسدن کہ قضا و قدر نے آپکا عدیل محالات سے شمار کیا (ناممکن دیکھا) تو عدم کو آپ کی ولادت کی تاریخ تحریر کیا۔ یعنی اُس عدم سے جبکہ خدا کے سوا کچھ نہ تھا اُس عدم تک جبکہ پہنچہ ہو گا آپ کا عدیل محال ہے۔ لطف یہ کہ عدیل اور عدم کے عدد بھی برابر ہین یعنی (۱۱۴) اس سے بھی یہی مطلب نکلا کہ آپکا عدیل معدوم ہے اُسکا وجود ناممکن۔

(۱۹) سبکروحی۔ خوش کلامی بے تعلقی۔ تکلم۔ بات کرنا۔ گرانی۔ بھاری پن۔ مراد ناشنوائی۔ اصم۔ بہرا۔ معنی۔ جہان کہین آپ کی خوش کلامی گویا ہوتی ہے۔ تو بہرے کے کان کو ناشنوائی کے صدمہ سے بچالیتی ہے۔ مطلب۔ یہ کہ جسطرح خریدنے سے بائع کی شے مشتری کے قبضہ

مین آجاتی ہے اسطرح گوش اصم کی گرانی آپکی سبکروحی کے قبضہ مین اجاتی ہی کہ جب آپ گویا ہوتے تھے تو اصم سامع ہوجاتے تھے (اس شعر مین آپ کے اس معجزہ کیطرف تلمیح ہے کہ آپکا کلام بہرے اور شنوا سب سُن سکتے تھے)

(۲۰) تا - تو قیتہ - جب تک کہ - رایت - جھنڈا - ہیئت شکل - متصور - تصور کیگئی - آرامش - قرار وسکون رَم - بھاگنا - مراد خرابی و پریشانی - را - علامت مفعول متصور نشد کے اسم آرام ورم - یا لفظ را قایم مقام اضافت - اس حالت مین متصور نشد کے اسم اہل عالم -

معنی = جب تک کہ اُسکے عفو و غضب کے جھنڈے نے اپنا سایہ نہین ڈالا یعنی دنیا مین ظاہر نہین ہوا - آرام وخرابی کو اپنی کوئی شکل تصور مین نہین آئی - یعنی جب آپکا عفو ظاہر ہوا تو آرام نے جانا کہ میری صورت آپ کا عفو ہے - اور جب آپ کا غضب ظاہر ہوا تو خرابی نے سمجھا کہ میری شکل آپ کا غضب ہے نتیجہ یہ کہ دنیا کا آرام ورم آپکے عفو و غضب سے ہے - معنی ۲ = جب تک کہ اُسکا غضب دنیا مین ظاہر نہین ہوا - اہل عالم کی آرام ورم کی ہیئت متصور نہین ہوئی -

فائدہ = اس شعر مین صنعت لف ونشر مرتب ہے یعنی آرام عفو کے متعلق - رم غضب کے متعلق)

(۲۱) شاہد - معشوق - گواہ - کیف وکم - معنی چگونہ وچند - کیف وہ شے جو قایم بالغیر اور محل کی محتاج ہو اور بذات خود تقسیم ہوسکتی ہو مگر محل کے ساتھ جیسے گرمی سردی - سیاہی - سفیدی - کم وہ شے جو بالذات تقسیم ہوسکتی ہے اور اُسکی مقدار کو وزن یا عدد - یا پیمایش سے معلوم کرسکتے ہین جیسے تمام جسم دار اشیا - را - علامت مفعول - معنی - جب تک کہ آپ کے علم وعمل کے معشوق نے اپنی صورت نہین دکھائی - تو کیف وکم کو اپنے ہونے کا فائدہ معلوم نہین ہوا - مطلب = چونکہ آپ سے قبل جو علم وعمل کے احکامات انبیا پر نازل ہوئے تھے اُنہین سے کبھی کوئی ناسخ ہوا کوئی منسوخ ایک حال پر کوئی قایم نہ رہا اسلئے کیف وکم کو اپنے وجود کا کچھہ فائدہ معلوم نہوتا تھا کہ ہماری کیفیت وکمیت کیسی اور کتنی ہے لیکن جب آپ کے کامل دین اور علم وعمل کو دیکھہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہم ایسے اور اتنے ہین یعنی سب علم وعمل آپ پر ختم ہین -

(۲۲) سہم کے معنی عربی مین تیر کے ہین - فارسی مین خوف کے - مراد رعب وجلال - حکم - فرمان - کواکب - ستارے - کوکب کی جمع - تغییر - تبدیل - طعم - مزہ - لذت - نعم - نعمت کی جمع - معنی = تیرا جلال ستارون کے حکم سے تاثیر لیجاتا ہے - تیری ہیبت نعمتون کی لذت کو بدل دیتی ہے - مطلب = پہلے مصرعہ مین آپ کے اس معجزہ کیطرف تلمیح ہے کہ آپ کی ولادت سے قبل مشرکین روز دوشنبہ اور اُسکے ستارہ کو

بخش جانتے تھے آپکی ولادت اُس روز ہوئی تب اُنھون نے اُسکی سعادت کا اقرار کیا۔ یسا مسعود بنی آدم ن پیدا ہوا۔ دوسرے مصرعہ مین یہ تلمیح ہے کہ ایک دن ابوجہل ایک تلخ خربزہ ہاتھ مین لیئے آپ کے حضور مین حاضر ہوا اور کہا جب جانون کہ یہ شیرین ہوجائے آپ کی دعا سے وہ شیرین ہوگیا۔ غرض حکمت الٰہی ان امور مین یہ تھی کہ جو بڑی بڑی چیزین اسوقت مشہور و معروف ہین سب مین آپ کی شوکت و ہیبت سرایت کر جائے اور اُنکی حالت بدلجائے چنانچہ اسکے سوا ایسے ہی اور بہت سے معجزے ہین۔

(۲۳) یم۔ دریا۔ معنی۔ تیرے انعام نے حرص و طمع کے آنکھہ اور منہ کو بند کردیا۔ تیرے احسان نے اپنے دریا کے ہر قطرہ کو دو پارہ کیا تب بھی وہ شمار مین نہ آیا۔ یعنی تیرا احسان شمار سے باہر ثابت ہوا۔ یا یہ کہ تیرے احسان نے دریا کے کل موتی خالی کردئے جب کوئی نہ ملا تو اُسکے ہر قطرہ کو دو پارہ کر کے دیکھا کہ شاید اسمین کوئی موتی ہو تو اُسکو بھی خیرات کے لیئے نکال لون۔

(۲۴) زان۔ اسوجہ سے۔ بیاموخت متعدی۔ آئینہ۔ مراد دل۔ نم۔ تری۔ مراد اشک۔ معنی۔ گریہ دلکو اسلیئے روشن کرتا ہے کہ تیرے انصاف نے نم اشک کو آئینۂ دل کے روشن کرنے کا کام سکھایا ہے مطلب یہ ہے کہ اگرچہ نم سے آئینہ زنگ آلود و سیاہ ہوجاتا ہے مگر لطف یہ ہے کہ تیرے انصاف نے نم چشم کو آئینہ دل کے صاف کرنے کا کام سکھایا ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ (البکاء نیور القلب) یعنی رونا دلکو نورانی کرتا ہے۔

(۲۵) کند۔ فعل مضارع بمعنی فعل حال۔ یا بمعنی صیغۂ امر غائب یعنی باید کہ بکند۔ مردمک چشم۔ آنکھہ کا تل جسمین دوسرے آدمی کی چھوٹی سی شکل دکھائی دیتی ہے پتلی۔ قدم۔ بفتحتین۔ پانو۔ معنی۔ تیری گلی مین آنکھہ کی پتلی اپنے وجود کے اجزا کو قدم کے اجزا سے تبدیل کرتی ہے یعنی حسرت کرتی ہے کہ مین قدم ہوتی تو آپکی گلی مین چلنے پھرنیکا شرف حاصل کرتی۔ بصورت صیغۂ امر یہ معنی ہونگے کہ پتلی کو چاہیئے کہ اپنے وجود کے اجزا کو قدم کے اجزا سے بدل لے۔ مطلب یہ کہ آپ کی گلی قدمون سے چلنے کے لائق نہین بلکہ آنکھون سے چلنے کے لائق ہے۔

(۲۶ و ۲۷) از۔ بسبب۔ شرف۔ بزرگی۔ قِدَم۔ بکسر اول۔ ہمیشگی۔ قدیم۔ ہمیشہ رہ۔ سود فعہ۔ معنی۔ جسدن کہ تو نے ہمیشگی کی ولایت کو چھوڑا ہے۔ تو منشی تقدیر نے تیری ذات پاک کے شرف کی کثرت کے سبب۔ جبکہ دنیا مین تیرے تشریف لانے کا حکم لکھا ہے۔ سیکڑون دفعہ قلم کو فضول تراشا ہے۔ مطلب یہ کہ آپ کے پیدا ہونے سے دنیا کو جسقدر شرف حاصل ہوگئے منشی تقدیر نے آپ کے زمانِ نزول سے اُن کے لکھنے کا ارادہ کیا اور بار بار قلم تراش تراش کر لکھتا رہا لیکن وہ

شرف ختم نہ ہوئے اسلیئے اُسکا یہ ارادہ عبث اور فضول رہا۔ (نوشتہ کی بجائے نویسد کا بھی ایک نسخہ ہے) اِس حالت مین حرف تا علت کے لیئے ہوگا۔)

(۲۸) جوہر اول۔ حضرت جبرئیلؑ جو خدا کے سب سے بڑے مقرب فرشتے ہین۔ حریم۔ احاطہ۔ تن دردادن راضی ہونا۔ قبول کرنا۔ قامت۔ قد۔ معنی = اگر حضرت جبرئیلؑ بھی تیرے حریم مبارک مین آئین۔ تو تیری تعظیم کا قد جھکنے پر راضی نہ ہو۔ مطلب = یہ کہ آپکا مرتبہ اُن سے بڑا ہے اسلیئے آپ کو اُنکی تعظیم کیلیئے جھکنا لازم نہ تھا۔

(۲۹) امکان۔ ممکن ہونا۔ قدرت وطاقت۔ وہ شے کہ جسکا عدم اور وجود ضروری نہ ہو جیسے انسان وحیوان وغیرہ۔ حشم۔ نوکر چاکر۔ حشم حادثہ۔ باضافت بیانی۔ حادثہ۔ نئی پیدا ہونے والی چیز۔ حادث کی تانیث۔ معنی = جسدن قدرت نے نئی پیدا ہونے والی چیزون کا لاؤ لشکر درست کیا یعنی مخلوقات کو پیدا کیا۔ تو وہ اپنے اس حشم کو تیرے انصاف کے سایہ مین چاہتا تھا۔ مطلب = یہ کہ اور لوگ تو اس بات کے آرزومند رہے کہ دنیا ہمارے سایۂ انصاف مین رہے یعنی ہم دنیا کے بادشاہ رہین لیکن آپ ایسے شہنشاہ ہین کہ خود امکان یہ چاہتا تھا کہ میرا یہ سارا لاؤ لشکر آپکے سایۂ انصاف مین رہے۔

فائدہ۔ اس شعر مین حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف اشارہ ہے جنھون نے خدا سے بڑی سلطنت کیلیئے دعا کی تھی۔

(۳۰) کون۔ ہونا۔ وجود۔ مہمات۔ مہم کی جمع مشکل کام۔ ضروری کام۔ اہم۔ امر ضروری۔ معنی = قضا و قدر نے جب تک تیرے وجود کو تمام ضروری امور کی اصل نہ بنادیا۔ قضا یعنی گردش فلک نے لفظ اہم کا ترجمہ نہین سمجھا۔ مطلب = یہ کہ آسمان یا گردش آسمان حیران تھی کہ آیا یہ مہمات کس کے واسطے ہین اور ان سب مین اہم یعنی ضروری کون ہے جب قضا و قدر نے اُسکو بتایا کہ سب سے زیادہ ضروری اور ایجاد عالم سے مقصود آپکا وجود ہے تب اہم کے معنی اُسکی سمجھ مین آئے۔

(۳۱) امکان۔ ممکن ہونا۔ حادث ہونا۔ وجوب۔ واجب ہونا۔ وہ کہ جسکا وجود ضروری ہو جیسے ذات خدا وجوبت کی ت مفعولی۔ مورد۔ جائے ورود۔ ٹھکانا۔ متعین۔ مقرر۔ مخصوص۔ اطلاق۔ بولنا جاری کرنا۔ اعم عام تر۔ سب کو گھیر لینے والا۔ را۔ اضافی یعنی مورد اطلاق اعم متعین نشد۔ معنی = جب تک کہ قضا و قدر نے تجھکو امکان ووجوب کا مجمع نہ لکھ لیا۔ ایک عام بات جاری کرنے کے لیئے کوئی مقام مقرر نہین ہوا۔ مطلب = یہ کہ قضا و قدر نے اس خصوصیت کے لحاظ سے کہ آپکا نور بیواسطہ خدا کے نور سے ہے اور اس لحاظ سے کہ لوازم بشریت بھی آپ مین موجود ہین آپ کو وجوب و امکان کا مجمع قرار دیا ورنہ اس

اطلاقِ اعم کے لئے کسی مین خصوصیت نہ تھی کہ وہ امکان و وجوب کا مجمع بنتا کیونکہ وجوب وجوب ہے اور امکان امکان یہ خصوصیت آپ ہی کی ذات مین ہے کہ وہ ایک عام بات جاری کرنے کے لئے امکان و وجوب کا مجمع بنگئی تاکہ اُس نسبت سے جو وجوب کو وجوب کے ساتھ ہے وجوب سے فیض پاکر امکان کے حق مین فیضرسان ہو۔ مطابق کروے

اُدہر اللہ سے واصل اِدہر مخلوق مین شامل　　خواص اُس برزخ کبرےٰ مین ہے حرفِ مشدّد کا

(۳۲) ناقہ۔ شتر۔ محمل۔ کجاوہ۔ مراد کجاوہ نشین۔ سلمیٰ۔ عرب کی ایک خاص حسین عورت کا نام مجازاً ہر معشوق۔ لیلےٰ۔ نام معشوق مجنون۔ معنی۔ تقدیر یعنی اندازۂ الٰہی نے تیرے حدوث کی سلما اور قدم کی لیلیٰ کے لئے ایک ناقہ پر دو کجاوے لگائے ہین۔ یعنی دونون کو برابر بٹھایا ہے۔ مطلب یہ کہ آپکا حدوث یعنی جسم پاک اور قدم یعنی روح مبارک دونون شرف و بزرگی مین یکسان ہین کیونکہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ تھا سراپا نور ہی نور تھے۔ چنانچہ مولانا نظامی لکھتے ہین کہ

آنکہ ز نوگشت سایہ روے سفید　　چہ سخن سایہ و انگہے خورشید

ے پئے تسکین خاطر تھا یہان پیراہنِ یوسف　　محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا

(۳۳) فہرست۔ مضامین کتاب کی مختصر تفصیل۔ را۔ اضافی یعنی شیرازۂ مجموعۂ کرم نہ بستند۔ معنی۔ جب تک کہ تیرے نام کو فہرست کا افسر نہین بنالیا یعنی فہرست مین سب سے اوپر نہ لکھ لیا۔ قضا و قدر نے مجموعۂ کرم کا شیرازہ نہین باندہا۔ یعنی اُسکو مجلد نہین کیا۔ مطلب۔ یہ کہ قضا و قدر نے جب کرم اور اہل کرم کے اُن حالات کی جو دنیا مین ہونے والے تھے ایک فہرست تیار کی تو آپ کی ذات کو سب کریمون کا افسر اور شہنشاہ قرار دیا۔

(۳۴ و ۳۵) دمِ تیغ۔ تلوار کی دہار۔ رہ بردمِ تیغ۔ نہایت کٹھن راستہ۔ مدح۔ تعریف۔ مدح۔ کے کرے۔ بڑے مرتبے والا بادشاہ۔ یہ چار بادشاہون کا لقب ہے یعنی کیکاوس۔ کیقباد۔ کیخسرو۔ کے لہراسپ یہان کے وجہ معنی شاہان جلیل القدر۔ معنی۔ اے عرفی یہ نعت شریف کا راستہ ہے جنگل نہین ہے اپنی حد سے مست گذر۔ ہوشیار رہ کہ قدم کا راستہ تلوار کی دہار پر ہے۔ خبردار رہ کہ شاہِ کونین کی نعت اور سلاطین کی مدح کو ایک الاپ سے گانا ممکن نہین۔ مطلب۔ یہ کہ نعت شریف کا مرتبہ مدح سے بہت زیادہ ہے ایسا نہ ہو کہ یہ دونون برابر ہوجائین۔

(۳۶) شائستہ۔ لائق۔ بہتر شئے۔ خلوص۔ معنی۔ عمدہ چیز یعنی خلوص یا نادر مضامین بہم پہنچا کیونکہ نعت شریف کے شہر مین یعنی نعت لکھنے کے بارہ مین۔ سخن شناس لوگ جنس کی یعنی کلام کی خوبی کو

دیکھتے ہین خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت۔ مطلب = یہ کہ ایسے نادر و نایاب خلوص آمیز اشعار لکھہ جو اہل کمال کے مقبول و پسندیدہ ہون۔

(۳۷) گیرم بمعنی فرض میکنم۔ حصر کسی چیز کا گھیر لینا۔ حوصلہ۔ ہمت۔ بل بوتہ۔ معنی۔ مین نے مانا کہ عقل اُسکی نعت کی پونجی کو بالکل لے بھی لے تو تقریر اور تحریر کو اُسکے کہنے اور لکھنے کی طاقت کہان ہے۔ مطلب۔ یہ کہ اول تو عقل اُسکو حصر نہین کر سکتی اگر کیا بھی تو تقریر اور تحریر مین نہین آسکتی۔

(۳۸) شاہا۔ بالف ندا۔ عطایت کی ت بمعنی خود۔ ذرم۔ غمگین۔ کام سے مراد ہر ایک مقصد یا شفاعت معنی = اے بادشاہ اپنی بخشش کے طفیل یا بخشش کے سبب اُس کام سے کہ تو جانتا ہے محروم اور غمگین عرفی کو نا امید مت چھوڑ۔ مطلب = یہ کہ میرا جو مقصد آپکو معلوم ہے اُسکے اُس یا اپنی شفاعت سے مجھکو محروم نہ رکھنا۔

(۳۹) نعیم۔ مراد دولت باطن۔ اصحاب شکم۔ اہل دنیا۔ جنت پرست زاہد۔ معنی = اُسکو باغ نعیم یعنی معرفت کا انعام دے اور اُسکے مطلب کے ساتھ اصحاب شکم کے مطلب کو مت ملا۔ مطلب = یہ کہ مین بہشت اور اُسکے حور و قصور کا خواہان نہین ہون مین تو آپ سے صرف معرفت کی دولت چاہتا ہون۔ کیونکہ اصحاب شکم کی تو یہ تعریف ہے ؎

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے حور و نپہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

(۴۰) آسائش۔ آرام و راحت۔ ہمسائگی۔ قرب و نزدیکی۔ ہیمہ۔ ایندھن۔ ارم بہشت شداد۔ معنی = عرفی تو آپ سے محض قرب خدا کی راحت چاہتا ہے۔ وہ باغ ارم کو دوزخ کا ایندھن نہین بنانا چاہتا۔ مطلب۔ یہ کہ مین اپنے اِس قصیدے اور نعت کے انعام مین آپ سے محض قرب خدا کا خواستگار ہون طالب جنت وغیرہ نہین ہون۔

(۴۱) طیران۔ اُڑان۔ معنی = یہ تو مین جانتا ہون کہ ذرہ خورشید تک نہین پہنچ سکتا۔ لیکن اہل ہمت کو اُڑنے کا شوق کھینچتا ہے۔ مطلب۔ یہ کہ مین اگرچہ اپنے کو قرب الہی کے لائق نہین جانتا لیکن جبکہ میری ہمت مجھکو اوڑاتی اور پر پرواز لگاتی ہے تو پھر مین اصحاب شکم کیطرح نعیم کے ناز و نعم پہ کیسے راضی ہو جاؤن۔

(۴۲) طبیعی۔ منسوب بہ طبیعت۔ ذاتی۔ پیدائشی۔ حکما کا قول ہے کہ قلب ماہیت اشیا ممکن نہین یعنی جیسے مس زر نہین ہو سکتا۔ اکسیر۔ کیمیا۔ معنی = یہ مس یعنی میری ذات اگرچہ پیدائشی ذاتی طور سے کہ قلب ماہیت نہین اختیار کر سکتی۔ لیکن تو حکم دے۔ کہ تیرا فیض کرم کی اکسیر کو ظاہر کرے۔

مطلب - یہ کہ بغیر آپ کے کرم کے میری حالت درست نہین ہوسکتی -

(۴۳ و ۴۴) مین ہاتم تجالت مین لفظ تجالت غلط ہے - بسوالے چاہیئے - بہ بخشائے - معاف کر - ذم - مدست - برا کہنا - معنی - اے حضرت محمد صلعم آپکے لب لعتون کے خضر کیلیئے آب حیات کی مانند ہین - مین بھی شرمندگی کے ساتھ حضور مین ایک سوال عرض کرتا ہون - کہ جسجگہہ آپ کی مدح مین مجھہ سے کوئی غلطی ہوجائے آپ معاف کرین - کیونکہ مین آپ کی مدح مین اسقدر حیران ہون کہ مدح اور ذم مین تمیز نہین کرسکتا - مطلب یہ کہ اگر مجھہ سے کوئی کلمہ خلاف ادب سرزد ہوجائے تو آپ معاف کرین (مصرعہ آخر مین خضر لعم کی بجائے طعم لعم ہوتا اچھا ہے)

(۴۵) صواب - درستی و راستی - ثواب غلط - حسان عجم - مراد خاقانی رح - کیونکہ یہ بھی حسان عرب یعنی حسان بن ثابت کیطرح حضرت محمد صلعم کے بڑے مداح تھے معنی - آپ کے نعت کے شرف نسبت اور حصول درستی کے خیال نے خاقانی کو بھی ایسا ہی شرمندہ کیا ہے جیسا کہ مجھکو مطلب - خاقانی کو بھی اس خیال نے کہ مین آپ کی نعت درستی کے ساتھ لکھکر شرف حاصل کرون میری ہی طرح شرمندہ بنایا ہے

(۴۶) مشیت - ارادۂ الہی - مرضی خدا - قلم را - مین را اضافی یعنی از یاد قلم بالا نگرستن بشد - معنی جب سے ارادۂ الہی نے آپ کی مدح لکھنی شروع کی ہے - قلم اوپر کو سر اٹھانا بھول گیا ہے مطلب - یہ کہ مرضی خدا ہر وقت آپ کی نعت نویسی مین مصروف ہے - یا یہ کہ قلم اس شرم کے باعث سر اوپر نہین اٹھاتا کہ آپ کی شان والا کے موافق مجھسے نعت نویسی کا حق ادا نہ ہوسکا -

(۴۷) سزا - لائق و سزاوار - عقدہ - گرہ - علم نکون کردن - عاجز ہونا - معنی - عقل آپ کے عقدۂ نعت کو جیسا کہ چاہیئے نہین کھول سکتی - یہ ہی وجہ ہے کہ خیال نے اپنا جھنڈا اوندھا کردیا ہے -

مطلب - یہ کہ جب بیچاری عقل ہی آپ کی نعت نویسی مین عاجز و قاصر ہے تو پھر بیچارے اندیشہ کی کیا مجال - خلاصہ یہ کہ شروع سے اب تک کوئی بھی آپ کی نعت شریف کے حق سے عہدہ برا نہوسکا -

(۴۸) اخلاص - سچائی - سچی محبت - گدیہ - بھیک مانگنا - بتکدہ - علم سے مراد ہے - کیونکہ اسمین بھی قسم قسم کی شکلین اور صورتین ہوتی ہین - آہوے حرم - مکہ معظمہ کے جنگل کے ہرن جنکا مارنا حرام ہے - معنی - مین اخلاص سے آپ کی مدح کی بھیک مانگتا ہون علم سے نہین - کیونکہ علمیت کے گھمنڈ سے آپکی نعت کا لکھنا ایسا ہے جیسا بتخانہ سے آہوے حرم کا تلاش کرنا - مطلب - یہ کہ علم کے زور و ذریعہ سے آپکی تعریف ادا نہین ہوسکتی البتہ اخلاص سے ممکن ہے - پس نعت نویسی کے لیئے اخلاص مقدم و ضروری

قصیدہ نمبر ۲

ایضاً در نعت

(۱) سپیدہ دم۔ صبح صادق کے وقت۔ شمع شعور۔ دانائی کی شمع۔ آستین زدن۔ رد کرنا۔ مراد بجھانا۔ استفتحوا۔ کشائش چاہو۔ معنی = صبح صادق کے وقت جب میں نے دانائی کی شمع کو بجھایا تو میں نے عالم نور سے یہ آیت سنی کہ اپنے لئے کشائش چاہو۔ مطلب یہ کہ جب میں ظاہری ہوشیاری و بیداری کو چھوڑ کر مراقبہ و مکاشفہ میں غرق ہوا تو مجکو عالم غیب سے یہ خوشخبری پہنچی

(۲) شاہد بزم ازل۔ ہمیشگی کی محفل کا معشوق۔ مراد خدا تعالیٰ۔ تمام وفا۔ بالکل وفا۔ معنی ہمیشگی کی محفل کے معشوق یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں یہ آواز آئی۔ کہ اے سراپا وفا (عاشق) ہماری خوشی یا وصال سے بہت دور۔

(۳ و ۴) زہے عجب۔ خہے عجب۔ ہر دو کلمہ تعجب۔ حلال۔ جائز۔ درست۔ بر۔ پاس۔ حضور۔ حاضر ہونا۔ مہجور۔ جدا۔ معنی = واہ کیا خوب حسن ادب کی فرمانبرداری اور کیا خوب بندگی ہے۔ کہ باوجود ہماری اجازت کے ہمارے وصل سے بہت دور ہے۔ اس سے زیادہ ہمارے پاس سے دور رہنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اپنی ہمت پر ناز کرتا ہے تو بزم حضور میں داخل ہو۔ مطلب یہ کہ معشوق حقیقی نے مجھسے خطاب کیا کہ تو جو باوجود ہماری اجازت کے ہمارے قرب سے دور ہے یہ حسن ادب نہیں ہے بلکہ ادب اسی میں ہے کہ اجازت کے موافق ہمارے حضور میں حاضر ہو۔

(۵) طلب بیار۔ مجکو تلاش کر۔ متاع منع کلیم۔ مراد ہے خدائے پاک کے ارشاد لن ترانی سے یعنی تو مجکو نہیں دیکھ سکتا کیونکہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر خدا تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ رب ارنی اے خدا مجکو اپنا جلوہ دکھا۔ معنی = مجکو تلاش کر اور اس بات سے مت ڈر کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنا جلوہ دکھانے سے انکار کیا تھا۔ عذر کا چھوڑنا آراستہ کر کیونکہ تو معذور نہیں ہے مطلب = یہ کہ ہماری تلاش میں کوئی عذر پیش کرنا فضول ہے کیونکہ ہم ہر وقت جلوہ دکھانے کے لئے موجود ہیں۔

(۶ و ۷) چشمہ مقصود۔ مراد آیہ فلما تجلّٰی ربہ للجبل سے۔ عشوہ۔ ناز۔ سنگ فتور۔ مراد آیہ

جبلہ دکاّ وخرّ موسیٰ صعقاً سے۔ کرشمہ۔ ناز۔ معنی اگر چشمہ مقصود پر ہمارے ناز کے ہاتھ
نے اُس (حضرت موسیٰ) کے ساغر امید کو سنگ فتور سے توڑ دیا۔ تو عشق اس بات کو خوب
جانتا ہے کہ وہ ہماری بخشش کی کوتاہی نہ تھی۔ بلکہ طور کا خلعت ہی ہمارے کرشمہ پر تنگ تھا۔
مطلب یہ کہ ہمنے جو موسیٰ کو ربّ ارنی کے جواب مین لن ترانی کہا تھا اور وہ ذرا سا جلوہ
دیکھتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے تھے تو یہ ہماری بخشش کی کوتاہی نہین تھی بلکہ طور ہی ہمارے
کرشمہ کا متحمل نہو سکا۔

(۸) اہبطو۔ اُتر جاؤ۔ چلے جاؤ۔ اہبطو قرآن شریف مین دو جگہہ آیا ہے۔ ایک حضرت آدم و حوا وغیرہ
کے گیہون کھانیکی نافرمانی کے متعلق چنانچہ (اہبطو منہا جمیعاً) یعنی تم سب جنت سے اُتر جاؤ۔
دوم حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل کی نافرمانی کے متعلق کہ اُنھون نے من و سلویٰ کو چھوڑ کر
پیاز لہسن وغیرہ کی خواہش کی تھی۔ غرض اہبطو سے مراد نافرمانی ہے۔ مشکور۔ مقبول پسندیدہ
معنی۔ اے عرفی تو اہبطو کے معاملہ مین پونجی مت خرید یعنی ہمارے پاس آنے مین نافرمانی
مت کر۔ یا اہبطو اور لن ترانی کے خیال سے کامل طلب مین عذر مت کر۔ ایسا نہو کہ تیری بیع
غلط اور سعی نامقبول ہو جائے۔ مطلب یہ کہ اہبطو اور لن ترانی کے خیال کے سبب ہماری
طلب کامل و حضوری مین عذر پیش مت کر ورنہ تیری خریداری باطل اور غلط قرار پائیگی۔

(۹) ملاطفت۔ مہربانی۔ آشتی۔ صلح۔ اِنَّ سَعْیُکُم مَشْکُوراً۔ بیشک تمہاری کوشش
مقبول ہے۔ معنی دوست (خدا) کی مہربانی کا دروازہ کھول اور اندر آ۔ کیونکہ تیری کوشش
انّ سعیکم مشکورا کے موافق آشتی طلب ہے۔ مطلب یہ کہ جب تیری سعی مشکور ہے تو پھر
ہماری حضور مین کیون حاضر نہین ہوتا۔

(۱۰ و ۱۱) مشاہدہ۔ دیکھنا۔ مراد دیدار خدا۔ پاک۔ صاف۔ نزع۔ جان کنی۔ مخمور۔ مست۔ شہید۔
قتل کیا گیا۔ شہادت مستور۔ وہ شہادت جس مین شہید کا قاتل معلوم نہو۔ ایسی شہادت شرع کی رو سے
کامل نہین مانی جاتی۔ معنی ہمارے دیدار کی شراب مستی ہے اور شراب خانہ (حضوری)
کا راستہ صاف ہے۔ تو اپنی متوالی (غافل) طبیعت کے سبب جانکنی کی تکلیف مین گرفتار ہے
آ شراب دیدار پی تاکہ تجکو مستی مین شہید کرون۔ کیونکہ چھپی ہوئی شہادت رحمت کے قابل نہین ہے
مطلب یہ کہ ہماری طرف سے اپنے دیدار پُر انوار کے دکھانے مین کوئی روک نہین ہے مگر تو نے
جو پہلے تعلقات دنیا کی شراب پی تھی اُسکی خمار سے جانکنی کی حالت مین ہے اسلئے ہمارے

سامنے آتا کہ ہم تجکو شرابِ دیدار پلا کر شہید کرین تا کہ تیری شہادت کامل اور قابل رحمت ہو۔

(۱۲ و ۱۳) صدر ۔ مسند ۔ صُفّہ ۔ دالان ۔ چبوترہ ۔ حجلہ ۔ چھپرکھٹ ۔ سُور ۔ خوشی معنی ۔ شاہدِ ل تخت کی مسند پر تیری تلاش مین آکر تیرے واسطے سرائے سرور کے دالان مین ۔ شاہدِ وصل تیرے عشق کی طرح ہمہ تن چشم (منتظر) ہے ۔ خوشی کا چھپرکھٹ ہمارے حسن کی طرح بالکل آرائش بنا ہوا ہے ۔ مطلب یہ کہ شاہد وصل تیرے انتظار مین تیرے عشق کی طرح ہمہ تن بینائی ہو رہا ہے اور حجلۂ عیش ہمارے حسن کی طرح بالکل آرائش بنا ہوا ہے آ جلد آ۔

(۱۴) زمزمہ ۔ راگ ۔ عطیہ ۔ بخشش ۔ دمِ صور سے مراد نفخۂ ثانی ہے جس سے تمام مُردے زندہ ہو جائینگے معنی اس مہربانی کے راگ نے میرے دل کے ساتھ وہ ہی اثر کیا جو کہ صور کا نفخۂ ثانی مُردون کے ساتھ کریگا ۔ مطلب یہ کہ اس مُژدہ سے مجھ مین جان پڑگئی اور بہت ہی خوش ہوا۔

(۱۵) صبوری ۔ آہستگی ۔ دھیرج ۔ صبور ۔ صبر کرنے والا ۔ معنی ۔ میرا دل فریاد کرنے لگا کہ ہائے آہستگی کو حد سے ست لیجا ۔ خدا کرے کہ اس راستہ مین کوئی بھی صبر کرنے والا ہو۔

(۱۶) عنان فگندہ ۔ باگ چھوڑے ہوئے ۔ مراد بگٹٹ ۔ جہاندم ۔ راندم ۔ گام ۔ قدم ۔ ستور ۔ چوپایہ ۔ مراد گھوڑا ۔ معنی مین نے دلکو بامِ وصل کے نیچے بگٹٹ اڑایا یعنی مین نے بہت جلدی کی اور اُس بامِ وصال کا راستہ قدم و رفتار اور سواری کی کوشش سے پاک تھا ۔ مطلب یہ کہ اُس بامِ وصل کا راستہ پائے دل سے چلنے کے قابل تھا اسلیئے مین دل کی کوشش سے بامِ وصال کے نیچے پہنچا۔

(۱۷) ہمت ۔ ارادۂ دل ۔ قصور ۔ محلات ۔ قصر کی جمع ۔ معنی مین نے ہمت و عبادت کے باکلہ سے اُس راستہ کے اندر پہلے ہی قدم مین بہشت اور اُسکے حور و قصور کے سامان کو چھوڑ دیا ۔ (ایک نسخہ بدستِ ہمتِ طاعت وران کا ہے یعنی بدستِ ہمت مضاف ۔ طاعت وران مضاف الیہ ۔ طاعت وران ۔ مراد زاہدانِ خشک جنکا مقصود محض بہشت اور اُسکے حور و قصور ہین ۔ مطلب یہ کہ مین نے پہلے ہی قدم مین یہ سب سامان اُن زاہدانِ خشک کی ہمت کے حوالے کر دیا۔

(۱۸) حبل ۔ رسّی ۔ متین ۔ مضبوط ۔ جوار ۔ ہمسائگی ۔ مراد قربِ خدا ۔ بر شدن ۔ چڑھنا ۔ معنی مین نے قربِ خدا کی مضبوط رسّی مین ادب کا ہاتھ مارا (اُسکو ادب سے پکڑا) مین بازو سے دل کی کوشش

سے حضوری کی بلندی پر پہنچا ۔ مطلب یہ کہ مین نے اپنی دلی کوشش سے قربِ خدا کی بلندی حاصل کی کہ جو مین مقصود تھی ۔ بہشت وغیرہ کی طرف متوجہ نہین ہوا۔

(۱۹) جذبہ ۔ دلکی کشش ۔ خلوت ۔ تنہائی ۔ رنگ ۔ طرز ۔ ڈھنگ ۔ معنی شاہدازل کے لطف کی انتہائی کشش مجکو میری آستین کھینچتی ہوئی ایک ایسی خلوت مین لیگئی جہان سایہ اور نور کی ایک ہی حالت تھی یعنی وہان سایہ نہ تھا نرا نور ہی نور تھا۔

(۲۰) نوٹ ۔ یہان سے پانچ شعر اُس خلوت گاہ کے بیان مین ہین ۔ تبارک اللہ ۔ اللہ پاک و بزرگ ہے کلمۂ تعجب ہے ۔ دوستی ۔ عشق ۔ معنی وہ محفل ایسی عجیب و غریب تھی کہ اُس سے بزرگ اللہ ہی کا نام ہے کیونکہ وہ بے زوال تھی اور حسن و عشق کے نور سے بھرپور تھی۔

(۲۱) سطح ۔ مراد صحن ۔ سیفور ۔ ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا ۔ معنی اُس محفل کے صحن مین قسم قسم کی عنایتون کے پاکیزہ فرش بچھ رہے تھے ۔ اطلس اور سیفور کے فرش نہین تھے۔

(۲۲) یمین ۔ داہین ۔ یسار ۔ بائین ۔ مہد ۔ گہوارہ ۔ صد ۔ مراد کثرت ۔ بہت ۔ منشور ۔ فرمانِ عنایات معنی ایک جماعت (انبیا) وصلِ خدا کے گہوارہ کے داہین بائین کھڑی تھی جن مین سے ہر ایک نے سعادت کے بہت فرمان حاصل کیئے تھے۔

(۲۳) طعن ۔ عیب گیری ۔ سیاست ۔ حکومت ۔ سزا ۔ نغمۂ منصور ۔ مراد کلمۂ (انا الحق) مین خدا ہون جو حضرت منصور نے جذبۂ عشق مین کہا تھا اور جسکی وجہ سے انکو سولی دی گئی تھی ۔ منصور کا اصلی نام حسین تھا یہ اپنے باپ منصور کے نام سے مشہور ہوگئے ۔ انکا لقب حلاج ہے ۔ وجہ اِس لقب کی یہ ہے کہ ایک دن انہون نے اپنی ایک پڑوسی دُھنے کو کسی کام بازار بھیجنے کے لیئے کہا اُس نے اپنے کام کا عذر کیا آپ نے فرمایا کہ تو جا تو سہی دیکھ خدا کیا کرتا ہے وہ جب لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ روئی سب دُھنی رکھی ہوئی ہے ۔ اُسی روز سے آپکا لقب حلاج مشہور ہوگیا ۔ معنی باوجودیکہ سب کے سانس سے کلمۂ انا الحق نکل رہا تھا لیکن وہ منصور کی طرح لوگون کے طعن اور شرعی سزا سے بیخوف تھے ۔ مطلب یہ کہ وہ سب خدا کی ذات مین بالکل محو و فنا تھے۔

(۲۴) دلیل ۔ ثبوت ۔ وہ چیز جس سے دوسری چیز جان لیجائے ۔ آیت ۔ نشانی ۔ مبین ۔ روشن ۔ لوح ۔ تختی ۔ الواح جمع ۔ ناصیہ ۔ پیشانی ۔ نواصی جمع ۔ اتحاد ۔ ایک ہوجانا ۔ معنی منصور کے دعوے کی دلیل جو کہ ایک روشن علامت ہے ۔ اُنکی ناصیۂ اتحاد کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ۔ مطلب یہ کہ منصور کے دعوئ انا الحق پر تو کوئی ایسی ظاہری دلیل نہ تھی جس سے وہ حق

جانا جاتا لیکن یہ سب لوگ رنگِ وحدت مین ایسے رنگے ہوئے تھے کہ انکا اتحاد جو انکی ذات سے ظاہر تھا وہی دعوئے انا الحق کے لئے ایک روشن دلیل تھا پھر طعن و سیاست کو اُنکے دعوے مین کیا دخل ہوتا -

(۲۵) نوٹ - یہان سے چودہ شعر حسن تعلیل اور گریز مین ہین - مشاہدہ - دیکھنا - جمع - گروہ - سرور - سردار - صدرِ صدور سب سے اونچا بیٹھنے والا معنی = اُس جماعت کے دیکھنے کے بعد مین نے ایک ایسا سردار دیکھا جو کہ خدا کے نزدیک بیٹھنے والونکی قطار مین سب سے اونچا بیٹھنے والا تھا یعنی آپ سب انبیا سے برتر و بالا مقامِ قرب پر جلوہ افروز تھے -

(۲۶) شاہِ اختران - مراد آفتاب مستور - پوشیدہ معنی = اونچی جگہہ پر بیٹھنے والون (انبیا علیہم) کا جمال آپ کے چہرہ مبارک کے نور سے ستارونکی طرح آفتاب کی تاثیر سے چھپا ہوا تھا یعنی آپکا نور سب پر غالب تھا -

(۲۷) فرو شدم بتحیر - مین حیرت مین ڈوبگیا - بھونچکا رہگیا - کہ تو دُ مین کاف کلا میہ مفید استفہام معنی - باطن - دل - جمہور - گروہ معنی = مین حیرت مین ڈوب گیا کہ ای میرے خدا یہ کون ہین جنکا نورِ ظاہر سب کے دل اور حسنِ باطن کی آرایش ہے -

(۲۸) نوٹ - یہان سے اڑتیسوین شعر تک قطعہ بند اشعار ہین خجستہ - مبارک - عبور - گزرنا معنی = ابھی میرے دل مین یہ مبارک اثر واسطے معنی حیرت کی شاہراہ سے گزرنے بھی نہ پائی تھی -

(۲۹) کہ گفت مین کاف مفاجات - شاہد تنہا نشین مسند حسن - سے مراد ذات خدا - بصیرت - دلی بینائی - معرفت معنی = یکا یک مسند حسن کے تنہا نشین (بیمثل) معشوق نے محبت کے طور پر مجھسے کہا کہ اے باطنی بینائی سے دور (عرفی)

(۳۰) کحل - سرمہ - دیدۂ معنی - چشمِ باطن عین - بالکل - قصور - کمی معنی = کونسا سرمہ ہے جو تو نے ہماری رہنمائی سے حاصل نہین کیا - پھر بھی ابھی تک تیری چشمِ باطن مین بالکل کمی ہے یعنی تو حضرت صلعم کے مرتبۂ کمال سے ابھی تک بیخبر ہے -

(۳۱) ذرّہ ذرّہ او - اُسکے ذرّہ کا ذرّہ - چشمہ چشمۂ نور - نور کے چشمہ کا چشمہ معنی = اسے عرفی یہ وہ شخص ہے کہ ہماری چوکھٹ پر اُسکے راستہ کی ایک گرد جمی ہوئی ہے کہ اُسکے ذرّہ کا ذرّہ نور کے چشمہ کا چشمہ ہے -

(۳۲) منّت - احسان - توتیا - سُرمہ معنی = تو اُسکے قدم کی اجازت لا تا کہ مین تجکو (بیگرد)

عطا کرون۔ کیونکہ اس سرمہ کا احسان حور کی آنکھ پر بھی ہے۔
(۳۳) صبور۔ صبر کرنے والا۔ ناظر۔ دیکھنے والا۔ مراد عاشق ہے۔ منظور۔ مراد معشوق معنی اور اگر تو صبر نہین کر سکتا تو مین تجکو بتاتا ہون کہ یہ وہ شخص ہے کہ روز ازل سے ہم عاشق ہین اور وہ معشوق ہے
(۳۴) صورت۔ مراد عالم اجسام معنی۔ مراد عالم ارواح معنی۔ ظاہر مین تو وہ ہمارے حسن کا آئینہ ہے لیکن باطن مین ہم ہی ہین۔ عالم اجسام و عالم ارواح دونون کی جان اسکی ذات سے مسرور ہے مطلب۔ یہ کہ ہمارے اور اسکے بیچ مین آئینہ کی سی آڑ ہے کہ ہر دو طرف ہم ہی ہین۔ (ایک نسخہ مین مسرور کی جگہ مستور بھی ہے یعنی سب اسی کی ذات سے ہین)
(۳۵) گوہر۔ ذات۔ ہوا۔ خواہش معنی۔ اگر اسکی ذات کو ظہور کی خواہش نہوتی۔ تو وجود کا ہاتھ آستین سے جیب تک پہنچتا ہی نہین مطلب۔ یہ کہ اگر آپکی ذات کو ظہور کی خواہش نہوتی تو وجود کو اپنی جیب سے نقد موجودات کا نکالنا کیا معنی اسکا ہاتھ ہی آستین سے جیب تک نہ پہنچتا یعنی وجود کا وجود ہی نہوتا۔
(۳۶) طراز۔ تراز کا معرب نقش و نگار۔ آرائش معنی۔ ظاہر و باطن کی آرائش عرب کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہماری گویائی کی طاقت بھی جنکا نام ادب کے ساتھ بیان کرتی ہے مطلب یہ کہ ہم بھی انکا نام تعظیم کے ساتھ لیتے ہین (اس شعر مین سطور کی بجائے مذکور ہونا چاہیئے کیونکہ نطق سے ذکر کا تعلق ہے نہ کہ لکھنے کا۔
(۳۷) معرفت۔ پہچان۔ خداشناسی۔ استجازت۔ اجازت چاہنا۔ استغاثت غلط ہے معنی اے عرفی اب جو تجکو معرفت (شناخت) حاصل ہے تو جلد آپ سے اجازت چاہ کر تحفۂ مقصود کا سہرا لا یعنی آپ کے قدم کی خاک حاصل کر یا آپکی نعت شریف لکھ (اس شعر مین پھر اصل مقصد کیطرف رجوع ہی)
(۳۸) عون۔ مدد۔ لمحہ۔ پلک مارنا۔ پل بھر معنی۔ مین نے لطف خدا کی مدد سے ایک پل مین ایک قصیدہ کہا جسکا مطلع اس طرح کا ہے۔ نوٹ۔ یہانتک تشبیب تمام ہوئی۔ اب مطلع ثانی سے مدح شروع کرتا ہے۔

مطلع ثانی

(۳۹) لوا۔ جھنڈا۔ نبوت۔ پیغمبری۔ منصور۔ فتحمند۔ مزاج۔ طبیعت۔ رنجور۔ بیمار معنی۔ نبوت کا جھنڈا آپکی نسبت سے خوب فتحمند ہے عشق کی طبیعت آپ کے دل کی ملاوٹ سے بیمار ہے مطلب

یہ کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے آپ کے زمانہ تک ہر نبی نے نبوّت کا جھنڈا اُٹھایا لیکن وہ فتحمند نہوا یعنی ختم نبوّت کا مرتبہ کسی کو حاصل نہوا یہ آپ ہی کا حصّہ تھا کہ آپکی نبوّت تمام مخلوقات کے لئے ہے اور قیامت تک رہیگی عشق کی طبیعت مین رنجوری کا خاصہ آپکی طبیعت کی ملاوٹ سے ہے کہ نہ آپ کے قلب مبارک سے ملتا اور نہ اُسمین یہ تاثیر پیدا ہوتی۔ گویا عشق کی اصل بھی آپ ہی ہین۔

(۴۰) سکون۔ آرام۔ فاصلہ۔ دوری **معنی** = اے ممدوح (حضرت محمد صلعم) اگر تو نور اور سایہ کو ٹھیرنے اور چلنے کا حکم دے تو زمانہ سایہ اور نور کے درمیان فاصلہ پائے **مطلب** یہ کہ دونون مین زمانہ کا فاصلہ ہوجائے ایک دوسرے سے نہ ملسکے۔ یا یہ کہ نور ٹھیر جائے اور سایہ چلدے۔ اس شعر مین آپ کے دو معجزون کی طرف اشارہ ہے اول شق القمر کی طرف کہ آپ کی انگشت مبارک کے اشارہ سے نور یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو کر ساکن ہوگئے تھے۔ دوسرا یہ کہ آپ کے نورانی جسم کا سایہ نتھا۔

(۴۱) استفادہ۔ فائدہ حاصل کرنا۔ عُصفور۔ چڑیا **معنی** = آپکی طبیعت کے باغ مین فیض حاصل کرنے کی بلندی پر عقل کا ہما ایک چڑیا کے سایہ کا آرزومند ہے **مطلب** یہ کہ آپکی طبیعت ایسی بلند اور عالی ہے کہ عقل جو ہما کی مانند ہے وہ اُسکے ایک ادنیٰ اور ذراسے مرتبہ کو بھی نہین پاسکتی۔ خلاصہ یہ کہ آپکی طبیعت کی بلندی کا ادنیٰ سے ادنیٰ مرتبہ بھی اندازۂ عقل سے باہر ہے۔

(۴۲) ہدایت۔ رہنمائی چشم صورت بین۔ ظاہر کی آنکھ **معنی** = آپکی ہدایت ایسی کامل ہے کہ ظاہری آنکھ کو وہ سب راز دکھادے جو خدا تعالیٰ کے یہان پوشیدہ ہین **مطلب** یہ کہ اسرار الٰہی جو دیدۂ دل کے سوا نہین دکھائی دے سکتے وہ آپکی ہدایت کے طفیل چشم ظاہر سے دیکھ سکتے ہین۔

(۴۳) ناصیہ۔ پیشانی۔ نواصی جمع۔ ضیا۔ روشنی نسخہ۔ کتاب۔ سنین۔ سن کی جمع۔ شہور۔ شہر کی جمع۔ مہینے **معنی** = چاند اگر آپکی پیشانی کے نور سے روشنی حاصل کرے۔ تو سال اور مہینون کے حساب کی کتاب سورج کے سپرد کر دے **مطلب** یہ کہ قمری مہینون کا حساب چاند سے ہوتا ہے اور چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے پس اگر چاند آپکی پیشانی سے نور حاصل کرلے تو اسقدر روشن ہوجائے کہ سورج اُسکے سامنے چاند ہوجائے اور سال اور مہینون کے حساب کی کتاب اُسکے سپرد کر دے۔

(۴۴) نَفَس - وقت - دَادہ اند - کے فاعل قضا و قدر - گنجور - خزانچی معنی - جسوقت سے قضا و قدر نے آپکی ذات کے موتی کو ظاہر کیا ہے - جواہر خانۂ الٰہی کے خزانچی کا صنعت کے خزانہ سے کوئی تعلق نہین رہا مطلب یہ کہ قضا و قدر نے بیشمار موتی یعنی انبیا و رسل پیدا کئے لیکن آپ کے ظہور کے بعد خزانۂ صنعت کے ساتھ خزانچی صنعت کا کوئی تعلق نہین رہا کہ نہ اب کوئی ایسا ہے اور نہو -

(۴۵) زَاد - رَاکھ - صَبا - پورب کی ہَوا - دَبور - پچھوا ہَوا معنی - اگر آپ کے شعلۂ قہر کی ذراسی جھلک بادل پر پڑجائے تو بجلی جلکر ایسی خاک سیاہ بنجائے کہ صبا و دبور کی آنکھو نکا سرمہ بنے مطلب یہ کہ بجلی باوجودیکہ دوسری چیز کو جلادیتی ہے لیکن آپ کے ادنیٰ قہر کے شعلے سے وہ بھی جلکر اسطرح سرمہ ہوجائے جیسے کوہِ طور جلوۂ نور الٰہی سے سرمہ ہوکر باعث جلائے چشم مردم ہوا یہ باعث روشنی ہَوا بنجائے -

(۴۶ و ۴۷) مُبرہن - ثابت و ظاہر - سَیر - طَسیر کی جگہہ - مسیر وجود - مراد عالم موجودات موثر - اثر کرنے والی - ماثور - اثر کی گئی - اجل رسیدہ - جسکی موت آگئی ہو - جبہہ - پیشانی - جباہ - جمع معنی - اگرچہ یہ بات ثابت ہے کہ عالمِ موجودات (دنیا) مین خدا تعالیٰ کی صفات اثر کرنے والی ہین ماثور نہین ہین لیکن اگر کوئی اجل رسیدہ آپ کا مبارک نام اپنی پیشانی پر لکھ لے تو اجل اُسکو دیکھکر دور ہی سے شرمندہ ہوجائے مطلب = یہ کہ اجل آپکے نام مبارک کی تعظیم کے سبب اُسکی جان نکالنے سے باز رہے کہ اس نے اپنے بچاؤ کے واسطے ایسے جناب کا نام لکھا ہے مین کسطرح اسکی جان نکالون -

(۴۸ و ۴۹) گوشۂ کلاہ شکستن - ٹیڑھی ٹوپی رکھنا - دوکون - دونون جہان - آمِر - حاکم - مامور - محکوم معنی - قضا کے دونون جہان اُسکے حکم سے مجبور ہین - اُس نے حکومت کی ٹوپی اپنے سر سے اُتار کر آپ کے دامن مین رکھدی کہ اب آپ آمر (حاکم) ہین اور مین محکوم ہون - مطلب یہ کہ مین آپکی مطیع و فرمانبردار ہون جو حکم ہو بجالاؤن -

(۵۰) قضا کے معنی اس شعر مین گردش آسمان و انجم کے ہین - منسوخ - مٹایا گیا - نزول - اُترنا زبور - وہ کتاب جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی معنی = آپ کے حکم (شریعت کے زمانہ مین آسمان اور ستارونکی گردش کے احکام ایسے رد ہوگئے جیسے قرآن شریف کے اُترنے سے زبور کا حکم مطلب یہ کہ آپکی شریعت نجوم کے اور پچھلی شریعتون کے احکام کی ناسخ ہے

وہ سب منسوخ ہین۔

(۵۱) ضمیر۔ دل۔ دل کا خیال۔ نقاب۔ پردہ۔ طعمہ۔ غذا لقمہ معنی۔ اگر آپکی ضمیر کے چہرہ سے پردہ اُٹھ جائے۔ تو آفتاب سایہ کی طرح نور کا لقمہ ہو جائے مطلب یہ کہ اب تو سایۂ زمین یعنی رات آفتاب کا طعمہ ہے اور جب آپکی ضمیر کی روشنی ظاہر ہو تو آفتاب اُسکا طعمہ ہو جائے یعنی اُس مین بالکل دب جائے اور وہ غالب ہو جائے۔

(۵۲) شہا۔ بالف ندا۔ تو ہی حصر کے لئے۔ زکوٰۃ۔ مال کا چالیسوان حصہ جو راہِ خدا مین دین بضاعت پونجی معنی۔ اے بادشاہ تو ہی ایسا سخی ہے کہ تیرے کرم کی پونجی کا چالیسوان حصہ تو جہان کو اپنی گرانمائگی (بیش قیمتی) سے معمور کر دے۔

(۵۳) ننگ۔ شرم۔ شرکتِ نوعی۔ وہ شرکت جسمین ایک نوع کی سب چیزین شریک ہون جیسے سب انسان باہم شرکتِ نوعی رکھتے ہین۔ معنی۔ مین ایسا (بد) ہون کہ شرکتِ نوعی کی شرم سے مین نے انسانی گروہ کے حصہ مین ہزارون قسم کے قصور لگا دئے ہین مطلب یہ کہ مین ایسا گنہگار ہون کہ میری وجہ سے نوعِ انسان کو بھی دہبہ لگ گیا کہ اس مین ایسے بد بھی ہوتے ہین ؎

کہ گر اپنے کو مین کہون خاکی   جانتا ہون کہ آئے خاک کو عار

(۵۴) آثار۔ نشانیان۔ یاس۔ ناامیدی۔ سنوات۔ سالہا سن کی جمع۔ آثر۔ نشانہائے نیک و کارہائے پسندیدہ۔ باحور۔ گرمی کی سختی و شدت جو ساون کے آٹھ دن مین ہوتی ہے انیسوین سے چھبیسوین تک اور اس سے دونون فصلون کا حال معلوم ہو جاتا ہے اگر ان دنون مین نہایت گرمی ہو تو ارزانی کی علامت ہے ورنہ گرانی کی معنی۔ میرے زمانہ سے مایوسی کی علامتین ظاہر ہوتی ہین۔ جیسے ساون کی گرمی سے فصلون کی نشانیان۔ مطلب یہ کہ مین ایسا بد ہون کہ میری حالت سے مایوسی کی علامتین ظاہر ہوتی ہین۔

(۵۵) تنزل۔ گھٹنا۔ ریاض۔ باغ۔ روضہ کی جمع۔ غورکی۔ کچا انگور ہونا۔ غورہ۔ بواؤ مجہول کچے انگور کو کہتے ہین۔ ہ یائے مصدری کے سبب کاف سے بدل گئی۔ معنی۔ میرے عمل کی کمی اگر باغ کی ہوا بنجائے تو انگور طبیعت کے سبب پھر کچا بنجائے۔ مطلب یہ کہ انسان کو اپنا اپنے اعمال نیک کا ہوتا ہے وہ میرے اندر اسقدر روبکمی ہین کہ اگر انکا تنزل نسیم ریاض بنے تو پکے انگورون کو کچا کر دے۔ خلاصہ یہ کہ میرے نیک اعمال روبہ تنزل ہین حالت بالکل مایوسی کی ہے۔

(۵۶) عصیان - گنہ گاری - زہر معنوی ست - جملہ معترضہ ہے - زلّہ بند - وہ کھانا جو دوسرے وقت کے لیئے رکھ چھوڑیں - سحور - رمضان کی سحری کا کھانا معنی = میرا نفس نعمتِ عصیان کی حرص سے جو کہ ایک باطنی زہر ہے بغیر روزہ کے دوسرے وقت کے لیئے کھانا رکھ چھوڑتا ہے - مطلب یہ کہ میرا تنزلِ عمل تو اوپر کے شعر سے ظاہر ہو گیا - عصیان کی یہ کیفیت ہے کہ میرا نفس نعمتِ عصیان کا ایسا حریص ہے کہ شکم بندون کی طرح روزہ تو رکھتا نہین مگر روزہ دارون کی طرح سحری کے لیئے کھانا ضرور رکھ چھوڑتا ہے اور اُسکو روزہ دارون کی طرح کھاتا ہے یعنی کوئی نیک کام تو کرتا نہین لیکن معصیت کا سامان ہر وقت موجود رکھتا ہے -

(۵۷) آحسانت کی ت بمعنی خود - دیجور - اندھیری رات - ہر مہینہ کی اٹھائیسوین رات معنی = اے خدا کے پیارے نبیؐ ! میری اس روسیاہی کو آپ اپنے احسان کے پانی سے دھوئین - کیونکہ وہ آبِ احسان اندھیری رات کے چہرہ کی تاریکی دور کر دیتا ہے -

(۵۸) ناسزا - نالایق - جاودان - ہمیشہ - مقہور - قہر کیا گیا معنی = مین نالایق اعمال کا مالک بہت ہو چکا - کچھ ضرور نہین ہے کہ کوئی شخص ہمیشہ قہر مین رہے مطلب یعنی میری بداعمالی حد سے گزر گئی اب کچھ ضرور نہین کہ مین عمر بھر بداعمال ہی کہلاتا رہون - آپ رحم فرما کر میری روسیاہی کو دھو دیجیئے -

(۵۹ و ۶۰) نعوذ باللہ - ہم اللہ کے ساتھ پناہ چاہتے ہین - کلمہ تنزیہ ہے - طے کردن - لپیٹنا - شفاعت - سفارش - اِناث - مادہ - انثیٰ کی جمع - ذکور - نر - مرد - ذکرہ کی جمع - رعشہ - لرزہ - نیشاپور - ایک شہر کا نام جہان زلزلے بہت آتے ہین - اس شہر مین فیروزہ کی کھانین بہت ہین معنی = خدا کی پناہ اگر قیامت کے دن آپکی شفاعت مردون عورتون کے نامۂ اعمال طے نہین کریگی - تو قیامت کا میدان میرے کثرتِ گناہ کی شرم سے نیشاپور کی زمین کی طرح لرزنے لگے گا مطلب یہ کہ اگر آپ نے شفاعت نہ کی تو میرے گناہ سب سے زیادہ ثابت ہونگے اسلیئے آپ میری بداعمالی دُور کیجیئے -

(۶۱ و ۶۲) دمِ سوال - سوال کے وقت - تاب - شدت و حرارت - انفعال - شرمندگی - شکستہ گلو - خاموش - دم گھٹا ہوا - زمانہ - مراد اہلِ زمانہ - تہ لبِ سوال شدن - سوال سے پہلے لبکو دبا دینا تا محصور - بیحد معنی = سوال کے وقت کہ شرمندگی کی شدت کے سبب مغرور اہلِ زمانہ سے سانس کا دم گھٹ جاتا ہے - امید ہے کہ آپکی عنایت جو میری گناہون کی طرح بیحد ہے لبِ سوال کی مہر ہو - مطلب یہ کہ اے حضور مردمِ زمانہ ایسے مغرور ہین کہ اگر ان سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو شرم کے باعث میرا سانس نہین نکلتا پھر کیا ضرور ہے کہ انکا محتاج بنون اور آپکی عنایت میرے

لب سوال کی مہر ہو۔ نوٹ یہ قطعہ اہل زمانہ کی شکایت مین ہے۔
(۶۳) پنجہ خورشید۔ مراد شعاع آفتاب۔ افشاردن۔ نچوڑنا۔ مسام۔ جلد بدن کے باریک سوراخ جو بالون کی جڑون مین ہوتے ہین معنی۔ اگر مین اپنے دل کو پنجہ خورشید سے نچوڑون۔ تو اسکے مسامات سے خون کی بجائے اندہیری رات ٹپکے مطلب یہ کہ میرا دل کثرت گناہ سے اسقدر سیاہ ہے کہ اگر مین اسکو پنجہ خورشید سے نچوڑون تب بھی اس مین سے تاریکی ہی ظاہر ہوگی حالانکہ آفتاب کے سامنے کوئی تاریکی نہین ٹھیرتی۔ نوٹ مشام غلط ہے مسام صحیح۔
(۶۴) معنی بخشش کی امید نا امیدی کے ساتھ وفا نہین کرتی ہے۔ یہ بات نہین ہے کہ خدا تعالی کا عفو مجکو نہ بخشے مطلب یہ کہ مین نے جو یہ نا امیدی ظاہر کی ہے وہ محض اپنے گناہون کی کثرت کے سبب ظاہر کی ہے نہ یہ کہ عفو الٰہی مجکو معاف نہ کرے۔
(۶۵) استغفر اللہ۔ مین خدا سے پناہ مانگتا ہون۔ قصر۔ کوتاہی۔ کمی۔ ذیل۔ دامن۔ اذیال جمع۔ معنی۔ استغفر اللہ مین کثرت گناہ سے خوف کرون۔ کہ خدا کے دامن عفو پر کوتاہی کی گرد بیٹھے گی۔ مطلب یہ کہ خدا کی بخشش کے مقابل میرے گناہون کی کچھ بھی حقیقت نہین۔
(۶۶) ناجی۔ نجات پانے والا۔ مغضوب غضب کیا گیا۔ ولا۔ دوستی محبت۔ محشور۔ حشر کیا گیا۔ اٹھایا گیا۔ معنی۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ خواہ مین نجات پانے والا ہون یا غضب کیا گیا۔ بہر حال قیامت کے دن آپکی محبت کے ساتھ اٹھایا جاؤن۔ نوٹ اوپر کے تین شعر دفعیہ نا امیدی کے بیان مین ہین۔
(۶۷) عون۔ مدد۔ فارغ۔ بے پروا۔ نعیم۔ بہشت نعمت کی جمع۔ طارم۔ انگور کی ٹٹی۔ مراد انگور۔ معنی۔ مین آپ کے عشق کی نعمت کی مدد سے دین و دنیا کی نعمتون یا بہشت سے بے پروا ہون نہ تو بہشتی نہرون کے شیر کی ضرورت ہے نہ انگورون کے شراب کی۔ مطلب یہ کہ آپ کے عشق کی لذت نے تمام لذتون کو ہیچ ثابت کر دیا۔
(۶۸ و ۶۹) عود۔ اگر۔ عود دہر۔ گلاب وفا۔ باضافت مجازی۔ عنصر۔ مادہ۔ اصل۔ انجمن طراز بہشت مراد رضوان۔ داروغہ بہشت۔ بخار۔ دہوان۔ بھاپ۔ بخور۔ خوشبودار دھونی۔ معنی۔ چونکہ میری اصل محبت کے عود اور وفا کے گلاب سے ہے۔ اگر مجکو دوزخ مین جانے کا بھی حکم دیا گیا۔ تو رضوان جنت والون کی محفل مین۔ دوزخ کی آگ کے دھوئین سے خوشبو کی بھاپ لیجا ئیگا مطلب یہ کہ میری اصل مین چونکہ آپکی مہر و وفا ہے اسلئے مین جنت سے ہرگز محروم نہ ہونگا۔ اور اگر خدا نخواستہ اپنے

اعمال کے سبب دوزخ مین گیا بھی تو میری ان ہڈیون کی جو آپ کے عودِ محبت سے مہک رہی ہین رضوان بہشت مین خوشبو لیجائیگا تو پھر مجکو بہشت کی کیا ضرورت کیونکہ آپ کے عودِ مہر سے وہ ہی جنت سے زیادہ ہوگا۔

(۷۰) زکاۃ۔ حصّہ۔ حاشا۔ پناہ۔ طبَاع۔ طبیعت کی جمع۔ کافور۔ ایک سفید خوشبودار دوا جو نہایت ہی سرد تاثیر رکھتی ہے معنی۔ اگر مین آپکی محبت کی زکواۃ طبائع اشیا پر تقسیم کرون۔ تو کافور جیسی سرد چیز شراب پر ہنسنے لگے مطلب یہ کہ آپ کے عشق و محبت کی آگ میرے دل مین بہت ہی بھر رہی ہے۔

(۷۱) سوزِش۔ بکسر نون۔ برادہ آہن۔ الماس۔ ہیرا معنی۔ آپکی محبت میرے سینہ مین کوئی داغ ایسا نہین رکھتی کہ جس مین الماس کا برادہ نہو اور وہ داغ معنئ ناسور نہو مطلب یہ کہ میرا سینہ آپکی محبت کے داغون سے مالا مال ہے اور ہر ایک داغ مین الماس کا برادہ بھرا ہوا ہے جو زہر بھی ہے اور گوشت کا گلا دینے والا بھی ہے۔

(۷۲) رویا۔ خواب۔ افتخار۔ فخر۔ عزت۔ رُسُل۔ رسول کی جمع۔ عَلم۔ جھنڈا معنی۔ مین نے ایک رات پیغمبرونکے فخر کے خواب (دیدار) کی دولت سے۔ دانائی کے خواب مین عرش پر جھنڈا بلند کیا۔ یعنی خواب مین حضور کے دیدار پر انوار کی عزت حاصل کی۔

(۷۳) خمیر مایہ۔ اصل مادّہ۔ سر قصیدہ۔ قصیدہ کی تشبیب سے مراد ہے۔ شاخ و برگ۔ سازو سامان۔ مراد الفاظ و عبارات۔ طیور۔ طائر کی جمع۔ پرندے معنی۔ اِس قصیدہ کی تشبیب کا اصل مادہ وہی خواب ہے کہ میری زبان نے طیورِ معانی کے لئے اُس مین الفاظ و مضامین کے شاخ و برگ زیادہ کئے ہین۔ مطلب یہ کہ میرے مضامین کے شاخ و برگ مین عالمِ قدس کے طیورِ معانی زمزمہ سنجی و نغمہ سرائی کرتے ہین (دوسرے مصرع مین زبان من چو طیور غلط۔ زبانِ من لطیور چاہیے)

(۷۴) معنی۔ کوئی شخص یہ شبہہ نہ کرے کہ مین نے قصیدہ کی زیب و زینت کے لئے اصل (مدح) کے اوپر خواب زیادہ کردی ہے مجکو یہ بات منظور نہین ہے۔

(۷۵) حرف عصا۔ قرآن پاک کی اِس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ۔ یعنی اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ مین یہ کیا ہے۔ جواب دیا کہ یہ عصا ہے مین اسپر تکیہ لگاتا ہون اور بکریان چراتا ہون اور کتنے ہی کام اِس سے لیتا ہون معنی۔ چونکہ آپکی حکایت بہت مزیدار تھی اِسلئے مین نے بہت

زیادہ بیان کی جسطرح کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال عصا کے متعلق بہت باتین کین تھین۔ مطلب یہ کہ مجکو اصل خواب پر کچھ پڑھانا منظور نہ تھا بلکہ منظور یہ ہوا کہ جسطرح حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر دیدار خدا کی دولت نصیب ہوئی تھی تو اُنھون نے اُسکو غنیمت سمجھکر زیادہ باتین کین تھین۔ اسی طرح جو مجکو حضور کے دیدار کی دولت نصیب ہوئی تو مین نے اِس حکایت کو طول دیا۔

(۷۶ و ۷۷) نوٹ۔ ذیل کے دو شعرون مین دعائے تابید ہے چنانچہ تا واسطے تابید کے ہے۔

زنبور۔ علاوہ تتئے کے معنی کے تیر کی بھی ایک قسم کا نام زنبور ہے معنی = ہمیشہ جب تک گمراہون کا خون ٹپکتا ہوا کلیجہ شرم کے نشتر سے زنبور کا آشیانہ رہے یعنی جب تک وہ اپنے گناہون کے باعث شرم کے تیرون کا نشانہ رہین۔ تو مجروح یعنی آپ کے آستانہ کے عاشقون کے دلکا خرابہ آپ کے شمائل الطاف کی نوشدارو سے معمور رہے۔ آمین۔

قصیدہ نمبر ۳

در نعت

(۱) صور۔ نرسنگا۔ شیون۔ بیائے مجہول۔ نوحہ۔ نالۂ ماتم۔ معنی = میرا دل اگر صبح ہی صبح نالہ کا پیدا کرنے والا صور پھونک دے تو آسمان میری فریاد و فغان سے قیامت کا صحن بنجائے۔ مطلب یہ کہ میرا دل اسرافیل کی مانند اور میرا نالہ صور کی مانند ہے۔

(۲) حلقۂ ماتم۔ وہ حلقہ جو ماتمی لوگ روتے پیٹتے وقت باندھتے ہین۔ ہایا ہائے مین الف اتصال تکرار ہائے ہائے مفید کثرت معنی = میرے نالہ نے جب سے لگاتار ہائے ہائے کی ٹپ لگائی ہے جب سے فرشتون کے کان اور میرے ماتم کے حلقہ کی ایک حالت ہے۔ مطلب یہ کہ جیسا میرے حلقۂ ماتم مین نالہ و فریاد بھرا ہوا ہے ویسا ہی اُسکے اثر سے اہل آسمان کے کانون مین بھرا ہوا ہے گوش و حلقہ کی تشبیہہ کا لطف پُر ظاہر ہے۔

(۳) مصر۔ یہان مراد دل۔ وادیٔ ایمن۔ وہ جنگل جسمین حضرت موسیٰ کو جلوۂ خدا دکھائی دیا تھا چونکہ یہ جنگل حضرت موسیٰ کے دائین ہاتھ کی طرف واقع تھا لہذا یہ نام رکھا گیا۔ کیونکہ ایمن یمین یعنی دست راست سے مشتق ہے۔ وادی کی جمع اودیہ۔ یہان وادیٔ ایمن سے مراد آنکھون سے ہے کیونکہ سیلاب اشک دل سے اُمنڈ کر آنکھون مین آتا ہے۔ معنی = میرے شوق کے رود نیل یعنی میرے

گریہ کے موسیٰ نے مصر دل کو تو ویران کر دیا اب آنکھون کے وادیٔ ایمن کی طرف متوجہ ہے
(دیکھیئے اب آنکھون کو کیا دکھاتا اور کیا سامنے لاتا ہے)

(۴) شوریدہ - دیوانہ - تارک - سر - بر تارک نہادن - تعظیم کرنا - مرغ مجنون - مجنون کے سر پر ایک پرندے گھونسلہ بنا لیا تھا اُسکو مرغ مجنون کہتے ہین - یہان مطلق جنون سے مراد ہے - شیدا - دیوانہ
معنی = مین اپنے دیوانہ دل کی اسلیئے تعظیم و توقیر کرتا ہون کہ میرا دل شیدا مرغ مجنون (جنون) کا گھونسلہ ہوگیا ہے مطلب یہ کہ میرا جنون مجنون کے جنون سے زیادہ اور قابل تعظیم ہے کیونکہ مجنون کے سر پر تو بحالت جنون کسی پرندے نے آشیانہ بنا لیا تھا اور مین وہ ہون کہ میرا دل قدیم سے مرغ جنون کا آشیانہ ہے یعنی مجنون کو بھی میرے ہی جنون کا کچھ حصہ ملا تھا -

(۵) فرشتے مجکو ہر طرف سے کھیون کی طرح اسواسطے گھیرے رہتے ہین کہ میرے غم سے ملی ہوئی ہر ایک بال کی جڑ ایک لذت کشا چشمہ بنگئی ہے - مطلب یہ کہ غم عشق اسقدر شیرین ہے کہ جب سے اُس نے مجھ مین اثر کیا ہے میرے بال بال سے فرشتے بھی لذت حاصل کرتے ہین (غم پالا اس شعر مین اسم مفعول ترکیبی ہے یعنی غم پالودہ من -

(۶) کام - تالو - منہ - منّ - ترنجبین جو حضرت موسیٰ کی قوم پر برسی تھی - سلویٰ - بٹیر وہ پرند خوش رنگ و خوش آواز جو حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل پر اُترے تھے اور جو شاخون پر اپنی خوش آوازی کے ساتھ کباب ہو جایا کرتے تھے - یہ دونون نعمتین حضرت موسیٰ کی قوم کی غذا تھین -
معنی = اے لذت ملے ہوئے غم تو نے میرے کام جان کو تازہ کر دیا - نہین مین نے غلط کہا - غم کیا بلکہ تو تو میرے لیئے من و سلویٰ (آسمانی نعمت) ہے - مطلب یہ کہ جان اگرچہ شیرین ہے مگر دنیا کی تلخیون سے زہر ہوگئی تھی اے غم (عشق) تو نے میری جان کو از سر نو ایک تازہ لذت بخشی اور شیرین بنا دیا -

(۷) خمار - نشہ کے آثار یا اعضا شکنی کی حالت - در خمار احتیاج بودن - سے مراد حاجت کا پورا ہونا ہے کیونکہ خمار نشہ کے آثار پر ہوتا ہے - احتیاج - حاجت - خواہش - استغنا - بے پروائی
معنی = مین حاجت کے خمار مین ہون کیونکہ خدا تعالے نے میری بے پروائی کے پیالہ سے دونون جہان کے مقصد کا شراب دور رکھا ہے - مطلب یہ کہ اور لوگ تو نشہ احتیاج مین سرشار ہین اور مین خمار والون کی طرح اُس سے فارغ ہوگیا ہون کیونکہ خدا تعالے نے مجکو اپنا طالب بنایا ہے نہ کہ دین و دنیا کا -

(۸) دریوزہ ۔ بھیک مانگنا ۔ یلدا ۔ سب سے بڑی اور منحوس رات جو پوس مہینہ کے آخر مین ہوتی ہے آویزہ ۔ لٹکن ۔ معنی ۔ آسمان نے میری تاریک رات کے آویزۂ گوش سے ایک لعل بھیک مانگا اور اسکا نام آفتاب رکھا ہے ۔ مطلب یہ کہ استغنا کے سبب میرا مرتبہ اسقدر بلند ہوا کہ آسمان جو سب سے برتر و بالا ہے اُس نے میری شب یلدا سے یہ آفتاب کا لال بھیک مانگا ہے ۔ پس جب کہ میری شب یلدا کی یہ کیفیت ہے تو شب درخشان اور روز روشن کا کیا کہنا ۔

(۹) دوش ۔ کندھا ۔ معنی ۔ آفتاب کا کندھا میرے تکیہ لگانے سے نیلا پڑگیا ہے ۔ میرے غمون کی کثرت سے میرا ہر ایک بال ایک کوہستان بنگیا ہے ۔ مطلب یہ کہ میرے دل مین غمون کی بہت ہی کثرت و شدّت ہے جسکے اثر سے آفتاب بھی نیلا پڑگیا (دوش آفتاب کی جگہہ ایک نسخہ دوش آسمان کا بھی ہے جو نیلگونی کے لحاظ سے نہایت ہی مناسب ہے) یعنی میرا ہر ایک بال غمون کا کوہستان بنگیا ہے اور ہر کوہ اتنا بلند ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا ہے جسپر تکیہ لگانے سے اُسکا کندھا نیلا پڑگیا ہے نوٹ ۔ تکیہ ام کے دو معنی پیدا ہوتے ہین ایک تو یہ کہ مین نے اُسکا تکیہ لگایا ہے دوسرے یہ کہ اُس نے میرا تکیہ لگایا ہے ۔

(۱۰) منت ۔ احسان ۔ بازیچہ ۔ کھلونا ۔ بازیچۂ عیسےٰ ۔ مردون کے زندہ کرنے کے معجزہ سے مراد ہے ارزش ۔ قدر و قیمت ۔ مُردن ۔ مراد خدا کی راہ مین مرنا یعنی فنا فی اللہ ہونا اور موتوا قبل ان تموتوا سے یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ ۔ مرگ آرا ۔ موت کی آراستہ کرنے والی یا موت کی آراستہ کی ہوئی معنی ۔ ای مخاطب دنیا کی زندگی کی واسطے بازیچۂ عیسےٰ کا احسان مت اُٹھا مرنے کی قدر و قیمت میرے مرگ آرا نفس سے دریافت کر ۔ مطلب یہ کہ دنیاوی زندگی کے لیے حضرت عیسےٰ کا احسان مت اُٹھا کیونکہ سہ تا قیامت زندگی آخر فنا آخر فنا ۔ پس اگر تو حیات کا طالب ہے تو اُس موت کو تلاش کر جو عاشقانِ خدا کا حصّہ ہے اور مسیح و خضر بھی جسکی تمنا رکھتے ہین سہ

مرے جو موت کے عاشق کبھو بیان نے — مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

(۱۱) صد شکست ۔ مراد بہت شکست ۔ قدس آشوب ۔ حسن کی صفت ۔ [illegible] دوڑنے والا ۔ شوق کی صفت ۔ مست ناپروا بھی شوق کی صفت ۔ معنی ۔ [illegible] دوڑنے والے اور مست بے پروا شوق نے حسن کی قدس آشوب فوج سے [illegible] ہین ۔ مطلب یہ کہ اے مخاطب تو تو شکست سے بھاگتا ہے اور مین شکست ہی کو [illegible] ہون کیونکہ میرا شوق باوجودیکہ فوج حسن سے صد شکستین کھاتا ہے لیکن پھر بھی وحشت سے [illegible]

مست کی طرح ادھر ہی کو دوڑتا ہے۔
(۱۲) معنی۔ مین نے جو مست ہونا خونِ جگر سے سیکھا ہے۔ اگر خون جگر کے سوا میری شراب ہو تو خدا کرے میری یہ عشق کی بیہوشی جاتی رہے۔ مطلب یہ کہ مین ظاہری شراب سے مست نہین ہون بلکہ خون جگر کی شراب یعنی عشق الٰہی سے مست ہون۔ اگر شراب ظاہری سے مست ہون تو قسم کھاتا ہون کہ میری یہ عشق کی مستی جو کہ عین مقصود ہے خدا کرے جاتی رہے۔ اور دنیا کی ہوشیاری جو ذلیل ہے آجا
(۱۳) شاہدِ عصمت۔ پاکدامنی کا معشوق۔ خونِ حیض دختر رز۔ سُرخ شراب سے مراد ہے۔ یہ استعارہ بلحاظ نجاست وامّ الخبائث ہونے کے ہے۔ معنی۔ شاہدِ عصمت میری صحبت کب تلاش کر سکتا ہے۔ اگر میرے ہونٹون سے ناپاک شراب کی بو آتی ہو۔ مطلب یہ کہ دنیوی آلودگی مین گرفتار ہو کر خدا تک میری رسائی کب ہو سکتی ہے۔ مین اس سے الگ ہون۔
(۱۴) معنی۔ مین نے جو دل سے دماغ تک شراب کے مٹکے چُن رکھے ہین۔ مین اس ظاہری شراب سے کب مخمور ہو سکتا ہون اور میرا پیالہ (شراب معرفت سے) کب خالی ہو سکتا ہے۔
(۱۵) مریم۔ مراد طبیعت۔ مریمی۔ یہن ی برائے فعلیت یعنی مریم کا کام کرنا جو بے شوہر کے حاملہ ہونا اور بچہ جننا ہے۔ بالا بردن۔ غالب ہونا۔ عزت دینا۔ معنی۔ میری مریم نے جبرئیلؑ کا فیض اپنے مزاج سے حاصل کیا ہے۔ میرے عیسے کے جننے والے ذہن نے مریم کے کام کو بلند کر دیا ہے۔ مطلب یہ کہ حضرت مریمؑ حضرت جبرئیل سے فیضیاب ہو کر حاملہ ہوئین۔ اور حضرت عیسے جنکا معجزہ مُردون کو زندہ کرنا تھا اُن سے پیدا ہوئے۔ مگر میرے ذہن کی مریم ایسی افضل ہے کہ خود اپنے مزاج سے فیض حاصل کرتی ہے اور اُس سے عیسے النفس کلام جو مردہ مین جان ڈالتا ہے پیدا ہوتا ہے۔
(۱۶) معزولی۔ بیکاری۔ چمن پیرا۔ باغبان۔ معنی۔ مین معنی کا ایسا باغ بہشت ہون کہ بیکار رہنے کے بعد اب تک میرے باغبان کو طوبی کی خدمت کرنا شرم کی بات ہے۔ مطلب یہ کہ بیکاری مین اگرچہ ادنی کام کو بھی اختیار کر لیتے ہین لیکن میرے باغ معنی کا مالی باوجود بیکاری طوبی کی خدمت کو بھی شرم کی بات سمجھتا ہے یعنی میری طبیعت باغ بہشت سے بھی زیادہ شگفتہ اور سرسبز وشاداب ہے
(۱۷) روح القدس۔ حضرت جبرئیلؑ جو دل مین کلام القا کرتے ہین۔ در رفتی۔ اثر کر دی۔ داخل شدی معنی۔ اے روح القدس کی کیفیت کے شراب تیرا آنا مبارک ہو۔ کہ تو عشق کی طرح سر سے پاؤن تک سرایت کر گئی۔ مطلب۔ یہ کہ اے شراب کیفیتِ روح القدس تجھ مین وہ لطف وخوبی ہے

جو حضرت جبرئیل کے الہام والقا مین ہوتی ہے۔ تو مجھ مین ایسی سرایت کر گئی کہ مجکو سراپا اپنی ذات وصفات سے مجسم بنا دیا۔

(۱۸) معنی۔ مین عشق کی قیامت گاہ ہون آنکھ کہان ہے تا کہ میرے جنگل کے ہر ایک کونہ سے سینکڑون بہشت اور دوزخ دیکھے۔ مطلب یہ کہ قیامت مین تو ایک ہی ایک دوزخ اور بہشت ہوگا میرے صحرائے قیامت کے ہر کونہ مین سینکڑون دوزخ اور بہشت ہین (دوزخ سے مراد عشق کے رنج والم اور بہشت سے اُسکا لطف و سرور)

(۱۹) لحن۔ خوش آوازی۔ لحنِ داؤدی۔ حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا کہ جب آپ زبور شریف پڑھا کرتے تھے تو آپکی خوش آوازی سے حیوانات محو ہو جاتے تھے۔ سہی۔ راست۔ بالا۔ قد۔ معنی۔ لحنِ داؤدی کی بجائے ابھی تک میرے دل مین نفخ صور پیدا ہوتا ہے۔ میری سیدھے قد والی طبیعت معنی کا رقص (وجد) کرتی ہے۔ مطلب یہ کہ عشق کے طفیل عیش و عشرت کی جگہہ رنج و غم کے سوا کچھ نظر نہین آتا۔ مگر میری راستی پسند طبیعت اُس سے بدستور لطف اُٹھا رہی ہے۔

(۲۰) دودمان۔ خاندان۔ معنی۔ مین ملکِ استغنا کے حاکم (عشق) کا مطیع ہون۔ خاندانِ ہوس کے حاکم (نفسانی خواہشات) میرے ملک استغنا مین کب حکومت کر سکتے ہین۔ مطلب یہ کہ مین بڑے زبردست حاکم (عشق) کا مطیع ہون اسلئے مجکو ہوا و ہوس کے فرمان روا دبا نہین سکتے کیونکہ بڑے کے مطیع کو چھوٹا نہین دبا سکتا۔

(۲۱) حُلّہ۔ ریشمی چادر۔ خارا۔ ریشمی لہریئے دار کپڑا۔ معنی۔ ایک ایسے طوفانِ اشک نے میرے دامن کو تر کر دیا ہے کہ حقیقت مین دریا کی موج اور میری ریشمی چادر کی موج ایک سی ہے۔ مطلب یہان سے عرفی اپنی کسر نفسی و عجز کا اظہار کر کے کہتا ہے کہ مین نے اپنے گناہون پر نظر کر کے اسقدر گریہ کا طوفان اُٹھایا اور چادر کے دامن کو اسقدر تر کیا کہ اُسکی لہر دریا کی لہر کی مانند ہو گئی۔

(۲۲) ظلمت۔ تاریکی۔ سیما۔ پیشانی۔ معنی۔ نور اور تاریکی کی چمکنے مین ایک حالت ہے وہ (نور) آفتاب کے چہرہ سے اور یہ (ظلمت) میری پیشانی سے۔ مطلب یہ کہ میری سیہ روئی اسقدر بڑھ گئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور بڑھتا ہے اسی طرح میری پیشانی سے ظلمت بڑھتی ہے اور جیسے لوگ نور کی زیادتی کو آفتاب سے سمجھتے ہین اسی طرح ظلمت کی زیادتی کو میری سیہ روئی سے۔

(۲۳) ملک۔ فرشتہ۔ دی۔ روز گزشتہ و شب گزشتہ۔ فردا۔ آنے والا کل۔ معنی۔ چونکہ مین حقیقت مین لڑکپن کی طرف لوٹتا ہون اسلئے بدی لکھنے والا فرشتہ۔ وہ بدی جو مجھسے کل ظاہر

ہو گی اُسکو روز گزشتہ کے حساب مین شمار کر کے کل کی آج ہی لکھ لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ جہان بھر تو پیری یعنی زمانہ عقل و دانش کی طرف ترقی کرتا ہے اور مین اولٹی چال چلتا ہون کہ طفلی یعنی غفلت و نادانی کے زمانہ کی طرف انتقال کرتا ہون۔

(۲۴) لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔ خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ گرہ شدن۔ رُکنا۔ معنی = میرے گناہون کی شرم کے باعث حضرت جبرئیلؑ کی زبان پر لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کی آیت رُک گئی۔ مطلب یہ کہ میرے گناہ اسقدر بیحد ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آیت مغفرۃ پڑھتے پڑھتے رہ گئے اور حیران ہوگئے کہ یا الٰہی ایسا بداعمال کیسے بخشا جا سکتا ہے۔

(۲۵) بیت اللہ۔ کعبہ شریف۔ دیر۔ بتخانہ۔ معنی = میری باطنی حالت کعبہ شریف کی آرایش ہے اگرچہ میری ظاہری صورت بتخانہ کی مانند ہو۔ مطلب یہ کہ میری ظاہری حالت سے میری نسبت بدگمانی نہ کرنا کیونکہ میری باطنی حالت کعبہ شریف کے لئے بھی باعث فخر ہے۔ بہر کیف ظاہر کے اچھے ہونے سے باطن کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

(۲۶) صمد۔ خدا۔ تمثال۔ تصویر۔ صنم۔ بُت۔ شقہ۔ چادر۔ دیبا۔ ریشمی کپڑا۔ معنی = میرے دل کی تختی پر خدا کا نام لکھا ہوا ہے مجکو کچھ پروا نہین اگرچہ چین کے مصورنے میرے ریشمی کپڑے کی چادر پر بُت کی تصویرین بنا دی ہین۔

(۲۷) مروحہ۔ پنکھا۔ رضوان۔ داروغہ بہشت۔ معنی = رضوان میرے لئے مور کے بالون کو عود اور گلاب سے بساتا ہے تاکہ گرمی کے موسم مین میرے لئے پنکھا بنائے۔ مطلب یہ کہ باطن مین خدا اور رسول کی محبت کے باعث میرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

(۲۸) دودمان۔ خاندان۔ معنی = اے مخاطب تو میری اصل انسانی خاندان سے مت ڈھونڈ بلکہ درد کا رضوان میرا آدم اور غم کی حور میری حوّا ہے۔ مطلب یہ کہ میری اصل عشق کے درد وغم سے ہے آب و گل سے نہین ہے مین غم کو حوّا کی مانند اور درد کو آدم کی مانند سمجھتا ہون۔

(۲۹ و ۳۰) قطعہ۔ جوہر اوّل۔ حضرت آدمؑ۔ حضرت جبرئیلؑ۔ عیار۔ کھراپن۔ یثرب۔ مدینہ شریف۔ آیدش کا شین اضافی گوش کا مضاف الیہ۔ یا اُمتی۔ اے میری امت۔ مرقد۔ قبر۔ مولا۔ آقا۔ سردار۔ معنی = جوہر اول نے جو مجکو بید ہڑک اپنا فرزند لکھدیا ہے۔ وہ اُسوقت میرے جبرئیل گوہر کے کھرے پن کو جانچے گا جب مین دنیا کو چھوڑ کر مدینہ شریف جاؤنگا اور اُسکے کان مین میرے آقا کے مزار سے مرحبا یا اُمتی کی آواز آئیگی۔ (ہر دو شعر قطعہ بند ہین) مطلب یہ کہ حضور کے مزار مبارک

سے جب میری نسبت مرحبا یا امّتی سُنے گا تو سمجھے گا کہ او ہو یہ تو ایک بڑے شہنشاہ کا نام لیوا ہے میں
اِسکو اپنا فرزند کیسے کہوں۔

(۳۱) مژگان۔ پلکیں۔ چنگل۔ پنجہ۔ معنی۔ اگر میری آنکھیں اُسکے دروازہ کی خاک کے سوا اور کسی
در کا سرمہ لگائیں۔ تو میری پلکیں باز کی طرح میرے زاغِ دیدہ پر چنگل ماریں۔ مطلب یہ شعر دعائیہ
ہے یعنی اگر میں آپ کی خاکِ در کے سوا اور کسی در کا سرمہ لگاؤں تو خدا کرے میری پلکیں میری آنکھوں کی
دشمن ہو جائیں اور میں اندھا ہو جاؤں۔ قاعدہ ہے کہ آنکھ میں بال پڑ جانے سے آنکھ نہیں کھلتی اور
کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پس جبکہ کل پلکیں آنکھ میں گھس جائینگی تو اندھے ہونے میں کیا شک۔

(۳۲) شقہ۔ پارچہ۔ محسود۔ حسد کیا گیا جس پر حسد کریں۔ طراز۔ آرائش۔ خضرا۔ سبز۔ سبزی۔ معنی۔
آپکی دیبائے جاہ کے ایک پارچے نے کہا کہ میں کسکا محسود ہوں یعنی مجھپر کون حسد کرتا ہے۔ آسمان نے
کہا کہ تو تو میرے سبز حلّہ کی آرائش ہے (یعنی کوئی اور حاسد ہوگا میں نہیں ہوں یہ جواب محذوف ہے)
غالباً مخضرا کی جگہہ حُلّہ خضرا چاہیے۔

(۳۳) بانگِ کوثر۔ مراد یہ کہ آؤ پیاسو سبیل ہے۔ فدا۔ قربان۔ نوادہ دریا سے مراد حضرت صلعم
کے اہلِ بیت۔ اولاد امجاد۔ معنی۔ اُن کے دریائے طبیعت کی لہر نے یہ آواز دی کہ آؤ کوثر کا پانی
پیو اور کہا کہ اے میرے اہلِ بیت پر قربان ہونے والے پیاسو مت بیٹھ۔ مطلب یہ کہ آپکی
اولاد سے محبت کرنے والے قیامت کے روز آبِ کوثر سے سیراب ہونگے۔

(۳۴) معنی۔ آپکی قدر و عزت کے خیال کرنے کے وقت میرے دانا دل کے کندھے پر وہم کے
حلّے خوف سے پھٹے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جب میں آپکی قدر و منزلت کی تعریف میں کچھ لکھنا
چاہتا ہوں تو خوف ہوتا ہے کہ مبادا کوئی بات خلافِ قدر نہ ہو جائے۔ یعنی آپکی قدر میرے خیال
سے باہر ہے (در دمی کی ی غلط۔ دمِ اندیشہ باضافت صحیح)

(۳۵) غائبِ چشم یعنی غائب از چشم۔ آنکھ سے اوجھل۔ پتیل۔ ڈہلکا۔ پرنال۔ معنی۔ جب سے
آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہیں تو نسبت (تعلق) کے سبب میری پتلیوں نے میری چشمِ بینا
کے اندر ڈہلکے کی حالت اختیار کی ہے۔ مطلب یہ کہ میری آنکھیں آپ کے دیدار کی مشتاق ہیں
اور وہ نظروں سے غائب ہے اسلئے رات دن اُن سے آنسو جاری رہتے ہیں۔

(۳۶) معنی۔ ہستی کے ملک میں میرا سایہ میری طرح آپ کا اُمّتی ہے۔ اور عدم میں آپکا سایہ
میرے ہمتا (مثل) کا پیغمبر ہے۔ مطلب یہ کہ عدم میں اگر میرا کوئی ساتھی ہے تو وہ آپکا سایہ ہے

کیونکہ وہ بھی عدم مین ہے۔پس وہان آپکا سایہ میرا پیغمبر ہے غرض دونون جہان مین آپ میرے پیغمبر ہین۔

(۳۷) فطرت۔ پیدایش۔ نیچر۔ محیط۔ احاطہ کرنے والا۔ توامیّت۔ جوڑوان ہونا۔ دوہونا۔ جوزا۔ آسمان کے ایک برج کا نام جو دو جوڑوان بہنہ بچونکی مانند ہے پشت سے پشت ملائے۔ معنی مین یکتائی کا آسمان فطرت کے عالم پر محیط ہون۔ میرے جوزا کا جسم جوڑوان ہونے کا متحمل نہین ہوسکتا ہے۔ مطلب یہ کہ میرے پیدایش کے عالم مین دوئی و دورنگی کا نام نہین ہے حتّی کہ آسمانِ دنیا پر جوزا دو جوڑوان بچونکی مانند ہے مگر میرے آسمان کا جوزا بھی اس توامیّت کو پسند نہین کرتا وہ بھی یکتا ہے۔

(۳۸) معنی۔ عشق کے خاندان مین مجھسے زیادہ بزرگ کوئی نہین پیدا ہوا میری ذات نے میرے باپ دادا کی اصل کو روشن کردیا۔

(۳۹) نازش۔ فخر۔ مولد۔ جائے ولادت۔ جنم بھومی۔ ماوا۔ جائے پناہ۔ معنی۔ شیراز کی مٹھی بھر خاک (سرزمین) پر سعدی کا فخر کسوجہ سے تھا۔ اگر وہ اِس بات سے خبردار نہین تھے کہ شیراز میری پیدایش اور رہنے سہنے کی جگہہ ہوگی۔ مطلب یہ کہ سعدی چونکہ ولی اور روشن ضمیر تھے انکو معلوم ہوگیا تھا کہ یہان عرفی جیسا بے نظیر شخص پیدا ہوگا اسی لئے انھون نے شیراز پر فخر کیا۔

(۴۰) یہ جان کی آگ اور دردِ دل کی شراب کی کتاب جسکا نام سخن ہے میرے ہونٹون سے کب تک اُڑیگا۔

(۴۱) ہرزہ۔ بیہودہ۔ معنی۔ مین کب تک پریشان کہنے والا۔ سہو اور سودا کا خیال کرنے والا۔ بیہودگی کا دوست رکھنے والا رہونگا۔ مین کب تک اِس جنون مین رہونگا اور یہ جنون میرے ساتھ رہیگا۔ مطلب اوپر کے دونون شعر استدعا مین ہین یعنی یہ شرابِ سخن کب تک میرے ہونٹون سے نکلے گی اور مین کب تک اِس شعر و شاعری کے جنون مین گرفتار رہونگا پس اُمید کہ آپ مجکو اِس فکرِ سخن اور سودا سے چھوڑائیے۔

در نعت

قصیدہ نمبر ۴

نبی صلعم کی توصیف مین

(۱) باغبان - مالی - بان کلمۂ محافظت - ازل - زمانۂ ماضی کی وہ بے انتہا مدت جسکا شروع نہین - ابد - آیندہ کی وہ بے نہایت مدت جسکی انتہا نہین - خیابان - کیاری - قطعہ -
معنی - میرا دل عشق (کے باغ) کا مالی ہے اور حیران رہنا (بھید کا پتہ نچلنا) اُسکی پھلواری ہے (یعنی جب میرے دلکا مالی باغ عشق کو آب گریہ سے سینچتا ہے تو اُسکے پھول حیرانی کی شکل مین کھلتے ہین) اس باغ عشق کا دروازہ ازل ہے اور اُسکی کیاریون کی حد ابد ہے (یعنی وہ باغ عشق نامحدود و بے انتہا ہے نہ کسیکو اُسکی ابتدا معلوم ہے نہ انتہا)
(۲) گلچین - اسم فاعل ترکیبی - پھول توڑنے والا - خارچین - اسم مفعول ترکیبی - کانٹوں کا باڑہ جو باغ کے چارونطرف حفاظت کے لیے لگا دیتے ہین - معنی - وہ ایسا باغ ہے جس سے پھول توڑنے والا پھول باہر نہین لیجا سکتا - وہ ایسا باغ نہین ہے جسکے باڑہ کو زمانہ کا کچھ اندیشہ ہو - نثر مصرعہ دوم - آن باغے نیست کہ خارچینش را بیم از دوران - گردش زمانہ باشد -
(۳) دَی - ماگھ - خزان کی زیادتی کا مہینہ - فروردین - بیساکھ - بہار کی جوانی کا مہینہ - وداع - رخصت ہونا - زمستان - جاڑا - زم سردی ستان - کلمۂ ظرفیت - معنی (اس باغ مین) ایسے پھول ہین جو خوشی اور شگفتگی سے خزان کو بھی بہار بنا دین وہ ایسے پھول نہین جنکی جدائی سے جاڑا اٹھنا پڑتا ہو روا لے (وہ پھول ہمیشہ شاخ پر کھلے رہتے ہین)
(۴) لوح محفوظ - وہ تختی جسپر احکام خداوندی فرشتون کی تعمیل کے لیے منقوش ہوتے ہین - اوراق - پتے - ورق کی جمع - اغصان - شاخین - غصن کی جمع - معنی - اگر تو بھی اس باغ عشق سے کوئی پھول لینا چاہتا ہے تو عقلمندی کا تقاضا کیونکہ اس باغ کی شاخون کے پتون پر لوح محفوظ کے نقش (احکام الٰہی) لکھے ہوئے ہین (یہ معمولی دنیاوی عشق نہین)
(۵) سر در ہوا - دیوانہ - بارے - لیکن - وادی - میدان - اودیہ جمع - کنعان - اس گانون کا نام جہان حضرت یعقوب رہا کرتے تھے - ماہ کنعان - حضرت یوسفؑ - آپ کا حسن مشہور ہے - معنی - اگر کوئی دیوانہ بھی ہو جائے (تو کچھ حرج نہین) لیکن اسی عشق کے میدان مین ہونا چاہئے

کیونکہ اگر وہ کنوئے مین بھی گرپڑے تو حضرت یوسفؑ جیسا خوبصورت اسکا ہمدرد و رفیق ہوگا
اس شعر مین اُس موقع کی تلمیح ہے کہ جب حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے مار ڈالنے کے قصد سے
اُنکو کنوئے مین دہکیلا دیا تھا۔ لیکن خدا نے اُنکو محفوظ رکھا اور وہان سے نکلوا کر مصر کا بادشاہ بنایا
(۶) نثار۔ قربانی۔ نچھاور۔ محرم۔ واقف کار۔ بیرون نشین۔ اوپر والے۔ اغیار۔ معنی عشق کی
مجلس کے واقف کارون (عاشقان حقیقی) کا نثار کیا کیا چیزین ہونگی۔ جب اسکے اوپری لوگون
(یعنی مجازی اور صرف صورت کے عاشقون) پر درد اور داغ کو (نچھاور کے طور پر) بکھیرتے ہین۔
یعنی۔ جب عاشقان مجازی اتنی تکالیف برداشت کرتے ہین تو حقیقی عشاق کا کیا ذکر۔ سچ ہے
اجرت بقدر محنت۔
(۷) خاقان۔ پچھلے زمانہ مین چین کے بادشاہ کا لقب تھا۔ اب ہر ایک بڑے بادشاہ کو کہتے
ہین۔ معنی۔ مین نے ازل مین اپنے دامن (عشق) سے کچھ گرد جھاڑ دی تھی اور اب مین دیکھتا
ہون کہ اُسکا نام دنیا ہے اور بڑے بڑے بادشاہ اُسکو آنکھون مین لگاتے ہین۔
یعنی اُنکی آنکھون مین ایسی ناچیز کی وقعت بہت کچھ ہے۔ یا عام طور پر خاک اڑکر آنکھون مین پڑتی
ہے۔ یہ اتنا بڑا رتبہ مجھکو عشق حقیقی نے ہی دیا ہے۔ (گرد سے مین نے قلت کی)
(۸) طفل دل۔ باضافت تشبیہی۔ اس لحاظ سے کہ مین ابھی میدان عشق مین بچہ ہون تجربہ کار نہین
معنی۔ میرے طفل دل کی دایہ بنکر خواہ حور آئے یا مریم۔ لیکن اُنکی چھاتیون سے بھی پینے کے وقت
زہر ہی جوش مارتا ہوا نکلیگا۔ کیونکہ عاشقون کی روزی ہی زہر خواری ہے۔ ؎ تہیدستان قسمت را
چہ سود از رہبر کامل۔ (یعنی اُنکے مقدر مین تکلیفین ہی اُٹھانا ہے)
(۹) ریش۔ زخمی۔ الماس۔ ہیرا۔ گشت۔ حاصل مصدر۔ گردش۔ دوشا دوش۔ برابر ہمسر الف الفعال
درمان۔ علاج۔ معنی۔ اگر تیرا دل (اس عشق کا) زخمی ہے تو جا اُسکے ہر بال پر ہیرے کی زنجیر باندھ
(ہیرا بہت سخت ہوتا ہے اسلئے زخم کو بہت ہی بڑھا دیگا) اس عیش سے آباد مقام یعنی دنیا مین
اس زخم کو علاج کا ساتھی نہ بنا۔ (آرام مت چاہ)
(۱۰) شوریدہ۔ پریشان۔ صد زلف پریشان سے سینکڑون پریشان زلفون والے معشوق مراد
ہین۔ معنی۔ (عاشقان خدا) اس دل کو پریشان کہتے ہین کہ معشوقی کے بازار مین سینکڑون پریشان
زلفون والے اسکی پریشانی کے خریدار بنجائین۔ یعنی وہ عشق مین اپنی پریشانی کو اسدرجہ پہنچا دے
کہ معشوق پریشانی کو دیکھکر اُسکے عشق مین خود پریشان ہوجائین۔ غرض پریشانی عشق ہی بڑے

کام کی چیز ہے

(۱۱) معنی۔ مسلمان ہونے کو وہ ہی شخص خوب پہچانتا ہے جو کہ توحید کی یکرنگی مین (ایسا غرق ہوجانے) کہ اگر تو اُسکو مسلمان کہے تو اسکے ہر ایک بال سے خون کی نہر جاری ہوجائے

مطلب۔ یہ کہ ہندو و مسلمان کی تفریق یہ بتلاتی ہے کہ خداوندی وجود دو ہین۔ اور چونکہ ہمہ اوست کے قائل صوفیا کو خاص طور پر مسلمان کہنا اس تفریق کی تائید ہے جو اُنکی توحید سے مخالف ہے اسلئے اُنکو سخت ناگوار گزرتا ہے۔

(۱۲) نیابت۔ قائمقام اور خلیفہ بننا۔ دبستان۔ مخفف دبستان۔ ادب کیجگہ۔ مکتب۔

معنی۔ تو اُس معلم کی نیابت تلاش کر (اسکا نائب بننا چاہ) کہ عقلمندی کے سیکھنے مین اُسکے مکتب مین تو عقل کل کی تختی کو بھی سادہ پائے (عقل اول۔ فلاسفرونکے نزدیک وہ عقل جسکو خدا نے تمام جہان کا حاکم بنایا اور عقول عالم کو اُسکا ماتحت بنایا ہے)

(۱۳) قصر۔ محل۔ قصور جمع۔ معمورہ۔ آبادی۔ جنت۔ گنجان باغ بہشت۔ دلی کیجگہ دلش بنانا چاہئے کہ کاف عطف بمعنی واو۔ معمار۔ آباد کرنے والا۔ راج۔ ایوان۔ محل۔ اواوین جمع۔

معنی۔ اور اس معلم کے دل سے جنت کی آبادی بھی صفائی حاصل کرنی چاہتی ہو (حقیقت کی لحاظ سے۔ اور بظاہر دیکھنے مین) قسم قسم کی خرابیان اسکے مکان کی آباد کرنیوالی ہون۔ یعنی اس معلم کی نیابت تلاش کر جسکی ظاہری حالت گو خراب ہو مگر اُسکا باطن نہایت صاف و پاکیزہ ہو جسپر جنت کو بھی رشک آئے۔ (یہ پہلے ہی شعر سے متعلق ہے)

(۱۴) معنی۔ ارباب حقیقت (سچے صوفیون) کو ایسے خوان کی نعمتین چکھنا بھی حرام ہین جسپر (عاشقون کے) گرم سینہ کی روٹیان اور دلریشی کا نمکدان نہ ہو۔ یعنی جسپر عاشقان خدا اور اُن کے سوز و گداز کا مجمع نہو۔

(۱۵) از بوئے محبت عطسہ ریزاند۔ عشق کی خوشبو سونگھکر کب چھینکیگا۔ اثر قبول کریگا۔ کیونکہ سر درد خوشبو کے اثر سے چھینکین آنے لگتی ہین۔ عود عافیت۔ یا صافت تشبیہی۔ عود ایک خوشبودار لکڑی جس کے دھوین سے کپڑے بساتے ہین۔ معنی۔ اُس کا دماغ محبت کی خوشبو کا اثر کب قبول کر سکتا ہے جو اپنے دامن کے نیچے آرام و آسایش کی عود جلاتا ہو۔

مطلب یہ کہ جو شخص دنیا کی چیزون سے لطف اُٹھا رہا ہو اُسپر عشق الٰہی کا اثر کیا ہو سکتا ہے اسمین تو سراسر تکلیفین ہین گو بعد مین راحت ملجاتی ہے لیکن ابتدائی مصائب ہمت توڑ دیتی ہین۔

(۱۶) معنی ۔ تیرالنفس اُن ایمان والے لوگون کے طور پر (جنکے ظاہر خراب ہین اور باطن صاف) اسلیے سنتا ہے کہ تونے اسکو بچپن (ابتدائی زمانہ) مین کا فرون یا انہی ظاہر کے اچھے لوگ جن کے باطن خراب ہین) مین پرورش کیا ہے ۔ چونکہ تو بچپن سے انہی کو دیکھتا رہا ہے اسلئے وہی تیری آنکھون مین سمائے ہوئے ہین ۔

(۱۷) یادگیر سیکھہ ۔ معنی ۔ اے مخاطب تو وفاداری اُس دوست خدا سے سیکھہ جو بیابان (محبت) کے شہیدون کی موت کے ماتم مین کعبہ کا لباس بھی سیاہ دیتا ہے ۔ کعبہ کا غلاف سیہ ریشم کا ہوتا ہے)

(۱۸) سیہ رو ۔ کالے منھ والا ۔ گناہگار ۔ چراغ دل فروختن ۔ دل کی آنکھین کھولدینا ۔ شبستان محل ۔ معنی ۔ اُس کلموئے کی مجلس مین دل کا چراغ روشن نہین کرتے ۔ جسکے مکان مین (گناہو کے دھوئے سے آفتاب کی شمع بھی گل ہو جائے ۔ مطلب ۔ اُس خود غرض گناہگار کو جسکے گناہون کی تاریکی آفتاب کی روشنی پر بھی غالب ہو جائے اسرار الٰہی سے واقف نہین کرتے ہین ۔ بیفروزند کا فاعل قضا و قدر ۔

(۱۹) قعر ۔ گہرائی ۔ عمان ۔ دریا ۔ مراد دریائے عشق ۔ معنی ۔ حقیقت کا چشمہ اسی پر کھولنا مناسب ہے ۔ اگر تو اسپر (عشق خدا کی) بوند بھی گرائے تو ذوق و لطف اُسکو دریائے عشق کی گہرائی مین ڈالدے ۔ یعنی وہ تھوڑی سی بات کی بھی قدر کریگا اور اُسکو گنجینۂ دل مین جگہہ دیگا ۔

(۲۰) ایمان ۔ زبانی اسلام ۔ دیر مقام عاشقان صادق ۔ حرز ۔ پناہ ۔ تعویذ ۔ کفر عشق ۔
معنی ۔ اس ظاہری ایمان سے اگر تیرے دلکو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو اُسکو عاشقون کے پاس لیجا تاکہ وہ عشق الٰہی کا تعویذ اُسکے ایمان کے بازو پر باندہ دین ۔

(۲۱) کلیم ۔ خدا سے کلام کرنے والا ۔ حضرت موسیٰؑ کا لقب ۔ خلیل ۔ خدا کا دوست ۔ حضرت ابراہیم کا لقب ۔ وجدان ۔ معلوم کرنا ۔ لطف اُٹھانا ۔ معنی ۔ عشق کا سبق پڑھنے کے لیے خواہ حضرت موسیٰؑ آئین خواہ ابراہیمؑ رو دیے اور چلائے بغیر اُسکے لطف کا پورا پورا مزہ ہی نہ آئیگا ۔ یعنی عشق کے پھندے مین جو پھنسا اُسکو رونا چلانا ضرور پڑتا ہی ہے خواہ کسی مرتبہ کا آدمی ہو (نیاید کی جگہہ کورس مین نیاید بنا لیجیے) ۔ ۵

لن ترانی سے ہوا صاف یہ ہم پر روشن کہ پیمبر بھی ترے ناز اُٹھاتے ہی رہے

(۲۲) روح اللہ ۔ حضرت عیسیٰ کا لقب ۔ مختصر اشارہ نہین کہلائین گے ۔ ظاہر نہ کرین گے ۔

معنی - ہمارے حقیقی معشوق - خدا کا حشن (قضا و قدر) حضرت عیسیٰ پر بھی ظاہر نہ کرینگے
جب تک اُن کو روتا ہوا (اور عشق کی آگ پر) جلتا ہوا نہ دیکھ لین - مطلب پہلے ہی شعر کے موافق ہے -
(۲۳) رنجوری - بیماری عشق - عزا - صبر دینا - ماتم پرسی - صاحب عزا - ماتم پرسی کرنیوالا - عید قربان
شہید ہونے کی لحاظ سے بڑی خوشی کا دن - معنی - بیماری عشق کے لایق وہی شخص ہوتا ہے -
کہ جب وہ لذتِ عشق سے مرجائے تو سینکڑون عیدین اسکی ماتم پرسی کرین - یعنی لذت و خوشی دینے
کے لحاظ سے عیدین اُسکو اپنا سردار سمجھتی ہون اور جب وہ مرجائے تو سب اُسکا ماتم کرین -
(۲۴) سہیل - یمن کے ایک مشہور چمکدار تارے کا نام - زہرہ - مشہور سیارہ - دامن دامن - تکرار
مفید مبالغہ - معنی - ہمارے آفتاب (معشوق) کا وصال وہ شخص پاتا ہے جو اُسکی جدائی کی وجہ
سے دامن بھر کے سہیل اور زہرہ (کے مانند بڑے اور چمکدار آنسو) اپنی پلکون سے گرائے یعنی
جو دوست کے راستے مین تکالیف شدید اُٹھاتا ہے وہی اُسکا وصال پاتا ہے -
(۲۵) معنی - دلبر وہ موتی نہ پہنا ورنہ کر جو اسکی ہلاک ہو سکے - وہ موتی نہین جسکو موت کا ہاتھ اُسکے
دامن سے چھین لے - مطلب - دل کو عشق کے موتی پہنا کہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر - اور اُسکو
آسایش و راحت کے موتی نہ پہنا کیونکہ انکو تو موت کا ہاتھ چھین لیگا اور سب عشرت و لذت بیچ جائیگی
(۲۶) سدرہ - بیری کا درخت - آسمانون کے اوپر ایک مقام کا نام - طوبیٰ - خوشی - جنت کے ایک
درخت کا نام - معنی - جب اس دوست کا ناز تلوار بلند کرے (اور اپنے عاشقون کو قتل کرے)
تو سدرہ اور طوبیٰ کا توڑ کر لیا ہے عرش اور کرسی اسکے شہیدون کے تابوت مین صرف ہونگے -
یعنی اس دوست کے کشتون کا بھی مرتبہ اتنا بلند ہے -
(۲۷) تارک - سر - درشود - داخل ہوگا - معنی - عشق کے خزانہ مین سے موتیون (کے) سے دامن
بھر لے کیونکہ جب تو دل کے سر پر ان عشق کے موتیون کو بکھیریگا تو اُس کے ایمان کے دماغ مین داخل
ہو جائینگے - مطلب - عشق ہی سے ایمان بھی کامل ہوگا -
(۲۸) افلاطون - مطلب اضافت تملیکی - مطلب - منطق و فلسفہ - صغریٰ - دلیل کا وہ مقدمہ
جسمین نتیجہ کا مبتدا ہو - کبریٰ وہ جسمین نتیجہ کی خبر واقع ہو - صغریٰ کبریٰ دونون کے مجموعہ
(مقدمون) کو شکل یا برہان کہتے ہین اور جو چیز مکرر ہو اُسکو حدّ اوسط کہتے ہین اُسکے نکالدینے
سے نتیجہ نکل آتا ہے - مثال ہر ایک انسان جاندار ہے اور ہر جاندار کے لئے ایک جسم ہوتا ہے
نتیجہ ہر انسان کے لئے ایک جسم ہوتا ہے - اسمین جاندار حدّ اوسط ہے انسان مبتدا ہے -

اور دلیل کا پہلا مقدمہ جسمین وہ آیا ہے صغریٰ - اور ایک جسم ہوتا ہے - اکبر اور دوسرا مقدمہ کبریٰ
دونون کا مجموعہ دلیل و برہان ہے - معنی - عشق معنی (اصل و حقیقت) کا سبق پڑہاتا ہے
وہ فلسفہ والا افلاطون کہان ہے (جسکو اپنے فلسفہ پر بڑا فخر ہے یہان آکر دیکہہ لے کہ عشق کے
دلائل ایسے قوی اور مضبوط ہین) کہ اسکی دلیل فلسفی پر اُسکے مقدمون مین سے ایک تو (مضحکہ
اڑانے کو) ہنستا ہے اور دوسرا (افسوس کرکے) روتا ہے یعنی خود دلیل کے مقدمات
ہی اسکو دلائل عشق کے مقابلہ مین کمزور و ناچیز سمجھین گے - (صغرا سے مراد غیر ذیشعور آدمی
ہین جو کسیکی بات بگڑ جانے پر ہنسا کرتے ہین اور کبریٰ سے مراد ذیشعور آدمی جو کسیکی بات بگڑ جانے پر
بمقتضائے رحم روتے اور غمگین ہوتے ہین)

(۲۹) فغان - رونیکی آواز - وای - افسوس - کلمۂ حسرت - معنی - عشق فریاد کرتا ہے
(اور کہتا ہی) کہ جس دل نے میرے چراغ کے ذریعہ سے اپنے بال بال کو داغ (محبت
سے زینت نہین دی اُسکی جان پر افسوس ہے یعنی جس نے عشق سے تعلق پیدا نہ کیا اور محبت
الٰہی سے غافل رہا وہ بہت نقصان مین رہا -

(۳۰) سفرہ - دستر خوان - مراد دنیا - معنی - ہماری کونسی آرزو ہے جس نے کسی نعمت کا
دستر خوان چنا ہو - اور ہمارا خیال ایک لمحہ مین جسکا سو بار مہمان نہ ہوا ہو - مطلب جتنی مرادین
دنیا مین موجود ہین اور لوگ اُن کے خواہشمند ہین - وہ خود ہمارے ارادہ کے عاشق ہین اور
کبھی وہ جاتا ہی تو مہمانون کیطرح اُسکی خاطر کرتی ہین - پس اے مخاطب تو عاشقان خدا کو اُنکی ظاہری
حالت دیکہکر حقیر نہ سمجہہ - ان کی مراد آرزو کرتے ہی پوری ہوتی ہے -

(۳۱) معنی = باوجود اس (ظاہری) پھیکے پن اور بے قیمتی کے مین وہ عجیب لعل ہون -
کہ آفتاب کے لعل نے یہ تمام چمک دمک اُسکی (یعنی میری ہی) کان سے پائی ہے -
مطلب - آفتاب مین بھی جو کہ تمام جواہرات کو رنگتا ہے میرا ہی نور چمکتا ہے اور یہ بلند مرتبہ مجھکو
عشق ہی سے ملا ہے -

(۳۲) ارزش - ارزیدن کا حاصلمصدر - قیمت - دُرِّ غلطان - مرکب وصفی - گول سڈول موتی
مراد قیمتی - دُرر جمع ہے - معنی = اگر مین (اے مخاطب تیرے نزدیک بالفعل) بے قیمت ہون
(تو کیا ہے مین عشق کی مصائب و تکالیف کے ذریعہ سے) قیمت حاصل کر رہا ہون - کیونکہ انجام
کار اس حقیر بوند پر وہ دن ضرور آئیگا جب تو اُسکو گول موتی کہیگا - مطلب = جسطرح قطرہ

دریا کی موجون کی تھپیڑے کھاکر سیپ کے قیدخانہ مین بند ہوکر بعد مین یکتا موتی بنجاتا ہے اسیطرح مین بھی مصائب عشق برداشت کرکے باقیمت بنونگا۔

(۳۴۳) دست برسینہ نہادن۔ تسلی وتشفی دینا۔ ہماتا۔ بے شک ابھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام تورات کو بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ معنی۔ حضرت داؤد کا ہونٹ اُن کے نغمہ کو تسلی دے رہا ہے کیونکہ میرے تنگ دل کا فغان ہونٹون کے گرد پھر رہا ہے۔ مطلب۔ ابھی مین نے ہونٹون سے رونے کی آواز نکالی بھی نہین ہے کہ نغمۂ داؤد باوجودیکہ خوش الحانی مین مشہور میرے فغان سننے کے ڈر سے گھبراکر بھاگنا چاہتا ہے لیکن حضرت داؤد کے تسلی دینے سے ٹھیرا ہوا ہے۔ (چونکہ اکنون افغان دل تنگ من گرد لب بیگردد ازین سبب لب داؤد نغمۂ خود را تسلی میدہد کہ بگریز نگر او میگریزد۔

(۳۴۴) آہنگ۔ ارادہ۔ استقبال پیشوائی کرنا۔ ریسیو کرنا۔ افغان۔ رونا۔ اور رونے کی آواز آہ بھرنا۔ معنی۔ میرا دل رونیکا قصد کر رہا ہے اور ہونٹ غم کی شکرگذاری مین لگے ہوئے ہین (کیونکہ غم سبب فغان ہے) مین ایسے ہونٹ چاہتا ہون جنکو فغان کی پیشوائی کے لئے سینہ مین بھیجون۔ مطلب۔ مین بڑے ضبط سے کام لے رہا ہون اور دل کو سنبھالے ہوئے ہون گو میرے دل کی حالت یہ ہے لیکن میرے ہونٹ ابھی تک غم کا شکریہ ہی ادا کر رہے ہین۔ شکایت کا نام نہین۔ اب تو مین بیتاب ہوگیا ہون اور وہ ہونٹ چاہتا ہون جو رونے مین میرے دل کا ساتھ دین ان ہونٹونکا اب کام نہین رہا۔

(۳۴۵) معنی۔ وہ عشق کا بادشاہ جسکا حکم (عشاق کے) ویران دلون مین چلتا ہے سلامتی کو (توسب سے پہلے ہی) عدم کی سولی پر کھینچ دیتا ہے۔ مطلب عشق جو عاشقون کے دلوپر مالک ہے سلامتی کو آتے ہی معدوم کر دیتا ہے اسلئے عاشقون کے پاس سلامتی کا کیا ذکر وہان تو مصیبتون کے سوا کچھ نہین۔

(۳۴۶) عالمے ایک دنیا۔ بہت سے۔ زنار وناقوس۔ جنیئو۔ اور سنکھ۔ کافر۔ مراد عشق پرست۔ رعشہ۔ کانپنا۔ کمی۔ ایمان سے مراد ظاہری پرہیزگاری۔ معنی۔ اگر میرے کافر دل کو ظاہری ایمان کی ذراسی بو رعشہ مین لاے (اثر کرے) تو میرے ہر ایک بال سے زنارون وناقوسون کی ایک دنیا یہ نکلیگی۔ مطلب۔ اگر ظاہری ایمان کی خوشبو مجھپر ذراسا اثر کرے تو میرے ہر ایک بال سے کفر وعشق کے سوا کچھ نہ نکلیگا۔ جسطرح خوشبو سونگھنے کے بعد چھینکون سے رطوبت

کے سوا کچھ اور نہین نکلتا۔

(۳۷) ضامن۔ ذمہ دار۔ یقین دلانیوالا۔ حرمان۔ دوست کے دیدار سے محروم رہنا۔
معنی۔ جو شخص (عاشق نہ ہونے کی وجہ سے) بندگی کی لذت سے بے نصیب ہو تو مین یقین دلاتا ہون کہ (اسکی عبادتون کے صلہ مین) اسکو جنت مین پہنچا تو دینگے۔ لیکن دیدار سے محروم ہونے کا داغ ساتھ ہوگا۔ مطلب۔ چونکہ دنیا مین اسکو عشق الہی نہ تھا اور اسیوجہ سے اُسے بندگی مین بھی مزا نہ آتا تھا اب عبادتون کے صلہ مین اُسکی آرزو کے مطابق صرف جنت ہی ملجائیگی لیکن دیدار الہی سے محروم رہیگا۔

(۳۸) چوگان زلفی۔ باضافت تشبیہی۔ اگر کیچگیش ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ سیلی۔ گردنی۔ سیلی خجلت باضافت اقترانی معنی۔ اُس (معشوق حقیقی) کی زلفون کی چوگان (اس ظاہری یا جنت کی) سنبل پشت بندگی کی سیلی مارتی ہے۔ اس لئے کہ چین کے ہرن کی ناف اُسکے لئے میدان (مین کھیلنے) کی گیند تیار کرتی ہے تاکہ زلف معشوق اُسے کھیلے (اور اُسکو یہ عزت بخشے
یعنی۔ دوست کی زلفون کے سامنے سنبل کی کچھ حقیقت نہین اور اُنکی خوشبو کے مقابلہ مین مشک کے نافے کی بھی کچھ وقعت نہین۔

(۳۹) معنی۔ اِس مجازی عشق کے میدان کی گیند کو تو نے پریشان دیکھا ہے۔ بام ہوش سے سر نکال کیونکہ مین اُسکی رنگین شان دکھلاتا ہون۔ یعنی تو نے خوابگاہ غفلت مین مبتلا رہکے پریشانی ہوکر عشق مجازی سے مظاہر عالم مین معشوق کا جلوہ نہین دیکھا ورنہ ہر چیز مین اُسکا جلوہ دکھائی دیتا پس اب بام ہوش پر آکر مین اُسکی رنگین شان دکھاتا ہون۔

(۴۰) امام۔ پیشوا۔ ائمہ جمع۔ ہادی۔ راستہ بتانیوالا۔ ہداۃ جمع۔ شہادۃ سے مراد کلمہ شہادت ہے جسمین خدا کی وحدانیت رسول کی حقانیت کی گواہی دیجاتی ہے۔ معنی۔ شہر کے امام۔ ہمارے راستہ بتانیوالے (قاضی صاحب) مرتے وقت زبان سے شہادت ادا کرین۔ یہ آخری ایمان اُنکو مبارک ہو۔ مطلب۔ یہ شعر طنز کے طور پر ہے کہ یہ ظاہر دیندار قاضی صاحب دنیا کے جھگڑون مین پھنسے ہوئے ہین یہ مرتے وقت جب جانینگے کہ دنیا سے جاتے ہی ہین تب ایمان لائینگے اور اسوقت کا ایمان مقبول نہین اسلئے یہ ایمان اُنھی کو مبارک ہو ہم نہین چاہتے۔

(۴۱) صدر۔ سینہ۔ گدی۔ صدور جمع۔ صفہ۔ دالان۔ صحن۔ صفف جمع۔ اے۔ حرف تعجب۔ یا حرف ندا اور منادی وجواب ندا محذوف "یعنی مخاطب بین کہ" زرق۔ مکاری۔ برہم زدن

خراب وتباہ کرنا۔ معنی ۔ اے مکاری تو صوفی صاحب کو دالان کی گدی کیطرف نچاتی ہوئی
لیجا رہی ہے (یعنی صوفی صاحب جو حال اور وجد مین ناچتے ہوئے گدی کیطرف بڑہے چلے جارہے
ہین یہ مکاری انکو نچا رہی ہے) اب مکاری سے خطاب کرکے کہتا ہے) کہ ذرا اس سے کچھ آہستہ
لیچل کیونکہ تو تو انکی شان بگاڑے دیتی ہے۔

(۴۲) ییشاید ۔ شایستہ سے حال۔ انتساب۔ نسبت کرنا۔ فصل۔ اصطلاح منطق مین اُس
قید کو کہتے ہین جو جنس کے مشارکات کم کردے اور اُسکو نوع بنا دے۔ مثلاً حیوان جنس ہے جب
ناطق کی قید اُسپر زیادہ کی تو حیوانیت مین انسانیت کے سوا جتنے شریک تھے نکل گئے
اور حیوان ناطق نوع۔ وہ کلی جو ایک حقیقت والے افراد کو شامل ہو۔ معنی ۔ اگر کوئی شخص
عشق بغیر علم منطق جاننے کا دعوی کرے۔ تو چاہیے کہ تو اُسکو فصل کی قید لگائے بغیر حیوان
شمار کرے (یعنی نرا جانور سمجھنا چاہیے کیونکہ درحقیقت عشق بغیر منطق کمال کو نہین پہنچتی۔

(۴۳) بریان ۔ دل کو خدا کی محبت مین جلانیوالا۔ طوق۔ گلے کی بیڑی۔ ہار۔ زہے۔ کلمۂ
تعجب معنی ۔ مین اپنے گریان وبریان مرشد پر فخر کرتا ہون۔ جو کہ شیطان کی گردن کا طوق
لعنت دیکھکر ہنستا ہے۔ اور اُسکی گردن کا طوق رحمت کیسا عمدہ اور کیا اچھا ہے۔ یعنی وہ
مرشد شیطان کو یہ کوشش کرتا ہوا دیکھکر کہ وہ اپنا لعنت کا طوق اورونکو بھی پہنانا چاہتا ہے
تحقیر سے اسپر ہنستا ہے اور اُسکے چیلون کو ناچیز وکمزور سمجھتا ہے۔ کیونکہ وہ اس پر کارگر نہین
ہو سکتے۔ اور پھر عرفی اپنی طرف سے کہتا ہے کہ مرشد کے گلے مین خداوندی عنایت کا ہار کیسا
عمدہ معلوم ہو رہا ہے۔

(۴۴) گلدوز ۔ وہ کپڑا جسپر بیل بوٹے کڑھے ہوئے ہین۔ معنی ۔ ہمارے مرشد کا مرید گلدوز
جبہ چاہتا ہے۔ گویا کہ وہ حضرت عیسیٰ کا گدہا ہے اسکا پالان بھی رنگین ہونا چاہیے۔ یعنی ظاہری
حالت انکی نہایت اچھی ہوتی ہے گو باطن مین عشق کی آگ بھڑک رہی ہو۔

نوٹ ۔ یہ پچھلے دونون شعر مذمت مین بھی ہو سکتے ہین اور اس صورت مین مرشد سے ظاہری
مرشد مراد ہوگا۔

اور معنی یون ہونگے کہ مین اُن ظاہری گریان وبریان مرشد پر ہنستا ہون جو کہ شیطان کا طوق
لعنت دیکھکر تو ہنستے ہین اور خود کتنا بڑا طوق پہن رکھا ہے۔ اور اُن کے مریدون کو دیکھو تو
عمدہ عمدہ کپڑے پہنے اور اندر سے خالی نظر آتے ہین جیسے عیسیٰ کا گدہا کہ اسکا لباس اور سوار

تو نہایت عمدہ اور پاکیزہ ہے لیکن وہ خود گدھے کے گدھے ہی ہین - مثلاً چون بیاید ہنوز خر باشد اور مرشد کو مرشدنا کہنا بطریق استہزا ہے جسطرح کہ چالیسوین شعر مین ہے -

(۴۵) معنی - عشق کے میدان مین اگر تو آفتاب کی گیند بھی بلند کریگا - تو اسکے بلّون کی زدون سے سورج کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرہن لگجائیگا - یہ عاشقون کا ہی دل ہے جو عشق کے صدمہ برداشت کرلیتا ہے - (گوئے خورشید سے مراد دل روشن بھی ہوسکتا ہے -

(۴۶) بال عافیت - اضافت اقترانی - عیش کے پر - زمہریر - کرۂ ہوا اور آگ کے درمیان ایک طبقہ جو نہایت سرد ہے - معنی - اے مخاطب تو عیش و راحت کے پرون سے دل کو کبتک اڑاتا رہیگا - اس عافیت کو چھوڑ دے تاکہ زمہریر کی بلندی سے مین اسکو بریان و سوختہ کرکے لاؤن - زمہریر چونکہ عذاب اور دوزخ کا نمونہ ہے اس لحاظ سے بریان کہا ہے ورنہ سردی مین جلنا کجا جمنا ہوتا ہے - مطلب یہ کہ عیش و آرام کو چھوڑ اور دل کو عشق کے حوالہ کر -

(۴۷) معنی - سماع - راگ و گانا سننا - اور وجد - مجنون - قیس - دنیا کے پہلے عاشق کا نام - دیوانہ - جنبش - حرکت - وجد - رقصان - ناچنا - ناچنے والا - معنی - راگ سنکر وجد مین آنا اس سچے عاشق سے سیکھہ کہ ہنگامۂ ہستی مین جسکا ناچنا (وجد مین آنا) شعلہ کے مانند اپنی طبیعت سے ہو (اور دف و چنگ کی آواز پر موقوف نہو کیونکہ دف و چنگ پر ناچنے والے مکار ہوتے ہین ؎

نہ مطرب کہ آواز پائے ستور سماعت گر عشق داری و شور

(ہنگامۂ ہستی کی بجائے ہنگامۂ مستی زیادہ اچھا ہے -)

(۴۸) آشوب - طوفان - خاصیت - عشق کی کیفیت - معنی - مین وہ طوفان سے بھرا ہوا دریا ہون جسکی تسکین اچھالنے والی موجین (تلاطم خیز) ہین اور اسکا آرام و سکون طوفان ہے مطلب مین چونکہ سچا عاشق ضبط سے کام لے رہا ہون لیکن ضبط پر بھی یہ حالت ہے کہ طوفان کے برابر ہون - خیال کر کہ اصلی جوش و جنون کیوقت کیا حالت ہوتی ہوگی -

(۴۹) صورت - ظاہری - مجازی - وادی - میدان - اودیہ جمع - زاغ - سے مراد نفس - کبک سے مراد عقل و نیک لوگ - معنی - اس صورت (دنیا کے عشق) کے میدان سے باگ موڑ لے (چل نکل) اس لئے کہ اس میدان مین عمدہ چال والی چکور بھی چلنے کا انداز کوے سے سیکھتی ہے - یعنی دنیا کا عشق کرکے چکور کی مانند بہتر اور اچھے لوگ بھی کوون یعنی برون کی چال سیکھہ جاتے ہین اسلئے اسکو چھوڑنا ہی بہتر ہے -

(۵۰) سراویل - پائجامہ - مراد زیرینی لباس - تدرو - ایک خوبصورت پرند - طاوس - مور - طیسان جمع
معنی - بلکہ حقیقت کے باغون مین جا اور اہل باطن سے مل اسلیئے کہ وہان کی ہوا کی تاثیر اپنے
باغ کے مورون کے لیئے (جنکے پاؤن بدصورت ہوتے ہین) تدرو کا لباس لاتی ہے (اور مورون
کو پہنا کر ان کے پاؤن کا عیب بھی دور کردیتی ہے یعنی باغ معنی کی سیر سے دنیا کے ذرا ذرا سے داغ
بھی دور ہو جاتے ہین -

(۵۱) تسلیم - سر جھکانا - ماننا - پایان - انتہا - کنارہ - رخنہ - خرابی - سوراخ - معنی - اگر طوفان
ہلکا ہو تو ابھی برمہ کی مانند باریک پلکون سے اس سلامتی کی کشتی مین رخنہ پیدا کرلے - اس بے کنار
دریا مین جس کا کنارہ تسلیم ہے - حاصل دریائے عشق مین خوب جوش دکھلا اور طوفان برپا کر
یہانتک کہ تو دل کو تسلیم اور ہر بات کو مان لینے کے کنارہ پر پائے -

(۵۲) اشکن - توڑ - مجبوراً عادت ڈال - معصیت - گناہگاری - عصمت - بے گناہی -
معنی - ظاہری حسن عمل سے دل ہٹانے اور گناہگاری مین ڈالدے - کیونکہ جو شخص اپنی عصمت
یعنی زہد و تقوی پر گھمنڈ کرتا ہو اسکا گناہگاری کو چھوڑنا ہی معصیت سمجھ مطلب بے گناہی پر
نازان ہونے سے گنہگار اور نادم ہونا ہی بہتر ہے - خدا کو تکبر سے عجز زیادہ پسند ہے - ؎

بدین آستان عجز و مسکینیت		بہ از طاعت و خویشتن بینیت

(۵۳) کوثر - بہشت کے ایک حوض کا نام - مرجان - مونگا - معنی - تو کوثر کی تلاش مین نہ پڑ
(اور جنت کا طالب ہو کر کم ہمت نہ بن بلکہ بلند ہمتی سے عشق الہی کی) وہ سرخ شراب طلب کر
جسکو اگر کوئی پی لے تو مونگے کے رنگ کا پیالہ اسکے سر سے اُگے - یعنی اُسکے سر پر رحمت الہی کا
مرجانی تاج رکھا جائے

(۵۴) معنی - وہ شراب پی کہ اگر وہ کفر اور ایمان کا آئینہ بنجائے - تو شیخ اور برہمن دونون اُسکو
دیکھکر حیران ہون اور معلوم ہوجائے کہ حقیقت سے دونون دور ہین

(۵۵) صورت شیرین - شیرین کی پتھر کی تصویر جو بے ستون پہاڑ پر فرہاد نے تراشی تھی -
رقصان - ناچتا ہوا اسم حالیہ - معنی - وہ شراب پی جسکو اگر تو شیرین کی تصویر پر ڈالدے تو وہ شراب
اسکو بیستون کی قید سے سرمست اور ناچتی ہوئی نکالے (وہ شراب جو پتھر دل مین بھی جان ڈالدے)

(۵۶) معنی - آجا اور اُس شراب کو چاہے وہ تجھکو کڑوی معلوم ہو سے چاہے میٹھی حاصل کر
دین اور دل کو بے کھٹکے چھوڑ اور پھر کبھی اسکو سستا سمجھ (کیونکہ شراب عشق حقیقت مین بے بہا شے ہے)

(۵۷) سفال مٹی کا برتن۔ کلھیا۔ دیر مغان۔ شراب فروش یعنی مرشد کامل کا گھر۔ خضر ایک پیمبر کا نام یہان وہ ہی مرشد مراد ہے۔ آب حیوان۔ زندگی کا پانی۔ مراد عشق۔ سنگ دل۔ باضافت تشبیہی عاشقون کے مصائب اٹھانے والے دل معنی۔ مین شراب بھرنے کے واسطے کلھیا تلاش کرتا تھا مرشد کے یہان خضر طریق نے آب حیات کا مٹکا ہی عاشقون کے مصائب برداشت کرنے والے دل پر اونڈھا دیا۔ یعنی خوب سیر کر دیا اور تلاش سے کہین زیادہ دیا۔ نثر سفال از بہر شراب میجستم دوران الخ

(۵۸) حرمت حرام ہونا۔ سلطان شریعت۔ مذہب کے بادشاہ۔ مراد حضرت محمد صلعم۔ معنی۔ اگر تو اس شراب کے حرام ہونے سے ڈرتا ہو تو آ تاکہ مین تجھکو شریعت کے بادشاہ یعنی نبی کا حکم دکھلا دون (کہ وہ اس شراب کے جواز کا فتوی دیتے ہین) لیکن تو اسکو خاقان یعنی ظاہری متکبر سلطانون کو مت دکھلائیو کیونکہ وہ اس شراب کے لائق نہین ہین یہانتک تشبیب تھی اس شعر سے اصل مقصود کیطرف گریز ہے۔

(۵۹) قاب قوسین۔ مقدار دو کمان۔ اس سے اُس پوری آیت کیطرف اشارہ ہے جسمین خدا نے معراج مین حضرت کا قرب بیان کیا ہے۔ مراد قرب و نزدیکی۔ سریر۔ تخت۔ سرائر جمع۔ معنی۔ خداوندی قرب کے تخت پر بیٹھنے والے سلطان۔ بھیجے ہوئے نبی احمد جنکا فرمان خود تقدیر کے ماتھے پر لکھا ہوا ہے۔

(۶۰) فراش۔ فرش بچھانے والا۔ منت۔ احسان۔ فرق۔ سر۔ ایوان محل۔ فرق و ایوان جمع۔ معنی۔ وہ ایسے بڑے شہنشاہ ہین جنکی بزم کے فراش عرش کی سیکڑون منتین دیکھکر اُسکے سر پر ان کے محل کی خاک ڈالتے ہین۔ حاصل یہ کہ آپکا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ عرش آپ کی خاک ایوان کو اپنی عزت خیال کر کے سینکڑون منتون سے پاتا ہے۔

(۶۱) معنی۔ وہ ایسے بادشاہ ہین جنکو ہمت اور درویشی کے سبب سے اپنا وجود فراموش ہے اور دنیا کا غم بہت ہے (اُنکو اپنا خیال نہین تمام دنیا کی ہدایت اور غمخواری کا خیال ہے) عالم سے مراد اُمت

(۶۲) جمازہ۔ اونٹنی۔ جمازہ جاہ۔ اضافت تشبیہی۔ محمل۔ کجاوہ۔ کوہان۔ پیٹھ کا اُبھرا ہوا حصہ۔ معنی۔ ایسے بڑے سلطان کہ جب اُن کے مرتبہ کی سواری تیار ہو گئی تو بلند عرش کا کجاوہ اُسکے کوہان سے باندھا۔ حاصل۔ آپکا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ عرش نے بھی اُسی سے بلندی پائی ہے۔ (اس شعر مین معراج کیطرف بھی اشارہ ہے کہ جب خدا نے آپکو مرتبہ معراج عطا کیا تو عرش آپ کی

جگہہ ٹہیری اور حضرت موسیٰ کی جگہہ کوہِ طور تھی)

(۶۳) برات۔ حصہ۔ سواد۔ سیاہی۔ رضوان۔ جنت کے پاسبان فرشتہ کا نام۔ معنی اگر آپ جنت مین سے (کسی کیلیئے) ہمیشگی نعمت کا حصہ لکہین۔ تو رضوان آپ کی قلم کی نوک کے لیئے اپنی آنکہون کی سیاہی تیار کریگا۔

(۶۴) جوہر اول۔ وہی عقل کل۔ مراد حضرت جبرئیلؑ۔ مگس ران۔ مکہیان اُڑانے والا۔ معنی:۔ جبوقت کہ وہ اپنے دانشمندی کے ہونٹون سے میٹھی میٹھی باتین نکالتے ہین تو عقل اول کے ہما کے پر و بال اُنکا مور چہل بنتے ہین۔ عقل کل بھی آپ کی میٹھی باتین سنکر بخوشی تمام آپ کے ہونٹون پر مور چہل جہلتی ہے۔

(۶۵) معنی:۔ مین اُس عزت اور شان پر فخر کرتا ہون جسکے شاہی محل مین حضرت علیؑ مجلس کی سجاوٹ اور حضرت جبرئیلؑ اُس کے مہمان ہون۔

(۶۶) ہمائے فیض و ہدہد روح۔ باضافت تشبیہی۔ زاغی۔ بیائے مصدری۔ مثر۔ بزاغیش ہدہد روح سلیمان مینازد۔ معنی۔ اُنکے فیض کے ہما کے پرون کے نیچے ایک ایسا عمدہ باغ ہے کہ حضرت سلیمان کی روح کا ہدہد بھی اُسکے زاغ بننے پر فخر کرتا ہے۔ حاصل۔ آپکے ظل عاطفت مین ذراسی پناہ پانیکے انبیا تک بھی مشتاق ہین اور جسطرح سے ممکن ہو اُسکو حاصل کرنا چاہتے ہین (لفظ ہما ہدہد مین ایہام تناسب)

(۶۷) بہشتے مثل گلستانے۔ بیائے توصیفی مجہول۔ نزہت۔ خوشی۔ سیر و تفریح۔ طوبیٰ۔ جنت کے ایک درخت کا نام۔ تاج گرفتن۔ عزت اُتارنا۔ تاج کی جگہہ باج بمعنی خراج ہونا چاہیئے۔ معنی۔ اُنکے گلگشت کی سیر ایک ایسا بہشت رکہتی ہے۔ کہ اُسکا ریحان اپنے کہیلنے کیلیے طوبیٰ سے تاج لیتا ہے۔ مطلب۔ آپکی سیر و تفریح مین ایسا بہشت ہے جسکے ادنی سے پودے جنت کے بڑے درختون سے بھی زیادہ متبرک ہین اور طوبیٰ ہر وقت اُس بہشت کا خراج گزار ہے۔

(۶۸) نمایان۔ کلان۔ بڑا۔ نمایانش کا شین محبت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ معنی۔ انبیا نے بھی محبت کا لذت پہنچانے والا زخم نہین کہایا۔ اسلیئے کہ آپ کی (محبت الٰہی مین) مست جان نے کوئی نمایان زخم باقی نہین چھوڑا (بلکہ سب اپنی جان پر لیکر ختم کردئے اور نبیون نے بھی زخم محبت کہائے لیکن آپ کے سے کہان)؟ یا یہ کہ انبیا نے کوئی ایسا لذت رسان زخم نہین کہایا۔ جو آپکی جان مست نے نہ کہایا ہو۔

(۶۹) خورد کیجگہ میخور دینا لیجیئے۔ معنی۔ جو شخص آپکی نافرمانی کے دسترخوان سے (دنیاوی) مزیدار کھانے کھاتا ہے (آپکی نافرمانی کرتا ہے) دوزخ اسکے دانتون کے خلال کیلیئے آگ کا شعلہ بھیجتا ہے) جلاتا ہے) (مطلب یہ کہ آپ کے نافرمان دوزخی ہین)

(۷۰) معنی۔ رحمت وعنایت کے پھول آپ کی طبیعت کے باغ کی خودرو گھاس ہین (یعنی سب پر مہربانی کرنا آپکا طبیعی خاصہ ہے) دنیا کی صف (تمام جہان) آپکے اس خوان نعمت کا حق نہین پہچانتی۔ حاصل۔ آپ رحمۃ للعالمین ہین لیکن جو یہ نہین سمجھتے وہ کفران نعمت کرتے ہین۔

(۷۱) رخش۔ گھوڑا۔ آب خضر۔ آب حیوۃ جو حضرت خضر کو معلوم ہے اسمین اضافت بادنی ملابست ہے معنی۔ آپکا غصہ ایسا گھوڑا ہے کہ جب آپ اسکو بھڑکاتے ہین (یا دوڑاتے ہین) تو اسکی جولانی آب حیات مین سے بھی موت کا غبار اٹھائیگی (اور اسمین سے اور ونکا حیات دینا درکنار خود حیات کا مادہ سلب کرکے اسکو فنا کردیگی) اس شعر مین آپ کے عتاب کی صفت ہے۔

(۷۲) صحرائے ناکامی۔ گل مقصود۔ خار یاس۔ سب باضافت تشبیہی۔ اس شعر مین صنعت استلزام ہے معنی۔ آپ کی عطا ایک ایسی گھٹا ہے جسکا مینہ نامرادی کے جنگل مین ناامیدی کے کانٹون مین سے مقصود کا پھول اگاتی ہے۔ حاصل۔ آپ کی سخاوت ناامیدون کی مراد پوری کریگی (اس شعر مین آپ کی عطا کی تعریف ہے

(۷۳) تذہیب۔ سونے کے پانی سے لکھنا۔ عنوان۔ شروع۔ ہیڈنگ۔ معنی۔ آپ کی عزت کیسی بڑی ہے! کہ وہ خط جسکے شروع مین سونے کے حرفون سے بسم اللہ لکھا ہوا اور آپ کی تعریف نہ ہو تو وہ معصیت ہے۔ مطلب یہ کہ آپکا نام نامی کل کا عزت ورونق دینے والا ہے اور اس بغیر سب بے رونق اور بیقدر وگناہ ہین۔

(۷۴) معنی۔ آپ کی مہربانی کسقدر زیادہ ہے! اسلیئے کہ آپ نے دنیا کو اس چہرہ کا آئینہ دکھلادیا جسکو خدائے پاک اپنے حسن کی نقاب مین چھپائے رکھتا تھا۔ مطلب۔ آپکا نور حسن خدا کا حصہ ہے جسنے آپ کو دیکھا گویا نور خدا کا دیکھا اور آپ کے ذریعہ سے حسن خدا ظاہر ہوا۔

(۷۵) معنی۔ جو شخص آپ کی اولاد کے راستہ سے اپنی پلکون سے کانٹے چنکر دور کردیتا ہے تو طوبیٰ کے باغیچہ کا مالی یعنی رضوان اسکو پھول برسانے والا لکھتا ہے (آپ کی اولاد کا مرتبہ بھی ایسا بلند ہے کہ جو کوئی ان کے راستہ مین آنکھون سے جاروب کشی کرتا ہے طوبیٰ اسکو اپنا فخر اور زیب وزینت سمجھتا ہے۔

(۷۶) یہان شاہ نعت ختم کرکے مقصود کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور خود کو غائب قرار دیکر کہتا ہے
معنی۔ اسے بادشاہ مرجھائے ہوئے مایوس عرفی پر آپ ذرا مہربانی فرمائین اسلیئے کہ ایسے کملائے
ہوئے باغ کو آپ کے ابر نیسان کی بوچھاڑ ضرور چاہئے۔ ابر نیسا۔ بیساکھ کے مہینہ کا وہ مہینہ جس سے
موتی پیدا ہوتے ہین۔
(۷۷) معنی۔ اُسکا حلق بالکل زہر کا سوت ہے آپ ذرا لذت کا دروازہ کھولدین۔ اس لیئے
کہ آپ کے احسان کے میوے (سبکو) میٹھے مُنہ والا بناتے ہین۔ آخر کے دونون شین شہا کیطرف
راجع ہین بطور التفات۔ یعنی۔ آپ لذت کا دروازہ کھولدین کہ میری مراد پوری ہو اور آپ کے میوۂ
احسان سے شیرین کام ہون۔
(۷۸) زبس۔ کلمہ کثرت۔ معنی۔ بیشک اُسکے ہر بال کی جڑ سے خون کے چشمے نکل رہے ہین۔
اور جگر کے خون کا فوارہ اسکے گریبان کا طوق بنا ہوا ہے۔ یعنی تلاش مقصود مین وہ ہمہ تن خون
ہوگیا ہے جو لگلے شعر مین مذکور ہے۔
(۷۹) معنی۔ مین جانتا ہون کہ اسکا دل پاکیزگی کی دنیا کی خواہش مین ہے کیونکہ جب وہ اس
یہان سے سفر کا اسباب باندھیگا (مرکر عالم آخرت کا سفر کریگا) تب ہی اُسکو مسلمان کہہ سکین گے۔
(یہان تو جبتک ہے دنیا کے جھگڑون مین مبتلا ہے)
(۸۰) ہرزہ گردی۔ بیہودہ پھرنا۔ خذلان۔ بےنصیبی۔ محرومی۔ معنی۔ اس آوارہ کے فضول پھرنے
پر میرا دل بہت کڑھتا ہے۔ اب اس سے زیادہ اسکو محرومی کے جنگل مین پریشان نہ چھوڑیئے (بلکہ
اُسکی ہدایت کرکے عالم آخرت کا راستہ بتایئے)
(۸۱) ترہات۔ ترہت کی جمع۔ بیہودہ و فضول باتین مراد شاعری۔ معنی۔ میری بیہودہ باتون کی
پونجی اگر دل مین رہیگی تو نقصان دیگی۔ مین اسلیئے انکو دل سے نکال رہا ہون کہ اُنکے نقصان سے
بیفکر ہو جاؤن (ورنہ حقیقت مین تو مجھکو یہ شاعری کوئی پسندیدہ چیز معلوم نہین ہوتی۔ یہان سے آیندہ
چند شعر تک فخریہ اشعار ہین۔
(۸۲) حکیم۔ فلاسفر۔ یہان سے عرفی اپنی تعلی شروع کرتا ہے۔ معنی۔ مین شاعری مین فلسفی
ہون دیکھ لو میرا کلام صاف کہہ رہا ہے۔ کہ عرفی افلاطون ہے اور شیراز اسکا وطن یونان ہے۔
(۸۳) شروان۔ خاقانی کا مولد و مسکن شہر۔ معنی۔ خاقانی حضرت عیسیٰ کے دم کی تمنا رکھتا تھا
تاکہ اُٹھ کھڑا ہو (زندہ ہو جائے) اب مین نے صبا کی مدد سے اُس کو شروان مین بھیجدیا ہے۔

یعنی میرے کلام کی خوشبو وشہرت شروان تک پہنچی ہے اور اُسکی دم عیسوی کی تاثیر سے
خاقانی جیسا بڑا شاعر بھی خوش و زندہ ہو جائے تو کچھ بعید نہین۔

(۸۴) سلمان فارس کا ایک بڑا مشہور شاعر۔ ساوہ۔ وہ شہر جہان سلمان رہتا تھا اسکی نسبت سے
ساوجی مشہور ہوا۔ بخش۔ حصہ۔ لامکان سیر۔ لامکان کی سیر کرنیوالی۔ بلند مرتبہ ساوہ دال سے
بھی درست ہو سکتا ہے۔ معنی:۔ ساوہ شہر کو وُہ حصہ جو میری لامکان تک پہنچنے والی نظم کو ملا ہے
ہرگز نہین ملا۔ ایسے قافیون کا گزر اس کے سلمان تک کبھی ہوا بھی نہ ہوگا یعنی ایسے قافیے اُسکو
کبھی نصیب نہین ہوئے۔

(۸۵) معنی۔(میری نظم اور اُسکی شہرت) اب مشرق کو جاتی ہے مین ڈرتا ہون کہ انوری کی روح
مفلسی کے مارے ملکِ خراسان اُسکے نذر نہ کرے۔ مطلب:۔ انوری کی نظم کی شہرت صرف
خراسان مین پھیلی ہوئی ہے اب میری نظم کے مقابلہ مین وہ بھی نہ رہے گی۔

(۸۶) معنی:۔ اگر کوئی شخص انوری اور عرفی مین نسبت دیکھنا چاہتا ہے۔ تو ماہِ تابان اُس کے
سامنے ماہِ نخشب کا قصہ پیش کردیگا۔ وہ دونون کا فرق خود دیکھ لیگا کہ میری نظم ماہِ تابان کی مانند ہے
ہے اور انوری کی نظم ماہِ نخشب کی مانند جو صرف بارہ بارہ کوس ہی روشنی پہنچاتا تھا۔ نخشب۔
یا ابن مقنع۔ فارس کے ایک حکیم کا نام جس نے عقلمندی سے ایک چاند تیار کیا تھا جو ایک کنوے
سے نکلا کرتا تھا اور اُسکی روشنی بارہ کوس تک پہنچتی تھی اور بارہ گھنٹہ بعد پھر وہ اُسی کنوے مین
غروب ہوجاتا تھا۔

(۸۷) شکر خندی۔ خوشی کا تبسم۔ معنی:۔ اگر اُس نے یہ (ماہِ نخشب کا) قصہ نہین سنا ہے تو اے
مخاطب تو اس سے تبسم کے بعد کہہ کہ حضرت یوسف اور اُن کے بھائیون کا قصہ شمار کرلے (یاد
کرلے) کہ حضرت یوسف نبی تھے اور مصر کے بادشاہ۔ اور اُن کے بھائی معمولی آدمی تھے گو ایک
مان باپ کے بیٹے ہی کیون نہون اسیطرح میری اور انوری کی نظم کا مقابلہ ہے اگر وہ پیغمبر سخن ہے تو مین
خدائے سخن۔

(۸۸) جوشن۔ زرہ۔ نسیان۔ بھولنا۔ معنی۔ مین نے اپنے نام کے کندھون پر ایسی شہرت
کا جوشن پہنا دیا ہے کہ قیامت کے میدان مین بھی (جہان لوگ سب کچھ بھولجائینگے) بھول کی تلوار
اُسکو نہ پھاڑ سکے گی۔

(۸۹) معنی:۔ مین اپنے نظم کے باغ پر فخر کرتا ہون۔ اور وہ شخص جس (کے باغ نظم) کا ریحان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفون کا عطر اور اُن کی خوشبو رکھتا ہو۔ (یعنی اُنکی تعریف مین ہو) کیون فخر نہ کرے۔

(۹۰) بحل۔ معاف۔ معنی۔ وہ شخص میری طرف سے معاف (کردیا گیا) ہے جو حسد کیوجہ سے اسکا عیب نکالے۔ لیکن (میری نظم کے) لفظ اور معنی اُس پر تلوارون کا مینھ برسا دین گے۔

مطلب۔ میرے الفاظ و معانی اس کی حاسدانہ تہمتون کو کاٹ ڈالین گے۔ گو مین کچھ نہ کہون۔

(۹۱) معنی۔ مین نے اس نظم کو سینکڑون جانون کے عوض مین خریدا ہے (سینکڑون جانکاہیان کرکے اس نظم کو تیار کیا ہے۔ یہ) کب درست ہے کہ مین اسکو کم فہمون کی تحسین اور کنجوسون کے احسان کے عوض مین بیچ ڈالون۔ نہ مین کسی کے شاباش دینے کا خواہشمند ہون اور نہ کسیکے احسان کا جویان (تنگ فہمان غلط۔ تنک فہمان ہونا چاہیئے)

(۹۲) ارزن۔ چینا یا جوار۔ خرمن۔ کھلیان۔ ڈھیر۔

معنی (یا رسول اللہ) اگر آپ اس کو ایک چینے کے دانہ کے بدلے مین لے لین تو گران و بیش قیمت سمجھونگا۔ اگر آسمان خرمن ماہ بھی اس کے عوض دیدے تو مین اُس کو ارزان یعنی کم قیمت سمجھونگا۔ اور خیال کرونگا کہ کچھ دام نہ اُٹھے اور محنت رائگان گئی۔

(۹۳)۔ آب۔ چمک۔ قیمت۔

معنی۔ اُس کے پانی (رونق نظم) کی قیمت آپ ہی جانتے ہین۔ اسلئے کہ آپ ہی خضر بھی ہین (اُس کا راستہ بتلاتے ہین) اور آپ ہی چشمہ ہین (جس سے آب حیوۃ ملتا ہے) آپ سکندر نہین ہین جسکے ہونٹو سے آب حیوۃ بھاگتا ہے۔ (اسلئے سکندر اسکی قدر و قیمت کیا جان سکتا ہے۔ اس شعر مین خضر کے سکندر کو آب حیات کے چشمہ پر لیجانے اور اُس کے محروم واپس آنے کے قصہ کی طرف تلمیح ہے اور صنعت تلازمہ بھی ہے۔

(۹۴) تعالی اللہ۔ اللہ بلند ہے۔ کلمہ تحسین و مسرت۔ تحریک۔ ہلانا حرکت دینا۔ اغصان۔ غصن کی جمع شاخین۔

معنی۔ سبحان اللہ یہ (نظم و قصیدہ) کیسا آنکھون کے پانی سے سینچا ہوا درخت ہے جسکی شاخون سے بغیر تحریک (بے محنت) معانی کے پھول گر رہے ہین۔

(۹۵) قاصر۔ کوتاہ۔ عمان۔ سمندر۔ اہل عرفان۔ حقیقت کو پہچاننے والے لوگ۔
معنی:۔ شمار اس کی تعریفوں کی حد بیان کرنے سے عاجز ہے یہ اشارہ کافی ہے کہ اہل نظر و معرفت نے اس کا نام عمان الجواہر (موتیوں کا سمندر) رکھا ہے۔

قصیدہ نمبر ۵

جناب امیر (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) کی تعریف مین

(۱) منقبت۔ تعریف۔ فضیلت۔ مناقب جمع۔ خدا کی تعریف۔ حمد۔ نبی کی تعریف نعت صحابہ واولیا کی منقبت۔ سلاطین و اُمرا کی مدح کہلاتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے! سحر بیان۔ اسم فاعل ترکیبی۔ وہ شخص جسکی باتون مین جادو کا اثر ہو۔ ناطقہ۔ گویائی۔ بولنے کی قوت۔ سلیم۔ سیدہی چلنے والی۔ عمدہ۔ درست۔ ترجمہ= مین اپنی درست اور عمدہ طبیعت کی مدد سے (کسی اُستاد سے نہین) وہ جادو بیان ہون کہ دنیا کی قوتِ ناطقہ تعظیم بغیر میرے کلام کا نام نہین لیتی (کز کا کاف اصل مین دوسرے مصرعہ کے شروع کا ہے= من از مددِ طبعِ سلیم خود آن سحر بیانم کہ ناطقہ جہان نامم بے تعظیم نمیبرد)

(۲) مایۂ فطرت۔ پیدائش کی دولت۔ خلقت کا فخر۔ وجود۔ ہونا۔ باندیشہ مین بائے مفعولی۔ فہیم۔ سمجھدار فہام جمع۔ ترجمہ= مین ہی وہ (جہان کی) خلقت کا فخر ہون کہ میرے ہوتے ہوئے اندیشہ (سوچنے سمجھنے کی قوت) کو بھی سمجھدار نہین کہہ سکتے (مین لوگون کی قوت ادراک سے بھی زیادہ سمجھدار ہون)

(۳) لبالب مین الف اتصال۔ موانہہ مُنہہ بھرا ہوا۔ دُر۔ موتی۔ دُرر جمع۔ یتیم۔ بے باپ کا بچہ۔ یکتا۔ ایتام جمع۔ ترجمہ= مین ہی وہ معانی سے موانہہ تک بھرا ہوا دریا ہون کہ یکتا موتی بھی میرے سخن کے سامنے شرم کے مارے پانی کا قطرہ بنجائے (بندہا ہوا شاہوار یکتا موتی بھی میرے کلام کی چمک دمک دیکھکر شرم سے پانی پانی ہوکر بہ جائیگا)

(۴) باد سے مراد پڑہنا۔ مانند۔ بگزارند حشر۔ جمع ہونا۔ اموات میت کی جمع۔ مردے۔ نشر۔ پھیلنا۔ شمیم۔ خوشبو۔ ترجمہ= اگر میرا کلام پڑہکر عود لکڑی کو آگ پر رکہین تو خوشبو کے پھیلنے سے ہر طرف سے اپنی اپنی قبرون مین سے نکلکر مُردے جمع ہو جائین (قاعدہ ہے جب کوئی متبرک چیز پڑہی جاتی ہے تو عود جلاتے ہین)

(۵) حجاب۔ پردہ۔ شرم۔ بسکہ۔ بہت کچھ۔ بر آورد۔ اختیار خود۔ زُلال۔ خالص پانی تسنیم۔ جنت کے ایک چشمہ کا نام ترجمہ= میرے کلام (کی پاکیزگی و صفائی) کی شرم سے تسنیم کے پانی کو بہت ہی پسینہ آیا اور اب وہ

شیشہ کے مانند بنگیا یعنی بالکل خشک ہوگیا صرف دیکھنے مین پانی معلوم ہوتا ہے۔

(۶) حرمگاہِ دل و حجلۂ طبع مین اضافت تشبیہی۔ حجلہ۔ گہوارہ۔ چھپر کھٹ۔ حجلات جمع عقیم۔ بانجھ۔ وہ عورت جسکے اولاد نہوتی ہو۔ ترجمہ = میرے ہی دل کے حرمگاہ اور میری ہی طبیعت کے چھپر کھٹ مین مریم حاملہ ہے یعنی حضرت مریم کے مانند صاف و پاکیزہ بچہ یعنی عمدہ کلام پیدا کرنے والی میرے ہی دل و طبع مین موجود ہے جس سے حضرت عیسےٰ کے مانند صاف ستھرا بے لوث کلام نکلتا ہے یعنی مین کسی سے مدد لیئے بغیر صرف اپنی طبیعت سے عمدہ کلام لکھتا ہون۔ اور مریم (میری طبیعت) کے سوا (اور شعرا کی طبع و تیزی وغیرہ) اگر موجود ہے بھی تو وہ بانجھ ہے (بے سود ہے اُس سے عمدہ کلام نہین پیدا ہوتے)

(۷) اولی۔ صاحب۔ والے۔ ذو کی جمع۔ اجنحہ۔ جناح کی جمع۔ پر و بازو۔ مرغانِ اولی اجنحہ۔ پروالے پرند مراد فرشتے۔ باغ نعیم۔ نعمتون کا باغ۔ مراد جنت۔ ترجمہ = معانی (باریک باتین) میرے دل مین بہت کثرت سے اُتر رہے ہین جسطرح کہ جنت کے باغون مین پر اور بازوؤن والے پرند (فرشتے اُترتے ہین)

(۸) سحبان۔ عرب کا ایک بڑا فصیح و بلیغ اسپیکر۔ عار کند۔ اپنے لیئے بے عزتی خیال کرے۔ ترجمہ = اگر مین اپنے کلام کا طرز پُروا ہوا کو سکھلا دون (تو اُسکے ذریعے سے کلیون کے دماغ اتنے بلند ہوجائین کہ غنچے سخن اور گویائی مین سحبان کی طرف منسوب ہونے کو اپنے لیئے ہتک و بے عزتی خیال کرنے لگین (میری شاگرد ہوا کے اثر سے فائدہ اُٹھانے والی کلیان بھی سحبان سے کہین زیادہ فصیح ہوجائین)

(۹) دَم۔ پھونک کی تاثیر۔ مایۂ فطرت۔ دانشمندی کی پونجی۔ اضافت تشبیہی۔ وام کند۔ قرض لیگی حکیم عقلمند۔ حکماء جمع۔ ترجمہ = اور اگر میرے دم سے دیوار کی شکل بھی زندگی حاصل کرلے تو بڑے بڑے عقلمند بھی اِس (دیوار) سے دانشمندی کی دولت قرض مانگین (جسکے دم مین یہ تاثیر ہو تو وہ خود خدا جانے کیا ہوگا) یہان حکیم سے مراد حکیم افلاطون ہے۔

(۱۰) سبّابہ۔ شہادت کی اُنگلی۔ بے بائے توسّل و استعانت۔ حرم۔ محفوظ مکان۔ جوہر کل عقل کل عقل اوّل۔ نبض سقیم گیرم۔ نبض دیکھکر اسکی بیماریان معلوم کرون۔ ترجمہ = مین وہ دانشمند حکیم ہون کہ اپنی عقل کی اُنگلی سے عقل کل کی (جو تمام دنیا کی عقلون پر حاکم ہے) بیمار نبض دیکھون (اور اسکی بیماریان معلوم کرکے علاج بتاؤن۔ گو فلاسفر اسکو عقل کل مانتے ہین لیکن میری عقل کے سامنے وہ ہیچ ہے)

(۱۱) مُلزم۔ الزام دینے والا۔ چُپ کردینے والا۔ اربابِ کلام متکلّمین۔ فلاسفرون کا ایک گروہ جو یہ

کہتا ہے کہ جوہر فرد (۱) مادّے کا بہت ہی چھوٹا سا ذرّہ جسکو کاٹ نہین سکتے) کی تقسیم نہین ہو سکتی اور اُسکے ٹکڑے نہین ہو سکتے حکماء ان کے خلاف کہتے ہین - ترجمہ = اگر مین کھیل مین (لطو لہو و لعب) متکلمین پر الزام لگاؤن تو (ایسی معقول اور مضبوط دلیلین بیان کر دونگا کہ جوہر فرد خود ان کی بیوقوفی پر ہنسنے لگے گا) اور یہ اسکی ہنسی بھی تقسیم کی دلیل ہے (کیونکہ انسان جب ہنستا ہے تو اسکے جبڑے تقسیم ہو جاتے ہین ایک اوپر چلا جاتا ہے ایک نیچے رہجاتا ہے)

(۱۲) ترجمہ = دانشمندی کی دنیا سے ہر گھڑی عاجزی اور سر جھکانے کی پونجی (مال و دولت) سے بھرا ہوا ایک قافلہ میرے دل مین پہنچا رہتا ہے یعنی باوجود مذکورہ بالا کمالات کے مین نہایت عقلمندی کی وجہ سے کبھی غرور نہین کرتا - جیسا کہ اور لوگ کرتے ہین کہ ذرا سے کمال پر اترانے لگتے ہین -

(۱۳) زہرخند - شرم و غصّہ مین ہنسنا - کھسیانی ہنسی - آز چشمہ مین از کی جگہہ اَز چاہیئے - ترجمہ = اگر میری طبیعت کا (زہر سے بھرا ہوا) چشمہ بہشت مین جا کر زہرخند دکھلائے (تو جنّت سی شیرین جگہہ بھی تلخ ہو جائے اور کڑوے ہو جانیکے ڈر سے) تسنیم بھی اپنی شیرینی کے دوکان کا دروازہ نہ کھولے یعنی مجھکو نوش خند تو کبھی نصیب ہی نہین ہوتا اور کبھی ہنستا بھی ہون تو غم و غصّہ کی ہنسی جو کہ ایسی کڑوی ہوتی ہے کہ خدا کی پناہ !

(۱۴) ترجمہ = باوجود ایسے بڑے رتبے کے جو کہ مین بیان کرتا ہون (یہ تعریف) میرے لیئے ہجو اور مذمت ہے (بے سود ہے) کیونکہ انصاف تو بالکل فنا ہو گیا ہے اور سمجھ ناپید ہے (میرے کلام کو سمجھکر میری اپنی تعریف کو بجا کون سمجھیگا)

(۱۵) ق - معارض - مقابلہ کرنے والا جھگڑنے والا - نامنفعل - شرمندہ نہونیوالا - بیحیا - ہجو - برا کہنا - ترجمہ = ایک بیحیا جہالت سے میرا مقابل بنا (مجھسے بحث کرنے لگا) کہ اگر مین اسکی مذمت بھی بیان کرون تو وہ اُسکے لیئے بہت بڑی تعریف ہوگی (وہ اسدرجہ ذلیل ہے کہ اسکی ہجو کرکے مشہور بنتا ہے - معارض سے مراد فیضی یا ابوالفضل ہے جو عرفی کے مخالف تھے)

(۱۶) قرن - تیس - چالیس یا سو سال کی مدّت قرون جمع - امر - بات - اُمور جمع - بدیہی - صاف جسمین شک نہو - براہین - برہان کی جمع - دلیلین - تفہیم سمجھانا - ترجمہ = (اور وہ ایسا نادان ہے) کہ خود عقل اول اُسکے سامنے دلیلون سے سمجھا کر ایک صاف و ظاہر بات کو سو صدیون مین بھی اُسکے لیئے صاف و ظاہر نہین کر سکتی (اسکی بیوقوفی کی زیادتی کے باعث اسکو سمجھا نہین سکیگی - یہانتک کل اشعار عرفی نے اپنی تعریف مین لکھے ہین اگلے شعر سے ترجیع و گریز ہے)

(۱۷) گونہ - قسم - عذاب - الم - دکھ - الیم - دردناک - ترجمہ - (اپنی تسکین کرنے کو کہتا ہے) اس قسم کی باتون سے میرے دل پر ذرا غبار نہین آتا - اگرچہ یہ حادثہ ایک بہت بڑا عذاب ہے -

(۱۸) مشکِ سخن - اضافت تشبیہی - شاہ سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین - استشمام - سونگھنا - منکشف عام کھلی ہوئی - ترجمہ - اسلئے (غم نہین آتا) کہ میرے بادشاہ حضرت علیؑ میرے مشک جیسے مہکنے والے کلام سے (اسکو) سونگتے ہی عام مہربانی کی وجہ سے تمام حالت معلوم فرمالینگے آگے اب حضرت علیؑ کی تعریف ہے -

(۱۹) دوش بردوش - ہمسر - ہم درجہ - علی سے چاہے نام مراد لو چاہے معنی - بلند - عدیم - ناپید - عدیل - برابر مانند - ترجمہ - نبی صلعم کے ہم مرتبہ (خاندان قرابت کے لحاظ سے) ذات کی بزرگی مین بلند - کہ جنکا مانند (ثانی) بزرگ خدا کی طرح معدوم ہے (علی خدا کے نامون مین سے بھی ہے - مصرعۂ دوم مین بےنظیر ہونا اس سے کنایہ ہے)

(۲۰) با - مقابلہ کے لئے ہے - اوج - بلندی - حضیض - پستی - اندیشہ - سوچنے کی قوت - جسیم - موٹا - بھدا ترجمہ - وہ جنکی ہمت کے رتبے کے مقابلہ مین تمام بلندی پستی ہے - وہ جنکی طبیعت کی نزاکت کے سامنے خود اندیشہ (جیسی نازک و باریک چیز) بھی جسیم (موٹی - بھدی) ہے -

(۲۱) سیلاب سیاہ ہے - ترکیب توصیفی و یائے وحدت - متاثر - اثر قبول کرنے والا - نسیم - صبح کی ٹھنڈی خوشبودار لطیف ہوا - ترجمہ - اگر نسیم اُن کے غصہ کی بجلی کا اثر پائے یعنی نسیم سی نازک ہوا مین بھی اگر اُن کے غصہ کی بجلی چمکے تو وہ بھی دور سے پانی کے ایک کالے طوفان کی طرح نظر آنے لگے (غصہ کی تعریف ہے) اگر نسخہ کے مطابق از دود پڑہین تو یہ معنی ہونگے کہ "دھوین کی وجہ سے"

(۲۲) جلال - بزرگی - بڑائی - شکوہ - مرتبہ - با تعظیم کی جگہہ بے تعظیم ہو تو زیادہ صاف ہے - ترجمہ - اے وہ ممدوح کہ آپ کے جلال کے لحاظ سے اگر آسمان (گو وہ کتنا ہی بلند ہو) آپکا نام بے تعظیم لے تو نہایت بے ادبی ہے -

(۲۳) خانہ زاد - گھر مین کا پیدا ہوا غلام - جوہر اوّل - عقلِ کل - در بر - سامنے - سقیم - بیمار - سقام جمع - ترجمہ - انکی عقل کے خانہ زاد غلام یعنی جوہر اول نے اُن سے یہ کہا کہ "اے (وہ ممدوح) کہ میری عقل جنکے علم کے مقابلہ مین بیمار (کے مانند کمزور و لاغر) ہے -

(۲۴) ترجمہ - مین ایک صلاح کی بات عرض کرتا ہون آپ قبول فرمائین - اگرچہ ادب کے راستہ مین یہ بات (آپ کو صلاح دینے کی جرأت) بُری بات ہے

(۲۵) قضا - سے یہان آسمان مراد ہے - ہمسایگی - پڑوس مین رہنا - برابر ہونا - عرش عظیم - نوان آسمان
ترجمہ = اپنے مرتبہ کا درجہ بڑھا لیجئے کہین ایسا نہو کہ آسمان اسکو عرش عظیم کے برابر ہونے کا طعنہ دیدے
(اور یون کہے تیری برابر تو میرا نوان آسمان بھی ہے - یہ تینون شعر قطعہ بند ہین ۲۳ کا دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ
(۲۶) اعمی - اندہا - نقطۂ موہوم - جوہر فرد - وہ فرضی وہمی نہایت ہی چھوٹا نقطہ جسکی تقسیم کسی طرح نہ ہوسکے
ترجمہ = اگر اندہا آپکی رائے سے کچھ روشنی پائے تو وہ اُس (پائی ہوئی) نظر سے (دیکھتے ہی) نقطۂ موہوم کو تقسیم کر دیگا (ایسا تیز نظر ہو جائیگا - یہ رائے کی تعریف ہے)
(۲۷) اشہل - سیاہ مائل بزردی - یہان عمدہ تیز بین مراد ہے - احول - بہری ہوئی بھینگی - حسام - تلوار بدو نیم - آدھے آدھے دو ٹکڑے - ترجمہ = اگر آپکی تلوار صحیح و سالم نگاہ کے دو ٹکڑے کر دے - تو وہ صحیح و سالم آنکھ بھینگی آنکھ کے مانند ہو جائے - اور اسکو ایک چیز کے دو نظر آنے لگین (قاعدہ ہے کہ تلوارین جسمانی چیزون کے ٹکڑے کیا کرتی ہین لیکن آپکی تلوار نگاہ کے بھی دو ٹکڑے کر سکتی ہے)
(۲۸) دود انگیز - دہوان نکالدیگا - کیونکہ جب دو سخت چیزین ایک دوسرے سے ٹکراتی ہین تو آگ پیدا ہو کر دہوان نکلنے لگتا ہے - خوش گام - اچھے قدم رکھنے والا - ترجمہ = اگر آپ کا خوش قدم گھوڑا باد نسیم کی سطح پر دوڑے تو وہ اس درجہ تیز رفتار ہے کہ (ہوا کی سطح پر آگ سے) دہوان پیدا کر دیگا -
(۲۹) عمّان - خلیج فارس سے باب المندب تک کا دریا - یہان مطلق سمندر مراد ہے - ترجمہ = اگر آپکی رائے سمندر کو دیکھلے تو (اس میں کے) یکتا موتی آنکھون کی پتلیون کے نائب ہو جائین اور نظر کا کام دینے لگین (موتی قوت بصر زیادہ کرنے کے لئے اکثر سرمہ مین ڈالتے ہین لیکن آپ کے دیکھے ہوئے دریا کے موتی خود نظر ہی بنجائینگے)
(۳۰) عصر - زمانہ - تیسرے پہر کا وقت - ابد - انجام جسکی حد و انتہا نہو - عہد قدیم - پرانا زمانہ - ترجمہ = اگر پرانے زمانہ کو درازی مین آپ کے ابد انجام عصر کے وقت کے ساتھ ناپین تو وہ اسکی کمر تک بھی پہنچیگا (جب آپکا صرف عصر کا وقت زمانہ سے اتنا دراز ہے تو کل زمانہ کا حال کیا معلوم!)
(۳۱ و ۳۲ و ۳۳) روضہ - باغیچہ - ریاض جمع - اضافت تشبیہی - فردوس جنت کا سب سے بڑھیا مرتبہ - فرادیس جمع غیرت - باعث شرم - شمشیر سیاست - انتظام کی تلوار - اضافت اقترانی - سلب - نکالنا - ترجمہ = جو شخص آپکی مہربانی کے باغ سے فیض پائیگا (وہ باغ) جو ناز و نعمتون کی زیادتی سے فردوس کو بھی شرما دینے والا ہے اگر انتظام کی تلوار سے اُس شخص کے دو ٹکڑے کر دین (کوئی بادشاہ تلوار سے کاٹ دے) تو ابد تک اسکے ہر ایک آدھے (ٹکڑے) سے بھی زندگی نہ نکلے گی (کیونکہ اُس نے آپکی روضہ لطف سے

فیض پاکر دوامی زندگی پالی ہے)

(۳۳) ضمیر۔ دل۔ خیال۔ ضمائر جمع۔ عظم۔ ہڈی۔ عظام جمع۔ رمیم پسی ہوئی۔ پرانی۔ ترجمہ۔ جسکے دل مین آپ کے گرز کی مار کا خیال بھی آجائے اُسکے سایہ سے لوگون کے بدن مین ہڈیان چور چور ہوجائینگی (جس شخص کے وہ گرز لگے اُسکا تو کیا ذکر!)

(۳۴ و ۳۵) حکیمانہ۔ مین آنہ۔ کلمہ نسبت۔ افساد۔ فساد کی جمع۔ عوارض۔ عارضہ کی جمع۔ بیماریان ضمیم بہرا۔ بتان۔ معشوق لوگ۔ ترجمہ = اے ممدوح اگر آپ جسمون کی دنیا مین اپنی عام مہربانی سے حکیمون کی مانند بیماریون کے خرابیون کو دور کردین تو وہ گفتگو جو کہ خوبصورت اپنی نگاہون سے کرتے ہین (گو اس مین آواز نہین ہوتی) بہرے کے کان عاشق کے دل سے زیادہ اسکو سننے لگین (آپ کے معالجے سے دنیا کے تمام عوارض اُٹھ جائین۔)

(۳۶) نعم۔ نعمۃ کی جمع۔ نعم لطف اضافت اقترانی۔ کہ موصولہ۔ مائدہ۔ دسترخوان۔ موائد جمع۔ باغ نعیم۔ جنت۔ ترجمہ = وہ اہل محبت جو نعمتون کے باغ یعنی جنت کے دسترخوان کو بدلے مین لین (بدلا ملتا ہو) وہ آپکی مہربانیون کی نعمتون کو کب دیسکتے ہین (استفہام انکاری نہین دینگے)

(۳۷) من۔ ترنجبین۔ ایک میٹھی چیز۔ سلوی۔ بٹیر۔ زقوم۔ تھوہر۔ ایک بڑا کانٹے دار درخت۔ حمیم گرم پانی ترجمہ = اس واقعہ مین کوئی شک نہین ہے۔ بہلا کیا جنت والے من وسلوی (جنت کی نعمتین) تھوہر اور اُبلے ہوئے پانی کے عوض بیچ ڈالینگے۔ (ہرگز نہین! بفروشند کی جگہہ اگر نفروشند بنالو تو معنے بالکل صاف ہین)

(۳۸) ترجمہ = ای (وہ ممدوح) کہ آپ کے ارادہ کے آسمان کی تیزی کی نسبت سے (مقابلہ مین) یہ آسمان میم کے حلقہ کے مانند حرکت سے محروم معلوم ہوتا ہے (آپ کے ارادہ کی تیزی کو آسمان کی تیزی بالکل نہین پہنچتی اور اسکے سامنے کالمعدوم ہے)

(۳۹) ترجمہ = نوان آسمان آپ کے مرتبہ کا حصر کرسکتا ہے (گھیر سکتا ہے اس شرط پر کہ) اگر جیم کا نقطہ اسکے دائرہ کو اپنے درمیان مین لے لے (گھیر لے۔ نہ جیم کا نقطہ دائرہ سے بڑہکر اسکو گھیر سکتا ہے نہ آپکے دبدبہ کو نوان آسمان تعلیق المحال بالمحال ہے)

(۴۰) گوشۂ چشم۔ آنکھ کے گوشہ سے دیکھ لینا۔ ذراسی توجہ۔ مستغنی۔ بے پرواہ۔ ترجمہ = مجھے آپ سے ایک ذراسی توجہ کی آرزو ہے (کہ ذرا میرے حال پر التفات فرمائین) ورنہ مین مال و دولت اور سونے چاندی سے تو بے پرواہ ہون۔

(۴۱) دست۔ قبضہ۔ دخل۔ چہ دوجگہہ مفید مساوات۔ برابری۔ ترجمہ۔ مینے ہمت کرکے دونون جہان کے عیش پر لات ماردی ہے۔ اسلئے امید اور ڈر کسی کا میرے دل مین دخل نہین ہے۔
(۴۲ و ۴۳) افعال و اعمال۔ کام۔ قبیح و ذمیم۔ برے۔ للہ۔ اللہ کا۔ دونیم۔ آدہا آدہا۔ دو ٹکڑے۔
ترجمہ۔ خدا کا شکر ہے کہ مین اس گروہ مین سے نہین ہون۔ اگرچہ مجھسے تمام برے کام اور خراب امور سرزد ہوتے رہے ہین" (یہ جملہ معترضہ ہے) کہ اگر مین کسی مجلس مین سینکڑون حیلون سے اندر چلا بھی جاؤن تو (قدر نہونے یا جوتیون مین بیٹھنے سے) میرا دل غصہ کے مارے دو پارہ ہو جائے (بلکہ مین جہان جاتا ہون میری قدر ہوتی ہے اور لوگ مجھکو صدر پر بٹھاتے ہین)
(۴۴) سفلہ نہاد کمینی طبیعت والا۔ کمینہ۔ صدر نشین۔ گدی پر بیٹھنے والا۔ سردار۔ اسم مفعول و فاعل ترکیبی۔ ترجمہ۔ اسلئے کہ مین کمینون سے مؤخر کیون رہون (کیونکہ مین کمینہ نہین ہون پھر پیچھے بیٹھنے کا کیا سبب!) اور کسوجہ سے سردارون سے مقدم نہون (مین مقدم ہوتا ہون کیونکہ ان سے افضل ہون۔ یہ شعر بھی اصل مین پہلے دو شعرون سے متعلق ہے)
(۴۵) آہنگ۔ ارادہ۔ ترجمہ۔ اے عرفی یہ بات کا بڑہانا کیا ہے! دعا کے قصد سے بزرگ خدا کے دربار مین ہاتھ اٹھا۔
(۴۶) منبسط۔ فراخ۔ کشادہ۔ خوش۔ بذل۔ خرچ کرنا۔ دینا۔ منقبض۔ بستہ۔ ناخوش۔ لئیم۔ کنجوس لیام جمع۔ ترجمہ۔ (اور یہ دعا دے کہ اے ممدوح) جب تک درہمون کے دینے سے شعرا کی طبیعتین خوش ہوتی ہین (اسوقت تک یعنی قیامت تک) تیرے دشمن کا دل بدنصیب کنجوس کے ہاتھ کے مانند منقبض رہے۔ یہ دونون شعر بھی قطعہ بند ہین۔

قصیدہ نمبر ۶
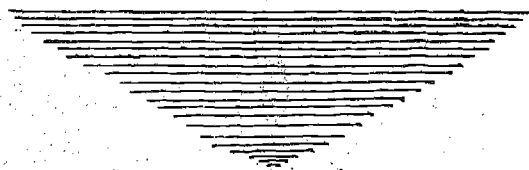
میر ابوالفتح کی تعریف مین

(۱) - چہرہ پرداز جہان - دنیا کا چہرہ روشن کرنیوالا - مراد آفتاب - رخت کشیدن - اسباب باندہنا - سفر کرنا - حمل - آسمان کے بارہ برجون مین سے ایک جو بکری کے بچہ کی شکل پر ہے آفتاب جب اس برج مین آتا ہے تو فارس مین بہار شروع ہو جاتی ہے - یہ ماہ بیساکھ سے مطابق ہے نیم رخ - وہ تصویر جسکا آدھا چہرہ یعنی ایک رخ دکھلائی دے مستقبل - روبرو - سامنے وہ تصویر جسکا پورا چہرہ دکھلائی دے -

معنی جب دنیا کو روشن کرنیوالا سورج برج حمل مین جاتا ہے - تو رات نیم رخ یعنی کم ہو جاتی ہے اور دن مستقبل یعنی پورا ہو جاتا ہے

(۲) چشم شب - مراد ماہتاب - دیدۂ روز مراد آفتاب - مردنکش مین نون کی جگہ میم ہونا چاہئے - مردمک - پتلی - اور ش ضمیر اضافی راجع بچشم مردمک سے مراد سیاہی وشب - تدریج - درجہ بدرجہ آہستہ کوئی کام کرنا - احول - بھینگا - مراد زیادہ دیکھنے والا - نثر - دائرۂ مردمک چشم شب تنگ شود و دیدۂ روز بتدریج احول گردد -

معنی - رات کی آنکھ کی پتلی سیاہی کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے - یعنی رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور دن کی آنکھ سہج سہج زیادہ دیکھنے والی بنجاتی ہے یعنی دن بڑہ جاتا ہے اور آفتاب زیادہ دیر تک ٹھیرنے لگتا ہے -

(۳) ژالہ اولا - صفت - کیفیت - بیضہ انڈا - بیض جمع - مثل - حالت - آن کا مشار الیہ شب اور اینکا دن ہے - معنی - اسکی آنکھونکی پتلی (سیاہی) کیفیت مین اولہ اور گرمی کے مانند ہوتی ہے - (یعنی جسطرح گرمی سے اولہ پگھلتا جاتا ہے اسی طرح رات کی سیاہی بھی کم ہوتی جاتی ہے -) اسکی آنکھ کا بیضہ (آفتاب یا اسکی روشنی) مثال مین روغن وریشم بنجاتا ہے (یعنی روغن ریشم پر بڑہتا اور پھیلتا ہے اسی طرح دن بھی بڑہنے لگتا اور سورج زیادہ ٹھیرنے لگتا ہے)

(۴) سودائی - سودا بدن کے ایک سیاہ خلط کا نام یائی نسبت - مراد سیاہ - لاجرم - آخرکار - اکحل - ہفت اندام رگ جب زائد خون بدن مین بڑھ جاتا ہے اور کالا پڑ جاتا ہے تو اسی رگ کی فصد کھولتے ہین -

معنی ۔ رات کا سودائی خون جب زیادہ اور خراب ہوجاتا ہے ۔ آخر دن کا نشتر (سورج کی کرنین) اسکی
ہفت اندام رگ کی فصد کھولتا ہے ۔ (رات جب حد تک بڑھ جکتی ہے تو آخرمین دن اسکو گھٹاتا ہے ۔
نوٹ ۔ چونکہ فصل بہار مین جوش خون کے باعث دیوانون کا جنون زیادہ ہوجاتا ہے اور شب بھی
سودائی ہے بلکہ ایام سرما مین اسکی سودائیت زیادہ ہوگئی تھی اسلئے آفتاب نے نشتر شعاع سے
اسکی اکحل کھولدی ہے ۔

(۵) کرم بریشم ۔ پیلہ ۔ ریشم کا کیڑا یہ اپنا لعاب اگلکر اپنے اوپر تانا بناتا ہے ۔ زنبور عسل ۔ شہد کی مکھی ۔
معنی دن کرم پیلہ کے مانند سب اپنے اوپر تن لیتا ہے ۔ جو کچھہ کہ رات اپنے پیٹ مین سے شہد کی
مکھی کی طرح نکالتی ہے ۔ یعنی رات کا جتنا حصہ کم ہوتا ہے اتنا ہی دن مین زیادہ ہوجاتا ہے ۔
(دونون مصرعون مین تقدیم و تاخیر کرلو) مطلب یہ کہ خون فاسد جو نکالا جاتا ہے یعنی شب کی سیاہی
جو کم کیجاتی ہے خون فصد کی طرح ضایع نہین جاتی بلکہ دن اسکو کرم پیلہ کیطرح اپنے اوپر تن لیتا ہے ۔
(۶) ترجمہ ۔ ایک زبان سے دوسری زبان مین مطلب بیان کرنا ۔ صاحب کل ۔ سب کا مالک
کورس مین کل غلط ۔ عبد اقل ۔ عبد ۔ بندہ ۔ اقل ۔ کمتر ۔ معنی ۔ اس کے بعد دن کا لقب سب کا
مالک ہوجاتا ہے (یعنی ۲۴ گھنٹے کے اکثر حصہ کا مالک وہی ہوتا ہے) اسکے بعد رات اپنے نگینہ
(چاند) پر "کمتر غلام" کا نقش کھدواتی ہے (قاعدہ ہے کہ غلام ہوتے بھی ہین کالے ۔ اور چاند کے
بیچ مین سیاہی بھی ہے) ۔

(۷) معنی ۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ عیش اور خوشی کے اثر سے ۔ نہ شراب صراحی مین سمائے ۔
اور نہ صراحی بغل مین ۔ (شراب صراحی مین سے نکلی پڑتی ہے اور صراحی بغل مین سے یعنی فصل بہار اور
عیش و نشاط کا زور شور ہے) نوٹ ۔ رات دن کی کمی بیشی کے ذکر کے بعد اس شعر سے فصل بہار
کی تعریف شروع کرتا ہے ۔ (عیش و نشاط غلط جوش نشاط چاہیئے) ۔

(۸) بالاید ۔ غلط ہے بالاید چاہیئے ۔ بالیدن کا مضارع ۔ نامیہ جسم بڑھنے کی طاقت ۔ تمثل کیفیت مین
معنی ۔ قوت نامیہ کی تاثیر یاقوت کے پیالے اور سرخ شراب دونون کو مثال مین (اسی طرح)
بڑھاتی ہے ۔ (جس طرح) لالہ کو اور اسکے داغ کو ۔ یعنی قوت نامیہ اب ایسی زور آور ہے کہ صرف
نباتات پر ہی نہین بلکہ جمادات وغیرہ مثل جام و شراب پر بھی اپنا اثر کرتی ہے ۔

(۹) چمن سبزہ ۔ اضافت ظرفی ۔ اتمام ۔ پورا کرنا ۔ کارگہ ۔ کارخانہ ۔ ازمخمل مین سے زکا نقطہ اڑا دو
یعنی ارمخمل ۔ معنی ۔ قوت نامیہ کی تاثیر باغ کے سبزہ کے مانند اسکو بھی پورا کردیگی ۔ اگر کارخانہ

سے ناقص مجمل لے آئین (اور باغ مین رکھدین ۞

(۱۰) - عرق - پسینہ - داغ شود - جلائے اور داغ کا سبب ہو - اخگر - چنگاری - منقل - انگیٹھی - معنی - پھول پر کی اوس کا پسینہ (اپنی بے انتہا خوبصورتی کی وجہ سے) حور کے دل پر داغ لگانے کا سبب) ہوا جاتا ہے ہوا کی عمدگی سے چنگاریان انگیٹھی مین سبز ہوئی جاتی ہین - یعنی پھولون پر کی اوس ایسی خوبصورت معلوم ہوتی ہے کہ انکی سی خوبصورتی حورون مین بھی نہین - اگر حورین اسکو دیکھ لین تو رشک سے جل جائین - اور ہوا ایسی اچھی ہے کہ اگر آگ مین بھی سبزہ اُگا دے تو عجب نہین -

(۱۱) معنی - ایک باغ خوبصورتی دیکھنے کے لئے دوسرے باغ کے پاس آتا ہے - (یعنی پتّون اور شاخون کی کثرت سے ایک باغ دوسرے پر جھکا پڑتا ہے) غزل سُننے کی آرزو مین ایک بلبل دوسری بلبل کے پاس آتی ہے -

(۱۲) جواہر دارو - وہ سرمہ جسمین جواہرات پڑے ہون - طبع - خاصیت - اثر - ازکا نقطہ کہرج ڈالو - سودۂ الماس - گھسا ہوا ہیرا جسکے لگانے سے اندھے ہو جاتے ہین - مُکحل - سرمہ دانی - معنی - ہوا کے فیض سے جواہر دارو کی تاثیر لے لیگا - اگر تیرا کوئی دشمن گھسا ہوا ہیرا سرمہ دانی مین ڈالدے یعنی ہوا ایسی اچھی ہے کہ ہیرے کی تاثیر بالکل بدل دیگی اور اسکی مضرت کو نفع بنا دیگی -

(۱۳) گلی مین یائے معروف فعلیت کیلئے ہے یعنی کار گل - یا مجہول یعنی ایک پھول اُگایا ہے - چونکہ ہر کانٹے نے پھول نکالے ہین اگر شہد کی مکھی کے ڈنک سے چنبیلی کھل جائے تو تعجب نہین ہے کیونکہ وہ بھی تو خار ہی ہے - اور قاعدہ ہے شہد کی موم سے بتیان بنتی ہین اور بتیون مین سے گل نکلتے ہین

(۱۴) و (۱۵) - رضوان - جنّت کے محافظ فرشتہ کا نام - نسخہ - کتاب - نسخ جمع - خُلد - ہمیشگی - جنّت - تمثّل - مثال کے طور پر - فرض کرو - مفصّل - شرح کے ساتھ بیان کیا ہوا - مجمل - مختصر طور پر بیان کیا ہوا - ترجمہ - اگر فرض کرو ابتک ان دنیا کے باغ اور چمن کے سامنے بلند جنت کی کتاب کھولے (اور دونون کا مقابلہ کرکے یہ معلوم کرنا چاہے کہ دنیا اور جنت کے باغون مین کیا کیا موجود ہے اور کیا کیا نہین) تو وہ اس (دنیا کے) باغ سے بہشت کی مفصل تصویر پائیگا - اور اس باغ کی سیرت جنت سے مجمل دیکھے گا - حاصل - دونون باغ ایک سے ہونگے لیکن اجمال و تفصیل کا فرق رہیگا - لیکن تفصیل کے اعتبار سے دنیا کا باغ بڑھ جائیگا ۞

(۱۶) میان بستن - تیار ہونا - ادب سے خدمت مین آنا - گیسو بمیان بستن سے بالون کی زیادتی وادب سے آنے کی طرف اشارہ ہے - ترجمہ - حورین کمر باندھ کر ادب سے چمن مین آئینگی تاکہ بالچھڑ اور گلاب کے پھولون سے گریبان وبغل بھر کر لیجائین -

(۱۷) - ترجمہ چونکہ سنبل اور گلاب کی وجہ سے بہت ہی خوبصورتی حاصل کر لی ہے (تو جسطرح درخت شیدائی ہوکر ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے ہین) قریب ہے کہ (اسی طرح باغ کی) نالیان بوسہ کیلئے دونون ہونٹون کو ملالین (اسکے مصرعون مین تقدیم وتاخیر کرلینی چاہیئے) -

(۱۸) پرستار - پوجنے والا - عزّیٰ اور ہُبل عرب کے دو بہت بڑے بتون کے نام - ترجمہ - شاید حشر کے دن پرستش کرنیوالون کا عذر قبول کرلین - کیونکہ عزیٰ ہُبل کی صورتین بھی بہت ہی خوبصورت ہوگئی ہین - یعنی شاید پوجنے والونکو بے اختیار سمجھکر شرک کا گناہ معاف کردین -

(۱۹) کاوش - جستجو - کھود کرید - عقدہ - گرہ - مشکل بات - مالاینحل وہ جو حل نہوسکے - انبساط کھلنا - خوشی - ترجمہ - اس موسم مین ایسا انبساط ہے کہ شاید عقل کی تکلیف بغیر حل نہونے والی باتین کھل جائین اور صاف ہوجائین - انبساط مین صنعت ایہام ہے - کیونکہ انبساط کے معنی کھلنے کے بھی ہین - عقدہ کی مناسبت سے باز شود ولاینحل لائے ہین -

(۲۰) محمل - کجاوہ - تل مین ایک نقطہ اور چاہیئے - تل - ٹیلہ - پہاڑی - اس شعر مین استفہام تعجب ہے - ترجمہ - کیا لیلے (معشوقہ) نے کجاوہ کے (پردہ) سے اپنا جمال دکھلایا ہے یا لالہ نے پہاڑی کے گوشہ سے سر نکالا ہے یعنی دونون مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا ایک سے ہین دونون پر دل فریفتہ ہوا جاتا ہے - (گوشۂ محمل غلط پردۂ محمل چاہیئے - دونون جگہہ گوشہ درست نہین) -

(۲۱) جُعل - گُبریلا - گندگی مین رہنے والا کیڑا - ترجمہ - مین اس نئی غزل سے حاسدون کو تکلیف دون اسلیئے کہ پھر بلبل کی (یعنی میری) خوشی کا وقت اور گبریلے (یعنی میرے حاسدون) کے غم کا زمانہ آگیا ہے -

((مطلع ثانی))

(۲۲) سَبَل - آنکھونکا ڈھلکا - پانی نکلنا - مراد تکلیف - روح القدس - حضرت جبرئیل احول - بھینگا - وہ جسکی پتلیان پھرگئی ہون - ترجمہ - ای (معشوق) تیری جدائی کی رات سورج کی

آنکھوںمین بھی سبل (تکلیف کا باعث) ہے (چاہتا ہے کہ کب صبح ہو اور کب اسکو دیکھون) جبرئیل کی آنکھین تیرے جمال کو (دیکھنے) کے شوق سے احول ہوگئی ہین (بہتر اگئی ہین اور انکی پتلیان پھر گئی ہین)۔

(۲۳) -مژہ- پلک- برہم زدن ہلانا- بیت گھر- بیوت جمع- حزن- غم- احزان جمع- اجل- موت آجال جمع- ترجمہ- مینے کل رات (تیری جدائی مین) پلک نہین جھپکائی کیونکہ غم کی کوٹھری مین موت کی آرزو صبح تک میرے دل کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہی- (یعنی مرنیکی خواہش دل سے اصرار کرتی رہی کہ اس فراق کے صدمہ اُٹھانے سے اگر تو مر جائے تو وہی بہتر ہے-

(۲۴) آلودہ- بھرا ہوا- مجازاً گنہگار- یاس- ناامیدی- دجلۂ عفو- باضافت تشبیہی مستعمل- گندا- ترجمہ- گنہگار دل اور دامن کیوجہہ سے ناامیدی کا دروازہ مت کھٹکھٹا (بالکل ناامید مت ہو) کیونکہ ان کی وجہہ سے معافی کا دجلہ گندا نہو جائیگا- (میرے گناہون کے بخشنے سے خدا کی معافی کم نہین ہوجائیگی)-

(۲۵)- اَبدی ہمیشہ کا- ترک- چھوڑنا- عسل- شہد- عسول جمع- ترجمہ- میرا دل ہمیشہ کے عذاب پر بھی دوست کا غم نہین چھوڑیگا- یہ وہ موم نہین ہے جو آگ سے شہد کو چھوڑ دے (جب موم مین کچھہ شہد باقی رہجاتا ہے اسکو پگھلا کر نکالتے ہین) یعنی دوست کا عشق اور اسکی تکالیف میرے لئے شہد سے زیادہ شیرین ہین مین انکو کبھی نچھوڑونگا گو حد سے زیادہ تکلیف ہی کیون نہو؟-

(۲۶) تلخی- کڑواہٹ- نوشدارو- ایک مفرح معجون جو تمام اعضا کو قوت دیتی اور دردونکو دور کرتی ہے- حنظل- اندرائن جو نہایت تلخ ہے- ترجمہ- اگر مین تیرے درد کی تلخی کے مزہ اور لطف کو تفصیل سے بیان کرون- تو نوشدارو کو اندرائن کے سلام کیلئے بھیجون (یعنی صرف میرے بیان کیوجہہ سے حنظل بھی ایسا شیرین معلوم ہونے لگے کہ نوشدارو سے بڑہ جاے اور نوشدارو اسکی تعظیم کرنے لگے-

(۲۷) خس پوش- خس مین چھپی ہوئی- مراد ذات عرفی- خوش جوہری- اصلیت کا عمدہ ہونا- آئینۂ حسن- باضافت تشبیہی- مثل- کہاوت مشہور- ترجمہ- اے (معشوق) جوہر کی عمدگی (حسن کی پاکیزگی) مین تیری خوبصورتی کا آئینہ کہاوت کی طرح مشہور ہے تو اس خس مین چھپی ہوئی

آگ سے کبتک دُھوان نکالتا رہیگا (یعنی مجھکو جو بظاہر اچھا و تندرست معلوم ہوتا ہون۔ آتش عشق سے کبتک سلگاتا رہیگا۔ ایسا نہو کہ خس مین آگ سُلگ اُٹھے) اس شعر سے گریز شروع ہے۔

(۲۸) خدس۔ تاڑلینا۔ دانائی۔ اجل۔ بہت بڑا۔ بزرگتر۔ ترجمہ۔ ذرا وفا کی آستین میری پلکون پر رکھ (اور آنسو پونچھدے) مین ان تر آنکھون کو بڑے آقا کی فہم و فراست سے کبتک چھپائے رکھون۔ (یعنی وہ بڑا سمجھنے والا ہے ایسا نہو کہ جانجائے اور پھر مجھپر خرابی آئے۔

(۲۹) مہر۔ آفتاب۔ محبت۔ اس مین صنعت ایہام ہے۔ تحویل۔ بدلنا۔ چھوڑنا۔ حمل۔ ایک برج جسمین آفتاب عروج پاتا ہے اور بہار شروع ہوتی ہے۔ ترجمہ۔ میر ابوالفتح جسکی محبت دولت کے سینہ مین ایسا (جاگزین) آفتاب ہے جو برج حمل سے تحویل ہی نکریگا (اسی برج مین رہکر ہمیشہ عروج پر قایم رہیگا اور بہار کبھی نجائیگی)۔

(۳۰)۔ رُو در رُو۔ چشم بر چشم۔ مقابلہ مین۔ آمنے سامنے۔ جنب۔ پہلو۔ برابر۔ زحل ساتوین آسمان پر ایک نحس ستارہ۔ سنیچر۔ ترجمہ۔ اسکا سایہ برابر اور مُنہ در مُنہ آفتاب کے ساتھ چلتا ہے۔ اسکا مرتبہ زحل کے سامنے ہی مقابلہ مین رہتا ہے۔ یعنی۔ ہر چیز کا سایہ آفتاب کے سامنے گم ہوجاتا ہے لیکن ممدوح کا باقی رہتا ہے۔ ہر چیز پر زحل کی نحوست کا اثر پڑتا ہے ممدوح کے سایہ پر نہین۔

(۳۱) زار گرید۔ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ شَل۔ بیکار۔ سست۔ ترجمہ اگر دُنیا کی آنکھ (کسی ہولناک مصیبت کی وجہ سے) روئے تو اُسکے ہونٹ (استقلال کی وجہ سے) ہنستے رہتے ہین۔ اگر قضا کا ہاتھ بیکار ہوجائے (اور وہ کسی کو کچھہ ندے) تو اُسکا ہاتھ ہلتا رہتا ہے (سخاوت کرتا رہتا ہے) مطلب۔ یہ کہ ممدوح بڑا مستقل مزاج ہے۔

(۳۲) ہوا داری۔ خیر خواہی۔ توجہ۔ ربیع۔ موسم بہار۔ بہمن و دے۔ پھاگن و ماگھ۔ خزان کے مہینے۔ کلاہ مخمل۔ سرسبزی۔ ترجمہ۔ اُسکی مہربانی کی توجہ سے بہمن اور دے ربیع کے ہر بہر سر سے مخمل کی ٹوپی اُتارلیں۔ یعنی اگر ممدوح خزاں کے مہینوں پہ ذرا متوجہ ہو تو انمین بھی ربیع کی سی سرسبزی پیدا ہوجائے۔

(۳۳)۔ وار۔ برابر۔ لایق۔ ضمیر۔ دل۔ ضمائر جمع۔ بعمل آوردن۔ پرکھنا۔ کسوٹی پر گھسنا۔

ترجمہ۔ اگر اُسکا دل سورج کے سونے کو پرکھے اور جانچے تو وہ ایک درم کے لایق بھی خالص زر نہ نکلیگا۔ یعنی۔ چونکہ اسکو گرہن لگتا ہے اور وہ کھوٹا پڑ جاتا ہے اسلئے خالص نرہا۔ یہ تیرا دل ہی ہے کہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔

(۳۴) عنف۔ سختی و ظلم۔ کنف۔ پناہ۔ راز دار۔ بھیدی دوست۔ مصلحت اندیش۔ مشورہ لینے والا۔ ترجمہ۔ اُسکی سختی انصاف کے پہلو میں سوئی ہوئی ہے اور (آیندہ کیلئے بھی) عدم کی رازدار موت کی مشیر رہیگی۔ یعنی۔ تیرے انصاف کی وجہ سے تجھ میں سختی نہیں رہی ہے مگر اجل کی مصلحت اندیش ہے اگر جاگ اُٹھے تو کوئی اُس سے بچا نہیں سکتا۔

(۳۵) کنایت۔ اشارۃً کوئی بات کہنا۔ مثل۔ ضرب المثل بیان کرنا۔ ضرب۔ مارنا۔ ترجمہ۔ جس جگہہ وہ اشارہ کا رُخ دشمن کی طرف کرے۔ تو تلوار کی زد بھی وہ اثر نہ کرتی ہوگی جو اُسکی مثال (کوئی کہاوت یا ڈانٹ اور دھمکی) کرتی ہے۔ یعنی اُسکی دھمکی اور نگاہ ہی سے دشمن کی جان نکلجاتی ہے۔

(۳۶ و ۳۷) حلول۔ اُترنا۔ محل۔ اترنیکی جگہہ۔ یعنی دنیا۔ ارادت۔ مرضی خدا۔ سر بر زدن۔ ظاہر ہونا۔ ترجمہ۔ آسمان نے کہا میں نہیں جانتا کہ اسکی صورت جہان کی صورت سے پہلے دنیا میں کیوں نہ اُتری۔ کیونکہ جسوقت مشیت ایزدی جہان سے ظاہر ہوئی (مشیت نے جہان پیدا کر کے خود کو ظاہر کیا) تو صبح کو اسکی دولت وجود کو پیدا کیا پھر اُسکے بعد شام ازل کو یہاں ازل سے آفرینش سے لیکر آخر تک آنیوالی تمام مخلوق مراد ہے۔

نوٹ۔ اِن دونوں شعروں میں آسمان کا سوال ہے اگلے شعروں میں اسکا جواب۔

(۳۸ و ۳۹) جوہر فعال۔ تمام کام بنانیوالی چیز۔ عقل اوّل۔ تنک بہرہ۔ تھوڑے حصّہ والا۔ رصد۔ وہ بلند منارہ جسپر سے ستاروں کے حالات معلوم کرتے ہیں۔ یہاں صرف بلندی مراد ہے۔ ہیولی۔ مادّہ۔ اصل۔ ترجمہ۔ اس بات سے عقل اوّل غصّہ ہوئی اور بولی کہ اے علم اور عمل کی بلندی کی سمجھنے سے تھوڑا سا حصّہ پانیوالے (یعنی کم سمجھ) اُسکے یکتا ہونیکی خاصیت کی وجہہ سے یہ اندیشہ تھا (کہ کہیں ایسا نہو) کہ ہیولی اور آیندہ صورتیں قبول نکرے۔ یعنی مادّے کی اور صورتیں نہ بن سکیں کیونکہ جب ایک بہت عمدہ تصویر بنگئی تو پھر اس سے گھٹیا بنانیکو جی نہیں چاہتا ہے۔ ہاں ادنےٰ کے بعد اعلےٰ کیلئے کوشش کیجاتی ہے۔ اسی لئے پہلے اور ادنےٰ صورتیں بنا کر بھیجدیں۔ سب سے آخر میں یکتا تصویر یعنی ممدوح کو بھیجا۔ توقف کا سبب یہ ہے۔

(۴۰) ترجمہ ای ممدوح تیرے وجود کی روشنی عالم بقا کی فاتح ہے (یعنی تیری وجود سے عالم بقا روشن ہے جیسے آفتاب سے یہ عالم فنا) اور اے ممدوح تیرے حاسدوں کی آرزو موت کا گریبان پکڑے ہوئے ہے (جب وہ مرینگے تب آرزو پوری ہوگی اور پھر کس کام کی۔

(۴۱) صفوت۔ صفائی۔ صراف۔ پرکھنے والی۔ کشاف۔ کھولنے والی۔ دقایق۔ دقیقہ کی جمع باریکیاں۔ ترجمہ۔ تیرے ذہن کی صفائی دلیل کے مانند مطالب کی پرکھنے والی ہے (تیرا ذہن برے بھلے مطالب میں فرق معلوم کرتا ہے) تیری طبیعت کی تیزی مثال کی طرح باریکیوں کو کھولنے والی ہے (جسطرح مثال سے باریک مطالب حل ہوتے ہیں اسیطرح تیرے بیان سے)

نوٹ۔ اس شعر میں جودت لفظ غلط ہے۔ جودت طبع ہونا چاہیے۔

(۴۲) حوت۔ ایک برج کا نام۔ حمل بھی برج کا نام۔ جب آفتاب برج حوت سے حمل میں جاتا ہے تو بہار شروع ہوتی ہے۔ ترجمہ۔ تیرے انصاف کا آفتاب ہر وقت دنیا کے آراستہ کرنے میں (مصروف) ہے۔ اور وہ ایک اور سورج برج حوت سے نکالتا ہے اور برج حمل میں لاتا ہے۔ یعنی ہر وقت بہار پیدا کرتا ہے۔ معمولی سورج تو سال بھر میں ایکدفعہ ایسا کرتا ہے۔ حوت و حمل کے لفظ سے یہ بھی مطلب ہے کہ زمین سے آسمان تک اسکا انصاف معمور ہے۔

(۴۳) جواہردارو۔ وہ سرمہ جسمیں جواہرات پڑے ہوں۔ سبل۔ ڈھلکا۔ ہر وقت آنکھوں سے پانی نکلنا۔ مراد بیمار۔ و حقیر۔ ترجمہ۔ جب سے امید نے تیری سخاوت کا کحل الجواہر آنکھ میں لگایا ہے۔ حاتم کی سخاوت اسکی آنکھوں میں بال کی طرح کھٹکتی ہے اور حقیر معلوم ہوتی ہے۔

(۴۴) بخرج۔ کی جگہہ بخرج چاہیئے۔ اطلس۔ نیلا ریشم۔ خدام۔ خادم کی جمع نوکر لوگ۔ پاتابہ۔ موزہ۔ گر۔ حرف ترجی۔ کاش۔ نبود بمعنی نبودے۔ ترجمہ۔ تیرے نوکروں کے موزوں میں کس طرح خرچ ہوسکتا ہے۔ کاش آسمانوں کا یہ نیلا ریشم ایسا برتا ہوا نہوتا۔ یعنی اب تو پرانا اور چھدا ہوا ہوگیا ہے اب جوتوں کے کام میں نہیں آسکتا گو اسکی دلی خواہش تو یہی تھی۔ اسکے مصرعوں میں بھی تقدیم و تاخیر چاہیئے۔

نوٹ۔ اس شعر میں چوں رفت غلط ہے رفت چاہیئے بمعنی ماضی تمنائی۔

(۴۵) صیت۔ شہرت۔ مختل۔ خلل پذیر۔ مہر۔ محبت و سورج۔ اسمیں صنعت ایہام ہے۔ ترجمہ۔ جب آسمان کا دماغ (دن) تیری شہرت (باربار سننے) سے خراب یعنی سیاہ ہوجاتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ بھی سورج کا خلل دور نہیں کرسکتے۔ یعنی سورج تیری شہرت سنتا سنتا

جلن کے مارے ایسا سودائی ہوجاتا ہے کہ اُسی سیاہی سے رات آجاتی ہے اور حضرت عیسیٰ جیسے طبیب فلک چہارم پر اُسکے پاس ہی ہو کر بھی اسکا علاج نہیں کرسکتے۔ یا یہ کہ حضرت عیسیٰ جو تجھسے مہر کہتے ہیں وہ تیرے حاسد کے علاج میں مہر کو صرف نہیں کرتے آسمان کی سودائیت یعنی تاریکی کا علاج مہر سے ہی ہے۔

(۴۶) جُعل۔ گوبر کا کیڑا۔ رائحہ۔ خوشبو۔ مداوا۔ دوا کرنا۔ اس شعر میں پہلے کی تمثیل ہے اور استفہام انکاری ہے۔ ترجمہ۔ اگر گبریلے کے سر میں گلاب کی خوشبو سے درد ہونے لگے۔ تو کیا بلبل اس کی دوا کرنیکے لئے صندل گھستی ہے۔ ہرگز نہیں۔ (اسی طرح اگر آفتاب کے سر میں سودا ہو جائے تو حضرت عیسیٰ جو ممدوح کے دوست ہیں اسکا علاج تھوڑا ہی کرینگے)۔

(۴۷) ہم سنگ۔ ہموزن۔ گہرہائے دل و طبع سے مراد کلام و اشعار۔ امل۔ اُمید۔ آمال جمع ترجمہ۔ یہہ جواہر جو تیری سخاوت کا ہاتھ (لوگوں کی) اُمید کیطرف پھینکتا ہے۔ یہہ سب تیرے دل اور طبع کے جواہر کے مانند اور ہموزن ہیں۔

(۴۸) فاش۔ ظاہر۔ کف ہاتھ۔ کفوف جمع۔ صورت نوعیش۔ میں شین ضمیر اضافی۔ صورت نوعی ایسکی قسم کی اصلی صورت۔ ترجمہ۔ میں شرم نہیں کرتا اور صاف کہتا ہوں کہ وہی ہیں (میرے جواہر دل حقیقت میں وہ ہی جواہر ہیں جو تیرے ہاتھ سے نکلتے ہیں اسلئے کہ تیری ہاتھ (میں پہنچنے) کے شوق نے انکی صورت نوعی (اصلی شکل) کو بدل دیا ہے۔ یعنی اپنی اصلی شکل میں تو چونکہ تیرے ہاتھ سے نکلے تھے جا نہیں سکتے تھے اسلئے یہ صورت اختیار کی کہ شعر بنکر پہنچے۔

(۴۹) لوحش اللہ۔ اصل میں لا اوحشہ اللہ "خدا اسکو وحشت ندے" تھا۔ یہاں صرف بطور کلمۂ تعجب استعمال ہوا ہے۔ شبگیر۔ رات میں سفر کرنیوالا۔ سمند۔ سُہرنگ گھوڑا۔ مستاصل۔ جڑ سے اُکھاڑا ہوا۔ ترجمہ۔ تیرے شبگیر سمند کے کیا کہنے ہیں۔ جسکی تیزی و چالاکی سے سستی کا خاندان جڑ سے اُکھڑ گیا ہے۔ یعنی وہ گھوڑا نہایت تیز ہے سُستی کا نام نہیں جانتا۔

(۵۰) شبگیر۔ تیز رفتار۔ گرم عنان۔ تیز۔ ازل۔ شروع کی نامعلوم مدّت۔ ابد انتہا کی نامعلوم مدّت۔ ترجمہ۔ وہ ایسا تیز رفتار ہے کہ اگر تو اسکو ذرا گرم کرے تو وہ ازل سے ابد کی طرف اور ابد سے ازل کی طرف (ذرا سی دیر میں) آجائے۔

(۵۱) ش۔ کہ اور ضمیر اضافی شین سے مرکب جبینِ پیشانی سے متعلق ہے۔ کفل۔ پُٹھا پچھلا حصہ

ترجمہ۔ وہ بوندین جو جانے کے وقت اسکی پیشانی سے ٹپکتی ہین۔ لوٹنے کے وقت اُوس کی مانند اُسکے پیچھے پر گرین گی یعنی۔ جاتے وقت جو بوندین ٹپکی تھین زمین تک نہین پہنچینگی کہ وہ لوٹ آئیگا اور اسطرح تیزی سے نکل جائیگا کہ بوندین اگلے جسم پر بھی نہ پڑ سکین گی بلکہ پیچھے پر پڑین گی۔

(۵۲) فُرغت۔ تیزی۔ جلدی۔ ترتیب۔ درجہ قائم رکھنا۔ ثَور۔ دوسرے برج کا نام جو حمل کے بعد آتا ہے۔ ترجمہ۔ اگر یہ گھوڑا اپنی تیزی آفتاب کو دیدے تو وہ ذراسی دیر مین۔ منزلون کو درجہ بدرجہ طے کرتا ہوا دوسرے برج سے (چلکر تمام بُرجون کو طے کرکے) برج حمل مین آجائے (اور آسمان کی معمولی گردش کا انتظار نہ کرے)

(۵۳) سکنات سکنہ کی جمع ٹھیرنا۔ قدم رکھنا۔ حرکات اسکی ضد۔ ترجمہ۔ اسکی تیزی و چلبلاہٹ کیوجہ سے اس کے قدم (زمین پر) لگنے کوئی نہین جانتا (یعنی اس تیزی سے جاتا ہے کہ زمین پر اُسکے نشان قدم نظر تک نہین آتے) آسمان کی تمام حرکتین (چالین اور تیزیان) اسکی تیزی کی استعمال کی ہوئی ہین (آسمان جتنی حرکتین کرتا ہے اسکی تیزی نے سب کو استعمال کیا اور برتا ہے)

(۵۴) بپا ایش گہہ علیحدہ علیحدہ لکھنا چاہیے تھا۔ نزع۔ جان کنی۔ اجل۔ موت۔ آجال جمع ترجمہ۔ اگر جان کنی کے وقت تیرے دشمن کا سر اُسکے پاؤن سے باندھ دین۔ تو موت کا چنگل اُسکے گلے تک کبھی نہ پہنچ سکیگا یعنی۔ موت جو انسان کو کہین نہین چھوڑتی اور بڑی تیز رفتار ہے کہ اس سے کوئی بھاگ نہین سکتا تیرا گھوڑا اس سے بھی کہین تیز ہے حتی کہ جب وہ تیرے دشمن کو موت آنے کے قریب لیکر بھاگے تو اتنا تیز نکل جائیگا کہ موت کو پتہ بھی نہ لگیگا۔

(۵۵) عنان۔ باگ۔ اعنّہ جمع۔ کرہ۔ گنبد۔ عالم۔ نار و ہوا مین و غلط ہے ہوا کے شود کا فاعل ہے۔ بصل۔ پیاز۔ ترجمہ۔ اسکی باگ کی ذراسی گردش مین ہوا کرہ نار تک پیاز کی مانند دائرہ پر دائرہ طے ہوتی چلی جائیگی۔ مطلب۔ آسمان و زمین کے بیچ مین کرہ نار و ہوا ہین کرہ نار سب سے بلند ہے تو وہ گھوڑا ذراسی باگ کے موڑنے کے اشارہ مین کرہ ہوا کو پیاز کے چھلکون کی مانند دائرہ لپیں دائرہ طے کرتا ہوا چلا جائیگا۔ یہانتک گھوڑے کی تعریف تھی اب آگے چلکر شاعر اپنی کیفیت بتلاتا ہے۔)

(۵۶) داورا۔ بالف ندا داور کا مخفف۔ منصف حاکم۔ داوری۔ جھگڑا۔ شکایت۔ مقدمہ

صداع - دردسر

ترجمہ - اے منصف تیرے سامنے ایک جھگڑا (پیش ہوتا ہے) (اور چونکہ وہ بہت لمبا ہے) غالباً سنتے سنتے تیرے سر مین درد ہوجائیگا۔ اسلئے اپنے خادم) آسمان کو ذرا اشارہ کردے تاکہ وہ اس معاملے کے یعنی اس سے پیدا ہونے والے دردسر کیلئے صندل گھس رکھے۔ قاعدہ ہے جب سر مین درد ہوتا ہے تو صندل گھسکر استعمال کرتے ہین -

(۵۷) ترجمہ (خود کو بطریق التفات غائب کرکے کہتا ہے کہ) عرفی سے تو ایک شہر بھر کی (جتنی کہ شہر بھر کرے) شکایت سن کہ اس مغرور (عرفی) کا تکبر و غرور اس کے مرتبہ اور اندازہ کے موافق نہین ہے (بلکہ اس سے کہین زیادہ ہے)

(۵۸) دوران - گردش - زمانہ - بدل - عوض - مانند -

ترجمہ - یہ ایسا غرور سے بھرا ہوا ہے کہ جب تیری تعریف کا دروازہ نہین کھولا تھا - وہ یہ خیال کرتا تھا کہ زمانہ نے اسکا ثانی کوئی پیدا نہین کیا (البتہ تیری تعریف مجھ سے سنکر اسکی آنکھین کھلین) کیونکہ مین اسکی برابر ہون -

(۵۹) نیم - آدھی - ذراسی - بلند - مضامین کے لحاظ سے - مختل - خلل پذیر - خراب -

ترجمہ - اگر وہ سیکڑون بلند اشعار بیان کرے تو ذرا بھی اسکی تعریف نہ کر کیونکہ اسکا دماغ اپنی طبیعت کی اچھائی (پر حد سے زیادہ غرور کرنے) سے مختل ہوگیا ہے - اور وہ خود کو بہت کچھ خیال کرتا ہے -

(۶۰) سومنات - بتخانہ گجرات - لات اور ہبل عرب کے دو بڑے مشہور بت -

ترجمہ - اگر تو (اپنی موشگاف) عقل سے اسکے ہر ایک بال کے سر کو چیر کر دیکھے تو (اسکے اندر یہ پائیگا) کہ ایک سومنات ہے جسمین لات اور ہبل کو چنا ہے - سجا کر رکھا ہے -

یعنی - اسکے بال بال مین کفر بھرا ہوا ہے -

(۶۱) بہر - برائے تفاخر - مقابلہ مین - خواہد - می پسندد - ارباب دول - رب اور دولت کی جمع دولتمند لوگ - ترجمہ - مالدارون کے نسب ناموں مین سے جو کچھ پسند کرتا ہے (اول تو کسی کو پسند نہین کرتا اور جسکو کرتا ہے اسکو) اپنے حسب و شرافت کے مقابلہ مین (مدحسابت) باہر لکھتا ہے - اپنے حسب اصل مین کسیکو اپنے مقابل نہین سمجھتا -

(۶۲) ترجمہ - (مجھکو بڑا تعجب آتا ہے کہ) وہ حالانکہ نہ دریا ہے اور نہ کان - لیکن پھر بھی بار بکیوں کے

موتی بھرنے والا ہے (یعنی موتیون کی مانند چمکدار مضامین لکھتا ہے) اور عقلون کو دانشمندی سکھاتا ہے حالانکہ نہ صاحب علم ہے اور نہ صاحب عمل (ایسی پست حالت مین جب وہ ایسا بلند ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا دعوی درست ہے)

(۶۳) خسان - کمینہ لوگ - لفظ خسان مین خس کا لفظ بہ صنعت تجنیس خوب نکلتا ہے - رنگ شکستن بے عزت ہونا - پھیکا پڑنا - ترجمہ = اسکو ہمت کا تو دعوی ہے لیکن ذلیل لوگون کی شرم سے (یعنی یہ خیال کرکے کہ وہ اچھی حالت مین ہین اور مین باوجود علم و فضل یون بیقدر ہون) تنہائی مین رہتا ہے - اگر اسکا لباس مخمل کا ہو (اور یہ خس و ناکس کا ہو) تو اسکا رنگ فق ہوجاتا ہے - مطلب - شاعر اپنی بیقدری کی شکایت کررہا ہے -

(۶۴) بازیچہ کھیل ہنسی - غاشیہ - پالان - زین - غاشیہ نہادن - خادم اور مطیع بنانا - جریر اور اخطل عرب کے دو بڑے مشہور شاعر - ترجمہ (لیکن اس بیقدری پر بھی اسکی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ لہو و لعب مین بھی خیالات کے ہاتھ مین باگ دے (اور شعر گوئی کیطرف مائل ہو تو ایسا عمدہ کلام کہے کہ) جریر اور اخطل کو اپنا غاشیہ بردار خادم بنائے -

(۶۵) چہ - تعظیم کے لئے ہے - بلا - مصیبت - یہان بمعنی بسیار - چہ بلا - کسقدر - کتنا زیادہ - دہدہی - خالص - دغل - کھوٹا - ترجمہ (قائل نے چونکہ اب عرفی کو جریر و اخطل کے برابر کہا اور پہلے عیب بیان کیا تھا لہذا اسکی مکافات کرتا ہے) خدا کرے حسد (دنیا مین سے) کم ہوجائے مین کہانتک (عرفی کے) عیب بیان کرتا رہون - تو کھوٹی چاندی (مجھ) سے خالص سونے (عرفی) کے عیب مت سن (اب عیب جو انصاف کیطرف مائل ہوگیا ہے -

(۶۶) اگرچہ وہ (مغرور) تھا اور اب ہے اور آگے رہیگا - یہ اسکا گذشتہ زمانہ اور یہ موجودہ اور یہ آیندہ موجود ہے (لیکن کسی کے غرور و تکبر سے اسکے ذاتی فضایل کو چھپا دینا ٹھیک نہین یہ تو زمانہ کے انقلابات ہین انسان کبھی ایک حالت پر قائم نہین رہتا ہے - اے ممدوح تجھکو اسکے موجودہ ہنر یعنی مدح کو دیکھنا چاہئے (چونکہ پہلے عرفی پر غرور کا الزام لگایا تھا لہذا اب یہان اسی کو رفع کرتا ہے اور کہتا ہے جو گذر گیا سو گذر گیا جو آئیگا سو آیندہ ہے تو اسکی موجودہ حالت کو دیکھ -

(۶۷) مرد مصاف - میدان کا بہادر - مقابل - تہور - بیجا دلیری - جدل - لڑائی - عطارد - دبیر فلک - ایک ستارہ - ترجمہ - جو شخص ایسا ہو کہ عطارد جیسا (منشی بھی) اسکا مرد میدان

مقابل نہ بن سکے۔ اُس سے صلح کرنا اور اُسکی تعریف ہی کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے نہ (اُسکے
مقابلہ میں) بیجا دلیری دکھانا اور لڑنا۔ یعنی۔ جب عرفی صاحب کمال ہے تو اسکا غرور ہے
بھی بیجا اُسکو ٹھیک سمجھکر اُس سے صلح و تحسین ہی مناسب ہے۔
(۶۸) طبعش زاد۔ زادۂ طبعش۔ ساختہ او۔ سخن بخش۔ شاعری کی طاقت دینے والا
خدا۔ ازل۔ آفرینش۔ خلقت۔ ترجمہ۔ جو بلند مضامین والے اشعار اُسکی طبیعت کے
پیدا کئے ہوئے ہین۔ وہ آفرینش کے روز شاعری بخشنے والے خدا کے دیوان مین سے
چھنے ہوئے ہین (پھر بھلا اُسکو غرور کیون زیبا نہ ہو؟)
(۶۹) بر روے جوشند۔ بر طبع او جوش زنان می آیند۔ بر روے کی جگہ باہم ہو تو معنی اور زیادہ
صاف ہین۔ ترجمہ۔ جو کچھ کہ معانی اور باریکیون کے ذرے اس کی طبیعت سے جوش
مارتے ہوئے نکلتے ہین (یا باہم جگمگاتے ہوئے نکلتے ہین) اگر لوگ اُنکا مرتبہ پہچانین تو وہ
سب آفتاب بنجائین۔
(۷۰) ثری۔ مٹی۔ نمناک زمین۔ زحل۔ سنیچر جو سب سے بلند اور منحوس ہے۔ اصل گھر۔ خاندان
ترجمہ۔ وہ اپنے خاندان کی بڑائی کے لحاظ سے (اتنا بلند ہے کہ) اُسکا ہاتھ زحل کی گود مین پہنچگیا
ہے اور شعر و سخن کی چاٹ کی وجہ سے پاؤون زمین کے نیچے دھنسا ہوا ہے۔ یعنی۔ اُسکی
خاندانی شرافت تو بہت زیادہ ہے لیکن شعر و سخن کے جھگڑے مین پڑکر اسکی مٹی پلید ہوئی
کہ اب وہ اہل دنیا کی مدح سرائی مین وقت ضائع کرتا ہے۔
(۷۱) شہید۔ خدا کے راستہ مین مقتول۔ شہدا ء جمع۔ حشر۔ قیامت کو اُٹھنا۔ جمع ہونا۔
ترجمہ۔ اُسکی عزت ایسی شہید نہین ہے کہ جسکا حشر ہو (اور قیامت کو اُٹھائی جاسکے) یعنی
اس درجہ مردہ ہے کہ اسکے اُٹھنے کی امید بھی نہین لطف یہ ہے کہ شہدا ء بھی حشر و حساب سے
بری ہونگے) نہین تو مین (خدا کے سامنے) مدح اور غزل کے ظلم سے (جو اُنھون نے عرفی
پر کیا ہے اور اُسکی عزت خاک مین ملا دی ہے) بہت روتا۔
(۷۲) ننگ۔ بے آبروئی۔ ننگ۔ عیب۔ ذلّ۔ ذلت۔ رسوائی۔ ترجمہ۔ اگرچہ وہ شعر
کی لذت کے باعث بے عزتی مین مشہور ہوگیا۔ لیکن شعر اسکی عزت کی وجہ سے (جو کچھ بھی
اب باقی رہ گئی ہے اپنی قدیمی) ذلت سے باہر نکل آیا ہے۔ یعنی۔ سابق عزت خاندانی کے
مقابلہ مین یہ عزت بے عزتی کے برابر ہے لیکن اب بھی اتنی ہے کہ اس نے شعر کو اُس کی

ذاتی ذلت سے نکالدیا اور وہ عرفی کیطرف منسوب ہوکر بہت معزز ہو گیا۔
(۷۳) آزو اُسکے بنائے ہوئے۔ غلط۔ فضول۔ ترجمہ = اس کے شعر بُرے ہوں یا بھلے تو اُسکی زبان جانتا ہے (کہ وہ خود اہل زبان سے ہے) تیرے سامنے اسکی شرح کرنا فضول ہے (کیونکہ تو خود پہچانتا ہے) اگر مین تیرے سوا کسی کے پاس لیجاؤن تو وہ لات اور ہُبل کے مانند بُت ہین (میرے کلام کو خاک سمجھین گے؟)
(۷۴) جوہر بندگی۔ غلام و مطیع بننے کی لیاقت۔ ترجمہ۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے جب تک تیری قدر نہین پہچانی اُسکی اطاعت کا جوہر اس کے ہنر کے مانند مستعمل نہین ہوا۔
یعنی تیرا مرتبہ پہچان کر وہ تیرا مداح اور مطیع بنا اور تجھ سے پہلے کسیکا نہ تھا چونکہ مدح اور ہنر دکھلانے کے لئے اُسکو عمدہ موقع ملا اسلئے شکر کا مقام ہے۔
(۷۵) ترجمہ۔ اے وہ ممدوح کہ اگر تیرے زمانہ مین جمشید اور کیقباد کا زمانہ ہوتا۔ تو وہ سب اپنے اوپر (تیری) مدح اور غزل کے موتی بکھیرتے (اور تیری تعریف کر کے عزت حاصل کرتے)
(۷۶) یکت اندیش۔ یکتا شاعر۔ ترجمہ = وہ یکتا شاعر جسکی نگاہ اول تجھپر پڑی۔ اپنے نصیبہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور کیونکر شکر گذار نہ ہو (تجھ سا قدردان ممدوح ملے تو ضرور شاکر ہونا ہی چاہئے)
(۷۷) ترجمہ = وہ (عرفی) انعام قبول نہین کریگا اور تو اس (مدح) کو صلہ طلب کرنے کی اچھائی (عمدہ وسیلہ) مت گن کیونکہ تو خود جانتا ہے کہ اس نے امید اور آرزو کے ساتھ کیا معاملہ برتا ہے (یعنی اپنی بلند ہمتی سے اُن کو بڑھنے نہین دیا اور اُن کے مقاصد کے موافق مرادین نہین دین)
(۷۸) حمامہ۔ کبوتری۔ وحل۔ کیچڑ۔ اوحال جمع۔ پروانہ۔ مشتاق۔
ترجمہ = وہ جو کہ قدردانی کا مشتاق پروانہ ہے اس (صلہ کو لیکر ذلت کی) آگ مین نہین جلیگا اور وہ جو کہ عرش کا کبوتر ہے کیچڑ مین نہین گریگا۔ یعنی جس طرح پروانہ شمع کے سوا آگ پر نہین گرتا اور کبوتر کیچڑ مین نہین لوٹتا اسیطرح مین بھی صلہ پر نہین گرونگا۔ کیونکہ میری ہمت اس سے بہت بلند ہے۔
(۷۹) برہان۔ دلیل۔ براہین جمع۔ ستاینگری۔ بھٹی۔ بھاٹ بننا۔ منزل۔ اُتاری ہوئی
ترجمہ = صلہ ملنا بھٹی اور فقیر بننے کی دلیل ہے۔ خدا کرے کہ تیرے تعریف کرنے والے کی شان مین یہ آیت نازل نہ ہو۔ یعنی وہ اس دلیل کا مستحق نہ ٹھیرے کیونکہ وہ سچے دل سے بغیر امید صلہ تیری تعریف کرتا ہے۔

(۸۰) ترجمہ = جو کچھ تو نے دیا اور دیگا گو حقیقت مین صلہ ہے۔ لیکن خدا کرے کہ دوستی صلہ ہو نہ مدح وغزل کا۔ یعنی دوست بھی تو دوست کو صلہ دیا کرتے ہین اسی قسم کا صلہ ہو۔

(۸۱) ترجمہ (وہ عرفی حقیقت مین تیرا دوست ہے) اور مین اسکی محبت اور وفا کا قصہ بیان بھی نہین کرسکتا کیونکہ یہ کہانی اول (مدح وغزل) کے مانند ختم نہ ہوگی۔ شرح مصرع ثانی۔ کہ این حکایت چون اول نہایت نپذیرد۔

(۸۲) ترجمہ = مین یہ کہتا ہون کہ اسکی پیشانی پر جو کچھ لکھا ہوا ہے پڑھ لے۔ مین نہین کہتا کہ میری بات تفصیل یا اختصار کے ساتھ سن۔ یعنی اسکے حرکات وسکنات خود دوستی ظاہر کردینگے اس کے کہنے کی ضرورت بھی نہین۔

(۸۳) ترجمہ (جو کچھ مدح لکھی ہے اپنے ارادہ سے نہین۔ بلکہ) قضا تجھپر تھوڑے سے موتی نثار کرنا چاہتی تھی۔ اسلئے اُس نے تیری خالص دوستی کیلئے اول اسکا (عرفی کا) غرور توڑا۔ یعنی قضا نے مجبور کرکے مجھسے تیری تعریف لکھوائی نہ طمع صلہ نے۔

(۸۴) ترجمہ = اے عرفی تو قصہ بیان نہ کر۔ ابھی تو اشعار کی نوبت باقی ہے (انکو کہہ چکے تو پھر اپنا قصہ الاپیو پہلے انکو تو ختم کر۔ قضا وقدر نے) آنکھ سے اشارہ کیا کہ موقع تنگ ہے۔

(۸۵) ترجمہ = آقا کی تعریف نہین اپنی باتین اور انکو اسقدر بڑھانا۔ تجھکو ما قلّ ودلّ (اچھا کلام وہ ہے جو مختصر ہو اور تھوڑے لفظون مین بہت سا مطلب ادا کردے) کے نکتہ سے کچھ شرم بھی آتی ہے؟ یعنی اب اپنی باتین چھوڑکر ممدوح کی تعریف شروع کر۔ بہت طول اچھا نہین!

(۸۶) مسعود۔ نیک نصیبہ والا۔ ترجمہ = دعا کیطرف چل کیونکہ اجابت کی نظر تیرے ہونٹون کیطرف لگی ہوئی ہے (اجابت منتظر ہے کہ کب تو دعا کرے اور وہ دعا کو لیلے) اگرچہ آفرینش کا نیک بخت اقبالمند دعا کا محتاج نہین ہے۔ کورس مین مسعود سے پہلے "نہ" رہگیا ہے بنالو۔

(۸۷) تحویل۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے مین بدلنا۔ زبرجد۔ سبزہ۔ ایک سبز رنگ جوہر کا نام ذُبول۔ حقیر وناچیز۔ کورس مین "نہ بول" غلط لکھا ہے۔ مہمل۔ بیکار۔ بے اثر۔ ترجمہ = جب تک آفتاب کے برج حمل مین آنے سے مٹی زبرجد کے مانند سبز ہوتی ہے (بہار آتی ہے) جب تک ناچیز اور حقیر چیزین قوت نامیہ سے محروم رہتی ہین۔ یعنی قیامت تک۔

(۸۸) کشتہ۔ بوئی ہوئی چیز۔ مزرع۔ کھیت۔ نمو۔ بڑھنا۔ جدی۔ بزغالہ کی شکل کا ایک برج ترجمہ = تیرے نصیبہ کے کھیت کی بوئی ہوئی چیزین ہمیشہ بڑھتی رہین۔ یہانتک کہ اسمین جدی

اور حمل (آسمان کے برج خود) آگ ہی ہیں۔

(۸۹) ترجمہ = تیرا زخمی دل والا دشمن عدم (نیست و نابود ہونے) میں اسطرح گم ہو جائے جسطرح گناہ توبہ میں (کہ توبہ کرنے کے بعد پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اُنکا نام و نشان باقی نہیں رہتا) اور تو جہل سے اسطرح سے باہر نکلے جیسے علم سے عمل۔ برون تاختہ از جہل ہونا چاہیئے لاعلمی سے علم لکھدیا ہے ٹھیک کر لو۔

قصیدہ نمبر ۷ مخاطب کو ہمت کی طرف رغبت دلاتے ہیں

(۱) تحریض۔ بھڑکانا۔ رغبت دلانا۔ شیون۔ رونا چلانا۔ حلقہ زدن۔ گنڈلی مارنا۔ لوگوں کا دائرہ کی شکل بنا کر بیٹھنا۔ ہم۔ کسی آنیوالی مصیبت کا اندیشہ۔ پہلے مصرعہ میں عادت عشاق چیست استفہام ہے اور تیسرے شعر تک اسکا جواب۔ ترجمہ = عاشقوں کی عادت کیا ہے؟ غم کی مجلس قایم کرنا۔ نوحہ کرنے کے لئے حلقہ بنا کر بیٹھنا۔ اور آیندہ مصائب کا ماتم کرنا۔ حلقہ شیون و مجلس غم میں اضافت اقترانی۔ ماتم ہم میں تخصیصی۔

(۲) عمان۔ دریائے محیط۔ سمندر۔ حلاوت۔ شیرینی۔ لطف۔ میدان دل عمان درد میں اضافت تشبیہی موج حلاوت میں اقترانی۔ ترجمہ = درد کے سمندر پر اسکی موجوں سے لطف اٹھانا دل کے میدان کے دروازہ پر ظلم کی فوجوں کا پہرہ رکھنا (تاکہ کوئی خوشی بے اجازت اندر چلی نجائے)

(۳) دوختن۔ سینا۔ قایم کر لینا۔ وقف۔ مخصوص کرنا۔ خدا کے لئے دینا۔ اَلم۔ دکھ۔ تکلیف۔ آلام جمع۔ ترجمہ = غم کی تعریف اور درد کی توصیف دل کے ہونٹوں پر سی لینا (قایم کر لینا تاکہ علیحدہ نہ ہو سکیں) دل کے شہر اور جان کے باغ کو دکھ کے لئے خاص کرنا۔ لب دل میں اضافت استعارہ۔ شہر دل و باغ جان میں تشبیہی وقف الم میں تخصیص ہے

(۴) نمرود۔ ایک کافر بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعوی کیا تھا۔ باغ ارم۔ وہ باغ جو اس نے جنت کے مقابلہ میں بنایا تھا۔ لب شوق۔ اضافت اقترانی۔ ترجمہ۔ شیون کے ہونٹوں سے حضرت داؤد کا سا نغمہ پیدا کرنا (اس لطف و لذت کے ساتھ رونا کہ نغمہ داؤدی کا لطف ملے) اور نمرود کی آگ کو (جو اس نے بت پرستی سے منع کرنے پر خفا ہو کر حضرت ابراہیم کے جلانے کے لئے ایک بڑی گہری خندق میں روشن کرائی تھی) باغ ارم خیال کرنا۔ حاصل یہ درد آشنا ہونا اور مصائب سے لذت اٹھانا چاہیئے۔

(۵) خطِ آزادی - پہلے زمانہ مین غلامون کو آزاد کرتے وقت آزادی کی ایک تصدیق لکھدیا کرتے تھے - ترجمہ - باوجود خطِ آزادی کے یعنی سب سے آزاد ہوکر صرف (اپنے دوست کی) غلامی سیکھنا - اور باوجودیکہ دل مین کسی سے کچھہ آرزو نہ ہو (لیکن پھر بھی دوست سے) مہربانی کی اُمید رکھنا (اور اس سے بے پرواہ نہ ہونا) -

(۶) ابدی - ہمیشہ رہنے والا - ازلی ہمیشہ کا - آفرینش کے دن کا - بیع - خرید و فروخت - معاملہ - درد کی جگہہ "درد" چاہیئے - بنا و سلم - وہ معاملہ خرید جس کے لئے مقررہ شرطون پہ پہلے روپیہ دیدیا جائے اور جنس بعد مین وصول کیجائے - ترجمہ - غم کے ہمیشہ رہنے والے مزہ سے نقصان کا مُنہ پھیرنا (نقصان سے اسکو بچانا - تاکہ کبھی کم نہ ہو) اور ازلی درد (اُس درد عشق سے جو روز ازل انسان کو دیا گیا ہے یعنی عشق الٰہی سے) بیع سلم کا سا فائدہ اُٹھانا (یعنی فصل کی تیاری سے پہلے ہی اس کو خرید لینا تاکہ بعد مین بہت سا نفع ہو)

(۷) نسیان - بھولنا - بُرقع نسیان باضافت تشبیہی - زشتی - برائی - لوح و قلم داشتن - تختی اور قلم ہر وقت موجود رکھنا مُراد لکھتے رہنا - ترجمہ - عبادتون کی اچھائی پر برقع ڈالدینا (یعنی بھول جانا تاکہ غرور و تکبر پیدا نہ ہوسکے) اور کامون کی بُرائی لکھتے رہنا (بُرے کام کرنا اور اُنکی بُرائی بھول بجانا - تاکہ کسرِ نفسی و حلیمی قایم رہے جو عاشقون کی شان ہے -

(۸) جُرعہ - گھونٹ - جُرع جمع - کوثر - جنت کے ایک چشمہ کا نام - حسرت - افسوس -
ترجمہ - دوزخ کی تہ مین بھی شوق کی وجہ سے کوثر کے گھونٹ پیا (یعنی عشق کی آگ سے کوثر کا لطف اُٹھانا) اور کوثر کے کنارہ پر شرم کی وجہ سے اُسی نم کیلئے (ذوق و لطف کے لئے جو آتش عشق کے دوزخ مین ملتا تھا) افسوس کرنا -

(۹) حیرت - خدا کی قدرت اور عشق کے کرشمہ دیکھکر حیران ہونا - زاویہ - گوشہ - زوایا جمع مخزن خزانہ کیجگہ - ترجمہ - آنکھہ کے آئینہ پر حیرت کی صیقل کرنا (رموز عشق دیکھکر حیران ہونا اور اس حیرانی سے آنکھہ کو صاف کرنا) اور سینہ کے گوشہ کو غم کا خزانہ بنانا -

(۱۰) کُنِشت - مندر - حرم - کعبہ - دوسرے مصرعہ مین اضافتِ تشبیہی ہین - اس شعر مین توحید وجودی کا بیان ہے - ترجمہ - نیز مندر کے غبار سے اپنے کفن کا عطر بنانا (مرنے کے بعد بھی اپنے ساتھہ لیجانا) دیر کی ترازو کے قریب حرم کے باٹ رکھنا (اور خود کو اُن سے تولنا - مقصود یہ ہے کہ دونون کو برابر سمجھنا - کیونکہ عاشقون کے نزدیک کفر و اسلام کی تفریق باقی نہین رہا کرتی ہے)

(۱۱) ناوک۔ تیر۔ لا۔ حرف نفی۔ نہین۔ نعم۔ حرف ایجاب۔ ہان۔ ترجمہ۔ عیش کے نصیبے کے سینہ مین لا (نہین۔ انکار) کا تیر مارنا۔ (یعنی عیش سے انکار کرنا) عشق کے سبق کی کمر مین نعم (ہان۔ اقرار) کا ہاتھ ڈالے رکھنا (عشق کی باتون کو مضبوط پکڑنا اور یاد رکھنا)۔

نوٹ۔ پہلے مصرع مین بحث عیش کیجگہ "بحث عقل" چاہیئے اور اس سے مقابلہ بھی درست ہوجائیگا۔ کورس مین غلط لکھدیا ہے۔ معنی۔ عشق مین عقلی بحثون سے بالکل انکار کر دینا اور صرف عشق کا درس لینا چاہیئے

(۱۲) ثریٰ۔ زیر زمین۔ از پئے۔ متواتر۔ لگاتار۔ بر سرہم۔ ایک دوسرے کے اوپر۔ ترجمہ۔ آنکھون کا متواتر (بہنے والا) پانی زمین نیچے کے حصہ تک پہنچا دینا (اسکو تر کر دینا۔ بالائی حصہ کا تو ذکر نہین) دل کے داغون کا ڈھیر آسمان تک پہنچانا (وہ اتنے داغ لگانا کہ یکے بر دیگرے اتنے تہین جم جائین کہ ڈھیر لگ جائے)

(۱۳) استہا۔ آرزو۔ بھوک۔ امتلا۔ پیٹ بھرنا (حد سے زیادہ) جگر استہا اضافت استعارہ آب ہوس تشبیہی۔ ترجمہ۔ آرزو کے جگر مین ہوس کے پانی کو جلا دینا (قاعدہ ہے پانی جگر مین جذب ہوتا ہے۔ یعنی آرزو و ہوس کو بالکل دور کر دینا اور اسی صفت سے) پیٹ بھرنے کے اثر سے درد شکم رکھنا۔ (جگر استہا آب امتلا درد شکم مین تناسب ہے)

(۱۴) جام مسیحا۔ سے اُن کے جان بخش معجزے مراد ہین۔ صرفہ۔ بخل۔ زیادتی فضیلت۔ یہان سے دوسرا مضمون یعنی نصیحت شروع ہے۔ ترجمہ (جب عشاق کی) مستی اور باؤلے پن نے حضرت عیسیٰ کا جام توڑ دیا (یعنی عشق مین سرمست لوگون کے نزدیک اُنکا مُردونکا جلانا کچھ زیادہ وقعت کی بات نہین) تو پھر اس مجلس مین جمشید کے پیالہ کو رکھنا (اور اُسکا ذکر کرنا) کوئی فضیلت کی بات نہین یعنی نہ اُنکو زندگی کی پرواہ ہے نہ عیش و عشرت کی نہ اُنکے نزدیک مردہ کو زندہ کرنے کی کچھ وقعت ہے نہ جام شراب کی

(۱۵) سیلاب۔ پانی کی رو۔ خیل۔ گروہ۔ نوکر چاکر۔ حشم۔ دبدبہ۔ رُعب۔ ترجمہ۔ دین اور دل اور علم اور جان سب کو عشق کے سیلاب مین بہا دے۔ کیونکہ نوکر چاکر اور دبدبہ رکھنا درویشی (خدا کا پورا عاشق بننے) کا دشمن ہے۔ یعنی۔ اگر سچا عشق ہے تو سب کو چھوڑ اُسیکا ہو لے۔

(۱۶)۔ (عاشقون کے نزدیک) قلم تراشنا اور کاغذ چھیلنا (پھاڑنا) ظلم اور گناہ ہے۔ قلم اور تختی دونون کو سادہ رکھنا اور زخم نہ پہنچانا ہی بہتر ہے۔ یعنی وہ بیجان چیزون پر بھی ظلم روا نہین رکھتے اور اُن کے نزدیک دنیاوی شہرت اور عالم فاضل کہلانے سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔

(۱۷) شیب۔ بوڑھاپا۔ شباب۔ جوانی۔ بطبع۔ طبیعت اور خاصیت مین۔ رعونت۔ تکبر و غرور ترجمہ۔ مین یہ نہین کہتا کہ بوڑھاپا طبیعت اور خاصیت مین جوانی سے اچھا ہے لیکن (اتنا ضرور کہونگا)

کہ تکبر کی نسبت قد کو جھکائے رکھنا ہی بہتر ہے۔ جو کہ عاشقون کی شان ہے اسلئے اے مخاطب تو بھی فروتنی اختیار کر اور خود کو جھکالے۔

(۱۸) نعیم۔ نعمتین۔ جیحون۔ فارس کے ایک بڑے دریا کا نام۔ نم۔ تری۔ ترجمہ۔ جنت کی نعمتون کے لئے خدا کی بندگی مت کر۔ جیحون کے کنارہ پہ ہوکر صرف تری پر امید رکھنا غلطی ہے۔
یعنی۔ خدا کی عبادتون سے تو اسکو چاہ۔ کم ہمت ہوکر جنت طلب نہ کر۔ جیحون پر جا کر خوب سیراب ہونا چاہئے نہ کہ صرف تری کو دیکھنے رہنا کہ یہ ملجائے۔

(۱۹) صنم۔ معشوق۔ بُت۔ کم۔ معنی نفی نہین۔ ترجمہ۔ بتون سے ملنا ادب (والون) کے نزدیک کفر سمجھ۔ (یعنی ظاہر بین لوگ جو ادب کے پابند ہین وہ بُت پرستی و خدا پرستی و خدا پرستی مین فرق کرتے ہین) لیکن درمیانی فاصلہ کو نہ رکھنا اور اسکو دور کردینا ضروری شرط ہے (تاکہ باہمی فرق اٹھ جائے اور توحید ذاتی سے ہر شے مین وہی جلوہ نما دکھلائی دے۔

(۲۰) رہروی۔ راستہ پر چلنا۔ مسافرت کرنا۔ فرسخ۔ تین میل کا فاصلہ۔ لیگ۔ ترجمہ۔ عشق کے راستہ کا سفر طے کرنا مین تجھکو بتلاؤن کہ وہ کیا ہے۔ ایک ایک فرسنگ پر قدم رکھنا (کوشش کرکے عشق کے راستہ مین لمبے لمبے قدم رکھنا) اور اپنے قدمون کا خیال رکھنا۔ (یہ دیکھتے رہنا کہ سیدھے راستہ سے دور اور مرشد کی اطاعت سے باہر نہ پڑین)

(۲۱) قفا۔ گدی۔ پیچھے۔ رو بعدم داشتن۔ عدم کا رخ کرنا عدم کیطرف کو چلنا۔
ترجمہ۔ تو اپنے پیچھے (عمر کے گذشتہ حصہ مین) ضائع کی ہوئی عمر کو دیکھ۔ تاکہ تجھکو عدم کیطرف چلتے جانے کا حال معلوم ہو اور تو جانے کہ مین غفلت کیوجہ سے اپنی عمر کو معدوم کئے چلا جا رہا ہون اور آیندہ کے لئے ہوشیار ہو جائے۔

(۲۲) تزویر۔ مکاری۔ دھوکا دینا۔ فن۔ ہنر۔ شعبدہ۔ ذم۔ برائی۔
ترجمہ کب تک مکاری اور حیلہ سے اپنے عیب پر پردہ ڈالتا رہیگا۔ ظاہر مین تعریف کی شکل مین ظاہر ہونا اور حقیقت مین برائی رکھنا (کبتک ہوگا۔ بس ہو تو ظاہر و باطن سب کو یکسان کرلے اور فی الواقع مدح کے لایق بنجا۔

(۲۳) دو ویرانہ۔ دو تقلیل کے لئے ہے یعنی تھوڑی سی ویران جگہ۔
ترجمہ۔ انصاف و مہربانی کرنا ہی بادشاہی ہے ورنہ اس تھوڑی سی ویران جگہ (دنیا) کے لئے بہت سے نقارے اور جھنڈے رکھنا فقیری ہے۔

قاعدہ ہے کہ بعض خاندانی فقیر بھی جو اپنے گروہ کے سردار ہوتے ہین علم اور نقارے ساتھ رکھتے ہین اور شاہ کہلاتے ہین۔ مراد یہ کہ اگر بادشاہ انصاف و سخاوت کرے تو بادشاہ ہے ورنہ صرف علم و نقارہ کے لحاظ سے اُسمین اور گدا مین کیا فرق ہے۔

(۴۴) صرفہ۔ بخل۔ تأمل۔ ترجمہ۔ (کیا کرون) تأمل نے میری زبان روکدی نہین تو مین بادشاہ سے کہتا کہ فقیر کے دل سے ظلم اُٹھانے کا مزہ دریافت کر کہ عشق کے مظالم مین اُسکو وہ لطف ملتا ہے جو تجھکو ناز و نعم مین کبھی نہ ملتا ہوگا۔

(۴۵) دور۔ گردش۔ انقلاب۔ متأثر۔ اثر قبول کرنے والا۔ آزادگی۔ شروع سے آزاد ہونا۔ اپنے بس سے آزاد ہونا۔ آزادی۔ غلامی کے بعد آزاد ہونا۔ دونون کا فرق یاد رکھو۔
ترجمہ۔ زمانہ کی گردش کے خلاف مین ذرا دم مت مار کیونکہ یہ آزادگی نہین۔ کہ اُسکا اثر بھی مانین۔ اور اُسکی بہت سی شکایتین بھی کرین۔ یعنی جب ہم آسمان کی گردش کا اثر خود سے دور نہین کر سکتے تو پھر شکایات سے کیا حاصل۔

(۴۶) دہ کثرت اساس۔ وہ گاؤن جسکی بنیاد کثرت پر رکھی ہوئی ہے۔ مراد دنیا۔ یا جسم انسان جس مین بہت سی چیزین شامل ہین۔ وحدت۔ یکتائی۔ قدم۔ ہمیشگی۔
ترجمہ۔ اس کثرت کی بنیاد والی دنیا کو توڑ دے (دنیا کے پردے کو آنکھون سے اُٹھادے یا اس جسم انسانی کی قید سے نکل) اور پھر وحدت کے مالک ہونے اور ہمیشگی کے ملک کو قبضہ مین آنے کو دیکھ (اور اُن سے لطف اُٹھا)

(۴۷) نسخہ۔ کتاب۔ شم۔ سونگھنا۔ خوشبو۔ زیر و زبر کن۔ توڑ پھوڑ دے یا بمعنی مصدری
ترجمہ۔ اس دنیا کے باغ کی کتاب کو زیر و زبر کر ڈال اور یہی کافی ہے۔ آخر پھول سے خوشبو کا احسان اُٹھانا کبتک؟ پھولون سے مراد دنیاوی بادشاہ لوگ اور خوشبو سے مراد ان سے فائدہ و احسان اُٹھانا ہے۔

(۴۸) ارزندگی۔ لیاقت۔ گہر۔ ذات۔ اب۔ باپ آبا۔ جمع۔ عم۔ چچا۔ اعمام جمع۔
ترجمہ۔ لیاقت و قابلیت کی دولت اپنی ہی ذات سے لے۔ یہ باپ اور چچا پر فخر و غرور کبتک ہوگا یعنی تیری ذاتی لیاقت سے ہی تجھکو فائدہ پہونچیگا نہ کہ خاندانی شرافت سے قیامت کو بھی اعمال ہی پوچھے جائینگے نہ خاندان۔

(۴۹) ملت۔ گروہ۔ طریقہ۔ ترجمہ۔ تو عرفی کا مذہب اختیار کر اور قارون کا طریقہ چھوڑ۔ موتیون

(جیسے آبدار اشعار) کا خزانہ بکھیرنا (اور اس سے خلقت کو فیض پہنچانا۔ درہمون کے جمع کرنے سے (اور سر پر لیکر زمین مین دھنس جانے سے) بہتر ہے۔ اس شعر مین قارون کے قصہ کی تلمیح ہے

(۳۳۰) دوان۔ کم وحقیر معجز دم۔ پھونکنا۔ بار کردن مردون کو جلانا۔ جسطرح حضرت عیسی کیا کرتے تھے

ترجمہ۔ وہ عرفی اپنے زمانہ کا عیسیٰؑ ہے لیکن ایسا عیسیٰؑ ہے جس کے سامنے مردونکا جلانا ایک ادنی سی بات ہے یعنی اس کے کلام مین مردونکو جلانے کی تاثیر ہے دم کی ضرورت بھی نہین ہوتی

(۳۳۱) ترجمہ۔ اسکی زبان کی تلوار چاند اور سورج کے سر پر بھی پڑی ہے (یعنی اس کے کلام کی روشنی نے ماہتاب و آفتاب ہر دو کی روشنی کو ماند کر دیا۔) اس کی شہرت کو ملک عجم کو قبضہ مین رکھنا حلال و درست ہے۔

(۳۳۲) ترجمہ۔ مین اس نامہ کو طے ہی کرون (تو بہتر ہے) اور اگر طے نہ کرون تو اور کیا کرسکتا ہون قلم کو (میرے مضامین عمدہ وکثیر) لکھنے کی طاقت وہمت نہین ہے۔

معذرت

بعد الحمد ٹھکانے لگی محنت میری   طے ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری

خدا کا شکر واحسان ہے کہ ہم ملکی خدام سے باوجود کثرت اشغال کے یہ علمی خدمت اسقدر عجلت کیساتھ سر انجام کرائی جو ہمارے حیطہ اختیار سے باہر تھی کیونکہ کتاب کا حجم قریب سولہ جز کے پہنچگیا۔ جسکو اگر قلمی بھی لکھا جاتا تو ایک عرصہ درکار تھا چہ جائیکہ شرح نویسی کی تصنیفی وتالیفی اور طبع کرانیکی تمام دقتون کے ساتھ یہان تک مکمل کرکے شائع کرنا۔ لہذا امید کہ اگر اسمین کہین کوئی لغزش پائی جائے تو بنظر لطف وکرم معاف فرمائی جائے یا پبلک کی خیر خواہی کی غرض سے ہمکو مطلع کیا جائے تاکہ وہ کتاب کے آخر مین شامل کردیجائے۔ بہرکیف یہ خیال فرمانا ضرور ہے کہ اس کتاب کے متعلق ہمکو کسقدر محنت اور تکالیف اٹھانی پڑین اور کسقدر روپیہ صرف ہوا اور ان سب کے معاوضہ مین کیا قیمت لی۔ مگر چونکہ اصل مقصود ملکی۔ قومی۔ علمی خدمت ہے بنابرین چندان خیال نہین۔ خدا کرے کہ یہ محنت طلبا کے نفع اور کامیابی اور ہماری علمی یادگار کا کافی ذریعہ ہو ؎ غرض نقشیست کز ما یاد ماند + کہ عالم را نمی بینم بقائے + بالآخر دیکھنا ہے کہ ملک بقیہ کتب وحصص کی اشاعت مین کہان تک ہماری امداد کرتا ہے۔

لطف سخندانی

شرح قصائد قاآنی

در مدح امیر کبیر میرزا تقی خان رحمۃ اللہ گوید

(۱) جویبار۔ جہان بہت نہرین ہون (بار کلمۂ ظرف)۔ مرغزار۔ سبزہ زار۔ مرغ معنی ہری گھانس جسکو دوب کہتے ہین۔ زار علامت ظرف۔ معنی نہرون سے شاید بہشت کی ہوا لگ رہی ہے۔ کیونکہ پھلواریون کی ہوا سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ مطلب یہ کہ نہرون کی ٹھنڈی ہوا اور سبزہ زار کی بہار مزہ دے رہی ہے۔

(۲) خشت۔ مراد پتھر پہاڑ۔ معنی۔ زمین اور پہاڑون پر سبز کھیت اُگے ہوئے ہین۔ وہ کھیت نہین ہین بیشمار بہشت ہین۔ مطلب یہ کہ بہار کے باعث سبزہ کی اسقدر کثرت ہی کہ صرف زمین ہی نہین بلکہ پتھرون پہاڑون پر بھی کثرت سے سبزہ اُگ رہا ہے جسکے باعث زمین پر ہر طرف بہشت ہی بہشت ہے۔ آسمان پر تو گنے چُنے ہی بہشت ہین۔

(۳) چنگ اول معنی پنجہ۔ دوم ایک باجہ کا نام۔ نائے۔ گلا۔ زنگ۔ جھانجھ۔ زنگ۔ گھونگرو۔ گھنٹہ۔ چکاو۔ چکاوک کا مخفف۔ چنڈول جو ایک خوش آواز پرند ہے۔ کلنگ۔ سارس کی طرح کا ایک جانور۔ تذرو ایک جنگلی پرند جو بہت خوبصورت و خوش آواز ہوتا ہے۔ اسکے معنی چکور غلط ہین۔ ہزار۔ بلبل۔ معنی۔ چکاوک اور کلنگ۔ تذرو اور بلبلون نے۔ اپنے پنجون مین باجے گلے مین بانسریان باندھ رکھی ہین۔ مطلب یہ کہ پرندون کے چہچہون مین باجون کی خوش آواز کا لطف آرہا ہے (چنگ چنگ مین صنعت تجنیس تام چنگ زنگ مین تجنیس مضارع)

(۴) اصول۔ تال۔ گت جسکی سترہ قسمین ہین۔ زیر و بم۔ اُتار چڑھاؤ۔ زیر باریک مدہم آواز۔ بم اونچی آواز۔ بھاپ۔ یہان موسیقی کے پردے سے مراد ہے۔ معنی۔ فاختہ نے اپنے گلے سے سینکڑون تال نکالی ہین۔ ستار کے پردون یا اُتار چڑھاؤ کی طرح گتین بجائی ہین

(۵) بسد۔ مونگا۔ یاقوت۔ ژالہ۔ مراد قطرہ شبنم۔ ستارہا۔ ستارہ کی جمع۔ معنی۔ لالہ کے پھول زمین

سے یاقوت کے پیالہ کی مانند اُگے ہین۔ لالہ کی پتّیون پر شبنم کے قطرے ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے شفق مین ستارے (خوشنما معلوم ہوتے ہین)

(۶) ہمہمہ۔ ڈروکنا چنگھاڑنا۔ زمزمہ گیت۔ راگ۔ سرود بُن۔ درخت سرو۔ کبک۔ چکور۔ سار ایک سیاہ رنگ کا چتّی دار خوش آواز پرند جو ٹڈیون کو کھاتا ہے۔ معنی۔ سب جانورون نے چیخنا چلانا چھوڑکر گانا اختیار کرلیا ہے۔ سرو کی شاخون پر چکور اور سار کثرت سے چہچہا رہے ہین۔

(۷) روضہ۔ باغ۔ ریاض جمع۔ ارم۔ بہشت۔ بیشن۔ ایک خوشبودار گھانس کا نام۔ طرف۔ کنارہ معنی۔ نہر کے کنارون پر کثرت سے خوشبودار گھانس اُگی ہوئی ہے۔ اس لئے و باغ مین سر قیتو باغ بہشت کی خوشبو آتی ہے۔ بیشن ام یعنی نہر کے کنارہ پر اُگنے کی سبزہ پھول اُگے ہوئے ہین۔

(۸) بہار۔ نارنگی کا پھول۔ بنفشہ۔ ایک نہایت خوشرنگ گھانس جسکا پھول نیلا ہوتا ہے اور دونون دوا ہین۔ شقیقہا۔ لالہ کے پھول۔ شگوفہ۔ کلی۔ شمامہ۔ سینہ۔ کچری جو بہت خوشبودار ہوتی ہے۔ عجمنتہ۔ ایک زرد رنگ کا خوشبودار پھول جسکو عربی مین ہمینہ کہتے ہین۔ آراک۔ پیلو کا درخت جسکی جڑ کی مسواکین بناتے ہین۔ عرار۔ ایک خوشبودار پھول جسکو فارسی مین گل گاؤچشم عربی مین عین البقر کہتے ہین۔ معنی۔ نارنگی۔ بنفشے۔ لالہ کے پھول۔ کلیان۔ سیندہین۔ گل سمنہ۔ درخت پیلو۔ گل گاؤچشم (مہک اُٹھ رہے ہین)

(۹) ہر کنارے سے مست پیالے ہاتھ مین لئے چلے آرہے ہین۔ شراب نے مےخوارون کے دماغ سے خمار اُتار دیا ہے۔ یعنی کسی بادہ خوار کو نشہ کے اُتار کی تکلیف نہین اُٹھانی پڑتی۔ جہان خمار ہوا پھر غٹاغٹ اور چڑھالی۔

(۱۰) ریزش۔ برسنا۔ پھوار۔ سحاب۔ بادل۔ سحب۔ سحائب جمع۔ حباب۔ بلبلہ۔ آبشار۔ جھرنا۔ یہ شاریدن کا اسم ظرف ہے۔ معنی۔ بادل کی بوندون سے پانی پر بلبلے (بہار دکھا رہے ہین) جھرنون مین پانی پگھلی ہوئی چاندی کیطرح بہ رہا ہے۔

(۱۱) مقری۔ قاری۔ قرآن کی تعلیم دینے والا۔ نغز۔ نادر۔ نغز خوان۔ عمدہ پڑھنے والے۔ بزمزدین۔ یعنی بزمزدین۔ اسمین بار استعمال ہے اور زمزمہ کو مخفف باندھا ہے۔ منار۔ مسجد کی داہین بائین اونچی لاٹین۔ اصل مین یہ لفظ اسم ظرف ہے یعنی نور کی جگہ کیونکہ پہلے زمانہ مین منارون پر روشنی کیا کرتے تھے جیسے اب رمضان وغیرہ مین۔ معنی۔ باغ کے سرو پر قمریان بیٹھی ہوئی ہین جیسے مسجد کے منارون پر خوش الحان قاری بیٹھے ہون۔ مطلب یہ کہ سرو کی شاخون پر پرندے خدا کی یاد کے

نغمے گا رہے ہین - (قمری اور ُقمری مین صنعت قلب بعض)

(۱۲) یک دلہ - متفق ہوکر - بلکہ - معنی - شاخ گل پر انتظار کی تکلیف مین گلہ کے واسطے سینکڑون بلبلون نے ملکر شور و غل مچا رکھا ہے -

(۱۳) پھل والے درخت لدے ہوئے اونٹون کیطرح - ایک دوسرے کے پیچھے قطار باندھے ہوئے ہین - مطلب یہ کہ صرف سبزہ و گل ہی کی کثرت نہین بلکہ درختون مین میوے بھی اسقدر لگ رہے ہین جو اونٹون کے بوجھون کی مانند ہین جنکو درخت اہل جہان کے لئے اُٹھا کر لائے ہین -

(۱۴) مہار - نکیل - شمال - مراد شمال کی ہوا - شتابان - تیز رفتار ... خفیف الشان - رحال - کجاوہ - اصول - جڑین جو اصل کی جمع - عقال - زانو بند شتر - چوپایہ کے پیر سے باندھنے کی رسّی - فروع - شاخین - فرع کی جمع - معنی - بادِ شمال اُن کی مہار کش ہے - بادل اُن کے کجاوے ہین - اُنکی جڑین اُن کے پاؤن کی رسیان اور اُنکی شاخین اُن کی نکیلین ہین -

(۱۵) دلنشین - دل مین کھُب جانے والی - دلپسند - دلفریب - عنبرین - عنبر سے بسی ہوئی - خوشبودار نگار - معشوق - معنی - اس دل لبھانی والی بہار مین جسکی خاک سے عنبر کی خوشبو آرہی ہے - ایک سب سے اچھے معشوق نے میرا عقل اور دین چھین لیا - (نگارے از نگارہا معشوقون مین سے ایک معشوق یعنی سب سے اچھا معشوق) مطلب یہ کہ اُسکے عشق مین عقل بھی جاتی رہی تو پھر بھلا دین کہان (اور کیون نہو کیونکہ اُسکے اوصاف یہ ہین جو ذیل مین درج ہین)

(۱۶) وہ دوست کا طلب کرنیوالا - مہربانی کی عادت والا ہے - اُسکے ہونٹھ عقیق کی مانند اور چہرہ لالہ کیطرح خوشرنگ ہے - اُسکا دل نرم ہے اور اُسکے بال باریک ہین - بال کیا مشک کے تار ہین یعنی باریک ہونے کے علاوہ بہت سیاہ اور خوشبودار ہین -

(۱۷) طرّہ - زلف - تعبیہ - چھپانا - سجانا - طبلہ - چھوٹا صندوقچہ - مراد عطار ولکا ڈبہ - غالیہ - ایک مشہور خوشبو جو مشک - عنبر - کافور وغیرہ سے بنتی ہے - عاریہ - معنی - ننگی - ذوالفقار - پیٹھ کے مُہرون والی جیسی تلوار - کیونکہ فقار مہر ہائے پشت کو کہتے ہین - یہ حضرت علی علیہ السلام کی تلوار کا لقب ہے جو آپ کو سرکار نبوی سے ملی تھی اور اصل مین عاص بن منبہ کی تلوار تھی جو کہ جنگ بدر مین اُسکے قتل ہونے کے بعد حضور نبوی مین لائی گئی تھی - یہان مراد تیز تلوار - معنی - اُس نے اپنی زلف مین خوشبو کے ہزارون صندوقچے چھپا رکھے ہین - اپنی پلکون مین بہت سی ننگی کاٹنے والی تیز تلوارین باندھ رکھی ہین -

(۱۸) مہِ دو ہفت - دو ہفتہ کا چاند - سال - عمر - سوادِ دیدہ - آنکھ کا تل - معنی - اُسکی عمر چودہ برس کی ہے اُسکا تل آنکھ کا اُجالا ہے - اُسکے جمال سے بہشت اور بہار شگفتہ ہو رہے ہین سہ

وہ تیرہ برس یا کہ چودہ کا سن — جوانی کی راتین مرادون کے دن

(بس اور کیا کہون آگے سمجھ لیجیے)

(۱۹) ماہِ نخشب - وہ مشہور چاند جو حکیم عبداللہ ابن مقنع نے مختلف دواؤن اور طلسمات سے بنایا تھا جو نخشب شہر کے ایک کنوئین مین سے نکلا کرتا تھا جسکی روشنی چار فرسنگ تک ہوا کرتی تھی - زلفِ چون شبش باضافت یعنی زلف اوکہ مانند شب سیاہ بود - تتار - ترکستان کے ایک مشہور شہر کا نام جو مشک خیز ہے - معنی - اُسکے دونون ہونٹھ گویا شہد کے دو کوزے ہین - اُسکے دو رخسار گویا شہر نخشب کے دو چاند ہین - اُسکی رات جیسی زلف کے تارون مین گویا تتار (نافے) چھپے ہوئے ہین - مطلب یہ کہ اُسکے ہونٹھ بہت شیرین - رخسارے بہت روشن اُسکی زلف نہایت سیاہ اور خوشبودار ہے -

(۲۰) سہیل - ایک ستارہ جسکی تاثیر سے ملک یمن مین چمڑے خوشبودار ہوجاتے ہین - نبیذ - جو اور چھوارے سے بنی ہوئی شراب - تاڑی - عقار - شراب - معنی - اُسکا چہرۂ حسن کا سہیل ہے جو میری دونون آنکھون کے آسمان پر چمکتا ہے - تاڑی اور شراب سب اُسکی محبت مین مست ہین (لفظ مدام مین ایہام تناسب کیونکہ مدام کے معنی شراب کے بھی ہین) مطلب یہ کہ میری آنکھون مین ہمیشہ اُسکے حسن کا جلوہ ہے اور شراب تک بھی اُسکی محبت مین مست ہے -

(۲۱) مین تجھ سے کیا بیان کرون کہ وہ کل رات کس ناز و غمزہ کے ساتھ باہر نکلا - میرے حجرہ مین شرابیون کیطرح (مست بنکر) اندر آیا -

(۲۲) لبالب - صراحی - لئے - بالنسری - معنی - ہاتھ مین سرخ شراب کی ایک صراحی لئے ہوئے کہ اگر بالنسری پر اُسکی ایک بوند بھی پڑجائے - تو اُسکے جوڑ جوڑ سے چنگاریان نکلنے لگین - یعنی - وہ شراب نہایت پُر تاثیر - لذت بخش - ہوش ربا تھی - نے کے معنی گلے کے بھی ہوسکتے ہین یعنی اگر گلے مین اُسکے

(۲۳) وہ شراب دماغ اور سر مین دوڑنے والی - دل اور جگر مین اثر کرنے والی ہے - جیسے سوکھے کانٹون اور جھاڑ جھنکاڑ مین چنگاری اثر کرتی ہے یعنی بہت تیز و تند و پُر تاثیر ہے -

(۲۴) عشوہ - ناز - ہے - کلمۂ تنبیہ و تحسین - کے - شہنشاہ - بلند مرتبہ - یہ لفظ کیوان سے مشتق

ہے جو کہ سب ستارون سے بلند ہے۔ مراد ممدوح ۔ ہے بیار ہا مین بیار فعل امر معنی ہان لا غتا غٹ
پلادے۔ معنی۔ اُس نے مجھ سے ناز کے ساتھ کہا کہ کیون تجھکو شراب کا بھی کچھ ہے ۔ مین نے اُس
سے کہا کہ ہان شہنشاہ (ممدوح) کی یاد مین لا خوب پلا دے۔ (بیار ہا یعنی دوستون کو پلادے۔

(۲۵) جم۔ مخفف جمشید۔ مراد ممدوح عجم۔ ملک فارس معنی ۔ اے معشوق بہت اچھا ہے کہ ہم
آج رات بادشاہ کی یاد مین شراب پئین۔ کیونکہ ایران کی سلطنت (اُسکی وجہ سے) پہاڑون کیطرح
مضبوط ہوگئی ہے۔ یعنی وہ بڑا منصف اور منتظم ہے (جم۔ عجم مین صنعت تجنیس زائد)

(۲۶) صدر۔ سردار۔ صاحب منصب۔ مہین ۔ بڑا حصن۔ قلعہ ۔ حصون جمع ۔ حصار۔ احاطہ۔ قلعہ
معنی۔ نامور ۔ سردار۔ بڑے منصف امیر کی کوشش سے ۔ قلعون ۔ فصیلون کے دروازے
کھل گئے ہین۔ مطلب۔ یہ کہ اُسکی وجہ سے بہت فتوحات حاصل ہوئی ہین۔

(۲۷) شقی۔ سنگدل۔ بدبخت ۔ اشقیا جمع ۔ تقی ۔ پرہیزگار۔ اتقیا جمع معنی ۔ ایک بدبخت ظالم
کی جگہہ پر ایک پرہیزگار منصف بیٹھا ہے ۔ کہ جسکی ذات پر ایماندار پرہیزگار لوگ فخر کرتے ہین۔

(۲۸) امین ۔ امانت دار۔ یسار۔ بایان۔ یمین۔ دایان۔ معنی ۔ وہ بادشاہ کے امیر۔ امانت دار۔
اور وا مین بائین ہاتھ ہین۔ کیونکہ بارہا بادشاہ کی تعریف کے سبب اُنہون نے عرش پر سر پہنچایا ہے
یعنی ۔ اکثر بادشاہ کی تعریف کے عزت حاصل کی ہے۔

(۲۹) محترم ۔ معزز ۔ محتشم ۔ صاحب احتشام ۔ اُتابک ۔ اُستاد ۔ یہ اتا بیگ کا معرب ہے۔
معنی ۔ ہمیشگی ۔ معزز سردار۔ بڑا امیر شاندار۔ بادشاہ فارس کا اُستاد اور دیگر بادشاہون کا ٹرسٹی ہے
(فارس کے بادشاہون کو اتابک اسوجہ سے کہتے ہین کہ سعد بن زنگی سلطان سنجر کا اتابک تھا
سنجر نے اُسکو فارس کا بادشاہ کردیا تھا ۔ سنجر کے انتقال کے بعد اُسنے اپنا یہی لقب رکھا ۔ اتا معنی
پدر۔ بک۔ بزرگ۔

(۳۰) معین ۔ مددگار۔ ضمین ۔ ذمہ دار۔ معنی ۔ وہ بادشاہت کا وسیع کرنیوالا ۔ بادشاہ کے
ملک کا امانت دار ہے ۔ حضرت محمد صلعم کے (دین اسلام) کا مددگار اور رزق کھانے والون
کا ذمہ دار ہے۔

(۳۱) قوام ۔ درستی ۔ آراستگی ۔ انتظام ۔ باعث قیام ۔ احتشام ۔ شان وشوکت ۔ عماد ۔
ستون ۔ سہارا ۔ مدار ۔ مرکز ۔ سینہ ۔ عیار ۔ کسوٹی ۔ اعتبار ۔ عزت ۔ معنی ۔ وہ شان وشوکت
کا قایم رکھنے والا ۔ بزرگیون کا ستون ہے ۔ انتظامات کا مرکز ۔ عزت کی کسوٹی (جانچنے والا) ہے

(۲۳۲) مکمل - کامل کرنے والا - قصور - قصر کی جمع - محلات - مستقر - انتظام کرنے والا - درست کرنے والا - ثغور - سرحدین - ثغر کی جمع - ممہد - تمہید ڈالنے والا - پھیلانے والا معنی - وہ شاہی عمارات کا پورا کرنے والا - حدود سلطنت کا درست کرنے والا - کامونکا انجام دینے والا - ملکون کا انتظام کرنے والا ہے -

(۳۳۳) وہ بدمعاشون کا قتل کرنے والا - قیدیون کا رہا کرنے والا ہے - فقیرون کا خزانہ - کامون کا انتظام کرنے والا ہے -

(۳۴ و ۳۳۵) بلد - شہر - خطیب - خطبہ پڑھنے والا - ادیب - منشی - ادب سکھانے والا - اریب - تیز طبع - لبیب - دانشمند - غریب - مراد ایرانی - غریب - مسافر - صغار - چھوٹے - صغیر کی جمع - کبار - بڑے - کبیر کی جمع - معنی - ہر شہر - ہر مکان میں ہر زمین ہر زمانہ مین - مولوی - منشی - عقیل - دانشمند - ملکی - غیر ملکی - چھوٹے - بڑے - اسکی تعریف حق گزارون کے طور پر دل سے ادا کرتے ہین مطلب یہ کہ اسکے اوصاف و احسانات اسقدر عام و تام ہین کہ ملک ایران کے علاوہ ہر جگہ ہر شخص اسکی تعریف کو اپنی حق گزاری کا فرض خیال کرتا ہے -

(۳۶) نشاط - خوشی - انبساط - خوشی - مہد - گہوارہ - مہود جمع - قماط - وہ کپڑا جسمین نوزادہ بچہ کو لپیٹ دیتے ہین کہ صرف منہ کھلا رہتا ہے - یہ اہل فارس و عرب کی رسم ہے - معنی - اسکے زمانہ مین دودھ پینے والے بچے گہوارے کے اندر بستر مین کلیلین اور کلکاریان کرتے ہین -

(۳۷) محیط - سمندر - بسیط - فراخ - کشادہ - مخمر - خمیر کیا گیا - فخار - فخر و ناز کرنا - وقار - عزت - معنی - اسکی ہتیلی بادل کی مانند ہے اسکا دل سمندر کی طرح ہے بخشش اسکی عادت ہے اسکا سایہ پھیلا ہوا ہے - فخر و عزت اسکے مادہ سے خمیر کئے گئے ہین مطلب یہ کہ وہ بڑا سخی اور فخر و عزت کی اصل ہے -

(۳۸) بادشاہ کے ملک مین اسنے اپنی واقفیت کے سبب بہت رعب اور شان و شوکت بڑہائی ہے - کیونکہ ملک برائیون اور شرمناک باتون سے بالکل خالی ہوگیا ہے -

(۳۹) وہ بادشاہ کا مددگار - امانت دار - اور بایان و دایان ہاتھ (قوت بازو) ہے - کیونکہ بادشاہ کی انجام بین سمجھ نے اسکو بزرگون مین سے انتخاب کیا ہے -

(۴۰) ناکس - نالائق - مراد ظالم - خسان - کمینے - ذلیل لوگ معنی - وہ نالائقون کی جان کیلئے موت - کمینون کے کھلیان کے واسطے آگ ہے - غریبون کی جان کی زندگی - زخمی دل والون کے

دل کی خوشی ہے - یعنی وہ موذیون - کمینون کا دشمن - غریبون اور نگینون کا دل خوش کرنے والا ہے -

(۴۱) جبان - بزدل - ڈرپوک - گیر و دار - پکڑ دھکڑ - جنگ - معنی - زمین و آسمان اُسکے غصہ کیوقت ایسے تھرتھراتے ہین جیسے لڑائی کی وحشت سے بزدل کے حواس - یعنی - جب وہ غصہ کرتا ہے تو ادنے اعلی سب ڈرجاتے ہین -

(۴۲) رہین - گرو - یمین - دست راست - یسار - یہان بمعنی دولت و امیری - معنی - تو کیا خوب آدمی ہے کہ فرشتے بھی تیرے فریفتہ اور فرمانبردار ہین اور دنیا تیرے قبضہ مین ہے - تیرے داہنے ہاتھ سے ہر شخص کو دولت و امیری حاصل ہوئی ہے (یمین و یسار مین صنعت ایہام)

(۴۳ و ۴۴) ہفت خط - ہفت اقلیم - چار حد - چار سمت - حصر - گھیرنا - عد - شمار - مشیر - مشورہ دینے والا - مشار - مشورہ لینے والا - معنی - ساتون ولایت - چارون سمت - ہر ملک - ہر شہر مین - بزرگ لوگ خبر رکھنے والے - دانا دل - وزیر - امیر - مشورہ دینے والے مشورہ لینے والے - حساب کتاب اور شمار سے زیادہ جان نثار ہین (حد اور عد کے درمیان ایک واؤ اور چاہئے یعنی حد و عد)

(۴۵) کمترک - کچھ کم - محک - کسوٹی - معنی - دو سال سے کچھ کم ہوئے کہ تیرے کسوٹی جیسے فکر نے ہر ایک کے نقد جان کے کھرے پن کو آزمایا ہے -

(۴۶) بخردی - دانائی - فر - شان و شوکت - مراد لطف و کرم - معنی - اپنی عقل کے کمال اور خدا کے فضل و کرم کے سبب - تو نے سب کے ہاتھ سے اختیار کی باگ لے لی -

(۴۷) اقتدار - قدرت - معنی - تیری طاقت کے سبب تیرے کام نے ایسا مرتبہ حاصل کیا ہے - کہ تیرا زمانہ سب زمانون کا سردار بنگیا ہے -

(۴۸) چہ مایہ - بہت سے - ساز - سامان - تیاری - رزم - لڑائی - معنی - ملک اور دین کے بہت سے دشمنون نے لڑائی اور دشمنی کا سامان کیا - مگر تو نے ہر جگہ اُنکے کشتون کے پشتے لگا دئے -

(۴۹) خلیل - دوست - مراد سخی - فیاض - دار - سولی - معنی - تو نے دوست یا فیاض کی قدر کی اور بخیل کو برباد کیا - تو نے دوستون کے واسطے کیسے کیسے تخت اور کیا کیا سولیان بنائین (چہ برائے تعجب)

(۵۰) نفاق - دو روئی - دشمنی - معنی - تو نے ظلم کا دروازہ توڑ دیا اور دو روئی کا راستہ بند کر دیا - انصاف کے پانی سے تو نے دین کے چہرہ سے گرد و غبار دہو دئے -

(۵۱) تو نے بادشاہ کے دار السلطنت مین اسقدر فوج بڑہا دی ہے - کہ پیادے اور سوار دو مہینے کی راہ کی مسافت تک قطار باندہتے ہین - (مراد کثرت)

(۵۲) رزین - مضبوط - معنی - تو نے ملک اور دین کے گرد اپنی مضبوط فکر کی کوشش سے آہنین توپون سے لوہے کے قلعے بنا دیئے ہین (ملک اور دین دونون کی حفاظت و امداد کی ہے)

(۵۳) تف - گرمی - بھاپ - جھاگ - اہرمن - شیطان - دیو معنی - وہ توپین قلعون کی ہلا دینے والی - صفون کی توڑنے والی ہین کیونکہ اُن کے منہ سے ایسا دہوان نکلتا ہے جیسے دیو یا شیطان کے منہ سے چنگاریان بکھیرنے والی بھاپ نکلتی ہو - (وہ توپین نہایت مضبوط و مہیب و بربا دکرنیوالی ہین)

(۵۴) سیاہ مور - مراد چھرے - گولے - خیل - گروہ - خیول جمع - معنی - اُن کے پیٹ مین کالی چیونٹیان اپنا چہرہ سرخ کرتی ہین - وہ چہرہ کیا ! موت کا قاصد ہے اور وہ چیونٹیان کیا ! سانپونکا ہجوم ہے - یعنی اُن توپون کے گولون سے بچنا ممکن نہین -

(۵۵) مصرعۂ ثانی یون صحیح ہے - کہ بر جہند ش از گلو چو مار ہا زغار ہا - معنی - اُن توپون مین چیونٹیان (چھرے) بالکل سرخ منہ والے سانپ ہوجاتے ہین - کیونکہ وہ توپ کے منہ سے اسطرح نکلتے ہین جیسے بانبی مین سے سانپ نکلتے ہون -

(۵۶) دمار - مغز - دمار افگندن - ہلاک کرنا - معنی - مین نے تو ایسا اژدہا کبھی نہین دیکھا کہ جسکا دل آگ کا اور بدن لوہے کا ہو - اور جو دشمنون کو اپنے سانپون (گولون) سے ہلاک کردے

(۵۷) ذو الخمار - نشہ والے - معنی - جن کی روک تھام کچھ بھی نہ ہوا اور زمین پر ایک آفت برپا کردین جن سے ظلم اور دشمنی کا خمار خمار والون کے سر سے رفو چکر ہوجائے معنی دوم - ذو الخمار - بکسر خ ایک بڑے برجادوگر کا نام جو عجیب و غریب تماشے دکھایا کرتا تھا معنی - جن توپونکی داد فریاد کچھ بھی نہ ہوا اور زمین دیوون (گولون) سے بھر جائے - اور بڑے بڑے شعبدہ بازون (دشمنون) کے دماغ سے نشہ اُتر جائے یعنی دشمنونکے سامان جنگ اِن توپونکے مقابل محض شعبدہ بازی کی مانند ہین

(۵۸) پود - بانا - تار - تانا - معنی - اے ممدوح تو اپنے ملک اور دین کے انتظام کو دیکھ کہ کسقدر شان و شوکت بڑھگئی ہے - کیونکہ اُسکا تانا بانا ایک دوسرے سے الگ نہین ہوسکتا - یعنی اُسکے انتظام مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوسکتا -

(۵۹) اَلا - کلمۂ خطاب و تنبیہہ یعنی آگاہ ہو - اے - حمار - گدہا - حمارہ - اونٹنی دونون صحیح - فسار - باگڈور - معنی - اے ممدوح وہ زمانہ گذر گیا کہ باغ مین لالہ اور چمبیلی کے درمیان گدھے یا اونٹنیان اپنی باگڈور توڑین - مطلب یہ کہ تیرے عدل و انصاف کے باعث اب وہ وقت نہین رہا کہ بے وقوف اور خود مختار لوگ ملک کے امن و امان مین اپنی خواہش کے موافق کوئی خلل ڈال سکین

(۶۰) میری پرورش اسطرح کر کہ تیری وجہ سے ہمیشہ دنیا مین میرے شعر کی عمدہ یادگار باقی

رہین - یعنی آپ میری شہرت کا ذریعہ ہین -

(۱۹) آبیار - پانی سینچنے والا - مالی - کسان - یہ لفظ مقلوب الاضافت ہے معنی - اگر میرے شعر کو چمن مین بجائے پانی کے لیجائین - تو مالی پانی کے فکر اور بدن کے دکھ سے نجات پائین - یعنی میرے کلام کے فیض و شادابی کے اثر سے چمن کا سبزہ و گل اور پھل پھول ہرے بھرے رہین

(۲۰) ہمارہ - مخفف ہموارہ - ہمیشہ - مہرگان - پت جھڑ کا مہینہ - سوسمار - گوہ - معنی - جب تک کہ ہمیشہ ہر خزان مین ماہ مہرگان کی ہوا سے - دنیا گوہ کی پیٹھ کی مانند رنگ و بو سے خالی رہے یعنی قیامت تک

(۲۱) قرن - سو برس کی مدت معنی - تیرا حال ہمیشہ نیک رہے اور تیری مدت دس ہزار سال تک رہے - اور تیرے خیال سے ہر دل نوبہار کیطرح کھلا رہے - مطلب یہ کہ آپ کی نیکیان اور نیکنامی عرصہ تک قایم رہین اور آپ کے خیال سے دلونکو ہمیشہ خوشی حاصل ہوتی رہے -

(غالب مرحوم نے اس سے بھی کہین بڑھ چڑھکر اونچے سرون مین دعا کی دھرپت اڑائی ہے - ؎

تم سلامت رہو ہزار برس　　ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

در ستائش شاہنشاہ اسلام پناہ ناصر الدین شاہ غازی خلد اللہ ملکہ گوید

(۱) راغ - دامن کوہ کا جنگل - سبزہ زار - نم - تری - مراد پھوار - لفت - روشنی - چمک - غو - غوغا شور - تندر - رعد کی گرج - معنی - بادل کی پھوار - ہوا کی لہک - بجلی کی چمک - رعد کی گرج نے - باغ - جنگل - پہاڑ - اور دریا مین دنیا کو گھیر لیا ہے - یعنی ہر طرف بہار کا زور شور ہے -

(۲) شخ - مخفف شاخ - زمین سخت - نسرین - سیوتی جسکو فارسی مین نسترن کہتے ہین - تل - ٹیلہ - حواصل ایک سفید پرند جو اکثر پانی کے کنارہ پر رہتا ہے اور جسکا حوصلہ یعنی پوٹہ بہت بڑا ہوتا ہے اسلیے اسکا نام حواصل رکھا ہے کیونکہ حواصل حوصلہ کی جمع ہے - بوجہ کلانی حوصلہ جمع کا اطلاق واحد پر کیا گیا - بال - بازو - شاہین - باز کیطرح کا ایک شکاری پرند - وجہ تسمیہ یہ کہ اکثر بادشاہ اسکو پالا کرتے تھے - ہدہد - کٹھ کھٹ بڑھیا - معنی - شاخ سیوتی کیوجہ سے ہوا چاند کے باعث - چمن پھولون کے سبب - ٹیلہ سبزہ کی وجہ سے - حواصل کے پر شاہین کی آنکھ - ہدہد کے تاج - اور طوطی کے پرون کے رکھنے والے ہین -

نوٹ - اس قصیدہ کے اکثر اشعار مین صنعت لف و نشر مرتب ہے - چنانچہ شعر ہذا مین ترتیب کے موافق یون معنی ہونگے سیوتی کی وجہ جو حواصل کی مانند شاخ کے سفید پر یا بازو نکل آئے ہین - چاند کی وجہ سے شاہین مانند ہوا کی آنکھ خوبصورت ہے - پھول کیوجہ سے چمن کے سر پر ہدہد کا سا تاج ہے اور سبزہ کیوجہ سے طوطی کی مانند ٹیلہ کے سبز پر ہین -

(۳) اقحوان - گل بابونہ - شاہ اسپرم - ریحان - گل نازبو - اسود - سیاہ - ابیض - سفید - احمر - سُرخ
اخضر - سبز - معنی - بادل کیوجہ سے آسمان سیاہ - گل بابونہ سے زمین سفید - لالہ سے کوڑی سُرخ
ریحان سے چمن سبز ہورہا ہے -

(۴) عقیق - ایک سُرخ رنگ کا جوہر - کہربا - ایک زرد رنگ کا گوند جو چمڑے پر ملے جانے سے
گھانس کو کھینچ لیتا ہے - بُسّد - مونگا - شقیق - لالہ کا پھول - شنبلید - ایک زرد رنگ کا خوبصورت
پھول - گل شبو - سیوتی - بستان افروز - گل تاج خروس یا کلغا - سبز - پودینہ کی قسم کا ایک
سبزہ - معنی - لالہ عقیق کی مانند گل شبو کہربا کی مانند - کلغا مونگے کی مانند - پودینہ فیروزہ کی مانند ہے

(۵) صنع - کاریگری - محو - زائل - دیوانہ - شیفتہ - مات - قائل - حائم - سرگشتہ - لوشا - روم کے
نقاشوں کا استاد - ارژنگ - چین کے مصوروں کا استاد جو مانی کا مقابل تھا - یہ بھی چین
کا مشہور مصور ارژنگ کی برابر تھا اسی کی کتاب کا نام انگلیون ہے - آذر - ایران کے ایک
نامور مصور کا نام - حضرت ابراہیمؑ کے چچا کا نام جو مشہور بت تراش تھا - معنی - خدا تعالیٰ کی
کاریگری کے مقابل لوشا دیوانہ - ارژنگ قائل - مانی سرگشتہ - آذر حیران ہے -

(۶) سنبل - بالچھڑ - ایک خوشبودار گھانس - دمن - کوڑی - معنی - اب کہ سنبل سے
چمن کو زینت - شمشاد سے کوڑی کو عزت - باغ سے زمین کو رونق - پھلواری سے دنیا کو آرائش
حاصل ہے -

(۷) باغ کے صحن میں آ - جنگل کے کنارہ مقصد حاصل کر - سرو کے نیچے نہر کے کنارے شراب
کے پیالے اور گلاس اُڑا -

(۸) وتیرہ - خصوصاً - شگفتگون - چلبلا - چنچل - شوخ - شنگ - طرحدار - ہنسوڑ - سخن پرداز -
باتوں میں لگائے رکھنے والا - باتوں سے دل لبھانے والا - شاعر - شیرین کلام -
معنی - خاصکر ایک اپنے معشوق کے ساتھ جو چھیل چھبیلا - رنگ رنگیلا - ٹھگ ٹھگیلا - باتون
مین چٹکیلا - آواز مین سُریلا - جادو چلانے والا - عالم لوٹنے بتانے والا ہو -

(۹) سیما - پیشانی - معنی - جسکی خو - بو - مکھڑا - ماتھا - چنبیلی کی مانند خوشبو اور خوبصورت ہو
جسکی طبیعت اصل - صورت - جسم - پری کی مانند ہو -

(۱۰) بر - بدن - سینہ - دیبا - ریشم - فرشتان شوکت - خد - چہرہ - خدو جم - معنی - جس کا
بدن مخمل کیطرح ملائم - جسکی آن بان سجیلی قد طوبیٰ کی مانند طرحدار - چہرہ مین بہشت کی بہار ہو - جسم چمکدار

گالون کا روان زرہ کی مانند - چہرہ باغ کی مانند - ہونٹھ شکر کی مانند ہون -

(١١) بالا - قد - کش - کشیدہ - کہنچا ہوا - نازو - صنوبر - سرو - مینو - بہشت - معنی - جسکا قد کہنچا ہوا پیشانی خوشنما - بال و لکے کہینچنے والے - عادت تیز و تند ہو - آنکھ ہرن کی سی - قد صنوبر کا سا - چہرہ بہشت کیطرح - خط عنبر کی مانند ہو -

(١٢) سوری - ایک سرخ رنگ کا خوشنما پہول - احمر - سرخ - معنی - جیسے میرا خوبصورت معشوق کہ جسکی صورت - جگمگاتے چاند کی مانند - بال اندہیری رات کی مانند - چہرہ سرخ پہول کی مانند - ہونٹھ سرخ شراب کی مانند ہین -

(١٣) توسن - شریر - پہیرا - سوسن - ایک نیلے رنگ کا خوشنما پہول - معنی - جسکی ہتیلیان رنگین - دل سخت - خط مشکین اور لب شیرین ہین - عادت چلبلی - چہرہ سوسن کیطرح خوشنما - رخسار باغ بہار - بدن سنگ مرمر کیطرح صاف و خوبصورت ہے -

(١٤) دو ہاروت استعارہ از ہر دو چشم بلحاظ جادوگری - دو ہاروت - مراد از ہر دو زلف باعتبار دلبری و ساحری - معنی - اُسکی دونون آنکھین پُرخمار اور دونون زلفین پیچدار - دونون رخسار آبدار - اور دونون ہونٹ مزیدار ہین - تلمیح - ہاروت ماروت دو فرشتے تھے جو زہرہ نام ایک حسین عورت پر عاشق ہونے کے باعث شہر بابل کے ایک کنوئین مین قید ہین - جو شخص وہان پہنچنے کی کوشش کرکے اُنسے خواہش کرتا ہے وہ اُسکو جادو سکہا دیتے ہین -

(١٥) پا در گل - عاجز و حیران - معنی - اُسکے غم - اندیشہ - فکر - خیال کے باعث میری زندگی مشکل ہے - دونون پانون کیچڑ مین دہنسے ہوئے ہین (عاجز و حیران ہون) دلمین خواہش سرمین آرزو ہے -

(١٦) نار - آگ - کفتہ - شق - تفتہ - گرم - جعفتہ - پُرشکن - چنبر - حلقہ - قید - معنی - اُس کے عشق مین میرا سینہ انار کیطرح شق - آگ کیطرح گرم - سانپ کیطرح بلدار - اژدہے کیطرح حلقہ کی مانند ہو گیا ہے -

(١٧) طوع - رغبت - اطاعت - ازبر - حفظ - یاد - معنی - مگر مین پہر بہی اُس سے خوش ہون کیونکہ وہ رات دن - ماہ و سال - رغبت - طبیعت - جان اور دل سے بادشاہ کی تعریف رٹتا ہے (ہر وقت اُسکی تعریف مین لگا رہتا ہے)

(١٨) طراز - آرائش - معنی - تاج و تخت - دین و دولت کی زینت دینے والا بادشاہ ناصر الدین -

جو شہرت کو ڈھونڈھتا۔ مقصد کو حاصل کرتا۔ چاندی لوٹاتا۔ سونا بخشتا ہے۔

(۱۹) مصرعۂ اول مین ملک بکسر لام و مصرعۂ ثانی بالفتح بمعنی بادشاہ۔ معنی۔ جو بادشاہون کی اصل نسل۔ نام۔ طریقہ رکھتا ہے جسکی عادت۔ خصلت۔ صورت۔ سیرت فرشتون کی سی ہے۔

(۲۰) رخش۔ گھوڑا۔ سما۔ آسمان۔ معنی۔ دشمن کو قید کرنے والا۔ فتح پانے والا۔ ہنر ظاہر کرنیوالا ہنر کے طریقہ والا۔ جو جود و بخشش کو دینے والا (بڑا سخی) ہے اور جسکا گھوڑا صبا کی مانند خوش رفتار ہے جسکی قدر و منزلت آسمان کی مانند ہے اور جو سخاوت کا پھیلانیوالا ہے۔

(۲۱) یال۔ گردن۔ یال۔ بازو۔ دل۔ معنی۔ جسکا حال۔ گردن۔ دل۔ بازو طاقتور ہے۔ جو ملکون کا طالب۔ ملکون کا لینے والا۔ ملکو نکا محافظ اور جہان کا مالک ہے۔

(۲۲) طالع۔ فرمانبردار۔ معنی۔ وہ ایسا شہنشاہ ہے کہ جس کے لئے رغبت خوشی۔ دل و جان کے ساتھ قضا و قدر تابع و مطیع ہین۔ فرشتے اور آسمان جسکے نوکر ہین۔

(۲۳) حقائق۔ حقیقت کی جمع۔ دقائق۔ باریکیان۔ دقیقہ کی جمع۔ معارک۔ معرکہ کی جمع۔ پلارک۔ تلوار۔ معنی۔ وہ حقیقتون کا پڑھنے والا۔ باریکیون کا جاننے والا۔ لڑائی کے میدانون کا طالب اور تلوار مارنے والا ہے۔ آسمان کے سے مرتبہ والا۔ بڑی قدر و منزلت والا۔ ہما کی مانند سایہ رکھنے والا اور مبارک شان و شوکت والا ہے۔

(۲۴) فیض۔ بخشش۔ پانی کا جاری ہونا۔ فرط۔ زیادتی۔ بذل۔ بخشش۔ خُلق۔ اچھی عادت۔ خَلق۔ پیدایش۔ صورت۔ شافی۔ شفا دینے والا۔ معنی۔ بزرگی کے فیض سے اسکا دل صاف ہے۔ بخشش کی زیادتی سے اسکا ہاتھ کافی ہے۔ خوش اخلاقی کے سبب اسکا دم شفا دینے والا ہے اور اچھی پیدایش سے اسکا چہرہ روشن ہے۔

(۲۵) برائے و فکرت مین بار استعلار۔ رائے۔ عقل۔ مفتون۔ فریفتہ۔ مکنون۔ پوشیدہ۔ شغف۔ محبت۔ مضمون۔ شامل۔ مضمر۔ پوشیدہ۔ معنی۔ اے مخاطب تو اسکی تجویز۔ فکر۔ طبیعت۔ دلیر ہمیشہ عقل کو فریفتہ۔ ہنر پوشیدہ۔ محبت شامل۔ بزرگی مخفی دیکھیگا۔

(۲۶) عصب۔ پٹھا۔ اعصاب جمع۔ معنی۔ اے ممدوح کیا اچھی بات ہے کہ تیرے دشمن کے بدن اور جسم پر پٹھے زنجیر کا کام کررہے ہین اور رگین تلوار کا۔ پلکین تیر کا۔ بال نشتر کا۔

(۲۷) تیری شان۔ شگون۔ نصیبہ۔ اقبال کیلئے۔ آسمان کا لوہا۔ قضا کا قبضہ۔ بزرگی کی صیقل تیغ کا جوہر زیبا ہے۔

(۲۸) سہم - خوف - اسمین صنعت ایہام ہے کیونکہ اسکے معنی تیر کے بھی ہین - گوپال - گرز - معنی - جسپر وز نقارہ کی گرج - گھوڑے کی ٹاپ - گرز کے سرکٹار کی وہار سے - کان - ہوش - جان اور دل سب گڑبڑ ہوجائین -

(۲۹) سنبد - سوراخ کرے - بکھیرے - اُکھاڑے - اشہب - سبزہ گھوڑا - ابرش - ابلق گھوڑا - ادہم - سیاہ مشکی - اشقر - سُرخ - سبز رنگ - معنی - اور سبزہ اپنی ٹاپ سے پتھر مین سوراخ کرڈالے ابلق دم سے گرد اُڑائے مشکی قدم سے خاک بکھیرے - سبز رنگ اپنے نعل سے مٹی اُکھاڑے

(۳۰) گاز - قینچی - چھینی - پچکی یعنی پچھلے چبانے والے دانت - سنان - بھال - کورہ - بھٹی - تبر ایک ہتیار کلہاڑی کی شکل کا - تیشک - ہتوڑا - سندان - اہرن - نہای - جسپر لوہار لوہا کوٹتے پیٹتے ہین نفس - سانس - دم - پھونک جو لوہار دہونکنی مین سے نکلکر آگ بھڑکاتی ہے معنی - جسپر وز بلا قینچی یا چھینی کیطرح کاٹنے چھانٹنے یا پچلیون کیطرح لوگون کو چبائے اور بدن لوہے کی مانند سخت (برداشت کرنے والے) ہون - نیزہ آگ کی مانند گرم اور زمین بھٹی کی مانند دہکتی ہوئی تبر ہتوڑے کیطرح سرون پر پڑتا ہو - ڈھال اہرن کیطرح چوٹ سنبھالتی ہو - سانس دہونکنی کی پھونک کی مانند نکلتے ہون اور موت لوہار کیطرح توڑتی پھوڑتی ہو -

(۳۱) جسپر وز بہادر لوگ لڑائی بھڑائی جھگڑے اور غل مچانے کے لیے - سر پر ڈھال - ہاتھ مین نیزہ - منھ مین جھاگ بھرے ہوئے صف مین جاتے ہون -

(۳۲) ببر - بسکون دوم - شیر درندہ - بعض کہتے ہین کہ بلی کی برابر ایک بیدم کا جانور ہے جو شیر کا دشمن ہے - پلنگ - چیتا - ضرغام - شیر خونخوار - بر - جسم - سینہ - خفتان - جلتہ - لوہے کا لباس - درع - زرہ - مغفر - خود - معنی - تو سر پر خود - بدن پر زرہ - سینہ پر جلتہ اور ہاتھ مین تلوار لئے ہوئے - گھات کی جگہہ سے شیر ببر - چیتے - ہاتھی - شیر درندہ کیطرح حملہ کرے -

(۳۳) چیرہ - زبردست - غالب - ننج - پھاڑ - معنی - تیرے نیچے ایک مشکی گھوڑا - چلبلا اُچھلتا تیز نکیلا اور زبردست ہو جس سے پہاڑ دھل جائے زمین کھسک جائے اور جو راستہ کاٹے کرنے والا اور بدن کا طاقتور ہو -

(۳۴) سُرین - چُٹھے - ساق - پنڈلی - سطبر - موٹا - معنی - جسکے چُٹھے موٹے ہون - کمر سخت ہون - پنڈلیان پتلی ہون - سینہ چوڑا - شانہ فربہ اور کمر پتلی ہو (غرض وہ بہمہ صفت موصوف ہو)

(۳۵) شراع - کشتی کا بادبان - زورق - کشتی - ڈونگا - زوارق جمع - بلسطا - کشتی کا پشتہ

پتوار۔ ستون۔ مراد مستول۔ عرشہ۔ کشتی کا تختہ۔ لنگر۔ وہ وزنی لوہا جس سے جہاز کو روکتے ہین۔ معنی۔ اُسکی دم بادبان کی مانند اُسکا بدن کشتی کی مانند اُسکی گردن کے بال کشتی کے پتوار کی مانند اُسکے بازو مستول کی مانند اُسکا زین کشتی کے تختہ کی مانند اُسکی رکاب کشتی کے لنگر کی مانند ہو۔

(۳۶) پے۔ قدم۔ سُم۔ کھُر۔ سندان۔ نھائی۔ اہرن۔ تگ۔ دوڑ۔ طوفان۔ ہوا کا زور شور کف جھاگ۔ خوئے۔ پسینا۔ دَوِش۔ دویدن کا حاصل مصدر۔ غو۔ مخفف غوغا۔ شور۔ تندر بادل کی گرج۔ معنی۔ اُسکا قدم ہوا کی مانند اُسکا سُم اہرن کی مانند اُسکا بدن بادل کی مانند اُسکی دوڑ آندہی کی مانند۔ اُسکے منھ کے جھاگ برف کی مانند۔ اُسکا پسینہ مینھ کی مانند اُسکی دوڑ بجلی کی مانند اُسکی چنگھاڑ بادل کی گرج کی مانند ہو۔

(۳۷) گیو۔ ایران کے مشہور پہلوان گودرز کے بیٹے کا نام۔ نیو۔ ایک پہلوان کا نام۔ صفدر۔ شیر بہادر پہلوان۔ دریدن کا اسم فاعل ترکیبی۔ معنی۔ تو ایک حملہ۔ ایک لڑائی۔ ایک ارادہ ایک جنبش مین دوسو دیو۔ دوسو گیو۔ دوسو نیو۔ دوسو شیر دن یعنی بہادرونکو کمند مین پھانس لے۔

(۳۸) ناورد۔ حملہ۔ لڑائی۔ رزم۔ لڑائی۔ معنی۔ تو ایک حملہ۔ ایک لڑائی۔ ایک دھاوے۔ ایک جنبش مین۔ دوسو ہاتھیون۔ دوسو شیرون۔ دوسو ببرون۔ دوسو اژدہونکے پرخچے اڑادے۔

(۳۹) بُرز۔ شان وشوکت۔ بلندی قامت۔ قارن۔ رستم کا ہمزمانہ بہادر پہلوان۔ بیژن۔ خاقانی کے پہلے قصیدہ مین شعر نمبر ۲۹ کو دیکھو۔ بہمن۔ اسفندیار پہلوان کے بیٹے کا نام۔ نوذر۔ منوچہر کے بیٹے کا نام جو کہ فریدون کا پوتا تھا۔ معنی۔ تیرے تیر۔ تلوار۔ گرز۔ شان وشوکت کے خوف سے قارن اپنے نیزہ کو۔ بیژن اپنی ڈہال کو۔ بہمن اپنی کمان کو۔ نوذر اپنی ہٹی کو میدان مین پھینک دیتی ہیں

(۴۰) چنگ۔ خمیدہ۔ نائے۔ بانسری۔ مرمر سے۔ مراد یہ کہ خشکی کے باعث سنگ مرمر کی طرح سخت ہوگیا ہے۔ معنی۔ اے بادشاہ درد وغم۔ رنج والم کے باعث قاآنی کا قد جھک گیا۔ بدن تار کی مانند باریک ہوگیا۔ سانس بانسری کی مانند پر درد (آہ ونالہ) بنگیا۔ دل خشکی کے باعث سنگ مرمر کی طرح سخت اور زمانہ کی سرد مہری سے سرد ہوگیا ہے۔

(۴۱) اسکے بعد زیبا ہے کہ تیرے فیض وکرم۔ عطا وبخشش کے سبب۔ اُسکے درخت مین جڑ پیدا ہوا ور جڑ سے شاخ نکلے اور شاخ مین پتے نکلین اور پتون مین پہل لگین۔

(۴۲) محیط۔ سمندر۔ آمہ۔ دوات۔ معنی۔ وہ تیری توصیف وتعریف۔ ثنا وشکر ادا نہین کرسکتا

اگرچہ اُس کیلئے سمندر دوات - درخت قلم - آسمان کتاب - دنیا دفتر بنجائے (کسیطرح ممکن نہین)

(۴۳) معنی - آگاہ ہو کہ جب تک پانی سے نمی پیدا ہو - آگ سے گرمی نکلے - خاک سے پھول اُگین آندھی جھکڑ جھنکاڑ اُڑاتی رہے (قیامت تک).

(۴۴) آذر - آگ - معنی - تیرے حاسد کے سر پر خاک - تیرے دشمن کی آنکھ مین آنسو - تیرے بدگو کے لب پر آہ - تیرے بدخواہ کے دل مین آگ لگی رہے -

(۴۵) کجک - انکس - نجک - ایک قسم کا تیر - خسک - گوکھرو خسک یہان مراد لوہے کے وہ گوکھرو جو دشمن کیطرف میدان جنگ مین ڈالدیتے ہین - معنی - ہر سال ہر مہینے ہر روز ہر رات (عمر بھر) تیرے مرتبہ کے بُرا چاہنے والے کے سر پر انکس یعنی تبر لگے - دل مین تیر کھُبین - گوکھرو کا تکیہ ہو اور کانٹون کا بستر نصیب ہو -

در مدح حسین خان صاحب اختیار

(۱) گلبن - درخت گل - ہزار - بلبل - خروش - شور و غوغا - مرغ زار - مرغ نالان - مراد بلبل - مرغ موصوف زار صفت - مرغزار - سبزہ زار - مرغ - ہری گھانس جسکو دوب کہتے ہین - زار کلمۂ ظرف معنی - بہار آئی ہے کیونکہ باغ مین سے بلبل کی آواز آتی ہے سبزہ زار سے ہر وقت بلبل کے شور و غوغا کی آواز آتی ہے - ع بہار آئی کہ بلبل باغ مین اب چہچہاتا ہے + ترانے مرغزارون مین یہ مرغ زار گاتا ہے +

(۲) تذرو - ایک نہایت رنگین خوبصورت پرند - اِسکے معنی چکور غلط ہین - صُلصُل - بوزن بلبل - فاختہ - دراج - تیتر - دراریج جمع - سار - ایک سیاہ رنگ خوش آواز پرند - معنی - چونکہ تذرو - فاختہ - تیتر اور سار کی آواز بہت آرہی ہے - تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹہنی ٹہنی اور پتے پتے پر آرگن باجہ باندھ رکھا ہے -

(۳) جب باغ مین سے پھول کی خوشبو آتی ہے تو مغز جان مین جوش پیدا ہوتا ہے - جب ٹہنیون سے بلبل کی آواز آتی ہے تو مرغ دل بے قابو ہو جاتا ہے -

(۴) عندلیب - بلبل - عاشق گل - قمری - عاشق سرو - معنی - کبھی گل سے بلبل کا شور - کبھی سرو سے قمری کی کوکو - اور کبھی چنار سے سار کی آواز آتی ہے - (خوش آواز پرندون کی نغمہ سرائی سے

اک لطف آرہا ہے)

(۵) عدن۔ ہمیشگی۔ باغہائے بہشت۔ غلمان۔ بہشت کے خوبصورت نوجوان خادم۔ غلام کی جمع
حور۔ بہشت کی حسین خوبصورت آنکھ والی عورتین۔ یہ حورا کی جمع ہے۔ قطار اندر قطار۔ مراد کثرت۔
معنی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باغ کا صحن ہمیشگی کے بہشت کی مانند ہے۔ کیونکہ وہان حور اور غلمان
کے پرے کے پرے آتے ہین (یعنی حسینون کے گلگشت کے لئے آنے سے باغ گویا بہشت
کی مانند معلوم ہوتے ہین)

(۶) کف۔ ہتیلی۔ کفوف جمع۔ ترکیب۔ بناوٹ۔ شکل۔ قدح۔ پیالہ۔ اقداح جمع۔ نگار۔ معشوق
معنی۔ ایک ہتیلی پر لالہ کا پھول رکھے ہوئے ہے کیونکہ وہ پیالہ شراب کی مانند ہے۔ ایک پھول
پروا کرتا ہے کیونکہ اُس سے معشوق کی بو آتی ہے۔ یعنی لالہ کا پھول ایک سرخ شراب بھرے
ہوے پیالہ کی مانند ہے۔ اور پھول مین بالکل معشوق کا رنگ ڈہنگ، مہک۔ لہک ہے۔

(۷) دلبر۔ معشوق۔ سادہ۔ امرد۔ بے ریش۔ بھولا بھالا۔ ساغر۔ پیالۂ شراب۔ طرف۔ کنارہ۔
جوئبار۔ وہ جگہہ جہان کئی نہرین ملی ہون۔ بار۔ کلمۂ ظرف۔ معنی۔ ایک کسی بھولے بھالے معشوق کے
ساتھ باغ کے صحن مین گھومتا ہے۔ ایک شراب کا پیالہ لئے ہوئے نہر کے کنارہ پر آتا ہے۔

(۸) سمن۔ چمیلی۔ مات۔ قائل۔ صنع۔ کاریگری۔ معنی۔ ایک پھلواری کو دیکھتا ہے تو بیدار ہوکر تعریف
کرتا ہے۔ ایک چمیلی کو سونگھتا ہے تو خدا کی کاریگری کا قائل ہوجاتا ہے۔

(۹) پاکوفتن۔ ناچنا۔ تھرکنا۔ ہے ہے۔ کلمۂ تنبیہہ۔ یہان معنی او ہو ہو ہو۔ ہائے ہائے۔ رنگ۔ طرز
روش۔ وجد۔ جھومنا۔ مست ہونا۔ بخ بخ۔ کلمۂ تحسین۔ واہ واہ واہ۔ معنی۔ ایک لالہ کے پھول پر ناچتا
ہے کہ او ہو ہو شراب کا رنگ رکھتا ہے ایک پھول کے سبب
جھوم رہا ہے کہ او ہو ہو معشوق کی بو آتی ہے۔

(۱۰) ہُش۔ ہوش کا مخفف۔ معنی۔ ایک سبزہ پر لوٹتا ہے۔ ایک لالہ زار مین ناچتا ہے۔ ایک
کبھی بیہوش ہوتا ہے۔ ایک کبھی ہوشیار ہوجاتا ہے۔

(۱۱) نوا۔ آواز۔ موسیقی کے ایک خاص مقام کا نام۔ صدا۔ آواز بازگشت۔ بط کے سینہ کی شکل کا
ایک باجہ۔ کیونکہ بر کے معنی سینہ کے ہین۔ تنبور۔ تونبڑہ کا معرب جو کدو کا بناتے ہین۔
معنی۔ ہر طرف ارگن باجہ۔ سارنگی اور بانسری کے راگ پیدا ہوتے ہین۔ ہر کوچہ سے بربط۔
تنبور۔ تار کی آواز آتی ہے۔

(۱۲) ایک اِدہر بانسری بجا رہا ہے۔ ایک اُدہر شراب اُڑا رہا ہے۔ ہر طرف سے چہل پہل کی آوازین بےحد آرہی ہین۔

(۱۳) ہر طرف خوشی کا ایک جلسہ اور ولولہ ہے۔ ہر قدم پر ایک شراب پینے والا ہے۔ جب فصل بہار آتی ہے تو غالباً سب متوالے ہوجاتے ہین۔

(۱۴) سنبلستان۔ بالچہڑ کا باغ یا کیاری۔ ماہ۔ مراد معشوق۔ جان۔ مراد محبوب۔ معنی۔ بالچہڑ کی کیاری مین شاید میرے معشوق نے اپنی زلفین بکھیری ہین۔ کیونکہ سنبل سے بے اختیار میرے دماغ مین معشوق کی بو آتی ہے۔

(۱۵) ہان اے ساقی شراب پلا تجھے میری جان کی قسم برابر دیے جا۔ لگاتار شراب پی اور شراب پلا کیونکہ مین ڈرتا ہون کہ نشہ کے اُتار کی تکلیف نہ ہو۔

(۱۶) سیاہ شدن روز۔ مراد منحوس ہونا زمانہ کا۔ آب ریا سوز۔ مراد شراب۔ معنی اے ساقی ریا کیوجہ سے میری عمر برباد ہوگئی تو مجھکو ریا کی جلانے والی شراب پلا دے۔ تیری جان کی قسم جو ریا کے دو سو کہلیان بھی ایک جو کی برابر کام آسکین یعنی ریاکاری سے شرابخواری ہزار درجہ بہتر ہے۔

(۱۷) کیا تو جانتا نہین ہے کہ سبزہ کے کنارہ شراب کیا مزہ دیتا ہے۔ خاصکر اُسوقت جبکہ باغ سے مہکنے والی ہوا آتی ہو۔

(۱۸) بحق مین بار توسل۔ خوبان۔ معشوق۔ کام۔ تالو۔ مقصد۔ معنی۔ اُن شراب پینے والون کے صدقہ مین جو معشوقون کیساتھ شراب پیتے ہین (شراب پلاوے) کہ بغیر معشوقون کے تو آب کوثر بھی میرے منھ مین بدمزہ معلوم ہوتی ہے (شراب کا لطف معشوقون ہی کیساتھ ہے)

(۱۹) شور عشق۔ جنون۔ معنی۔ مین ایک ایسے میٹھے (پیارے) معشوق کے ساتھ ایسی تلخ شراب چاہتا ہون کہ جس کے عشق یا جنون سے۔ عقل دیوانہ بنجائے اور پہاڑ جنگل چمن ہوجائین (شور۔ شیرین مین صنعت تضاد)

(۲۰) شنگ۔ طرحدار۔ ظریف۔ ماہ۔ معشوق۔ ترک۔ معشوق۔ ختن۔ حصار۔ دو حسن خیز شہر معنی۔ ایک چنچل بانکے معشوق نے میرا دل چھین لیا ہے کہ جسکی مانند۔ نہ تو ختن مین سے کوئی معشوق نکلسکتا ہے نہ حصار سے کوئی حسین آسکتا ہے۔

(۲۱) تاراج۔ لوٹنا۔ غارت کرنا۔ زنگبار۔ ملک حبش۔ معنی۔ جب ہوا اُسکی سیاہ زلفون کو اُس کے رخسارون پر بکھیرتی ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حبش کی فوج ملک چین کے لوٹنے کیلئے

آتی ہے -

(۲۲) جسوقت ہوا اُسکی اُلجھی ہوئی زلف کے پھندے کھولتی ہے - تو میرے دماغ مین تاتار کے مشک کی بیحد خوشبو آتی ہے -

(۲۳) کاکل - گردن کے بال - پٹھے - گیسو - زلف - افعی - سنپولیا - معنی - اُسکی جان کی قسم جسوقت مین اُسکی گردن کے بال اور زلفون کو دیکھتا ہون - تو دنیا مجھکو سنپولیون اور سانپون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے -

(۲۴) لعل - استعارہ ہے لب سے - ہندستان - باعتبار شکرخیزی - قندہار - باعتبار انارخیزی - کیونکہ قندہار کا انار مشہور ہے - معنی - جب مین اُسکے لب شیرین کا بوسہ لیتا ہون تو وہ ہندستان کی طرح شکرخیز ہوجاتا ہے - جب مین اُسکے رنگین چہرہ کو دیکھتا ہون تو میری دونون آنکھین (اُسکے ہجر وعشق مین رو رو کے روتے روتے) سُرخ ہوجاتی ہین -

(۲۵) اگر وہ چہرہ سے نقاب اُٹھاتا ہے تو مین بوستان کی طرف سے آنکھ بند کرلیتا ہون - اگر وہ میری بغل مین آجاتا ہے تو مین دوستون سے الگ ہوجاتا ہون -

(۲۶) عقرب - بچھو - جرّارہ - ایک خاص قسم کا بچھو جو زمین پر دُم گھسیٹتا ہوا چلتا ہے جسکے کاٹنے سے رونگٹون مین سے خون بہ نکلتا ہے - معنی - جسوقت وہ اپنی چمکدار زلفون کے ساتھ میری بغل مین آتا ہے - تو مین اپنی بغل مین عقرب جرّار دبھرے ہوئے دیکھتا ہون -

(۲۷) جسوقت میری نگاہ اُسکے بالون سے اُسکے گالون پر پھسلتی ہے - تو مجھکو دنیا دھوئین اور چنگاریون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے -

(۲۸) اُسکے تل - خط - زلف - پلکون - بھوؤن - لٹون کیوجہ سے - دنیا میری آنکھ مین ایک مٹھی غبار کی مانند تاریک (بحقیقت) معلوم ہوتی ہے -

(۲۹) معلوم نہین یہ کیا بھید ہے کہ جب مین اُسکے چہرہ اور زلف کو دیکھتا ہون - تو دونون جہان میری آنکھون مین کبھی روشن اور کبھی تاریک معلوم ہوتے ہین - (رخسارہ کیوجہ سے روشن اور زلف کی وجہ سے تاریک)

(۳۰) اہواز - ملک خوزستان مین ایک شہر ہے جسکی ہوا بہت بُری ہے - معنی - جسوقت وہ گھونگروالے بال اُسکے خوبصورت چہرہ پر آتے ہین - تو اُسکا چہرہ اہواز شہر کی مانند معلوم ہوتا ہے جس مین سے بچھو پیدا ہوتے ہین -

(۳۱) اُسکی بال جیسی پتلی کمر بھاری پہاڑ کا بوجھ اُٹھاتی ہو۔ گویا وہ میری مانند ہے کہ باوجود اس دُبلےپن کے اسقدر بوجھ اُٹھاتی ہے۔ (کوہِ گران مراد . . . . اور قاآنی عشق کی بیماری سے دُبلا ہو کر ہجر کے صدمون اور دردو غم کے پہاڑون کا اُٹھانا اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔)

(۳۲) اُسکے ہونٹون کی تعریف سے قاآنی کے ہونٹھ بنگالہ کی مانند معلوم ہوتے ہین جس سے ہروقت مصری۔ بوراشکر بار بار آتی ہے (یعنی اُسکے ہونٹھ اسقدر شیرین ہین کہ اُنکی تعریف سے منھ اسقدر میٹھا ہو گیا کہ کسی شیرینی کی ضرورت نہین رہی۔

(۳۳) سِینا۔ کوہِ طور کا نام جس پر حضرت موسیٰؑ کو خدا تعالی کی تجلی دکھائی دی تھی۔ معنی اے میرے چاندی کے سرو۔ (حسین معشوق) ذرا بوتل کی اُس شراب کو دیکھ جو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کوہِ طور سے خدا کا نور ظاہر ہو رہا ہو۔

(۳۴) تو جو مجھسے کہتا ہے کہ جب تو (اے قاآنی) میرے سراپا کو دیکھے تو میری تعریف کر۔ اے معشوق تو تو سر سے پانو تک تعریف ہے تجھکو تعریف کی کیا ضرورت۔

(۳۵) خلاق۔ بہت پیدا کرنیوالا۔ عار۔ شرم۔ معنی۔ جسوقت تو مجھسے کہتا ہے کہ تو مجھکو حسینون کا فخر بیان کر تو میرا بھیجا کھولنے لگتا ہے (طبیعت مین جوش پیدا ہوتا ہی) کیونکہ تو خود حسینون کا پیدا کرنیوالا ہے تجھکو اس فخر سے شرم آتی ہے۔

(۳۶) مین تجھکو پھول کہون یا چاند سمجھون (غرض) کسی وصف کے ساتھ تیری تعریف نہین کر سکتا کیونکہ مین اس بات کے نہ جاننے سے حیران ہون کہ کون سی تعریف تیرے موافق ہوگی

(۳۷) تو جب میرے گھر مین آتا ہے تو وہ باغ کو شرمانیوالا بنجاتا ہے۔ اگر تو پت جھڑ کے موسم مین باغ کے اندر آئے تو اُسمین بہار (رونق) آجاتی ہے۔

(۳۸) غریب۔ مسافر۔ معنی۔ جو مسافر تیرے پاس سے لوٹ کر جاتا ہے اپنے شہر مین جا کر روتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ مین پردیس مین اپنے عزیزون اور گھر بار سے چلا آیا (یعنی تو بڑا مسافر نواز ہے)

(۳۹) تو جب گھر مین آتا ہے وہ بیل بوٹون سے آراستہ ہو جاتا ہے۔ پھر مصور اور نقاش کا احسان کیون اُٹھانا پڑے۔

(۴۰) اے معشوق آج نوروز کی صبح ہے اور بوسہ کا یہی دن ہے۔ کیونکہ مسلمانون مین ہر عید کو یہ طریقہ جاری ہے۔

نوٹ یہ بیان منچلے عاشق کی اُپج ہو کر بوسہ اُڑانیکے لیے عید کے دن کی یہ رسم اسلام کے سر تھوپی۔ ورنہ مقدس مذہب اسلام اور یہ کام!!

(۴۱) (۴۲) تجھے یاد ہے کہ مین اب سے دو مہینے پہلے مستی کے اندر کہہ رہا تھا۔ کہ جب نوروز آئیگا
تو بغل مین دبوچنے اور چومنے کا ٹٹنے کا تار لگیگا۔ تو مسکرا مسکرا کر چپکے چپکے کہتا تھا کہ میرا نوروز تو اُس روز ہوگا
جب صاحب اختیار آئیگا۔
(۴۳) جمشید کے ملک کا سردار حسین خان جب محفل مین بیٹھتا ہے۔ تو دنیا والون کا حصہ دائین اور
بائین سے آتا ہے۔ یعنی وہ بڑا فیاض اور سخی ہے۔
(۴۴) دشمنی اور غصہ کے وقت اگر وہ گھوڑے پر اکیلا سوار ہو۔ تو اُسکا دشمن یہ سمجھے کہ ایک جہان چڑھا
چلا آتا ہے۔
(۴۵) تہمتن۔ رستم کا لقب۔ مرکب ہے تہم بمعنی دلاور۔ بزرگ۔ تن۔ ڈیل ڈول۔ اسفندیار۔
گشتاسپ بادشاہ کا بیٹا بڑا بہادر تھا اسکا لقب روئین تن ہے۔ کہتے ہین کہ گشتاسپ کا وزیر
جاماسپ بڑا حکیم تھا اس نے چند جڑی بوٹیون کو دیگ مین جوش دیکر اُسمین اسفندیار کو بٹھایا تھا جس
کے باعث اُسکا بدن لوہے کیطرح سخت ہوگیا تھا۔ رستم اسپر کسیطرح غالب نہ آسکا تو آخر دو شاخے
تیر سے اندھا کر کے مارا۔ معنی۔ غصہ کیوقت اُسکی پلکین دشمنون کی آنکھون مین۔ اسطرح اُتر جاتی
ہین جیسے رستم کا تیر اسفندیار کی آنکھون مین (اُسکے رعب سے ہی دشمن ہلاک ہوجاتے ہین)
(۴۶) کوکنار۔ افیون کا ڈوڈا۔ مرکب ہے کوک بمعنی کھانسی اور نار بمعنی انار سے کیونکہ کھانسی کیلئے
بہت مفید ہے اور انار کی شکل کا ہوتا ہے۔ خواب آور ہے معنی۔ اُسکے انصاف کے خوف سے
ایسا سویا ہے کہ جاگتا ہی نہین ہے۔ فتنہ کی آنکھ مین گویا کوکنار کی تاثیر آگئی ہے۔ (اضمار قبل الذکر)
(۴۷) تار و مار۔ تتر بتر۔ پریشان۔ پراگندہ معنی۔ اگر مین شعر گوئی کیوقت اُسکے غصہ کی ہوا کا ذکر کرون۔
تو میرا قلم۔ دوات۔ کاغذ تتر بتر ہوجائین۔
(۴۸) اگر مین اُسکی دشمن کو جلانیوالی تلوار کی تعریف زبان سے ادا کرون۔ تو میرے منہ سے دوزخ کیطرح
بالکل پھونکدینے والی چنگاریان نکلنے لگین۔
(۴۹) یکران۔ عمدہ خوبصورت پھرتیلا گھوڑا۔ فضا۔ میدان۔ معنی۔ اگر مین اُسکے چالاک
گھوڑے کی حرکت کا خیال دلمین لاؤن۔ تو دنیا کے میدان مین مجھکو بالکل دھول اُڑتی ہوئی دکھائی دے
(۵۰) اگر میرا قلم اُسکے سونا بکھیرنے والے ہاتھ کی ذرا بھی تعریف لکھے۔ تو میرے شعرون کے دیوان
کا ہر ورق زرنگار ہوجائے۔
(۵۱) جسوقت مین اُسکی طبیعت اور ہاتھ کی تعریف کرتا ہون تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت میرے

داہین اور بایین بادل اور سمندر اُمنڈ رہے ہین (اُسکا ہاتھ بادل کی مانند۔ اُسکی طبیعت دریا کی مانند ہے)

(۵۲) اضائت۔ روشن کرنا۔ منقبت۔ تعریف۔ مستعار۔ مانگا ہوا۔ معنی۔ جب مین اور چیزون کو روشن کرنے مین اُسکی روشن طبیعت کی تعریف کرتا ہون تو چمکنے والے سورج کی روشنی میری نظر مین اُسکی روشن طبیعت سے مانگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

(۵۳) نوٹ۔ اِس شعر مین خامہ پہلے چاہیئے نامہ بعد مین۔ معنی جب مین اُسکی خوش اخلاقی کی تعریف قلم سے کتاب مین لکھتا ہون۔ تو میرے دیوان کا نقش بالکل قندہار کے نقش کے مانند معلوم ہوتا ہے۔ (قندھار پُرفضا اور خوش منظر ہونے کے سبب ضرب المثل ہے چنانچہ اکثر شعرا مثل صائب وغیرہ نے اُسکی بہت تعریف لکھی ہے۔)

(۵۴) رُمح۔ برچھی۔ رِماح جمع۔ معنی۔ اُسکی برچھی کے خوف سے اُسکے دشمن کی آنکھ مین اُسکے بعد۔ پلکون کی بجائے بھال اور خواب کی جگہہ خار آتا ہے۔

(۵۵) لاغر۔ بفتح غین۔ معنی۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ جو شخص خون پیتا ہے وہ دُبلا ہوجاتا ہے۔ اب مجھکو یقین ہوگیا کہ ممدوح کی تلوار خون پینے کی وجہ سے دُبلی ہوگئی ہے۔

(۵۶) زینہار۔ پناہ۔ معنی۔ ممدوح کی لڑائی کے دن پورب پچھم کے لوگون کے کان مین۔ جدہر کو وہ جاینگے پناہ پناہ کی آواز آئے گی۔

(۵۷) راد۔ سخی۔ قعر۔ گڑہا۔ تہ۔ معنی۔ اِس شوق کے سبب کہ اُسکی فیاض ہتیلی لوگون پر بخشش کرے۔ سونا۔ چاندی کھان سے۔ موتی سمندر کی تہ سے نکلے چلے آتے ہین۔ (وہ بڑا سخی ہے)

(۵۸) واقعہ۔ لڑائی۔ الماس۔ ہیرا۔ پہنہ۔ چوڑائی۔ معنی۔ لڑائی کے دن اُسکی تلوار کے ہیرے سے چونکہ بہت خون جوش مارتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا میدان یاقوت کی کان بنجاتا ہے۔

(۵۹) جود۔ سخاوت۔ روزِشمار۔ قیامت۔ معنی۔ ایک دن محاسب نے کہا کہ مین اُسکی بخشش کو گن سکتا ہون مگر مین ڈرتا ہون۔ کہ وہ قیامت تک بھی شرم کے مارے سر نہ اُٹھائیگا (اُسکی بخشش حساب سے باہر ہے)

(۶۰) لڑائی کے وقت جب وہ اپنی سونا بخشنے والی ہتیلی کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادل پہاڑ کے اوپر آتا ہے۔

(۶۱) آفرینش۔ دنیا۔ حزم۔ ہوشیاری۔ دوربینی۔ جنبش۔ لشکر۔ جیوش جمع۔ ترا معنی از یا اضافی

معنی - اسکی ہوشیاری کے سوا الک دنیا کیلئے کوئی قلعہ نہین ہے - فنا کے لشکر کی پروا نہین
اُس مضبوط قلعہ مین آسکے -

(۶۲) تو - امید - خُلق - خوش اخلاقی - معنی - اے آسمان کے سے مرتبہ والے - فرشتون کی بلند
جگہہ والے ہرسال بہار اس امید پر آتی ہے کہ دنیا مین تیری خوش اخلاقی کی یادگار رہے -

(۶۳) لوگ تجھکو عید کی مبارکباد دیتے ہین اور مین کہتا ہون کہ تو خود عید ہے - جو شخص تجھکو عید پر
مبارکباد دیگا وہ شرمندہ ہوگا -

(۶۴) مین نے جبسے وزیر افخم کا چہرا دیکھا مجھکو وہی دن عید کا معلوم ہوا - اور قسم کے نوروز میری رائے
مین بے توقیر معلوم ہوتے ہین -

(۶۵ و ۶۶) الا - کلمہ خطاب بمعنی اے - تا - تنبیہہ - معنی - ہان اے ممدوح اگر تو سو کی نسبت کو چار سو
کے ساتھ جانچے - ویسی جیسے کہ دس کی نسبت چالیس کے ساتھ ہوتی ہے (بہرکیف قیامت تک ان
مین چوتھائی کا فرق رہیگا) تو تیری دولت کا حساب اس سے زیادہ ہو کہ حساب مین آسکے - تیری
عمر کا شمار اس سے زیادہ ہو کہ اُسکو کوئی گن سکے -

(۶۷) اے قاآنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرا مُنہ بحر عمان کی مانند ہے - کیونکہ اُس سے شاہانہ موتیون
کی لڑیان کی لڑیان نکلی چلی آتی ہین -

ایک نہایت مفید مصلحانہ اور منصفانہ رائے

قانون قدرت کی زبردست بندشون اور امت پابندیون سے بعض ناواقف و ناعاقبت اندیش حضرات
نے جو چند روز سے خدا کی مقرر کردہ سلطنت اور سلطنت کی مرحمت کردہ جائز آزادی کی حدود سے متجاوز
ہوکر بیہودہ داؤ دوش اور بیجا شور و شغب شروع کئے تھے آخر کار وہ ملک کی امن و امان - آرام و راحت
کے حق مین نہایت مضر تحریکین اور خلل انگیز تجویزین ثابت ہوئین اسلئے مین اپنے اہل ملک کی توجہ اسطرف مبذول
کرانا چاہتا ہون کہ وہ ذرا اب سے ایک صدی گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملک کیحالت کا مقابلہ کرین اور دیکھین کہ
خدا نے کسقدر زحمتون سے بچایا اور کتنی رحمتون کا مینھہ برسایا - ایسے وقت مین کہ جب یہان طوائف الملوکی

[illegible] ملک کی فضا میں چھا رہی تھین - خود مختار جابرانہ آندھیون کا طوفان چل رہا تھا - تعدی و تشدد کا خونخوار
اور ویرانی کر رہا تھا خدا تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے بالکل مقتضائے مصلحت کیموافق بنی نوع
کی صلاح و فلاح کیلئے مغرب کو عدل و انصاف کا مشرق بناکر ایک نہایت بعید مسافت سے
برٹش گورنمنٹ کو ملک ہند پر مسلط و مامور کیا جسنے بدنظمی کی باد سموم کی آتشین جھونکون کو دور اور کافور بناکر
اس خارستان کو ایک ایسا جاوید بہار گلزار بنا دیا جسمین ہر طرف - لطف و کرم کی باد بہار - عدل و انصاف
کی انہار نظم و نسق کے اشجار - مہر و محبت کے برگ و بار - عنایت و حمایت کے گل و اثمار نمودار ہوگئے -
ذرا دامن مراد پھیلائے اور جی چاہے بھر کر لیجائے - جنکے مدلل بیان کا لطف عاجز کی مختلف نظمون -
متعدد نثرون سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے - پس با اینہمہ اگر کوئی نادان اپنی حد سے گزر کر جائز آزادی سے
ناجائز فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ ضرور کافر نعمت اور خداوندی عدالت کا مجرم ہے السلطان ظل
اللہ، اہل اسلام کا ایک نہایت معقول مسئلہ ہے جسکی بنا پر انھون نے اتباع سلطنت اور حکام
وقت کی اطاعت کو مقدم سمجھا جو کہ سمجھنا ضروری اور ایک مذہبی امر تھا - اسی پاک اصول کی بنیاد پر مین
اپنے تمام اہل ملک سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ہرگز کسی ایسے امر کے مرتکب نہون جو گورنمنٹ عالیہ کی
ناراضی اور اپنی بربادی کا باعث ہو - ابھی وقت ہے کہ لوگ اپنی سچی فرمانبرداری سے اپنی گزشتہ
لغزشات کی تلافی کرین جسکی بنا پر قوی اور لازمی امید ہے کہ الطاف خسروانہ اور مراحم شاہانہ کا دریا پھر موجزن
ہوکر انکی تمام آلودگیون کو دھو ڈالے گا اور ان کے پر خلوص و اخلاص کو پاک پاکر اپنے دامن محافظت
مین لے گا اور شفقت و رحمت کا مینہ برسائیگا - کیونکہ سلطنت و رعیت کی نسبت بالکل باپ بیٹے
کی سی ہے - بیٹا اگر اپنی خطاؤن پر اظہار ندامت اور معافی و معذرت کرتا اور آئندہ کے لئے کامل
اطمینان دلاتا دیتا ہے تو پدرانہ فطری محبت پھر جوشزن ہوکر سعادتمند اولاد کی تربیت و صلاح اور
درستی و فلاح کے لئے از سر نو تیار ہو جاتی ہے - بس خدا کے واسطے اس مبارک سلطنت کی قدر
و قیمت پہچانیئے اور جائز طریقون کے ساتھ گورنمنٹ کی عطا فرمودہ اسباب ترقیات سے کامیابیان
حاصل کیجئے - بر رسولان بلاغ باشد و بس -

حکومت نے آزادیان تمکو دی ہین ترقی کی راہین سراسر کھلی ہین
کرو قدر اس امن و آزادگی کی کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی

۱۵ / مئی سنہ ۱۹ء گورنمنٹ اور ملک کا خیر خواہ - بندہ گرامی عفی عنہ -

اول سے آخر تک بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیے

ہمدرد عزیزون سے دل انصاف طلب ہے　　　　بیدرد احبا سے کچھ امید ہی کب ہے

چونکہ سنین ماضیہ کی نسبت ضلع پٹنہ مین امسال مرض طاعون کی (دوران حال) اسقدر شدت رہی کہ الحفیظ الغیاث!! دیکھتے دیکھتے باغ ہستی کے بہت سے ہرے بھرے درخت۔ بہت سے چونچال نونہال بہت سی ننھی ننھی نازک کلیان بہت سے کھلاکھلائے غنچے بہت سے مہکتے پھول۔ لہکتے پھل طاعونی باد خزان کے تیز و تند جھونکون سے خاک مین ملگئے اسلیئے گلشن ہستی کی روشون پر گلگشت کرنیوالون کے ہوش وحواس کے طوطے بالکل غائب اور عقل و خرد کا ہما آشیانہ دماغ سے رنگ پریدہ کی شکل خلاے تخلل کی ہوا کھا رہا تھا۔ جو لوگ کہ صحیح وسالم تھے وہ بھی ہر ساعت یہ قیامت خیز حالت دیکھکر اگر سکتہ نہین تو سکوت کی حالت مین ضرور مبہوت تھے۔ جسکو دیکھیے زار نزار بیحواس و بیقرار۔ کوچ کیلیئے تیار۔ فنا کے جہاز مین سوار۔ غرض عیاذاً باللہ ایک عجیب ابتلا کا عالم تھا۔ تجارت کے کاروبار۔ داد وستد کے معاملات اگر بالکل مسدود نہین تو اکثر اقل اور محدود ضرور ہو گئے تھے۔ ایسی حالت مین کسطرح کتابکا کام سر انجام کیا جاتا اور کس سے سر انجام کرایا جاتا جسقدر جلدی کا عزم و انتظام کیا گیا تھا وہ سب کالعدم نہین تو درہم برہم ضرور ہو گیا۔

گو بفضلہ تعالیٰ الی الآن بقیہ حیات ہے لیکن آپ خیال فرما سکتے ہین کہ انسان کہلا کر اپنے ابنائے جنس اور بنی نوع کے مصائب دیکھتے ہوئے کہانتک مستقل مزاجی اور ثابت قدمی سے کام لیا جا سکتا ہے۔

ع بنی آدم اعضاے یکدیگر اند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند + ان ایام مین بقیہ حصص کے طلب و تقاضا کیلیئے خطوط تو اکثر حضرات نے روانہ فرمائے مگر افسوس کسی صاحب نے اس عالمگیر مصیبت کیطرف خیال منتقل فرما کر کبھی یہ دریافت نہ کیا کیون حضرت وہان کیا حال ہے۔ ماشاء اللہ ہمدردی اسیکا نام ہے۔ پھر اسپر طرّہ یہ کہ خط بھی جوابی نہین۔ یعنی یا تو جواب کے صرفہ کا بار بھی ہم ہی اپنے ذمہ لون یا خطوط کے حساب کتاب کا ایک رجسٹر علیحدہ بنا کر بعد مین اُسکا مطالبہ کرون اور سب سے زیادہ قابل شکایت یہ امر ہے کہ اب تک کسی صاحب نے کتاب کے مصارف و اخراجات کیجانب اپنی مبارک توجہ مبذول نفرمائی کہ تو نے کیا قیمت لی اور کیا صرف کیا افسوس ہے کہ ایک شخص تو ملکی خدمت کیلیئے اپنی عزیز عمر کے بیش بہا اوقات اور دیگر منافع کے کاروبار سے دست بردار ہو کر ملکی ہمدردی کا کافی ثبوت دے اور احبا تا اسکے اگر خیالی تخمینہ مین تقرر قیمت کی بابت کوئی غلطی ہو جاوے تو ملک اسکی تلافی اور امداد واعانت کی ذرا بھی پروا نکرکے محض اپنی ہی ذاتی منفعت کو ملحوظ و مقدم رکھے۔ حیف صد حیف!! جس ملک کے قدردانون کی یہ حالت ہو وہان کوئی کس امید پر خون جگر کھا کر کچھ خدمت کر سکتا اور ملک کو نفع پہنچا سکتا ہے لہذا امید کہ آپ صاحبان ہمیشہ ایسے امور مین اپنی عالی ہمتی۔ قدردانی کا کامل ثبوت دیتے رہا کرین۔ ملکی ترقی انہی امور مین ہے نہ کہ بیجا شور و شغب مین۔ خدا تعالیٰ آپکو آپکے مقاصد مین کامیابیان عطا فرمائے۔ مصارف کی مجبوریون کے سبب اور اہل علم کی

نقشہ اوزانِ بحور و تقطیعات اشعار حصہ نظم

صفحہ اوّل	چو نہ ما فعولن	دِ بگرشش فعولن	ت زان خو فعولن	ب چہر فعل	بحر متقارب مثمن محذوف
صفحہ ۲۵	دلِ من پی مفاعیلن	رِ تعلیمس مفاعیلن	ت و من طفلِ مفاعیلن	زباندانش مفاعیلن	بحر ہزج مثمن سالم
صفحہ ۳۲	سحر صبح مفعول	سرزگلش فاعلات	ن سوداہر مفاعیل	آو رم فاعلن	بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
صفحہ ۳۷	صبحدم چون فاعلاتن	کلہ بندد فاعلاتن	آہِ دودآ فاعلاتن	سا ے من فاعلن	بحر رمل مثمن محذوف
صفحہ ۴۱	شدنتِ عشق مفتعلن	شاق جیستا فاعلن	پرگہ عدم مفتعلن	ساختن فاعلن	بحر منسرح مثمن مطوی مکشوف
صفحہ ۴۳	ای فارغ مفعول	دہ تازہ مفاعیل	زدوستِ تو مفاعیل	کرم را فعولن	بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
صفحہ ۴۵	چون وقت مفعول	صبح چشم فاعلات	جہان سیر مفاعیل	شد زخواب فاعلات	بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور
صفحہ ۴۷	بہ رمِ خورشی فاعلاتن	دِ پوازحو فعلاتن	ت درآمد فعلاتن	بجمل فعلن	بحر رمل مثمن مخبون محذوف
صفحہ ۵۱	سپیدہ دم مفاعلن	چو شدم مح فعلاتن	رم سرا مفاعلن	ی سرور فعلات	بحر مجتث مثمن مخبون مقصور
صفحہ ۵۳	سپیدہ دم مفاعلن	چو زند آب فعلاتن	رخیمہ در مفاعلن	گلزار فعلان	بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

صفحہ	تقطیع	بحر
صفحہ ۵۸	شرح غ م نو لذ ت شادی ب جان دہد مفعولُ فاعلات مفاعیل فاعلن	بحر مضا[illegible] محذوف
صفحہ ۶۱	تا غمزہ دلو تبر جفا درک مان نہاد مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور
صفحہ ۶۳	اقبال کرم میگ زدار باب ہم سم را مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
صفحہ ۶۶	سپہری دم چو زدم آ ستیں نقیم ی شعور	بحر مجتث مثمن مخبون مقصور
صفحہ ۷۰	صنم چون درو ملا دل شوہ شیون زاے من	بحر رمل مثمن محذوف
صفحہ ۷۳	دل من با غ بیان عش ق حیرانی گلستان آتش	بحر ہزج مثمن سالم
صفحہ ۷۸	منم آن سح ر بیان کز بد طب ی سلیم فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	بحر رمل مثمن مخبون محذوف
صفحہ ۸۱	چہرہ پروا ز جہان رخ ت کشد چون مجمل	،، صرف رکن اول فاعلاتن ہے
صفحہ ۸۶	عادت عشق شاق چیست مجلس غم داشتن	بحر منسرح مثمن مطوی مکشوف
صفحہ ۸۹	نسیم گل دمیوزد نگہ زچہ بیارہا مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	بحر ہزج مثمن مقبوض
صفحہ ۹۳ صفحہ ۹۵	فرو بگرفت شاہ گیتی را بباغ ورا غ و کوہ و در بہار آمد کہ از گلبن ہمہ بانگ ہزار آید	بحر ہزج مثمن سالم

تبیینِ حالاتِ مصنفین

ظہوری = ملا نور الدین متخلص بہ ظہوری باشندۂ ترشیز ست کہ قصبہ ایست از مضافاتِ سبزوار گویند کہ ظہوری پس از تحصیلِ علوم بطریقِ سیاحت در عہدِ سلطانِ ابراہیم شاہ عادل والیٔ دکن بشہرِ بیجاپور در آمد و جہت باریابی دربارِ شاہی قصیدہ کہ مطلعش این ست ؎ خوشا شبی چون شوم از غیب میکنند ندا + کلبِ بلند زمدحِ اجلۃ الحکما ۰ در مدحِ حکیم محمد یوسف تصنیف کرد و بتوسلِ حکیم موصوف بہ دربارِ شاہی بار یافت عادل شاہ پایۂ قابلیتش دیدہ پایۂ اش بلند کرد و اتبدیل باز فرش زمین باوجِ عرش بریں سانید

ظہوری بنا بر خوش‌نویسی مورد عنایت پادشاه فریفتہ شدہ بمدح وثناے او داد سخنوری داد و بنظم و نثر دلفریب ہا بکار بردہ از ممدوح صلات گرانبہا بدست آورد چنانچہ بہمین نثر اول (مندرجہ کورس) کہ دیباچہ کتاب نورس مصنفہ ابراہیم شاہ عادل ست نہ ہزار دینار صلہ یافت۔ باز کتابے دیگر نوشت کہ سلطان بقدردانی آن یک شتر بار زر بوے ارزانی فرمود صیت فصاحت و بلاغتش بدرجہ رسید کہ ملک قمی ملک الکلام سلطانی دختر خود را بعقد نکاحش درآورد۔ کتاب ساقی نامہ کہ آغازش چنین ست ؎ شنا بہ سطر زدیباک را * ثریا دہ طارم تاک را *

کہ خورشید را صورت جام ازوست * شراب شفق در خم شام ازوست * بنام برہان الملک شاہ نظام والی احمدنگر نوشت سلطان باآنکہ از سخن فہمی بہرہ وافی نداشت ظہوری را یک زنجیر فیل برازا متعہ بیش بہا عطا فرمود۔ رسانندگانش فیض الوصول خواستند ظہوری نوشت کہ "دو تسلیم کردند سہ تسلیم کردم"۔ غرض ملا ظہوری در نظم و نثر طرز نوی بظہور آوردہ کوس لمن الملکی نواختہ است چنانچہ تاثیر کلام معجز نظامش بدل استادان فن این قدر جا گزین شدہ کہ روزے در مجلس شیخ ناصر علی سرہندی کہ در خیال بندی دعوی ارجمندی داشت ذکر شعراے سلف درمیان آمد شیخ ناصر علی گفت کہ با قلیم سخن بہترے از ظہوری بظہور نیامدہ (گو این چنین گفتنش خالی از مبالغہ نیست) لیکن این ہم مسلم ست کہ از معاصرین وے ہیچ کس ہم پلہ او نبود چنانچہ ظہوری یکبار رقعہ بشیخ فیضی نوشت و شیخ چنانکہ باید جوابش نتوانست تصنیفاتش این ست۔ مینا بازار۔ پنج رقعہ۔ سہ نثر۔ ساقی نامہ۔ دیوان غزلیات وغیرہ۔ معاصرینش ابوالفضل فیضی۔ عرفی۔ صائب وغیرہ اند۔ ظہوری در ۱۰۲۵ھ مطابق ۱۶۱۶ع بعمر نود سال پس از یکسال وفات ملک قمی از عالم ظہوری بعالم خفا شتافت

علامہ ابوالفضل مصنف آئین اکبری تخلصش علامی بود نام پدرش مبارک ست۔ ابوالفضل کہین برادر علامہ فیضی ست۔ در ۹۵۸ھ بشہر آگرہ پیدا شد و بعمر پانزدہ سالگی از جمیع علوم و فنون الفراغ حاصل کردہ بدربار شہنشاہ اکبر رسید و تحفہ کہ پیش نمود آن تفسیر آیۃ الکرسی بود شہنشاہ ہنرپرور بر خوبی لیاقتش فریفتہ شدہ اورا منشی درگاہ ساخت بعد ازان بمرتبہ وزارت رسانید۔ چونکہ شہنشاہ اکبر از علم بے بہرہ بود و اورا نیز فلسفہ برایجاد مذہب جدید کہ از جمیع ادیان ہند

ہمچون معجون مرکب مخلوط بود مائل و متوجہ نمود و آنرا دین الٰہی نام نہاد و خود خلیفہ آن دین گردید۔ علامہ ابوالفضل اگرچہ در نظم نویسی ہم بہرہ وافی داشت لیکن در نثر طرز خاص ایجاد نمودہ کہ ایرانیان ہم از جوابش عاجز شدہ مشہور ست کہ در فتح ہند قلم ابوالفضل کارے کردہ کہ شمشیر اکبری ہم نکردہ چنانچہ کتاب آئین اکبری شاہد این مدعاست و نیز کتاب ابوالفضل و اکبرنامہ وغیرہ بر خوبی لیاقتش برہانے قوی

علاوهٔ علمیّت بفنون سپه گری هم یدِ طولیٰ می داشت [illegible]
رفت و جوهر شجاعت و مردانگی بروے کار آورد [illegible]
شهزادهٔ جهانگیر چنانکه به توزک جهانگیری خود ذکر نموده است [illegible]
شیخ را از پائے در آورد و سرش نزدِ من بفرستید پس چون [illegible]
بقتل رسانید و سرش بمقام الهٰ آباد نزدِ شاهزادهٔ جهانگیر فرستاد - اکبر را ازین سانحه بسیار رنج و غم پیدا شد
قتل او در ۱۰۱۱ھ واقع شده -

دولت شاه - پسر بختیشاه سمرقندیست - دولت شاه در عهد سلطان شاه حسین میرزا که ملقب به ابوالغازی
بهادر بوده است این تذکره را بنامِ نامی امیر نظام الدین علی شیر وزیر اعظمش معنون و نامزد کرده بود در سنه ۱۴۸۶ع
مطابق سنه ۸۹۲ھ تصنیف نمود - درین تذکره حالاتِ ده شعراے عربی و یک صد و سی و چار شعراے فارسی قلمبند نموده
است معه نمونهٔ کلام هر یکے و نیز قصص شاهانیکه بدربارِ شان این شعرا بوده اند بالخصوص ذکر آن شش
شعرا که در زمانِ او بهرات موجود بودند باحسن وجوه نوشته است چراکه دو از ایشان از اراکین دربار بودند
نام شان علی شیر و امیر شیخ احمد سهیلی ست باقی حالات در کتاب فیضی کرمانی مفصل مذکور ست - دولت
شاه به سنه ۱۴۹۵ع بدولتِ جاوید پیوست -

خاقانی - نامش افضل الدین است و نامِ پدرش ابراهیم بن علی نجّار ست و مادرش ترسائی بود چنانچه
در قصیدهٔ مندرجهٔ کورمی به شعر پنجاهم گفته است ۵ دروگر سو چون خلیل الله دروگر زاده ام + بود خواهر گیر
عیسیٰ مادرِ ترسائے من + خاقانی نخست حقائقی تخلص می کرد لیکن چون بوسیلهٔ استاد و خسر خود مسمّی به
ابوالعلا به دربارِ خاقان منوچهر شاهِ شروان رسید شاه او را از جمیع شعرا ترجیح داد و بلقب خود ملقب کرده خاقانی
خطاب بخشید و بر هر قصیده که می گفت هزار دینار انعام می داد - خاقانی بقادر الکلامی خود بآن مرتبهٔ والا رسید
که شعراے عصر او را حسّانِ عجم و خلّاق المعانی لقب دادند چراکه در قصیده گوئی نظیرے ندارد - حجم کلیّاتش هزار
و پانصد صفحه رسیده است و بعض قصائدش از دو صد اشعار متجاوز شده - با این همه در جدّتِ مضامین و معانی
اعجاز عیسوی بکار برده که از غرابتِ تشبیه و لطافتِ استعاره وغیره باجسامِ الفاظ روحے تازه دمیده
رُفاتِ امواتِ کلام را زنده ساخته است - مگر این اوج و عروج او باعثِ رشک و حسد گشته مابین شعراے عصر
بلکه خود درمیانِ استاد و شاگرد هم رنجشها رو داد و نوبت بهجو یک دیگر رسید لیکن بانتهاے عمر از همه امور
توبه کرده قطع تعلقاتِ دنیا نمود و از شاهِ شروان درخواستِ رخصت نمود - شاهِ منوچهر بر این ساختن ناچار
دزدے گریخت - الّا پیاده هاے سلطانی او را گرفته باز آوردند منوچهر حکم زندان فرمود خاقانی تا هفت ماه

[illegible] گر از قصائدش مظہر اظہار مصائب و آلامِ زندان و مضامینِ تصوف و معرفت
[illegible] ست ۵ ہمہ بحدّم چون کلّہ بندد۔ الخ۔ از انہاست۔ ہر گاہ کہ
[illegible] دنیا و مرگ کرد۔ از بہت [illegible] ہمہ دانشش حکما او را حکما و شعرا او را شعرا و اولیا او را ولی
میگویند۔ چنانچہ ملا جامی او را در نفحات الانس بزمرۂ اولیا شمردہ اند۔ غزلیاتش را آن مایہ پایہ حاصل
نشدہ کہ قصائدش را۔ مگر در ملکِ سخن قافلہ سالارِ قصائدنگاران مسلّم شدہ۔ اگرچہ ظہیر و انوری ہم در قصائدنگاری
سحرکاری بکار بردہ اند اما آن فصاحت و بلاغت و سلاست و متانت و جزالت کہ در قصائدِ خاقانی
یافتہ میشود بقصائدشان ہرگز یافتہ نمی شود۔ در ۵۹۵ھ از سرائے فانی بعالمِ جاودانی رفت و بکوہ سرخاب
در مقبرۃ الشعرا مدفون شد۔ رشید وطواط۔ فلکی۔ ظہیر فاریابی۔ اعزاز شروانی وغیرہم معاصرینِ او بودند۔
انوری ناموش اوحدالدین باشندۂ خاوران ست ازین سبب اول خاوری تخلص میکرد مگر پس از چندے
بفہمائیشِ اُستادِ خویش (عماد) انوری تخلص کرد و سببِ اختیارِ شاعری او این ست کہ چون پس از تحصیل
علوم بفقر و فاقہ می گزرانید روزے بدروازۂ مدرسۂ منصوریۂ طوس نشستہ بود کہ شخصے را بر اسپ پری جمال
بہ لباسِ فاخرہ سوار و گروہِ خدّام پسِ او روان دوان دید۔ پرسید کہ کدام کس است۔ گفتند کہ ابوالفرج
سنجری ملک الشعرائے سلطانی۔ پس انوری بموافقتِ زمانہ منطق و فلسفہ را خیرباد گفتہ بسخن گوئی رو آورد
و ہمدران شب قصیدہ کہ مطلعش این ست ۵ گر دل و دست بحر و کان باشد + دل و دستِ خدایگان باشد
در مدحِ سلطان سنجر سلجوقی منظوم ساختہ پیش نمود و انعامِ فراوان یافت بلکہ سلطان دو بار بمنزلِ او قدم رنجہ فرمود
و ملک الشعرا خطاب داد۔ در سخنوری بمرتبۂ رسید کہ اُستادانِ فن او را پیغمبرِ سخن گفتند۔ چنانچہ شخصے گفتہ ۵

در شعر سہ کس پیمبرانند — قولیست کہ جملگی برانند
فردوسی و انوری و سعدی — ہرچند کہ لا نبیَّ بعدی

شعرا در فضیلتِ ظہیر و انوری اختلاف دارند۔ صاحبِ آتشکدہ گوید کہ کلامِ انوری از سخنِ ظہیر انورست و دولتشاہ
سمرقندی وغیرہ گویند کہ کلامِ ظہیر از انوری بہتر ست مگر بندۂ گرامی گوید کہ در تشبیہ و استعارہ کلامِ ہر دو موافق ست
مگر در تشبیب و گریز انوری گوی سبقت در ربودہ۔ آخر کار بعہدِ سلطان مذکور بدعوئے نجوم پیشین گوئی کرد کہ در
فلان شب طوفانِ باد مانندِ طوفانِ نوح خواہد آمد مردمان ترسیدند و دران شب بہ تہ خانہ ہا خزیدند۔ لاکن
از قدرتِ خدا اندران شب آنقدر باد ہم نوزید کہ دودِ شمع را فرو نشاند۔ فرید کاتب برین طنز کردہ گفت ۵

گفت ست انوری کہ بسبب بادہای سخت — ویران شود عمارت و کہسار برسری
در روزِ حکمِ او نوزیدست ہیچ باد — یا مرسل الرّیاح تو دانی و انوری

سلطان از انوری ناراض شد - انوری گریختہ بہ بلخ در [illegible] قصیدہ [illegible]
گفت - ایشان انوری را در ۵۸۱ھ ہلاک ساختند و ہمانجا دفن کردند. قصائد انوری از غزلیات بہتر و برتر واقع
شدہ - معاصرین او سلمان، رشید وطواط، طاہر و دیگر معاصرین خاقانی -

ظہیر فاریابی = نامش محمد طاہر و کنیتِ او ابوالفضل و نام پدرش محمد ست و مقام سکونتش فاریاب ست
و اُستادِ او رشید سمرقندی - در فلسفہ و ریاضی با بوعلی سینا سینہ میزد - حکما او را صدر الحکما بگویند - ظہیر اول از
فاریاب بار یاب درگاہِ اتابک محمد شدہ کہ عمِ طغرل شاہ بود دہ سال بملازمتِ او قرار گرفت و پس از تخت
نشینی قزل ارسلان بہ مدح و ثنا خوانیش دادِ سخنوری داد و از قزل ارسلان بسیار انعام و اکرام یافت لیکن
حاسدان عروج او دیدہ در پئے آزار شدند و باز نظرش انداختند - ظہیر بے مہری ہا دیدہ نزد اتابک ابوبکر بن محمد
آمد - اتابک قدر دانیہا نمود و بصلۂ این رباعی ؎

اے وردِ ملائکہ دعائے سرِ تو | سر نیست زمانہ را بجائے سرِ تو
با دشمن تو نیامِ شمشیرِ تو گفت | سرِّ دلِ من با وفائے سرِ تو

کہ فی البدیہہ گفتہ بود علاوہ خلعت ہزار دینارِ سرخ بظہیر ارزانی فرمود - سخنش بسیار لطیف و نفیس واقع شدہ
و چونکہ دیوانِ او تکمیل یافتہ نہ شد و شاعرے بشوقِ آن می گوید ؎

در مکہ بدزد اگر بیابی | دیوانِ ظہیر فاریابی

بآخر عمر از دنیا روبر تافتہ بگوشۂ عبادت نشست و در ۵۹۸ھ وفات یافت و در کوہِ سرخاب بہ مقبرۃ الشعرا
برابر قبر خاقانی مدفون شد - معاصرین او - خاقانی - مجد الدین بیلقانی و دیگر شعرا ہمعصر خاقانی ہستند -

عرفی نامش جمال الدین بن زین الدین ست - و مولدش شیراز ست از ین گاہ گاہے خود را بلبل شیراز
گفتہ است - در قصیدہ گوئی و غزل نگاری جدتہا بکار بردہ و بر قصائد خاقانی قصائد گفتہ چنانکہ در کورس
موجود است - مگر در استعارہ و کنایہ بحدّے مشغول و مشغوف شدہ کہ سامع را گاہے بفہم سخن ہم تامل میشود
اول از شیراز بدکن آمد مگر آنجا قدرے ندیدہ باگرہ نزد شیخ فیضی ملک الشعراء دربار اکبری بیامد و با شیخ چنان
بے تکلف شد کہ روزے سگ بچہ بر مسند شیخ نشستہ دید پرسید کہ مخدوم زادہ چہ نام دارد - شیخ گفت
عرفی! عرفی جواب داد مبارک باشد (و مبارک نام پدر فیضی بود) از ین باعث دشمنی روداد - عرفی بحکیم
ابوالفتح ربطے پیدا کرد و بتوسل حکیم بجان خانانان ملاقی شد و بتوسط خانخانان بشہزادہ سلیم و از انجا
بدربار اکبری باریافت لیکن خانخانان او را آنقدر ارزانی می فرمود کہ او را بیکے حاجت نمی افتاد چنانچہ
یکمرتبہ بصلۂ یک قصیدہ ہفتاد ہزار روپیہ عطا فرمود گویند کہ بعمر سی و شش سال بمرض اسہال در ۹۹۹ھ